منتخب التواریخ

حسب الارشاد جناب معلی القاب جناب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی

جناب صاحب ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن بہادر ممالک مذکورہ کی ہدایت سے

واسطے استعمال مکاتب متعلقہ سررشتہ تعلیم کے

حکیم جواہر لعل

ملا بدایونی کی منتخب التواریخ اپنی ترجمہ کی ہوئی کتاب سے منتخب مقامات لیکر اردو زبان میں تالیف کی

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھپی

سنہ [illegible] عیسوی

دوسری بار چھپی

قیمت فی جلد [illegible]

حسب الارشاد جناب معلی القاب جناب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی

جناب صاحب ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن بہادر ممالک مذکورہ کی ہدایت سے

واسطے استعمال مکاتب متعلقہ سررشتہ تعلیم کے

حکیم جواہر لعل

اکبرآبادی نے تحریر انگلسیہ سے اپنی ترجمہ کی ہوئی کتاب سے منتخب و خلاصہ کر کے اردو زبان میں تالیف کی

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین چھپی

ذکر امیر تیمور گورگان صاحبقران

تیمور بادشاہ جسکے خاندان کی سلطنت ہندوستان مین چار سو برس کے قریب رہی اوسکا حال یون بیان کرتی
ہین کہ اوسکا باپ امیر طراغان نام ایک چھوٹا سا سردار تھا — تیمور اپنے لڑکپن مین بڑا بدمعاش اور چور اور ظالم تھا
مگر ابتدا ہی سے اولوالعزم اور بڑا صاحب نصیب ہوا — وہ کھیل کے وقت لڑکون مین اپنے تئین بادشاہ بناتا
اور بہادرانہ باتین کیا کرتا آخر جب یہ بڑا ہوا شیرین خان توران کے حاکم کی خدمت مین رہا — یہ حاکم چنگیز خان
سنہ ۱۳۵۹ء کی نسل سے اور تیمور کا ہم جد تھا جب وہ مرگیا تب تیمور ۲۵ برس کی عمر مین سنہ ۷۶۲ ہجری بلخ شہر مین تخت سلطنت
پر بیٹھا اور سمرقند کو اپنا دار السلطنہ ٹھہرایا اور تھوڑے سے عرصے مین ماوراء النہر خوارزم ترکستان خراسان عراق عرب
و عجم آذربیجان فارس مازندران کرمان بکر مصر شام روم کابلستان زابلستان گرجستان ہندوستان ان سب
سنہ ۱۳۹۱ء ملکون کا بادشاہ ہوا — ۳۵ برس تک تو اوسنے بخوبی سلطنت کی سنہ ۸۰۷ ہجری مین جب وہ ملک ختا
کی فتح کو جاتا تھا — ۷۱ برس کی عمر مین ایک سخت بیماری سے مرگیا — اوسکی اور سب باتون مین سے
تعریف کے قابل ایک یہ بات ہی کہ باوجود اسکے کہ وہ بہت سے ملکون کا بادشاہ اور اوسکے نام کا
خطبہ اور سکہ جاری تھا تو بھی اوسنے اپنے تئین بادشاہ نہ کہلوایا بلکہ امیر تیمور کے نام سے مشہور رہا — اوسنے
خود ایک کتاب جسمین اپنا حال جس طرح پر وہ بادشاہ ہوا اور جو تدبیرین عمل مین لایا اپنے فرزندون کی ہدایت
کیلیے بنام تزک تیموری بنائی ہی کہ وہ اس زمانے تک دستیاب ہو سکتی ہی —

شرح لفظ تیمور کے معنی فولاد ہین — گورگان صاحبقران اوسکے نام کے ساتھ آتا ہی گورگان وہ ہی جو خان کی طرف سے بادشاہ زادہ ہو یا وہ شخص جسکا نسب بادشاہون تک پہونچے اور صاحبقران وہ شخص ہی جسکی پیدایش کے وقت زہرہ اور مشتری جمع ہون —

امیر تیمور کے لڑکون کا ذکر

تیمور کا تیسرا بیٹا جسکا نام جلال الدین میران شاہ اور جو عراق عرب و عجم اور آذربیجان اور بکر کا حاکم تھا قرا یوسف ترکمان کے ساتھ تبریز شہر کی طرفون مین لڑکر مارا گیا ❊

اوسکا دوسرا بیٹا جسکا نام سلطان محمد مرزا اور والی توران کا سپہ سالار تھا اپنی موت سے مرا سلطان محمد کا بیٹا سلطان ابو سعید اٹھارہ برس تک ترکستان ماوراء النہر بدخشان کابل غزنین قندہار اور ہندوستان کی بعض طرفون کا حاکم رہا اور ۸۷۳ ہجری مین بعد فتح عراق توران یوسف خان حاکم آذربیجان کے بیٹے ازون حسن کا مقید ہو کر اوسکے باپ کے نوکر یادگار مرزا کے ہاتھ سے مارا گیا ❊ ۸۷۳ھ ۱۴۶۸ء

اس بادشاہ کا چوتھا بیٹا عمر شیخ مرزا فرغانہ او نخشب کا حاکم ۸۹۹ھ مین اندجان شہر کے بل ٹوٹنے ۸۹۹ھ ۱۴۹۴ء
سے شاہی عمارتون مین دبکر ۳۹ برس کی عمر مین مر گیا ❊

الغ بیگ اس بادشاہ کا چھوٹا بھائی علم ہیئت کی مہارت اور ایک رصد کی طیاری مین مشہور تھا — اور اوسکا بڑا بھائی سلطان احمد مرزا سمرقند کا بادشاہ رہا ❊

ذکر ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ

یہ بادشاہ عمر شیخ مرزا کا بیٹا تھا ۸۹۹ھ مین بارہ برس کی عمر مین اندجان کے تخت پر بیٹھ گیا یہ دس برس تک چغتا اور سلاطین ازبکیہ سے لڑا کیا اور سمرقند کو فتح بھی کیا لیکن توران کے ملکون پر فتحیاب نہوا نا چار سمرقند سے لوٹ کر بدخشان کو خسرو شاہ سے اور کابل کو محمد مقیم ذوالنون ارغون کے بیٹے سے چھین لیا اوس زمانے مین شاہ اسمعیل صفوی نے خراسان کا عزم کیا اور اوسکے والی محمد خان شیبانی معروف بنام شیبک خان کو مع فوج تہ تیغ کر کے خراسان کو اپنے ملک مین شامل کر لیا — بابر نے اس بادشاہ کی مدد سے بلخ اور بخارا کو فتح کیا مگر امیر نجم فوج قزلباش کے سردار سے کچھ عداوت ہونیکے باعث لڑائی ہوئی سردار مارا گیا لیکن بابر کی شکست ہوئی آخر بابر بخارا مین نہ ٹھہر سکا اور بدخشان اور کابل و بلخ کے ایک حصے پر قانع ہو کر فوج کے آراستہ کرنے مین رہا — ۹۱۰ھ مین اس بادشاہ نے شاہ اسمعیل کی اجازت لیکر ہندوستان کے لینے کا ارادہ کیا اور اکیس برس کے عرصے مین رفتہ رفتہ پانچوین عزم مین سندھ کے کنارے تک پہنچا آخر منزل انبالہ مین خبر آئی کہ سلطان ابراہیم لودی لاکھ سوار اور توپخانہ بیشمار اور ہزار ہاتھی سے لڑائی کے ارادے پر دہلی سے چلا آتا ہے — بابر شہر پانی پت مین ٹھہرا اور ابراہیم بھی اوس شہر کے نواح مین آن ہی پہنچا طرفین سے سخت لڑائی شروع ہوئی — افغانون کے ہاتھیون کے خوف سے بابر کی فوج کے گھوڑون کی آگے بڑھنے کو ہمت نہ پڑتی تھی اس لیے کہ اونھون نے کبھی ایسے مہیب جانور ۹۱۰ھ ۱۵۰۴ء

نہ رکھے تھے غرض بہت کشت و خون کے بعد قضارا ابراہیم پادشاہ مارا گیا پانچ چھ ہزار آدمی اوسکی فوج کے پادشاہ کی لاش کے پاس کٹ کر گرے اور باقی نے بھاگ بھاگ اپنی جانیں بچائیں — بابر نے اسکے اس فتح کے بعد دہلی کو اپنا تختگاہ ٹھہرایا اور بیٹے نے آگرے کو مخالفون سے خالی کیا اور ابراہیم کی مان اور اوسکے لڑکون پر بہت نوازشین کین اور نکا خاص مال و خزانہ اونھین کو مرحمت کیا اور سات لاکھ روپیے اوسکی مان سے نذر نہ لیے اوسنے بہت ممنون ہوکر ایک الماس بہت بیش قیمت وزن میں آٹھ مثقال کا پادشاہ کی نذر کیا (یہ الماس بکرماجیت کی اولاد سے سلطان علاء الدین خلجی کے ہاتھ لگا تھا) اس فتح کے بعد بابر پادشاہ نے ہندوستان میں رہنا اختیار کیا کہتے ہیں کہ جب اوسکا بیٹا ہمایون سخت بیمار ہوا ایسا کہ زندگی کی امید نرہی تو اوسنے خدا سے دعا مانگی کہ اگر شاہزادے کی حیات کا پیمانہ لبریز ہوگیا ہے تو اوسکی عوض میری جان لے پادشاہ کی دعا قبول ہوئی پادشاہ کو بیماری اور شاہزادے کو صحت ہونے لگی یہانتک

سنہ ۱۵۲۱ کہ پانچ چھ دن کے عرصے میں شاہزادہ بالکل اچھا ہوگیا اور بابر نے ۴۹ برس کی عمر میں سنہ ۹۳۷ ہجری میں وفات پائی اوسکی لاش کابل میں لیجا کر ندی کے کنارے خاک میں سونپی گئی — عرصہ سلطنت ۳۸ برس اور ہندوستان میں پانچ برس اور پانچ روز پہلے تیمور اور اوسکی اولاد کو مرزا کہتے تھے پر بابر کے وقت سے پادشاہی کا لقب اوسکے خاندان میں رائج ہوا کہ اب تک جاری ہے +

نصیر الدین محمد ہمایون پادشاہ کا ذکر

یہ پادشاہ ۲۳ برس کی عمر میں تخت سلطنت پر بیٹھا — کابل بدخشان اور ملتان سب بھائیوں میں تقسیم کی گئین اس بندوبست کے بعد کالنجر کو گیا وہان کے راجا نے اطاعت قبول کرکے بارہ من سونا پادشاہ کی نذر کیا اوس وقت جونپور کی گرد نواح میں سلطان محمود سلطان سکندر لودی کا بیٹا سر اوٹھا رہا تھا اوسکی تادیب کے واسطے پادشاہ اپنا لشکر بھیجکر آگرے کو پھرا سلطان محمود ٹھٹھے اور بنگالے کی طرفون میں بھاگتا پھرا اور کئی برس بعد وہین اپنی موت سے مرا +

محمود زمان بابر کا داماد جو بغاوت کے قصور سے بیانہ کے قلعے میں قید تھا اتفاقاً وہان سے بھاگ سلطان بہادر گجرات کے والی کے پاس گیا — ہمایون نے سلطان بہادر کو لکھا کہ یا اوسے ہمیں دیدو یا اپنی حدود سے نکال دو اوسنے جواب نامناسب لکھا اور قلعہ چیتور پر چڑھ کر تاتار خان کو پادشاہ کے ملک کی طرف بھیجا اوسنے بیانہ کو چھین لیا — پادشاہ نے یہ سن مرزا ہندال اپنے چھوٹے بھائی کو اوسکے دفع کے واسطے بھیجا — تاتار خان لڑائی میں مارا گیا پادشاہ اور سلطان بہادر سے مندسور پر مقابلہ ہوا کئی لڑائیون کے بعد سلطان بھاگا اور سمندر کے ایک ٹاپو میں جا چھپا ہمایون نے مندسور

اپنے بھائی مرزا عسکری کو عنایت کی آخر میں سلطان ٹاپو سے نکل گجرات میں آ پونہچا ۔ مرزا بیعقلی کے سبب بدون لڑے آگرے کو چلا آیا + محمد زمان مرزا بھی سلطان بہادر کے کہنے سے لاہور میں فساد مچانے لگا + ہمایون کو دوسری بار سلطان بہادر کی لڑائی کے سبب پھر جانا پڑا آخر سلطان بہادر شکست کھاکر ایک ٹاپو میں فرنگیون کے پاس گیا لیکن انھین مکار اور فریبی جان بھاگنے کے ارادے پر کشتی پر سوار ہوتے وقت سمندر میں ڈوبکر مرگیا ۔ ہمایون کو پھر گجرات ملی اور تب وہ بے کھٹکے آگرے کو پھرا +

جب ہمایون کا لشکر گجرات میں تھا شیر خان افغان نے جونپور اور بہار اور رہتاس اور چنار کو اپنے قبضے میں کرکے پادشاہی ملک پر دوڑ کی پادشاہ نے اس لیے پورب کے شرقی ملکون کی طرف متوجہ ہوکر قلعہ چنار کو تو شیر خان کے آدمیون سے چھین لیا اور آگے کو بڑھے شیر خان نے بنگالے میں جاکر وہان کے حاکم سے لڑکر ملک کو اپنے قبضے میں کرلیا ہمایون بھی جلد جلد بنگالے میں جا پونہچا شیر خان اور بعد اوسکے اوسکا بیٹا جھارکھنڈ کو بھاگ گئے ۔ ہمایون بنگالے میں آب وہوا کی موافقت سے ٹھہرا ۔ شیر خان نے پھر فساد اوٹھاکر بعضے ملکون کی طرفون کو اپنے قبضے میں کیا ۔ اودھر آگرے مین ہمایون کے بھائی ہندال مرزا نے ہمایون کے بعضے سردارون کے بہکانے سے پادشاہ بنکے اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا پادشاہ نے عین برسات میں بنگالے سے کوچ کیا اور سنہ ۹۴۶ ہجری میں شیر خان کے سنہ ۱۵۳۹ع
ساتھ گنگا کے کنارے بھوج پور میں اور منزل بہیہ میں بڑی لڑائی ہوئی قضارا ہمایون کا لشکر مغلوب ہوا ۔ ہمایون سے جب کچھ نہ بن پڑا گھوڑا گنگا میں ڈالا موسم کے سبب گنگا بڑے زور شور اور چڑھاؤ پر تھی قریب تھا کہ ہمایون ڈوب جاے اسمین نظام نام سقا سرکاری نوکر نے اوسکی بانہ پکڑ جھپٹ نکال لیا پادشاہ نے اوسکی استدعا کے موافق تخت سلطنت پر اوسکا آدھے دن کا اجلاس قبول کیا اور آگرے میں پونہچنے کے بعد اپنا انعامی عہد کیا اوس سقے نے اپنے عہد سلطنت میں چام کے دام چلائے ۔ ہمایون پھر سنہ ۹۴۷ ہجری میں لڑائی کا اسباب جمع کرکے آگرے سنہ ۱۵۴۰ع
سے شیر شاہ کی لڑائی کو چلا اور شیر شاہ بھی پچاس ہزار سوار جرار سے آ پونہچا قنوج کے گرد و نواح میں دونون لشکر ملے بڑی لڑائی ہونے لگی دونون طرف کی سپاہ نے بڑی بڑی بہادریان کین آخر ہمایون کی شکست ہوئی اور وہ بہزار آفت آگرے میں پونہچا لیکن وہان بھی رہنا نامناسب جانا پھر لاہور میں جا اپنے بھائیون اور نوکرون کے مشورون کو خلاف جان کرکے اوسنے دیکھا کہ بھائیون نے یاری اور نوکرون نے وفاداری چھوڑ دی وہان سے بھی چناب کے کنارے پر پونہچا وہان برفاقت ہندال مرزا کے ملتان کی راہ سے بھکر کو روانہ ہوا ۔ شیر خان کے غلام خواص خان نے ہمایون کا ملتان اور اوچ تک پیچھا کیا ہندال مرزا ہمایون کو بھکر میں چھوڑ جی چرا کے چلا آیا بھکر کے والی مرزا سلطان محمود سے بھی پادشاہ کی

مدد ہو سکی ۔ مقام ٹھٹھہ مین بادشاہ کو حسین مرزا نے لڑکر بہت تنگ کیا ۔ ہمایون نے تب راے مالدیو جو ہندوستان کے سب راجاؤن مین بڑا تھا اوسکے پاس جانیکا قصد کیا جیسلمیر اور بیکانیر کی راہ اوسکی راجدہانی جودھپور کو چلا تب اوسکا بھی ارادہ بد سنکر براہ جیسلمیر صدہا آفتین اوٹھاکر امرکوٹ کے قلعے مین پونہچا وہان کے حاکم رانا پرشاد نے بادشاہ کی بڑی اطاعت کی ؛

امرکوٹ کے قلعے مین ۵ رجب سنہ ۹۴۹ ہجری کو شاہزادہ جلال الدین محمد اکبر بانو بیگم سے پیدا ہوا ۔ یہ بیگم حضرت زندہ فیل احمد جام کی نسل سے تھی اور ہمایون نے ٹھٹھے کے اطراف مین اوس سے شادی کی تھی تھوڑے دن تک تو اوسی جگہہ رہا اسکے بعد یہ ارادہ کیا کہ قندھار مین جاکر اور بیگمات کو وہان چھوڑ کر آپ تن تنہا مکہ معظمہ کی طرف جاوے اس سبب سے بصلح والی ٹھٹھہ روانہ ہوکر قندھار مین پونہچا ۔ مرزا عسکری نے چاہا کہ لڑکر اوسے دستگیر کرے ہمایون تو ہاتھہ نہ لگا لیکن اوسنے لشکر کو لوٹ لیا اور شاہزادہ محمد اکبر کو جو اوسکے ہاتھہ لگا قندھار مین لاکر کامران مرزا کے پاس کابل مین بھیجدیا ۔ ہمایون نے گھبرا کے چاہا کہ دنیا کو چھوڑ کر فقیر ہو جاے دوست آشنا نے بادشاہ کو اس ارادے سے باز رکھا لاچار ہمایون خراسان و عراق کو چلا اور خراسان مین پہونچکر امیر الامرا کی صلاح سے اپنے ہاتھہ سے ایک عرضی مین ان سب حادثون کو لکھکر شاہ طہماسپ صفوی کے پاس بھیجا جب اوسکے پاس یہ عرضی پونہچی تو اوسنے جوانمردی ذاتی سے ایک فرمان خراسان کے امیر الامرا اور وہان کے سب حاکمون کو بڑی تاکید کے ساتھہ اس مضمون سے ارقام فرمایا کہ خبردار ہمایون کی ضیافت اور مہمانداری مین کسیطرحکا قصور نکیجیو اور سب طرح سے اونکی خدمت کرتے ہوے با آرام تمام ہمارے پاس پونہچائیو اور ایک خط ہمایون کی عرضی کے جواب مین اونکی تشریف لانیکا بڑی آرزومندی اور دلداری سے لکھا ۔ ہمایون اس خط کے پہونچنے کے بعد ہرات مین پونہچا وہان کے حاکم محمد خان نے شاہ طہماسپ یعنی بادشاہ ایران کے حکم کے موافق ہمایون کی بڑی خدمت اور مہمانداری کی اور اوسکے حسب الامر شاہزادہ مراد مرزا کو بھی اوسکے استقبال کے واسطے بھیجا کہ بہت تعظیم و تکریم کے ساتھہ ہمایون سے ملاقات کی اور سلطنت کا اسباب و سفر کا سرانجام جو کچھہ مطلوب تھا سب حاضر کیا ہمایون تھوڑے دنون تک تو ہرات مین رہا اور وہان کی سیر اور مرقدون کی زیارتین کرکے کوچ کیا ۔ جب دار السلطنت کے قریب پونہچا پہلے امیر وزیر بادشاہ کے حسب الحکم اوسکے استقبال کو آئے اور پھر خود شاہ طہماسپ نے شہر سے باہر آ ہمایون سے ملاقات کی اور جیسی تعظیم اور مہمانداری چاہیے تھی سو سب عمل مین آئی ۔ ہمایون نے بھی اڑھائی سو لعل بدخشان کے بیش قیمت بطور تحفے کے بادشاہ کی نذر کیے تین برس بعد ایک دن شاہ طہماسپ نے کہا کہ تم مجھے اپنا چھوٹا بھائی سمجھکر مدد یا جو کچھہ آپ کو مطلوب ہو بے تکلف کہو ۔ ہمایون نے اونکی مہربانیون کا بہت سا شکر کرکے اونسے کمک کی خواہش کی اونھون نے اپنے بیٹے سلطان مراد مرزا کو بارہ ہزار سوار کے ساتھہ ہمایون کی مدد کے واسطے

سنہ ۱۵۴۲ء

مقرر کر کے رخصت کیا۔ ہمایون اوس جگہ سے روانہ ہوکر اوس لشکر سمیت قندھار کی اطراف مین پونہچا مرزا عسکری
قلعے مین چھپ گیا تین مہینے بعد عاجز ہوکر خانزادہ بیگم کے ذریعے سے جو بابر بادشاہ کی بہن تھی اور کامران مرزا نے
اوسے کابل سے سفارش کے واسطے قندھار مین بھیجا تھا بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوکر قلعے کی کنجیان اوس کے
آگے رکھ دین۔ ہمایون نے عسکری مرزا کو قید کیا اور قلعے کو اپنے تصرف مین لایا۔ شاہ طہماسپ سے جو قرار
ٹھہرا تھا اوسکے موافق اوسے بداغخان کے حوالے کیا جو لشکر کا سردار تھا اوسی درمیان مین شاہزادہ سلطان
مراد مرزا نے بقضای الٰہی وفات پائی ہمایون نے بداغخان پر ظلم کی تہمت لگا کر اوس سے مکر وفریب و دیگر قلعہ قندھار
کو اوس سے چھین کر اپنے نوکرون کو سونپا اور شاہ طہماسپ کو اس باب مین بہت سے عذر لکھ بھیجے اوس شاہ نے
بھی مان لیے۔ جب ہمایون کو قندھار سے سب طرح جمعی ہوئی تب وہ کابل کو متوجہ ہوا۔ کامران مرزا یہ سنکر
قلعہ کابل سے نکلا اور تھوڑی سی لڑائی مین بھاگ کر ٹھٹھے کے حاکم شاہ حسین مرزا کے پاس چلا گیا ہمایون
جھٹ قلعے مین داخل ہوا اور اپنے شاہزادے محمد اکبر کو جسے کامران مرزا قلعے کابل مین قید کر کے آپ لڑنے کو گیا تھا
دیکھکر بہت خوش ہوا اور تھوڑے دنون تک تو کابل مین رہکر شاہزادے کو وہین چھوڑ آپ بدخشان کو کوچ کر
مرزا سلیمان وہان کے حاکم سے لڑکر فتحیاب ہوا انہین کامران مرزا نے اپنا وقت پایا اور ٹھٹھے کے حاکم سے مدد لے
دھاوا مار کے یکایک کابل مین اونپہنچا اور قلعے کو چھین لیا ہمایون نے یہ خبر بدخشان مین سنکر کابل مین آ قلعے کو چارون
طرف سے گھیر لیا اور قلعہ نشینون کا دم ناک مین کر دیا کامران مرزا نے بادشاہی امیرون کے کنبے قبیلے جو قلعے مین رہ گئے
تھے اونکی جتین لگانی شروع کین یعنی عورتون کی پستان باندھ باندھ قلعے کے کنگورون سے لٹکا دیا اور
اونکے بال بچون کے سر دھڑ سے کاٹ بادشاہ کے مورچون مین پھینک دیے اور یہان تک بیرحمی کی کہ اپنے
بھتیجے چچازاد بھائی شاہزادہ محمد اکبر کو جو اوس قلعے مین رہنے کے سبب اوسکے ہاتھ لگا تھا بادشاہ کے توپخانے کے سامنے
قلعے کے کنگورے سے لٹکا دیا پر خدا کی نگہبانی سے اوسکا بال بیکا نہوا آخر کامران مرزا سے ان اعمالون کے
سبب کچھ نہو سکا اور قلعے سے نکلکر اوسے بھاگتے ہی بنا ہمایون نے قلعہ کابل مین داخل ہوکر شاہزادہ محمد اکبر
کو گود مین لے لیا اور خوشی کی ایک محفل آراستہ کی۔ کامران مرزا بلخ مین جا کر پیر محمد خان حاکم توران کی مدد سے
بدخشان مین مسلط ہو گیا بلکہ بعضے امیر بھی ہمایون سے پھر گئے اور قریب تین ہزار فوج کے لیکر کابل سے بھاگ
کامران مرزا کے پاس بدخشان کو چلے گئے ہمایون اونکے بھاگ جانے کے بعد کامران مرزا کے اسیر کرنے اور امرا کی
تنبیہ دینے کے واسطے کابل سے چلا اور منزلین طی کرتا ہوا طالقان مقام کے نزدیک پہونچا کامران مرزا کا مقابلہ
ہوا مرزا بھاگ کر قلعہ طالقان مین جا چھپا ہمایون نے اوسکا محاصرہ کر کے اوسے نہایت تنگ کیا اوس نے
ناچار ہمایون کی اطاعت قبول کی اور مکے جانے کی اجازت لیکر قلعے سے باہر نکل مکے کی طرف چلا اور جو امیر کہ ہمایون

سے برگشتہ ہوکر مرزا کے پاس آئے تھے وے سبکے سب قید ہوکر پادشاہ کے حضور پکڑے آئے پادشاہ نے اونکے
پہلے حقوق پر نظر کرکے اونکا قصور معاف کیا اور ہر ایک کو سکے اپنے مرتبے کے موافق پھر کام دیا پانچ روز بعد
مرزا نے مکے کی راہ سے پھر کر پادشاہ کی ملازمت حاصل کی پادشاہ نے اوسپر بہت سی مہربانیاں کین اور مرزا
کو کولاب اور بدخشان کے بعضے محال مرحمت فرمائے اور عسکری مرزا جو قندھار مین تھا اوسکو چھوڑکر مرزا کے حوالے کیا
سنہ ۱۵۴۵ء اور آپ کابل کو معاودت کی جب کابل کے بندوبست سے فارغ ہوا تب ہمایون نے سنہ ۹۵۳ ہجری مین بلخ کے
لینے کی توجہ کی اور بلخ کی اطراف مین کوچ درکوچ پہونچکر بہت سی لڑائی کے بعد وہان کے حاکم پیر محمد خان کو شکست
دی مگر اپنے امیرون کی نااتفاقی کے سبب اور اس بات کے سننے سے کہ کامران مرزا کابل کا ارادہ رکھتا ہے بلخ کے
لینے اور دشمن کا پیچھا کرنے سے درگذر کے کابل کو چلا آیا اسمین کامران مرزا بارادہ جنگ کابل کو آیا ہمایون
نے یہ خبر سنکر اوسکی دفع کی توجہ کی دونون طرف کے لشکر قبچاق مین ملے لڑائی کا ہنگامہ گرم ہوا ہمایون نے اپنے
نوکرون کو آپ سے پھرا ہوا دیکھکر غصے سے اپنے ہاتھ مین نیزہ لیکر دشمن کیطرف دوڑا کہ اتنے مین اوسکے گھوڑے
کے ایک تیر لگا ہمایون کی سپاہ مغلوب ہوکر بھاگی اور غنیم کا لشکر غالب ہوگیا ناچار ہمایون وہان سے بھی پھر کر
ضحاک کی طرف روانہ ہوا اور کامران مرزا نے کابل مین آکر قلعے کو لے شاہزادہ محمد اکبر کو پھر قید کیا ہمایون تھوڑے دنون
بعد لڑائی کا سامان اکٹھا کرکے پھر کابل کو چلا اور ادھر کامران مرزا اپنے آدمیون کو قلعے مین چھوڑکر شاہزادہ
محمد اکبر کو مقید اپنے ساتھ لیکر لڑائی کے ارادے پر آیا بڑی جنگ وجدل کے بعد کامران مرزا بھاگ کر افغانستان
مین گیا اور مرزا عسکری پھر پادشاہ کی قید مین پڑا اور شاہزادہ محمد اکبر نے پھر اپنے باپ کی ملازمت حاصل کی
پادشاہ نے فرمایا کہ آیندہ سے شاہزادہ ہمارے ساتھ ہی رہیگا پھر ہمایون نے قلعے کے اندر داخل ہوکر مرزا عسکری
کو زنجیر بند کرکے مرزا سلیمان کے پاس بدخشان مین بھیجا پھر بلخ کی راہ سے مکے کو روانہ کیا مرزا عسکری
سنہ ۱۵۴۹ء نہایت شرمندگی کے ساتھ مکہ شریفہ کو روانہ ہوا اور سنہ ۹۶۵ ہجری مین مکے اور شام کے درمیان مین وفات
پائی کامران مرزا نے پٹھانون کی مدد سے فوج پادشاہی جو اوسپر مقرر ہوئی تھی اوس سے تین دفعہ لڑکر شکست
پائی ہمایون نے اس فساد کے دفع کرنے کو کابل سے کوچ کیا جب مقام کھندھک کے قریب پہونچا کامران
مرزا نے افغانون کی اعانت سے ہمایون کی فوج پر شبخون مارا پر کچھ نہ ہوسکا آخر بھاگ گیا اور ہندال مرزا
اسی شبخون مین کسی افغان کے ہاتھ سے ناحق مارا گیا ہمایون اوسکے مرنے سے بہت غمگین ہوا اور اوسکی
نعش کو بابر پادشاہ کی قبر کے متصل دفن کروایا۔ الغرض جب ہمایون ان افغانون کی تنبیہ سے جنکی پناہ مین
کامران مرزا گیا تھا اور مرزا کے فتنہ وفساد سے دلجمعی حاصل کرکے کابل کو پھرا کامران مرزا تنگ ہوکر ہندوستان کو چلا
اوس وقت ہندوستان کا بادشاہ سلیم شاہ تھا کہ اپنے باپ شیر شاہ کے مرنے کے بعد وہان کا تخت نشین

ہوا تھا یہ بادشاہ شہر جمون کی مہم مین لگ رہا تھا کہ مرزا قصبہ ین مین پونہچا سلیم شاہ نے اپنے بیٹے آواز خان اور
مولوی عبد اللہ خان سلطانپوری کو اوسکے استقبال کے واسطے بھیجکر اپنے پاس بلایا اور ساتھ لیکر دہلی کو
چلا پر راستے مین اوسکے قید کرنے کا ارادہ کیا مرزا یہ خبر سنکر بھاگتے بھاگتے سلطان آدم لکھیر کے پاس
پونہچا اس سلطان نے اوسے اپنے پاس رکھکر اس باب مین ہمایون کی خدمت مین ایک عرضی بھیجی بادشاہ شاہزادہ
اکبر سمیت بنگشات کی راہ ہوکر دریاے سندھ کے پار ہوا سلطان آدم کامران مرزا کو اپنے ساتھ لیکر مقام پربالہ مین
ہمایون کے پاس لایا اگرچہ مرزا سے بڑے بڑے قصور ہوے تھے لیکن ہمایون نے اوسے جان سے مار ڈالنے
کا قصد نکیا مگر اوسکی آنکھون مین سلائی پھروا دی کہ وہ اپنی بینائی سے معذور ہوا اور مکے کی طرف روانہ کروایا

سنہ ۹۶۴ھ مرزا نے اس مکان مین پہونچکر تین حج کرکے سنہ ۹۶۴ھ مین اوسی طرف وفات پائی ✣

جب ہمایون مرزا کو مکے کی طرف رخصت کر چکا کابل مین آکر ان حادثون سے بے دھڑک ہو گیا ✣

ذکر شیر شاہ افغان

شیر شاہ کا نام فرید خان تھا جس وقت سلطان بہلول لودی ہندوستان کا بادشاہ تھا ابراہیم خان
فرید خان کا دادا جو گھوڑون کی سوداگری کرتا تھا روہ سے آکر گانو نملہ علاقہ نارنول مین رہا اور سلطان سکندر
بیٹے سلطان بہلول لودی کے عہد مین جمال خان جونپور کے حاکم پاس نوکر رہا جب وہ مرگیا حسن خان اوسکے
بیٹے یعنی فرید خان کے باپ نے جمال خان مذکور کی خدمت مین حاضر ہوکر اور اپنی کاردانی ظاہر کرکے ترقی
پائی اور پرگنہ سہسرام اور ٹانڈہ رہتاس کے توابع سے اوسکی جاگیر مین اور پانسو سوار اوسکی ہمراہی مین مقرر
ہوے حسن خان ایک لونڈی پر محو ہوکر اوسکے بیٹے سے جو اولاد ہوئی تھی اوسے بہت چاہتا تھا اور فرید خان
اور اوسکے بھائی کو اپنی نظرون مین حقیر کر رکھا تھا فرید خان بہت غیرت رکھتا کہ اپنی جوانی کے شروع مین باپ
کی صحبت سے بیزار ہو جونپور کو چلا گیا اور جمال خان کے پاس رہکر بہت شوق سے نادر علمون کی تحصیل شروع
کرنے لگا اور ہر چند اوسکے باپ نے اوسکو بلایا پر باپ کے پاس نگیا اور بلکہ جمال خان سے باپ کی اپنے
عدم توجہی اور لونڈی اور اوسکی اولاد کی طرف محبت کی زیادتی ظاہر کی آخر اوسکا باپ اس بات کا خوف کھاکر
جونپور مین آیا اور لوگون کے کہنے سننے اور ذات برادری کی نصیحت سے اوسنے فرید خان کو اپنی جاگیر کا مختار
کرکے سہسرام کو رخصت کیا اور یہ جو بڑا دانا تھا وہان پہونچتے ہی ایسا بندوبست کیا کہ سرکشون اور مفسدون کو
تباہ کرکے رعیت کو خوش اور آباد کیا اور ایسی ایسی محنتین کین کہ تھوڑے عرصے مین جاگیر آباد اور محصول ازیادہ
ہوگیا جب اسکا باپ دنیا سے اٹھ گیا وہ اوسکی ریاست کا مالک ہوا انھین ظہیر الدین محمد بابر ہندوستان کا بادشاہ
ہوا اور سلطان ابراہیم لودی سلطان سکندر لودی کا بیٹا لڑائی مین مارا گیا فرید خان بہار کے حاکم پاس جاکر

نوکر رہا اور یہ حاکم لودیون کے امیرون سے تھا کہ اوس وقت مین اوسنے آپ بادشاہ بنکر اپنا خطاب سلطان محمد
ٹھہرایا تھا غرضکہ فرید خان اوسکے یہان رہکر اچھی اچھی خدمتین بجالایا اور شکارگاہ مین اوسنے ایک دفعہ بادشاہ کے
روبرو ایک شیر مارا سلطان نے اوسے خطاب شیر خان کا دیا اور روز بروز اوسکا مرتبہ بڑھانے لگا ایک مدت کے
بعد شیر خان بادشاہ کیطرف سے کسی سبب بدگمان ہوا اور وہان سے چلکر مانکپور مین پہونچ سلطان جنید برلاس
کی خدمت مین ملازم ہوا یہ سلطان بابر کے بڑے سردارون مین سے تھا اور بابر بادشاہ کی بہن اسکو بیاہی تھی
اتفاقاً سلطان مانکپور سے بادشاہ کی خدمت مین آیا اور شیر خان اوسکے ساتھ تھا بادشاہی کے طور دیکھ دیکھ اپنے
یارون سے کہتا تھا کہ مغل کو ہندوستان سے نکال دینا بڑا آسان ہے کس لیے کہ مغل معاملون کو نہین پہونچتا ہے
اوقات عیش و عشرت مین کھوکر آج کے کام کو کل پر موقوف رکھتا ہے جو قسمت مجھے ساتھ دیے تو مغل کو یہان سے بدر کردون
اسکے دوست اسباب پر بیٹھ پیچھے ہنستے تھے ان دنون بابر بادشاہ ہر امیر کو اوسکے ساتھیون سمیت کھانا کھلانے
اور انعام دینے کے واسطے باری باری سے اپنے دولت خانے پر طلب فرماتے تھے جس دن سلطان جنید کی نوبت آئی
حسب الطلب بادشاہ کے یہان حاضر آیا اوس مجلس مین شیر خان بھی اوسکے ساتھ تھا جب شیر خان کے آگے آش ماہیچہ کا
طباق رکھا گیا اوسنے ماہیچہ کبھی کھایا نہ تھا بلکہ دیکھا بھی نہ تھا جیسے اور سب کھاتے تھے ویسے نہ کھا سکا چھری نکال اونھین کاٹ
کاٹ کھانے لگا جب بادشاہ کی نظر اوس پر پڑی اپنی بولی مین تعجب کر کے بغور اوسکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ شخص کسکے
ساتھیون مین سے ہے سلطان جنید نے عرض کی کہ یہ فدوی کا ہمراہی ہے بادشاہ نے کہا کہ اسکی آنکھون سے فتنہ
برستا ہے بہتر یہ ہے کہ اسے قید رکھو جنید نے عرض کی کہ جہان پناہ اسکے اسیر کرنے سے حضور کے دربار سے پٹھانون کی
آمدورفت بند ہو جائیگی اس لیے اسکا بند مین پڑنا ملتوی رہا شیر خان ان کلامون کو قرینے سے سمجھ گیا اور خوف سے
وہان سے بھاگ کر بہار کے حاکم پاس نوکر ہو بڑا معتمد ہو گیا جب وہ حاکم مرگیا اوسکا بیٹا جگہہ پر بیٹھا اور شیر خان اوسکے
باپ کے وقت سے بالکل مختار بنی ہو رہا تھا اوسکے مرتے ہی اور بھی استقلال پایا اور ادھر اودھر کی اطراف کے
لینے کا قصد کرنے لگا اس عرصے مین تاج خان پٹھان قلعہ چنار گڑھ کا حاکم بھی مرگیا سوائے اوسکی عورت کے اور
کوئی وارث نہ تھا شیر خان نے اوس قلعے کو اپنے قبضے مین لا کر اوس عورت سے نکاح پڑھوا لیا تھوڑے عرصے
مین بابر بادشاہ بھی سدھارے اور محمد نصیر الدین ہمایون اونکی جگہہ تخت نشین ہوا۔

سلطان محمد سلطان سکندر لودی کا بیٹا پٹنے مین پہونچکر وہان کا حاکم ہو گیا شیر خان نے اوسکی متابعت اختیار
کی اور ان دونون نے ملکر جونپور مین جا بادشاہی امیرون سے وہان کی اطراف چھڑالین تھوڑی مدت بعد بادشاہی
لشکر نے جونپور کو پھر افغانون کے ہاتھ سے چھین لیا سنہ ۹۰ھ مین سلطان محمد نے وفات پائی شیر خان بالاستقلال
پٹنہ اور بنگالہ پر قابض ہو گیا اور ہمایون کے ملکون پر دوڑ کرنے لگا اور جب ہمایون اوسکی دفع کرنے کے واسطے متوجہ ہوا

تب اوس سے صلح کرکے اپنے بیٹے کو فوج سمیت بادشاہ کی خدمت مین چھوڑا - پر جب ہمایون گجرات کے لینے کو متوجہ ہوا شیر خان کا بیٹا وہان سے بھاگ کر باپ پاس آیا اور ہمایون کو گجرات کی مہم مین دیر لگی شیر خان اوس وقت کو غنیمت جانکر پھر سرکشی کرنے لگا جب ہمایون گجرات سے پھرا شیر خان پر فوج مقرر کرکے آپ بھی پیچھے سے چلا - اوس وقت شیر خان قلعہ رہتاس کے لینے مین لگ رہا تھا اوسنے مکر و فریب سے چنتامن داس وہان کے حاکم کو تلوار سے مارکر اپنے مضبوط قلعے کو آسانی سے لے لیا اور اپنے کنبے اور لڑکے بالون کو وہان چھوڑا اس عرصے مین شیر خان نے سنا قلعہ چنار کو ہمایون نے فتح کر لیا ہے اور خود ہمایون بھی قریب آ پہنچا ہے شیر خان بنگالے کی طرف قصد کرکے دوڑا دوڑ چلا جاتا تھا اور آپ مین جو اوسکے مقابلے کی طاقت نہ پائی لاچار ہوکر جھارکھنڈ کے پہاڑون مین چلا گیا +

الحاصل شیر خان نے ہمایون پر دوسری فتح پاکر لاہور تک اوسکا پیچھا کیا اور وہان سے اپنے غلام خواص خان کو جو فوج کا پیشوا اور اوسکا قوت بازو تھا بہت سا لشکر ساتھ دیکر بادشاہ کے پیچھا کرنے کو بھیجا وہ بھی ملتان اور اوچ تک بادشاہ کا تعاقب کرکے پھر آیا اور شیر خان آپ بھی کنکران کے قلعے تک اوسکا پیچھا کرکے پھرا اور دریائے جہلم کے متصل ایک قلعہ بنا کر اوسکا نام رہتاس رکھا اور اوسکے بیٹے اسلام شاہ نے اوس قلعے کو تمام کیا - الغرض شیر خان اوس ولایت کے بندوبست سے فارغ ہوکر آگرے مین پہنچا اور سنہ ۹۴۶ھ مین اپنے نام کا سکہ اور خطبہ پڑھوا کر شیر شاہ لقب پایا اور راجہ پورن مل جو کچھ ایک لشکر جمع کرکے اوس سے بگڑ گیا تھا اور مالدیو اجمیر اور جودھپور [illegible] کا حاکم جو پچاس ہزار سوار کا مالک تھا اون سے لڑکے راجپوتون کو بڑی ازقی اور بہت سے حیلون سے شکست دیکر اونکے ملک کو اپنے قبضے مین کر لیا اور آپ دہلی کو پھرا اور بھوجپور کی لڑائی مین ہمایون بادشاہ کی حاجن بیگم جو شیر شاہ کے ہاتھ لگی تھی اوسے بڑی عزت اور حرمت سے رکھتا تھا جب یہ سنا کہ ہمایون عراق اور خراسان سے لوٹکر کابل کو آتا ہے اوس بیگم کو بڑی بزرگی سے ہمایون کے پاس بھیج دیا + سنہ ۱۵۴۰ع

حقیقت مین شیر شاہ ملک لینے اور سلطنت کے کاروبار مین اور خاص کر پٹھانون کی قوم مین تو بہت ہی بے نظیر تھا خلق اور رعیت کے امن امان مین بہت سعی کرتا تھا اور انصاف کے وقت اپنے بیگانے کو ایک سمجھتا تھا اور اپنے تھوڑے دنون بادشاہی کے بہت اچھی اچھی نئی نئی باتین نکالی تھین و سلطان علاء الدین خلجی کے اکثر قانونون کو جنکی تاریخ فیروز شاہی مین پسند کرکے اونکو اپنی سلطنت کے کامون کا دستور العمل ٹھہرا لیا تھا اور گھوڑے کا داغ دینا جو سلطان علاء الدین نے مقرر کیا تھا مگر رائج نہ تھا سو اوس نے اوسکو رواج دیا اور بنگالے اور رہتاس مین جو پندرہ سو کوس کا فاصلہ ہے اوسمین دو دو کوس کی مسافت پر ایک سرائین آباد کین اور ہر سرائے مین دو دو گھوڑے اور ایک ایک نقارہ مقرر کرکے اوسکا نام ڈاک چوکی رکھا اور تین دن کے عرصے مین بنگالے کی خبر رہتاس مین

لگتی تھی اور یہ مقرر کیا تھا کہ جب اوسکے واسطے دسترخوان بچھاوین نقارہ بجے اور اوسکی آواز سنتے ہی ہر ایک سرای کا نقارہ بھی بجے اور بادشاہ کے مقام سے اوسکی سرحد تک جہان کہین کہ سرائے ہون ایکہی ساعت مین سب کی آوازین بادشاہی عملے مین پہونچین اور اوسی وقت بادشاہ کی سرکار سے مسلمان مسافرون کو کھانا اور ہندوون کو آٹا دال اور گھی وغیرہ ملتا تھا جب اوسکی زندگی تمام ہونے پر آئی تب اوسنے کالنجر کے قلعے کا محاصرہ کیا اور بڑی اونچی اونچی گھوون پر قلعہ کے برابر خاک اور مٹی کے دمدمے سے بنا کر باروت کے حقے چھوڑنے شروع کیے ناگاہ ایک حقہ قلعے کی دیوار پر لگ کر اولٹا اور اون حقون مین جا پڑا آگ کے لگنے سے بہت سے سپاہی جلکر خاک ہو گئے اوسی دن قلعہ تو فتح ہوا مگر شیرشاہ بھی اوسی آگ مین جلکر مرا اوسکی حکومت کی مدت کچھہ اوپر بیس برس اوسمین سے پندرہ برس تو سرداری بادشاہون کی ملازمت مین اور پانچ برس ہندوستان کی سلطنت مین ؛

ذکر اسلام شاہ معروف بسلیم شاہ پسر شیرشاہ

سلطنت سے پہلے اسلام شاہ کا نام جلال خان تھا اوسنے اپنے باپ کے مرنیکے بعد کالنجر قلعے مین
سنہ ۱۵۴۵ء سنہ ۹۵۲ھ مین تخت سلطنت پر بیٹھا سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور اوسکا خطاب اسلام شاہ مقرر ہوا اس بادشاہ مین بھی بہت سے اچھے اچھے اوصاف تھے اور اپنے باپ کی طرح بادشاہی کے کام اور عدالت کے قانونون کے اسیکے کام مین بہت لگا رہتا تھا اور پنجاب سے بنگالے تک جتنی راہین کہ اوسکے باپ شیرشاہ نے بنوائی تھین اونکے بیچ مین ایک ایک اور سرای بنوا کر ہر سرای مین مسافرون کا کھانا اپنی سرکار سے برقرار رکھا اور کہتے ہین کہ قانونگوئی کی اختراع اوسی کے وقت سے ہے کہ وہ پرگنون مین حساب کتاب دیکھا کرین اور ملک کی آبادی اور زراعت کے بڑھنے کی تدبیر اور پہلے برسون کے حال سے واقف ہو کر عرض کرین اور تھوڑے ہی عرصے مین ملک گیری مین اور عدل و انصاف کی باتین جو جو ان باپ بیٹون سے ہوئی ہین ویسے ہندوستان کے پچھلے بادشاہون سے بہت کم سننے مین آئی ہین اوسکی سلطنت کا زمانہ آٹھہ برس دو مہینے اور آٹھہ دن ـ شیرشاہ کی تاریخ کا مورخ کہ وہ بھی پٹھانون مین سے ہے لکھتا ہے کہ اسلام شاہ کے عہد مین ایک فقیر تھا کہ جو شرع سے خلاف باتین ہین اونکی رغبت رکھتا تھا اسلام شاہ نے شرع کی رو سے اوس فقیر کو ان کامون سے منع کیا اور غصہ ہو کر کہلا بھیجا کہ اگر تو ایسے کامون کو ترک نکریگا تو تجھے جلوا دونگا فقیر نے کہا کہ پہلے تو آپ تو جلنے سے بچ لے پھر مجھے جلائیو قضارا اوسی دن یا اوسکے دوسرے دن اسلام شاہ کی مقعد کے باہر ایک پھلکا سا اوٹھا اور اوسمین آگ سی تھی کہ مارے درد کے بادشاہ لوٹتا تھا اور جلا جلا پکارتا تھا آخر اوسی حالت مین وہ تین دن بعد مر گیا ؛

ذکر فیروز شاہ ابن اسلام شاہ ابن شیرشاہ

فیروز شاہ کا نام فیروز خان تھا جب اوسکا باپ اسلام شاہ مرا وہ دس برس کا تھا سردارون کے اتفاق

سے یہ اوسکا تخت سلطنت پر بیٹھا فیروز شاہ کہلایا تین دن میں مبارز خان اوسکے ماموں نے اس شاہ کو بڑی بیرحمی سے اور بہت
عذاب سے بکے مار ڈالا اس لڑکے کے نام کی سلطنت کل تین دن کی تھی ؛

ذکر مبارز خان عدلی ابن نظام خان

شیر شاہ کا بھائی جو نظام خان تھا اوسکا بیٹا مبارز خان عدلی سنہ ۹۶۰ھ میں بادشاہی تخت پر بیٹھا اور سکہ اور ۱۵۵۲ء
خطبہ اپنے نام کا کر کے بخطاب سلطان محمد عادل شاہ مخاطب ہوا اوسنے شمشیر خان اپنے چھوٹے بھائی اور شیر شاہ کے
غلام زادہ خواص خان کو اپنا اعظم وزیر کر کے سلطنت کے کامون کا مدار علیہ ٹھہرایا اور ہیمون بقال ریواڑی کا رہنے
والا اوسی کے عہد میں بڑھا یہ بقال ابتدا میں کہاری نمک بیچا کرتا تھا پھر اسلام شاہ کے لشکر میں دوکانداری کرنے لگا
اور تھوڑے دنون پیچھے اسلام شاہ کا مودی ہوا اور نصیبے نے جو مدد کی اوس شاہ کے معتمدون سے ہوگیا اور سلطان
عادل شاہ کے عہد میں ایسا اعتبار پایا کہ ہوتے ہوتے ملکی اور مالی کامون کا مختار ہوگیا اور تھوڑے دنون تک
بسنت رائے کا خطاب پا پھر راجہ بکرماجیت کہلایا اور عدلی تو نام کو بادشاہ تھا ساری بادشاہی کا کام ہیمون ہی
کیا کرتا تھا کہتے ہیں کہ ہیمون بدقیافہ اور بدصورت اور چھوٹا قد اور دور اندیش تھا نہ گھوڑے پر چڑھنا جانتا تھا
اور نہ تلوار کمر میں باندھتا تھا ہمیشہ ہاتھی ہی پر سوار ہوتا پر جوانمرد ایسا تھا کہ جن افغانون نے کہ سلطان محمد عدلی
سے سلطنت کا دعوی کر کے فساد اٹھایا تھا اون سے بائیس لڑائیان لڑکے فتح پائی اور ایسا عقلمند تھا کہ اپنی درست
تدبیری سے سارے سرکش افغانون کو اپنا تابعدار کر لیا ؛

ایک مدت پیچھے افغان سلطان محمد سے پھر کر ہر طرف فتنہ برپا کرنے لگے چنانچہ ابراہیم خان سور جسکی بہن عدلی
کو بیاہی تھی اور وہ شیر شاہ کے چچا کے بیٹون میں سے تھا اوسنے سلطان سے برگشتہ ہوکر دہلی کی اکثر طرفون کو اپنے
قبضے میں کر لیا عدلی ٹھہرنے کی تاب نہ لا کر قلعہ چنار کی طرف گیا اور احمد خان سور کہ شیر خان کا بھتیجا اور
رایا تھا اور عدلی کی دوسری بہن بھی اوسکے گھر میں تھی اوسنے اپنا لقب سلطان سکندر رکھ کر ابراہیم پر فوج کشی
کی اور خدا کی مدد سے فتح پائی اور آگرے اور دہلی اور سندھ سے گنگا تک اپنے قبضے میں لایا اور چاہتا تھا کہ پورب
کی مہم جا کر سلطنت کے دعویدارون کو بھی اوٹھا دے لیکن یہ مشہور ہوا کہ ہمایون بادشاہ کابل سے ہندوستان
کو آتا ہے اس سبب سے آگرے ہی میں ٹھہرا عدلی کی حکومت دو برس کے قریب اور شیر شاہ کے شروع سے
عدلی تک سولہ برس ؛

ہمایون کے پھر ہندوستان میں آنے اور پٹھانون پر فتح پانے اور اس جہان سے رحلت کرنے کا بیان

ہمایون نے جب کابل میں سنا کہ ہندوستان کی ہر طرف میں افغان بخوبی حکومت کرتے ہیں سنہ ۹۶۲ھ میں منعم خان ۱۵۵۴ء

کو کابل کی حفاظت کے لیے چھوڑ کر آپ ہندوستان کو کوچ کیا اور شاہزادہ محمد اکبر کو بھی اپنے ساتھ لیکر تین ہزار سوار سے
ملک پیشاور کی راہ روانہ ہوکر لاہور مین پونہچا وہان افغان تاب نہ لاکر آپ کو دیکھکر بکھر گئے اور لاہور بغیر لڑے ہمایون کے قبضے
مین آگیا پھر اوسنے بیرام خان خانخانان کو فوج کا سردار کرکے جالندھر کی طرف بھیجا خانخانان اوس طرف پہونچکر فتحیاب ہوا
اور بہت سے افغانون کو شکست دیکر سہرند مین پونہچا سلطان سکندر ہمایون کے لشکر کا غلبہ اور اپنی فوج کی شکست سنکر
اگرے سے کوچ کرکے ہاتھیون کے اسی ہزار سوار سے سہرند کے نزدیک آکر لڑنے کا مستعد ہوا خانخانان تو اپنے
مقدور موافق اوسکے نکالنے مین سعی کرتا ہی تھا اتنے مین ہمایون بھی لاہور سے کوچ کرکے سہرند مین داخل ہوا دونون لشکرون مین لڑائی ہونے لگی خدا کی
مدد سے ہمایون کی فتح ہوئی اور افغان کی شکست اور سکندر بھاگ کر قلعہ مانکوٹ مین چلا گیا بادشاہ نے ابو المعالی کے ساتھ بہت سا لشکر ہمراہ کرکے سہرند سے
لاہور کی طرف روانہ کیا اور فرمایا کہ سکندر اگر پہاڑ سے نکلے اوسکو وہان سے دفع کرے اور آپ سہرند سے روانہ ہوکر دہلی مین داخل ہوا
اور تھوڑے عرصے مین ہند کے اکثر شہر اوسکے قبضے مین آگئے خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا جاری ہوا اس سال کے باقی دن دہلی مین
بڑے عیش و عشرت سے کٹے اس درمیان مین خبر پونہچی کہ سلطان سکندر پہاڑون سے نکلکر پنجاب کی اطراف کو لینے
لگا ہی اور ابو المعالی سے اوسکا تدارک ہو نہین سکا ہمایون نے اس فساد کے دفع کرنے کو شہزادہ محمد اکبر کے تئین
بیرام خان خانخانان کے ساتھ روانہ کیا شاہزادہ منزل بمنزل کوچ کرتا ہوا قصبہ کلانور مین پونہچا سکندر شہزادے کے
آنے سے اون حرکتون سے باز رہا اور پھر اپنی پہلی جگہ یعنی قلعہ مانکوٹ مین جا چھپا ✤

ہمایون کو علم نجوم سے بڑا شوق تھا ایک دن ایک ستارہ کے دیکھنے کو کتب خانے کی چھت پر چڑھا اور سیڑھی
۱۵۵۶ع وقت سیڑھیون سے اوسکا پانو پھسلا اور ضرب شدید کے آنے سے ۱۱ ربیع الاول ۹۶۳ھ مین انتقال کیا — ہمایون بادشاہ از بام افتاد
اوسکی تاریخ وفات ہی — مدت سلطنت پہلی مرتبہ دس برس — دوسری دفعہ دس مہینے ✤

ذکر ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ابن نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ

جن دنون مین کہ ہمایون بادشاہ نے وفات پائی شاہزادہ محمد اکبر پنجاب کی طرفون قصبہ کلانور مین سکندر کی
۱۵۵۶ع تنبیہ مین لگ رہا تھا اونکی موت کی خبر سنکر جمعے کو دوپہر کے وقت ربیع الثانی مہینے کی تیسری تاریخ ۹۶۳ھ مین
تیرہ برس آٹھ مہینے اٹھائیس دن کی عمر مین تخت سلطنت پر جلوس کیا بیرام خان خانخانان جو ہمایون کے وقت
سے مالی اور ملکی کام کا مختار تھا اوسے سلطنت کا وکیل مقرر کیا اور بادشاہی معاملون کا اختیار اوسکو سپرد فرمایا — بادشاہ
کے بڑے بڑے واقعون اور امیر وزیرون کا ذکر جو مورخون نے بیان کیا ہی اونکا خلاصہ لکھا جاتا ہی ✤

خواجہ عطامی قزوینی نے تاریخ اکبر شاہی مین خواجہ نظام الدین احمد نے طبقات اکبری مین شیخ عبد القادر بداون
والے نے اور شیخ الہداد اور شیخ فرید مخاطب بہ مرتضی خان اور شیخ ابو الفضل اور محمد شریف معتمد خان نے اقبالنامہ
جہانگیری مین اور خاص کر ابو الفضل شیخ مبارک کے بیٹے نے ایک کتاب کے تین دفتر کرکے اس بادشاہ کا حال

بہت مفصل اور مشرح لکھ کر اکبر نامہ نام رکھا ہے اوسکے دفترون کی یہ تفصیل ہے **اول** دفتر کے آدھے مین اکبر کے بزرگون کا احوال اور دوسرے آدھے مین اکبر کے تخت پر بیٹھنے کا حال و سترہ برس کی لڑائیان کہ وہ اپنے نوکرون سے لڑا **دوسرے** دفتر مین مالوہ اور گجرات اور پٹنہ اور بنگالہ اڑیسہ کشمیر بھکر ٹھٹھہ قندھار برہانپور خاندیس وغیرہ ان سب ولایتون کی تسخیر اور اور حاکمون کے استیصال کا بیان سنہ جلوسی ۱۸ سے ۴۷ تک ۵۵ برس کا حال **تیسرے** دفتر مین جسے آئین اکبری کہتے ہین بندوبست اور بادشاہی قاعدون او صوبون او ہندوستان کے شہرون کی حقیقت مع قید حدود اراضی اور انکی جمع کے ٭

بیان محاربہ اکبر با ہیمون بقال و ہیمون کا اسیر و مقتول ہونا

اکبر بادشاہ جلوس کے جشن کے لوازم کے بعد سکندر کے استیصال کا قصد کرکے مالکوٹ کے قلعے پر پہونچا برسات کے شروع ہوجانے کے سبب جالندھر کی اطراف مین اوترا وہان لوگون نے عرض کی کہ ہیمون بقال سلطان عدلی کا سپہ سالار جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہمایون بادشاہ کا مرنا سنکر بادشاہ بنگیا ہے چنانچہ اوسنے سلطان کو چنار مین چھوڑ کر دہلی اور آگرے کے لینے کا قصد کرکے آگرے مین پہونچ وہان کے بادشاہی سردارون سے کچھ لڑائی کر کے آگرے کو اپنے قبضے مین کرلیا ہے اور وہان سے دہلی مین جاکر تردی بیگ خان کو اور امیرون سمیت تھوڑی ہی سی لڑائی مین بھگا دیا اور پچاس ہزار سوار اور فیلخانے اور توپخانے سے دہلی مین ٹھہرا ہے اکبر نے یہ خبر سنکر اوس بقال کے استیصال کے لیے کوچ کیا اور تھوڑے سے لشکر کا سردار سکندر خان اوزبک کو بنا کر آگے روانہ کیا ہیمون کی آگرے کے لینے سے بہت ہمت بڑھ گئی تھی اکبر کے کوچ کی خبر سنکر دہلی سے چلا پانی پت کی طرف دونون میل وس فوج سے لڑا جو بادشاہ سے آگے آگئی تھی دونون طرف کے بہادر مردانگیان کر رہے تھے اسمین مغل کے بہادرون کا ایک تیر ہیمون کی آنکھ کے حلقے مین لگا اور سر کے پار ہوگیا تیر کے لگتے ہی اوسنے بیقراری سے سر ہودے کے تکیے پر رکھا اوسکی فوج ہودے کو خالی خیال کرکے آپ کو بھاگ نکلی بادشاہی لشکر غالب ہوا شاہ قلی خان ہیمون کی مشکین باندھ کر بادشاہ کے حضور لایا جب وہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اوس سے کتنا ہی پوچھا پر وہ بات کا جواب نہ دے سکا کسی امیر نے عرض کیا کہ جہان پناہ حضور اپنے ہاتھ سے اسپر تلوار ماریے کہ ثواب ہوگا اکبر نے جواب دیا کہ قیدی کو قتل کرنا مروت سے بہت بعید ہی بیرام خان نے عرض کی ٭ چہ حاجت تیغ شاہی را بخون ہر کس آلودن ٭ تو بنشین و اشارت کن بیجی ہا پا برجی ٭ یہ کہکر ایک ایسی تلوار ماری کہ اوسکا سر کٹا سا جا پڑا اوسکے سر کو کابل مین اور دھڑ کو دہلی مین بھیجکر سولی پر چڑھایا ٭ بادشاہ نے ہیمون کے قتل کے بعد وہان سے روانہ ہو دہلی مین پہونچ جو بندوبست کہ بگڑ گئے تھے اونکے سنوارنے کی تاکید فرمائی ٭

ناصر الملک عرف پیر خان میوات کے انتظام کے لیے مقرر ہوا اوسنے ہیمون کے باپ سے جو اسی برس کا

ٹوڑھا تھا اوسکے مکان کیواڑہی کو چھین لیا اور اوس سے کہا کہ مسلمان ہوجا جب اوسنے انکار کیا ناصر الملک نے اوسکا کام تلوار سے تمام کیا ؛

بیان اخراج سلطان سکندر و انقطاع سررشتہ ریاست افغانان

جب اکبر بادشاہ کو خبر پہونچی کہ سکندر پہاڑون سے نکل پنجاب کے بعض پرگنون مین فتنہ اور فساد کر رہا ہی تب اوسکا بھی استیصال مناسب جانکر دہلی سے پنجاب کی طرف کوچ کرکے جلد مانکوٹ کے قلعے کے تلے کہ جسکے اندر سکندر تھا آپہونچا اور قلعے کا محاصرہ کیا سلطان سکندر ہیمون بقال کے مرنے کی خبر سننے سے دلشکستہ ہو رہا تھا اور جب یہ سنا کہ عدلی چنار گڈھ کی طرفون مین ٹھہرا ہوا تھا اور خضر خان سلطان محمد خان گور کے بیٹے نے اپنے نام کا سکہ خطبہ کرکے اپنا خطاب سلطان بہادر رکھا اور اوسکا باپ جو ہیمون کی لڑائی مین مارا گیا تھا اوسکا بدلہ لینے کو عدلی سے لڑا اور اوسپر غالب ہوا اور عدلی میدان مین مارا گیا تب اوسنے دل سے ہار کر جانا کہ اب افغانون کا اقبال ہو چکا یہ خیال کرکے مردانگی کو چھوڑ بادشاہ کی درگاہ مین عاجزی کرنے لگا اور شمس الدین محمد اتکہ خان اور مولانا ناصر الملک سے بادشاہ کی خدمت مین کہلوایا کہ مجھسے بڑے بڑے قصور ہوئے ہین شرم کے مارے بادشاہ کو اپنا منہ نہین دکھلا سکتا ہون ابھی اپنے بیٹے کو حضور کی خدمت مین بھیجتا ہون اور تھوڑے دنون بعد خود بھی حاضر ہونگا اوسکا یہ التماس بادشاہ نے منظور کیا اور حکم ہوا کہ سکندر پٹنے کی طرف جاکر اوس ولایت کو افغانون سے لیکر آپ قبضہ کرے اور اوسکا بیٹا ہمارے حضور پہونچکر خدمت بجا لاوے سکندر اپنے بیٹے کو بادشاہ کی درگاہ مین بھیجکر آپ پٹنے کو گیا اور دو برس بعد مرا بادشاہ کی تخت نشینی کے دوسرے برس سکندر کے شکست ہونے اور قلعہ مانکوٹ کے فتح ہوجانے سے سب فتنہ و فساد فرو ہو گیا ؛

بیان بے اعتدالی بیرم خان اور اوسکی عمر و دولت کا انجام

جب بیرم خان خانخانان نوکری و وکالت اور امیر الامرائی کے درجے سے بڑھا اور تمام بادشاہی کارخانون پر مختار ہو گیا غرور مین آکر بادشاہ کو لڑکا خیال کرنے لگا اور یہ سمجھا کہ سلطنت کے کامون کا بندوبست اور ملک فتح پانا صرف میری ہی عقل و مدد سے ہوا ہی تھا اور بیجا سختیان شروع کین چنانچہ تردی بیگ خان اور مصاحب بیگ خان سرداران معظم کو مروا ڈالا اور ناصر الملک کو معزول کرکے مکے کو روانہ کیا اور اسی طرح بادشاہ کے چہیتے رفیق اور خیر خواہ تھے اونسے بہت سختی کے ساتھ پیش آنے لگا بادشاہی فیلبان و ہاتھی بانون کو ناحق اور بے قصور جان سے مروا ڈالا ایسی ایسی بے ادبیان سنکر بادشاہ بہت غصہ ہوا اور اوسکے نکالنے کی تدبیر مین ہوا تھوڑے دنون بعد کچھ ایک امیرون ساتھ لیکر شکار کے بہانے آگرے سے چلکر دہلی مین پہونچا اور وہان کے صوبہ دار شہاب الدین احمد خان سے اور جمیع امیرون کو کہکر قلعہ کے امیرون کو اس مضمون سے فرمان بھیجے کہ حضور کی خاطر بیرم خان سے برداشتہ ہو گئی ہی اور ہم خود سلطنت کے

کام کیا کرینگے جو کوئی بندگی کا ارادہ رکھتا ہو ہماری درگاہ مین حاضر ہووے اور میر شمس الدین محمد خان اتکہ کو سرہند سے بلا کر نقارہ
اور نشان طوغ اور منصب بیرمخان کا مرحمت فرمایا اکثر امیر کئی طرفون سے آکر حاضر ہوے اور جو امیر کہ بیرم خان کے پاس تھے وے
بھی اوس سے الگ ہو کر بادشاہ کے حضور مین چلے آئے بیرم خان نے یہ خبرین سنکر چند در چند معذرت بادشاہ کے حضور مین لکھین
اکبر نے جواب دیا کہ اوسکا آنا ہمارے حضور مناسب نہین بہتر یہ کہ مکے کو روانہ ہووے وہ آگرے سے روانہ ہوا اور پنجاب کی طرف جا کر بادشاہ سے
بغی ہو سر اوٹھایا میر شمس الدین اتکہ اور اور امیر اوسکے دور کرنے کو مقرر ہوے بیاس اور ستلج کے درمیان دونون لشکرون کا
مقابلہ ہوا بہت سی لڑائی کے بعد بیرم خان مغلوب ہو کر بھاگا اور اپنی تقصیرون کے عذر اور شرمندگی بادشاہ کے حضور مین
عرضی لکھین آخر عبد اللہ سلطانپوری جو مخدوم الملک مشہور ہے اور منعم خان کے وسیلے سے رومال گردن مین ڈالکر بادشاہ کی
خدمت مین حاضر ہوا اور بہت سا رویا بادشاہ نے مہربانی اور مروت کی راہ سے اوسے مکے کے جانے کی اجازت دی۔ بعد اسکے سال ششم جلوس
بادشاہ تو دہلی کو متوجہ ہوے اور بیرم خان مکے کو چلا جب بیرم خان پٹن شہر مین پونہچا جو احمد آباد گجرات کے علاقون مین سے
ہے اور وہان مبارک خان نام ایک لوحانی افغان تھا اور ہمایون کی رکاب مین افغانون سے جو بیرم خان کے ساتھ لڑائی ہوئی
تھی اوس جنگ مین اس افغان کا باپ مارا گیا تھا سو اب اوسنے باپ کا بدلا لینے کو بیرم خان کا قصد کیا ایک دن اوسنے چالیس
اور افغانون کے ساتھ اکر بیرم خان کی ملاقات کا بہانہ کیا اور پاس جا کر ایسا ایک جمدھر اوسکی پیٹھ پر مارا کہ چھاتی سے
پار ہو گیا اور دوسرے نے ایسی ایک تلوار ماری کہ اوسکا کام تمام ہوا تھوڑے سے فقیرون نے وہان سے اوسکی لاش کو
اوٹھا کر شیخ نظام الدین کے مقبرے کے پاس خاک کو سونپا اور پھر اوسکی ہڈیان مشہد مقدس مین بھیجین۔
مرزا عبد الرحیم بیرم خان کا بیٹا کہ تین برس کا تھا بادشاہ کے حضور مین پونہچا بادشاہ نے اوسپر بہت سی مہربانیان فرما کر
اوسکے سر پر ہاتھ رکھا اور ہمیشہ اوسے مرزا خان کے خطاب سے بلاتا تھا جب وہ بالغ ہوا اور ہوش و تمیز پایا بہت پسندیدہ
خدمتین اوس سے ظہور مین آئین تب بادشاہ کے حضور سے خطاب فرزند برخوردار خانخانان سپہ سالار اور پنجہزاری منصب
کا اوس وقت مین اس سے زیادہ نہ تھا مرحمت ہوا چنانچہ گجرات اور ٹھٹھے اور دکن کی فتح اوسی کے ہاتھ سے ہوئی اور راجہ ٹوڈرمل
کے مرنے کے بعد وزارت اعلی کے کام اوسی کے سپرد ہوے اور خانخانان جو موزونی اور صفائی طبع اور بلند ہمتی اور داتی
جوانمردی مین کہ ہندوستان مین مشہور ہے وہی مرزا عبد الرحیم بیرم خان کا بیٹا ہے۔

بیان اس حال کا کہ اکبر نے ہندوستان کے راجاون کی بیٹیان اپنے گھر مین لین

جب اکبر بادشاہ کو تخت پر بیٹھے ہوئے کچھ مدت ہوئی اور ہر طرح سے اپنے دشمنون پر غالب آیا اور چیتور کا قلعہ وہان کے
راناسے چھین کر اوسکو بالکل برباد کر دیا اور اپنا دبدبہ جتانے کو چاہا کہ ہندوستان کے بڑے بڑے راجاون کی بیٹیان
اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے لین چنانچہ پہلے ہی حسن خان میواتی سے کہ دار الملک کے سب میلدارون مین بڑا تھا اوسکی
بھتیجی مانگی وہ خود بھی مسلمان تھا اور پھر راجہ بہارا مل کچھواہہ کہ ہندوؤن کے سب راجون مین بڑا تھا اوسکی نسبت بھی یہی حکم ہوا

اوسنے بھی لاچار ہو کر اپنی لڑکی اکبر کو بیاہ دی ۞

بیان ولادت شاہزادہ سلیم یعنی جہانگیر اور اکبر کا اجمیر جانا

اکبر کو بیٹے کی چاہ تھا اوس کبھی پیار و سنگ کوئی لڑکا نہوتا تھا اور جو عورتین حمل سے بھی ہوتی تھین تو بیٹا کبھی نہ ہوتا تھا
اور کبھی لڑکے جنتین تو تھوڑے دنون سے زیادہ کوئی لڑکا نہ جیتا تھا آخر اپنے خیر خواہون کے کہنے سے شیخ سلیم چشتی
کی خدمت مین گیا اور اوس زمانے مین یہ فقیر بہت کراماتی اور مجیب الدعوات تھا اور جس وقت کہ پادشاہ اوسکے پاس گیا فقیر
سیکری مین رہتا تھا پادشاہ نے اوس درویش کے حسب الارشاد اس قصبے کے قریب پادشاہی عمارتین بنواکر فتحپور نام رکھا
سنہ ۹۷۷ھ ۱۵۶۹ء اور اپنا دار السلطنت ٹھہرایا اوس بزرگ کی دعا سے خدا کی عنایت درکار ہوئی یعنی چودھوین سنہ جلوس سنہ ۹۷۷ ہجری مین
راجہ بہارا مل کی لڑکی کے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوا اس درویش کی مناسبت سے اوس لڑکے کا نام سلطان سلیم رکھا
اور اکبر کو خواجہ معین الدین چشتی کا بڑا اعتقاد تھا یہ عہد کیا تھا کہ اگر خدای تعالی لڑکا مجھے نصیب کرے تو خواجہ کے روضے تک پیادہ
پا جاؤن جب شاہزادہ سلیم پیدا ہوا اکبر اپنا عہد پورا کرنے کو فتحپور سے اجمیر تک کہ سات منزل و ہر منزل بارہ بارہ کوس کی ہے
پیادہ پا جاکر زیارت کی رسمین بجا لایا ۞

جب شاہزادہ سلیم بالغ ہوا تب راجہ بھگونت ولد بہارا مل کچھواہہ کی بیٹی اوسکے نکاح مین آئی تھی دوسری دفعہ رائے سنگہ
راجہ ولد راجہ مالدیو کی بیٹی اوسے بیاہی گئی یہ راجہ جودھپور مسرتہ کا حاکم تھا اور ملکون کی فراخی اور لشکر کی زیادتی مین سب سے
بڑا راجا گنا جاتا تھا اوس راجہ نے اپنی عزت اور آبرو بڑھانے کو اس شادی مین پادشاہ کو اپنے یہان بلا بہت سا جہیز دیکر
و بیاہ پادشاہ اور داماد کو بیٹی سمیت رخصت کیا اس شادی سے پہلے راجہ بھگونت کی بیٹی سے شاہزادے کے ایک لڑکا پیدا
ہوا تھا جسکا نام سلطان خسرو رکھا تھا یہ جودھپور کے راجہ کی بیٹی سے سنہ ۳۷ جلوس اکبری مین سلطان خرم جو شاہجہان کر کے مشہور ہے پیدا ہوا

بیان تعمیر قلعہ اکبر آباد عرف آگرہ

سنہ ۹۷۲ھ ۱۵۶۵ء دسوین سال جلوس یعنی سنہ ۹۷۲ ہجری مین اکبر بادشاہ کے قلعے کی تعمیر شروع کی ہر روز چار ہزار آدمی عمارت کے کام مین لگے رہتے تھے
سنگ تراش و معمار اور بڑھئی اور لوہار لگتے تھے اس قلعے کی بانی تک پہنچی ہی عرض مین تیس ۳۰ گز اور طول مین ۶۰ درعہ کنگورون
تک پتھر کا تراش کر بنایا ہے اور اسمین بہت بڑی عمارتین اور محل بنائے ہین آٹھ برس کے عرصے مین یہ قلعہ اور شہر تعمیر ہو کر اسکا
اکبر آباد نام رکھا گیا یہ شہر ہند کے سب ملکون کے بیچا بیچ ہے اور اسکی آب و ہوا اور دریا کی سیر بہت خاصی ہے ۞

بیان تعمیر قلعہ الہ آباد عرف پراگ

اکبر پادشاہ اطراف بنگالہ کے سرکشون کے استیصال کے واسطے پورب کے ملکون میں جا کر اوس طرف شکار کرتا پھرتا تھا
سیر کرتے کرتے ایک ایسے مکان مین جا پہنچا جہان گنگا جمنا آپسمین ملی ہوئی تھین اور ہندوون کے عقیدے کے موافق یہ
استھان تیرتھ کا اور بہت شریف جگہ ہے اکبر نے دونون دریاؤن کے ملاپ پر ایک بہت بڑا قلعہ بنوایا اور ایک نیا شہر

بسا کر اوسکا نام الہ اباد رکھا اور یہ عمارت اٹھائیسوین سال جلوس اکبری مین مطابق سنہ ۹۹۲ ہجری مین تمام ہوئی ۞ سنہ ۱۵۸۴ع

خلاصۂ حال شیخ ابو الفیض فیضی

جب اکبر پادشاہ نے شیخ مبارک اور اوسکی اولاد کی دانائی کا حال سنا قدردانی کی راہ سے اونکے حاضر ہونے کا حکم دیا بارھوین سال جلوس مین شیخ ابو الفیض پادشاہ کی ملازمت مین حاضر ہوا یہ شیخ مبارک کے سب بیٹون مین سے بڑا تھا اور شاعری مین اوسکا تخلص فیضی تھا پادشاہ نے اوسکو اپنے خاص لوگون مین رکھا اور روز بروز اوسکا مرتبہ بڑھنے لگا ہوتے ہوتے تینتیسوین سال مین ملک الشعرا خطاب پایا اور اُنتالیسوین سال قرآن کی بے نقط تفسیر اور کتاب نل دمن اور مرکز ادوار تصنیف کر کر پادشاہ کی نذر گذرانین پادشاہ نے بہت خوش ہو کر تحسین و آفرین کی اور چاہتا تھا کہ جیسی شیرین خسرو ہی اوسکے مقابلے مین سلیمان بلقیس اور ہفت پیکر کی مثل ہفت کشور اور سکندر نامے کی برابر اکبر نامہ تصنیف کرے پر یے کتابین تمام ہونے نہ پائی تھین کہ اوسکی عمر تمامی پر آئی ۞ پادشاہ اوسکی خدمت اور حقوق کے سبب اوسے بہت دوست رکھتا تھا اور شاہزادے بھی اوس سے فائدہ اوٹھاتے تھے اسلیے اوسکے ایام بیماری مین خود پادشاہ اور شاہزادے اوسکی عیادت کے واسطے گئے وہ چالیسوین سال جلوس اکبری مین دنیا سے اوٹھ گیا ۞

بیان احوال شیخ ابو الفضل

اکبر پادشاہ نے انیسوین سال جلوس مین ابو الفضل شیخ مبارک کے بیٹے کو جو فیضی سے چھوٹا تھا قدردانی کی راہ سے اپنے پاس بلایا ابو الفضل نے آیۃ الکرسی کی تفسیر اکبر کے نام پر بنا کر ملازمت حاصل کی چنانچہ پادشاہ کے بہت پسند پڑی پادشاہ اوسپر کمال مہربانی فرماتا تھا اور بڑھتے بڑھتے اوسکا مرتبہ ایسا بڑھا کہ بڑے بڑے امیرون اور وزیرون سے بھی مرتبے مین زیادہ ہو کر پادشاہ کا مقرب اور صلاح کار ہو گیا اور دربار کے سب لوگ حسد کھانے لگے شاہزادون نے بھی سرداران سے ملکر اوسکی بربادی کا ارادہ کیا ۞

ابو الفضل نے قرآن کی تفسیر جو شیخ مبارک سے ناتمام رہگئی تھی پوری کی لیکن پادشاہ کا نام اوسمین درج کیا اور اوس کتاب کو ملکون اور اطراف مین بھیجدیا حاسدون کو یہ ایک موقع ملا آخر پادشاہ اس سے ناراض ہو گیا لیکن اُسکی دانائی کے سبب پھر اوسپر مہربان ہوا ۞

ایک دفعہ ممالک دکن کے بعض ضروری کامون کو اوسے روانہ کیا اور اوسنے وہان جا کر بڑی محنت اور مشقت سے وہان کا بندوبست اور تدبیرین قرار واقعی کین جسوقت پادشاہ کے حسب الطلب بعضی ملکی مصلحت کے واسطے تنہا چند رفیقون کے ساتھ اکبر اباد کو آتا تھا اوسوقت جہانگیر جو پادشاہ سے برگشتہ ہو کر الہ اباد مین مقیم تھا اور ابو الفضل سے بہت آزردہ رہتا تھا اوسکو اکیلا دکن سے آتا ہوا سنکر وقت پا کر راجہ نرسنگہ دیو کو کہ وہ بھی پادشاہ سے باغی ہو شاہزادے کے ساتھ تنہا بہکا کر کہا کہ رستے مین اسکا سر کاٹ ڈال وہ اسبات کا ذمہ کر جلدی جلدی دکھن کی طرف روانہ ہوا اجین مین جا پہنچا

اور راجپوتون کی فوج لیکر گھات کی جگہہ آ شیخ کے مارنے کا ارادہ کیا یہ بھی بڑا جوانمرد تھا وہین ٹک کر اپنے تھوڑے سے
ساتھیون سمیت اون پر حملہ کیا راجپوتون کی جماعت نے ہر طرف سے اوسے گھیر لیا آخر شیخ نیزہ کا زخم کھا کر زمین پر
گرا اور اوسکے ہمراہی بھی مرے یہ واقعہ سینتالیسوین سنہ جلوس مین مطابق ایک ہزار گیارہ ہجری کے ہوا راجہ نرسنگہ ۱۵۹۵ء
نے شیخ کا سر کاٹ کر الہ آباد مین شاہزادے کے پاس بھیجدیا۔ اکبر یہ حادثہ سنکر بیخود ہو گیا اور اوسنے کمال افسوس سے
اپنا ہاتھہ سینے اور منہ پر مارا اور راے رایان پتر داس اوس طرف کے فوجدار کو جسکا منصب تین ہزاری تھا شیخ عبدالرحمن
ابوالفضل کے بیٹے اور اور امیرون کے ساتھہ نرسنگہ دیو کے استیصال کے لیے مقرر کرکے حکم دیا کہ جبتک اس ملعون کا
سر کاٹ نلین ہرگز لڑائی سے باز نرہین اور پھر بادشاہ نے یہ بھی کہا کہ شیخ کے سر کے بدلے اوس بدذات کا سر کیا حقیقت
رکھتا ہی اوسکے زن و بچے کو سولی پر چڑھانا چاہیے ❊

بیان حال میان تان سین کلاونت

سنہ ساتوین جلوس مین راجہ رامچند بانڈو کے حاکم نے تان سین کلاونت کو اکبر بادشاہ کی خدمت مین بھیجا یہ شخص
اپنے عہد مین راگ کے علم مین یکتا تھا اور کہتے ہین کہ ایسا کلاونت نہ تو کوئی اس سے پہلے ہوا اور نہ اب تک بلکہ اس فن کے
گوییے اپنے تئین اوسکا پیرو سمجھتے ہین اور اوسکا نام تعظیم سے لیتے ہین جو بادشاہ موسیقی کے فن مین اچھا جانتے
تھے اور یہ تو اسمین کامل ہی تھا اس لیے اسکے ساتھہ صحبت رکھکر اکثر اس سے خوشی اوٹھاتے تھے سنہ ۳۴ جلوس
مین اوسنے وفات پائی بادشاہ کو اوسکے مرنے سے بہت رنج و الم ہوا ❊

بیان حال راجہ تو ڈرمل

راجہ تو ڈرمل لڑکا ہی تھا کہ اوسکا باپ مر گیا اوسکی مان نے بڑی محنت سے نہایت مفلسی مین اوسے پرورش کیا
لیکن لڑکپن ہی سے کاردانی اور نصیبہ وری کے نشان ہونہاری کے اوسمین پائے جاتے تھے نصیبے کے زور سے بادشاہی
سرکار کے متصدیون مین نوکر ہو گیا اور دنون مہینون مین بڑھنے لگا اور صاحب تدبیر و اہل قلم تو تھا ہی نقارے اور نشان
کا بھی مالک ہو گیا اور گجرات و بنگالہ کے شہرون کی لڑائیون اور کو رمعرکون مین بڑی جانفشانیان و بہت انگلیان
کین اور فتحمند ہوا رفتہ رفتہ بادشاہ کا وزیر ہوا اور ستائیسوین سال جلوس مین وزیر اعظم یعنی سب سے بڑا وزیر کہلایا اسمین
بڑے بڑے اوصاف تھے دیانت دار اور سیر چشم اور بلند حوصلہ اور عقلمند اور خوش مزاج اور بلند ہمت تھا اور فیض بہت
رسا تھا دوست و دشمن اپنے بیگانے کو ایک سمجھتا سلطنت کے بھید اور قاعدون سے بہت واقف اور حساب و تحریر بیعیار
مین تو اکا تھا اس سے پہلے ہندوستان کے ملکون مین متصدی ہندوی کے طریقے پر دفتر بناتے تھے تو ڈرمل نے
ایران کے محررون سے وہان کا طریق سیکھہ دفترون کو ولایت کے طور پر مرتب کیا چنانچہ اوسکے موافق اب تک لکھا جاتا ہے
اور بڑی محنتون سے بادشاہ کے سارے ملکون کی زمینون کو نپوا کر ہر ایک گانون مین بندوبست کیے اور جمع دام ٹھہرا کر صوبون

میں نعمت ... مقرر کیں اور ایک روپیہ کے چالیس دام مقرر ہوئے اور ہر کروڑ دام پر ایک ایک عامل مقرر ہو کر اوسکا نام کروڑی
رکھا گیا اور سپاہ کے گھوڑوں پر داغ دینا بھی اوسی نے رائج کیا اگرچہ پہلے سلطان علاء الدین خلجی اور پھر شیر شاہ نے
گھوڑوں پر داغ دینا مقرر کیا تھا پر اونکے وقت میں اچھی طرح رائج نہوا اور اکبر کے عہد میں خاطر خواہ مروج ہوا ... راجہ تودرمل کے
مرنے کے بعد عبد الرحیم خانخانان نے وکالت کے عہدے پر سرفرازی پائی بخوبی وزارت اور وکالت کے کام کرتا رہا—
سنہ ۱۰۱۴ ہجری باون سال جلوسی میں اکبر بادشاہ نے اکبرآباد میں وفات پائی اوسوقت بادشاہ کی عمر ۶۴ برس کی تھی اور ۱۰۱۴ھ
... اکبرآباد کے باغ سکندرہ میں مدفون ہوا اوسکی سلطنت کی مدت ۵۱ سال ۲ مہینے ۹ دن تھا

ذکر ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ

شاہزادہ سلیم جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا بیٹا ۳۶ برس کی عمر میں چودھویں جمادی الاخری روز پنجشنبہ سنہ ۱۰۱۴ ہجری ۱۰۱۴ھ
میں اکبرآباد کے قلعہ میں سلطنت کے تخت پر بیٹھا اور ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ کے نام سے ملقب ہوا اور مرزا
غیاث بیگ کو اعتماد الدولہ اور مرزا جان بیگ کو جو جہانگیر کی شاہزادگی کے وقت دیوان تھا وزیر الممالک کا خطاب دیکر دونوں
کو دیوانی کی خدمت میں شریک کیا اور زمانہ بیگ سے جو شاہزادگی کے دنوں میں اچھے اچھے کام ہوتے تھے اوسے مہابت خان
کا خطاب عنایت کیا اور تھوڑے برس بعد صلابت خان خانجہان کر کے مخاطب ہوا اور شیخ فرید کو جو موسوی کے بڑے سیدوں
میں سے تھا اور اکبر کی ... میں بخشیگری کی خدمت پر مامور تھا اوسکا منصب پانچ ہزاری ذات ہوا اور میر بخشیگری عنایت ہوئی
اور راجہ مان سنگھ کو چار قب کا خلعت اور جڑاؤ تلوار اور خاص گھوڑا مرحمت کر کے بنگالے کا صوبہ دار کر کے رخصت کیا اور
خان اعظم مرزا عزیز کوکلتاش اور آصف خان جعفر کو جو بہار کے صوبے سے حضور میں حاضر ہوا تھا بہت سی مہربانیاں
کر کے اپنے پاس رکھا اور اور امیروں پر شاہانہ مہربانیاں کیں +

نور جہان بیگم زوجہ شیر افگن خان کا حرم سرای بادشاہی میں آنا

نور جہان بیگم غیاث بیگ کی جو ملقب باعتماد الدولہ تھا بیٹی ہے اور یہ خواجہ محمد شریف طہرانی کا بیٹا تھا اور خواجہ ... امین
محمد خان تکلو ... کا دیوان تھا جب ہمایوں شیر شاہ کے خوف سے عراق کو گیا تھا اس خواجے نے شاہ
طہماسپ کے حسب الحکم اوسکی بہت مدد کی تھی اور شاہ طہماسپ کا فرمان ضیافت و مہمانداری کے باب میں جسکا ذکر اکبر نامے میں مندرج
ہے ... خان کے نام ... جب خواجہ محمد شریف شاہ طہماسپ کی خدمت میں پہونچکر وزیر ہو کر مر گیا تب اوسکے دونوں
بیٹے غیاث بیگ اور محمد طاہر ... ہندوستان میں آئے اور غیاث بیگ کے دو بیٹے اور ایک لڑکی تھی جب قندھار میں پہونچا
ایک اور لڑکی کہ نور جہان بیگم سے مراد ہے پیدا ہوئی وہاں سے بھی روانہ ہو کر فتحپور سیکری میں اکبر بادشاہ کے پاس حاضر ہوا
اور چونکہ تحریر و انشا و خوشنویسی و شاعری میں بہت استعداد رکھتا تھا تھوڑے دنوں میں بیوتات کا دیوان ہو گیا اور ہر طرح کے
علم و فن کا جامع جو تھا دن بدن مرتبے میں بڑھتا رہا + شیر افگن خان کا نام علی قلی تھا اور شاہ طہماسپ کے بیٹے اسمعیل مرزا کا

سفرچی تھا جب اسمٰعیل مرزا مر گیا علی قلی قندھار کی راہ ہوکر اکبر پادشاہ کے عہد مین ہندوستان مین آیا اور ملتان مین پہونچکر پہلی ہی پہل خانخانان عبدالرحیم سے ملاقات کی جو اوس وقت ٹھٹھے کی مہم پر جاتا تھا خانخانان نے اسکا حقیقت حال پادشاہ کو لکھکر اور غائبانہ پادشاہی بندون مین نوکر رکھوا کر اوسے اپنے ساتھ لیا اوسنے اس مہم مین بہت جانفشانی کی اور جب ٹھٹھے کی فتح کے بعد پادشاہ کے حضور حاضر ہوا عبدالرحیم کے کہنے سے پادشاہ نے اوسے بڑا منصب عطا کرکے شیر افگن خان خطاب بخشا اور صوبہ بنگالہ مین جاگیر دی اور انھین دنون نورجہان بیگم شیر افگن خان کو بیاہی گئی تھی ۔

ایک دفعہ نورجہان بیگم اپنی مان کے ساتھ کسی تقریب سے اکبر کی محلسرای مین گئی تھی جہانگیر جوانی کے عالم مین اوسے دیکھکر عاشق ہوگیا جب خود تخت سلطنت پر بیٹھا اور سب کامون کے بندوبست سے فراغت حاصل کی قطب الدین کوکلتاش خان کو بنگالے کا صوبہ دار مقرر کرکے اوس سے الگ کہا کہ نورجہان بیگم کو شیر افگن خان سے طلاق دلا دو اور جو وہ طلاق نہ دیوے تو جیسے بنے نورجہان کو ہمارے پاس بھیجدو قطب الدین خان بنگالے مین پہونچکر تھوڑے دن وہین رہا اور پھر بردوان کو روانہ ہوا شیر افگن خان اوس جگہ کا جاگیردار تھا اوسکے استقبال کو آیا ملاقات کے بعد پہلے قطب الدین خان نے اوسکی دلیری و غیرت کا خوف کرکے اشارون ہی مین اپنا مطلب ظاہر کیا پر شیر افگن خان ان اشارون کو نہ سمجھا آخر اوسنے کھلا کہدیا کہ تم اپنی بی بی پادشاہ کو دو شیر افگن خان نے سمجھا کہ اب میرا کچھہ بس نہ چل سکیگا بہت غیرت کھا کے اور جوانمردی کے جوش مین آکے قطب الدین خان کے تو وہین دو ٹکڑے کیے اور اپنا اور اپنی بی بی نورجہان کا مارنا دل مین ٹھانا اس حال کے دیکھتے ہی قطب الدین خان کے نوکر چاکر ہر طرف سے گھر آئے یہ بھی مردانہ تھا کئی ایک آدمیون کو مار کر اور آپ زخمی ہوکر نکلا اور گھر کی راہ لی کہ نورجہان کو جاکر قتل کرے نورجہان نے دانائی سے پہچان لیا جھٹ دروازہ بند کر لیا اتنے مین قطب الدین کے آدمی وہان آ پہنچے اور اوسکا کام تمام کیا اور عملہ پادشاہی جو بنگالے مین متعین تھا اوسنے جہانگیر کے حسب الحکم نورجہان کو دار السلطنت کی طرف روانہ کیا جہانگیر اکثر شراب کے نشے مین ڈوبا ہوا اور مدہوش رہتا تھا اور باوجود اسکے کہ اوسپر عاشق تھا پر غفلت کے سبب اوسے بھول گیا یہانتک کہ نورجہان کی مان اوسے لیکر زوجہ اکبر کی خدمت مین جسنے جہانگیر کو پالا تھا آئی جہانگیر نے اپنی معشوقہ کو وہان دیکھکر پہچان لیا اور از سر نو عاشق ہوا چھٹے سال جلوس مین نورجہان جہانگیر کے محل مین داخل ہوئی پہلے نور محل پھر نورجہان بیگم خطاب پاتی ہوئے یہانتک نوبت پہونچی کہ پادشاہ نے انہو درفتہ ہوکر ساری سلطنت کا کام اوسکے اختیار مین سونپ دیا ۔ نورجہان عورتون مین ممتاز اور بہت سی صفتون مین بے نظیر تھی اور عقلمندی مین بہت سے مردون سے بہتر تھی طبیعت موزون اور بعضے اوسکے شعر زمانے کے آدمی جانتے ہین آخر یہانتک نوبت پہنچی کہ پادشاہ کا فقط نام ہی نام رہ گیا اور پادشاہ اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ خدا کرے سلطنت نورجہان ہی کو سونپے مجھے تو شراب کی صراحی اور ایک نان چاہیے ۔

نورجہان جھروکے مین بیٹھتی تھی اور امیر وزیر حاضر ہوکر تسلیمات بجالاتے تھے اور پادشاہ کے سب ملکون کے امیرون کے

نام جو فرمان بھیجے جاتے تھے اوسپر لکھا جاتا تھا ﴿ حکم علیہ عالیہ مہد علیا نور جہان پادشاہ اور اوسکی مُہر کا سجع یہ تھا ﴿ نور جہان گشت بحکم اللہ ﴿ ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ اگرچہ بیگم کے نام کا خطبہ نہ پڑھا گیا مگر سکہ چلتا تھا ﴿ سکے کا نقش ﴿ بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور ﴿ بنام نور جہان پادشاہ بیگم زر ﴿ اسکا باپ اعتماد الدولہ کا خطاب پا کر وکالت کا کل منصب رکھتا تھا اور بیگم کے بڑے بھائی ابو الحسن کا خطاب اعتقاد خان تھا اور میر سامانی کی خدمت کرتا تھا ایک مدت کے بعد آصف خان خطاب ہوا اور جتنے کہ بیگم کے خویش و اقربا تھے بڑے بڑے منصبوں اور مرتبوں پر فائز ہوئے بلکہ غلام اور خواجہ سرا خان اور ترخان کہلانے لگے ﴿

شاہزادہ شاہجہان کا آصف خان برادر نور جہان کی بیٹی سے بیاہ ہونا اور اولاد پیدا ہونا اور شاہزادہ شہریار کی شادی نور جہان کی دختر سے ہونی جو شیر افگن خان کے نطفہ سے تھی

آٹھویں سال جلوس جہانگیری میں مرزا ابو الحسن مخاطب بہ آصف خان نور جہان بیگم کے بھائی کی بیٹی شاہجہان کے نکاح میں آئی اور ممتاز محل خطاب ہوا اوس سے سلطان دارا شکوہ و سلطان شجاع و اورنگزیب اور مراد بخش پیدا ہوئے پہلے نور جہان بیگم بیاہ خاطر پادشاہ اور اپنے بھائی آصف خان کی رضا جوئی کے واسطے چاہتی تھی کہ شاہجہان داماد تھا شاہجہان کے مرتبے بڑھائے لیکن جب اوسکی لڑکی جو شیر افگن خان سے تھی سلطان شہریار جہانگیر پادشاہ کے بیٹے اور دانیال کے بیٹے کو بیاہی گئی تب اوس نے اپنے داماد کی طرفداری کرنی شروع کی اور اس خیال سے کہ آصف خان اپنے داماد شاہجہان کا طرفدار ہے بیگم اپنے بھائی آصف خان سے برگشتہ خاطر ہوئی اور اس سبب سے بہت سے فساد پیدا ہوئے اور شاہجہان شاہزادہ باغی ہو گیا اس احوال کی تفصیل اور تواریخوں سے ظاہر ہے ﴿ ۱۰۲۱ھ

بیان رحلت جہانگیر پادشاہ

بائیسویں سال جلوس میں جب جہانگیر پادشاہ کشمیر کو متوجہ ہوا ضیق کی بیماری کی شدت سے ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۷ھ ساٹھ برس کی عمر میں اوس نے اس دنیا سے کوچ کیا وہان سے اوسکی لاش لاہور میں پہنچکر دریای راوی کے کنارے شاہدرے کے متصل قاسم خان کے باغ میں جہان نور جہان بیگم بھی تھی دفن ہوئی اور اوسپر بڑی عمارتیں بنیں ﴿ ۱۰۳۷ھ

ذکر ابو المظفر شہاب الدین محمد شاہجہان پادشاہ

جہانگیر کی وفات کے بعد آصف خان ارادت خان سے مل گیا اور داور بخش خسرو کے بیٹے کو سلطنت کی امید سے نظربندی سے نکالکر گدی پر بٹھا اور شاہجہان کے پاس خبر بھیجکر جہانگیر کی موت سے آگاہ کیا بڑے بڑے امیر آصف خان کے منصوبے سے واقف تھے اوس سے موافق ہوئے آصف خان نے اپنی بہن نور جہان کو اس نظر سے کہ وہ شہریار سلطان اپنے داماد کا پادشاہ

ہونا چاہیئے تھی نظر بند رکھا۔ آخر یہانتک ہوا کہ شہریار اپنی عورت یعنی نور جہان کی بیٹی کے بہکانے سے بادشاہی خزانون کا قبضہ کر کے تمام ہیوتات کے کارخانے جو لاہور مین تھے اپنے تصرف مین لایا اور اپنے لشکر کو دریا سے پار اوتارا شہر کے تین کوس اس طرف دونون لشکر مل گئے پہلے ہی حملے مین شہریار کی فوج کا بندوبست بگڑ گیا اور ہر کوئی آپ آپ کو بھاگ نکلا شہریار کہ دو ہزار سوار سے لاہور کے باہر ٹھہرا تھا پھر کر قلعے مین گھس گیا رات کو ارادت خان نے اوس قلعے مین جاکر شہریار کو اپنے قابو مین کر لیا اور صبح ہوتے ہی بڑے امیرون نے داور بخش کو تخت پر بٹھلایا اور شہریار کے ہاتھ باندھکر اوسکے سلام کو لائے اور دو دن بعد اوسکی آنکھون مین سلائی پھروائی اور تھوڑے دنون بعد طہمورث اور ہوشنگ شاہزادہ دانیال کے بیٹون کو بھی قید کیا۔

شاہجہان نے اپنے باپ کے مرنے کی خبر مقام جیبر مین سنکر گجرات کی راہ سے اکبراباد کی روانگی کا قصد کیا اور خدمت پرست خان کو آصف خان کے پاس لاہور مین بھیجا اور اپنے ہاتھ سے ایک فرمان اس مضمون کا لکھا کہ اس وقت مین فتنے اور فساد کا بہت گمان ہے داور بخش خسرو کے بیٹے اور شہریار میرے چچیرے بھائی اور شاہزادہ دانیال کے دونون بیٹے طہمورث اور ہوشنگ اگر ان سب کو مار ڈالو تو عین صلاح ہے۔

سنہ ۱۶۲۸ء ۲۲ جمادی الاولی سنہ ۱۰۳۷ ہجری کو لاہور کے دربار خاص و عام مین خطبہ شاہجہان کے نام کا پڑھا گیا اور داور بخش کو کہ چند روز کے واسطے بسبب صلاح بادشاہ کر دیا تھا قید کیا اور بدھ کے دن اوسی مہینے کی چھبیسوین تاریخ اوسکے اور اوسکے بھائی گرشاسپ اور شہریار اور طہمورث اور ہوشنگ ان سب کو جان سے مار ڈالا اور شاہجہان نے مہابت خان کو اپنے ساتھ لیکر اجمیر کی راہ سے جلدی منزل بمنزل اکبراباد مین پہونچکر شہر کے باہر نور باغ مین ٹھہرا اور آٹھوین تاریخ جمادی الاخری

سنہ ۱۶۲۸ء ۲۱ پیر کے دن سنہ ۱۰۳۷ مین کہ بادشاہ کی عمر ۳۷ برس ۲ مہینے کی تھی اکبراباد کے قلعے مین بادشاہی تخت پر جلوس کیا۔

آصف خان کو شاہزادون سمیت طلب کرنا اور اوسکا حضور مین پہونچنا اور امرا کو خدمات اور تصدق و انعام اور لاکھون روپے نقد بخشش اور لاکھون بیگھے اراضی کا جشن نوروز کو تقسیم ہونا

بادشاہ کے جلوس کے بعد آصف خان نے جہان بیگم بے بھائی کے نام ایک فرمان اوسکے بلانے اور شاہزادون کو جو بادشاہ جہانگیر کے ساتھ رہا کرتے تھے لاہور سے لانے کے مضمون کا بھیجا گیا اور آصف خان کو بادشاہ نے اپنا چچا لکھا منصب آٹھ ہزاری ذات اور سوار دو اسپہ سہ اسپہ عنایت فرمائے اور اوسی دن مہابت خان نے خانخانان سپہ سالاری کا خطاب پایا اور سات ہزاری منصب اور سات ہزار سوار اور خلعت خاص مع چارقب طلائی اور خنجر اور تلوار اور جیغہ وغیرہ اور نقارے سے سرفراز ہوا اور اوسی طرح ہر ایک امیر کو مناسب درجے عنایت فرمائے۔ اس بادشاہ نے پہلے پہل جو حکم دیا تھا کہ

منع مین تھا اور فرمایا کہ اس طرح کی تعظیم کے لائق خدا ہی کی ذات ہے مہابت خان نے عرض کی کہ اگر سجدے کے بجاے
زمین بوس مقرر ہو تو البتہ خادم اور مخدوم کی پہچان بھی رہیگی اور سجدہ بھی موقوف ہو جائیگا اسکی عرض قبول ہوئی اور یہ
مقرر ہوا کہ دونون ہاتھ زمین پر رکھکر ہاتھ کو بوسہ دین مگر سیدون اور عالمون اور بزرگون اور فقیرون کو اسکی بھی امتناع
ہوئی فقط یہی ٹھہرا کہ ملاقات کے وقت سلام اور رخصت کے وقت فاتحہ کیا کرین تھوڑے دنون بعد زمین بوس بھی منع
ہوا اور اوسکی جگہ تسلیم چہارم مقرر ہوئی اور اسی سال اول جلوس مین جب کی پہلی تاریخ شاہزادہ محمد دارا شکوہ اور شجاع
اور اورنگ زیب جو جہانگیر کے ساتھ رہتے تھے یمین الدولہ آصف خان اور اور امیرون سمیت لاہور سے اکبراباد مین پہنچکر
بادشاہ کی ملازمت مین حاضر ہوئے بادشاہ نے یمین الدولہ کو خلعت خاص وغیرہ مرحمت کرکے وکالت کا منصب سپرد کیا
ـ اور وہ بات چیت مین اوسکو چچا کر کے پکارتے تھے اور شائستہ خان اوسکے بڑے بیٹے کو خلعت اور خنجر اور اضافہ ایک ہزار
اور پانسو سوار اور منصب پنجہزاری اور چار ہزار سوار اور نقارہ نشان اور سنہری زین کا گھوڑا اور ہاتی عنایت کیا ◆
چھٹے سال مین ۷۶ بتخانے بادشاہ کے حسب الحکم بنارس شہر مین ڈھائے گئے اور اسی سال مین شاہزادہ اورنگ زیب
پندرہ برس کی عمر مین ہاتی سے لڑا اسکی تفصیل یہ ہے کہ ہاتیون کی لڑائی مین بعضون شاہزادون کو حکم ہوا کہ گھوڑے پر سوار
ہو کر جھروکے کے تلے سے جا کر بفراغت تماشا دیکھین عین لڑائی مین ایک ہاتی دوسرے ہاتی سے ہار کر بھاگا اور خلق کے انبوہ
کی طرف دوڑا اور شاہزادے بھی ایک طرف دیکھنے مین جا لگے تھے پر ناگاہ جو یہین گھوڑا اسکا جب ہاتی اوسکی طرف دوڑا تو شاہزادے
نے جھٹ ہاتی کی پیشانی مین ایک بھالا مارا ہاتی نے تھکر گھوڑے کو سونڈ مین لپیٹ کر گرا دیا اور اوٹھایا کہ عین میں دے مارے شاہزادہ
چالاکی سے زمین سے کود تلوار نکال کر ہاتی سے لڑنے لگا اتنے مین وہ دوسرا ہاتی بھی آ پہنچا پھر دونون ہاتی لڑنے لگے اور
لڑتے لڑتے دور نکل گئے شاہجہان نے اورنگ زیب کی جرات دیکھکر بہت نوازش فرمائی اور بہادری کا خطاب دیا اور پانچ ہزار
اشرفی اوسکی برابر تلوا کر حقدارون کو خیرات کر دین اس حال کو مرزا ابو طالب کلیم نے بڑی لطافت سے نظم کیا ہے ◆
ساتوین سال تیسری شعبان کو بادشاہ اکبراباد سے پنجاب کی طرف روانہ ہوئے اور تیسری شوال کو لاہور مین اپنے دولتخانے مین
اوترے سعید خان کابل کے صوبہ دار اور قلیچ خان ملتان کے صوبہ دار نے بادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور بادشاہ کو فقیرون سے
ملنے کا شوق تھا میان میر درویش کی ملاقات کو گئے اور سواے ایک سپید پگڑی اور تسبیح کے اوسکی نذر مین اور کچھ نہ گذرانا ◆
اٹھوین سال مین شاہ شجاع دکھن سے آکر لاہور مین باپ کا پابوس ہوا اور اورنگ زیب کو منصب دس ہزاری ذات اور چار ہزار
سوار مرحمت ہوے ◆ اسی سال تربیت خان بلخ سے ایلچی گری سے بہت سے نادر تحفے لایا اون مین سے ایک قرآن بادشاہ
کے بہت پسند آیا یہ کلام اللہ ملکہ شاہ خانم کے ہاتھ کا لکھا تھا جو سلطان مرزا کی بیٹی جہانگیر کی پوتی تھی اور خط ریحان مین
بہت خاصا لکھا تھا اور اوسکے خاتمے پر اپنا نام و نسب بھی مندرج کیا تھا ◆
تیسری شوال کو بادشاہ اگرے مین پہنچے اور اس سال کے جشن نوروز مین بادشاہ نے جڑاو تخت پر جلوس کیا جو بنکر طیار

ہوا تھا اور اِس تخت کا طول سوا تین گز اور عرض ڈھائی گز اور ارتفاع پانچ گز اور اسکی قیمت کرور روپیہ سات برس کے عرصے مین بنکر طیار ہوا تھا پیٹھہ کی طرف کا تختہ جسپر پادشاہ تکیہ لگا کر بیٹھتے تھے دس لاکھ روپیے کا اور اون سب جواہر سے جو اِس تختے مین لگے تھے ایک لعل اوس تختے کے بیچون بیچ لاکھ روپیے کی قیمت کا لگا تھا وہ لعل شاہ عباس نے زنبیل بیگ کے ہاتھہ تحفے کے طور پر جہانگیر کے پاس بھیجا تھا اور شاہجہان نے جب دکھن کو فتح کیا تھا اوسکے عوض مین جہانگیر پادشاہ نے اوس لعل کو علامہ افضل خان کے ہاتھہ شاہجہان کے پاس دکھن مین بھجوا دیا تھا پہلے ہی پہل وہ امیر تیمور کے ہاتھہ لگا تھا چنانچہ اسپر تیمور اور اوسکے بیٹے شاہرخ مرزا اور پوتے مرزا الغ بیگ کے نام کھودے گئے اور پھر شاہ عباس پاس آیا اوسکا بھی نام اسپر کھدا یا اور پھر پادشاہ نے جہانگیر کے پاس بھیجا تب اسکا اور اسکے باپ اکبر کا نام کھدا آخر اسپر شاہجہان کا نام کھدکر اوس تخت مین نصب ہوا ۔

اِسی سال مین یمین الدولہ آصف خان کو خانخانان اور سپہ سالاری کا خطاب ہوا اور پادشاہ اسپر بہت سی مہربانی فرماکر اوسکے مکان پر تشریف لیگئے ۔

دسوین سال مین پادشاہ نے اجمیر کی طرف کوچ کیا اور کنارہ تالاب پر جو دولتخانہ تھا اوسمین اوترے اور وہان خواجہ معین الدین چشتی کے مزار پر پیادہ پا جاکر زیارت کی ۔

اٹھارھوین شعبان کو دار الخلافہ اکبرآباد کے رونق افروز ہوئے اور اسی سال مین شاہزادہ اورنگ زیب کی شادی شاہنواز خان صفوی کی لڑکی سے ہوئی پادشاہ کے حکم سے شاہزادہ مراد بخش اور یمین الدولہ آصفخان اور بہت بڑے بڑے امیر شاہزادے کے ساتھہ شاہنواز خان کے گھر گئے اور پچھلی رات خود پادشاہ شاہنواز خان کے گھر تشریف لائے ۔

گیارھوین سال مین قندھار پھر پادشاہ کے قبضے مین آئی اسکی تفصیل یہہ ہیکہ مرزا مظفر حسین صفوی شاہ طہماسپ حاکم ایران کا بھتیجا اکبر پادشاہ سے ملگیا اور اِس سبب سے قندھار اکبر پادشاہ کے ہاتھہ لگی تھی چونکہ ان دنون مین ایران مین کچھہ فساد مچ رہا تھا اسواسطے شاہ عباس ایک مدت تک تو ہندوستانیون کے ہاتھہ سے قندھار چھڑانے کو متوجہ ہوا کئی برس بعد جب وہان کے بندوبست سے فراغت پائی قندھار مین آکر چنتالیس دن کے عرصے مین اکبر سے چھڑا لیا اور وہان کے قلعے کی کنجی علیخان کے سپرد کرکے اوسے قندھار کا سردار بنا کر آپ پھر ایران کو چلا گیا جب سے یہان کے سب پادشاہون کی یہہ آرزو تھی کہ کسی ڈھب سے وہ ملک اور قلعہ پھر ہاتھہ لگے پر کبھی داؤ نہ لگتا تھا آخر علی مردان خان جو شاہ صفی کی طرف سے قندھار کا والی تھا اوسکی نمکحرامی کے باعث شاہجہان کو قندھار ملگئی اور علی مردانخان کو شاہجہان کے حضور سے بہت سا انعام اور خلعت اور منصب اور کشمیر کی سرداری عنایت ہوئی ۔

تیرھوین سال مین علی مردانخان نے کشمیر سے آکر پادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور منصب سات ہزاری اور سات ہزار سوار سے سرفراز ہو کر کشمیر کی صوبہ داری کے سوا لاہور کی بھی صوبہ داری اوسے عنایت ہوئی ۔

سولھوین سال مین پادشاہ کے حضور عرض کیا گیا کہ باغ لاہور تعمیر ہو چکا ہے جسکی تعمیر عمارت اور نہر کھودنے کا حکم چودھوین
سال جلوس مین پہلے باہتمام علی مردان خان کے اور پھر باہتمام خلیل اللہ خان کے ہوا تھا پادشاہ کو اوسکے دیکھنے کا شوق ہوا اور
خود اوسکے ملاحظے کو تشریف لے گئے اٹھ لاکھ روپیے باغ کی عمارت اور نہر کی طیاری مین خرچ ہوے اور اسی سال علیمردان خان
نے پادشاہ کے حسب الحکم کابل سے اکبرآباد مین آکر پادشاہ کی ملازمت حاصل کرکے امیرالامرائی کا خطاب پاکر پھر کابل کو
جانے کی رخصت پائی ٭

اکیسوین برس جب پادشاہ لاہور سے اور شاہزادہ شجاع کابل سے اکبرآباد مین آئے تب پادشاہ نے ولایت بنگالہ اوسے
عنایت کرکے وہان جانے کی اجازت دی اور اوسی سال شاہجہان آباد کا قلعہ بنکر طیار ہو چکا تھا چنانچہ پادشاہ دہلی کو روانہ ہوکر
کنارہ دریا کے دروازے سے جسکا رستہ شاہ محل مین ہوکر ہے قلعے مین داخل ہوا اور تخت مرصع پر بیٹھکر بار عام مین جلوس کیا اور
نادر نادر تحفے نذر گذرے اس قلعے کی تعمیر مین ساٹھ لاکھ روپیہ لگا — میر یحیی کاشی نے اسی عمارت کی تاریخ اتمام کہی
اور ہزار روپیے انعام پائے ٭ شد شاہجہان آباد از شاہجہان آباد ٭ اور انھین دنون ایک جڑاو قندیل ڈھائی لاکھ
روپیے کی قیمت روضۂ پاک صاحب لولاک مین سید احمد سعید خان کے ہاتھ بھیجی گئی ٭

تیسوین سال شاہجہان آباد کی جامع مسجد جو چوبیسوین سال جلوس مین بننی شروع ہوئی تھی تمام ہوئی اسکی تعمیر کا اہتمام
قریب پانچ مہینے تک جعفر خان کو اور دو برس کے قریب خلیل اللہ خان کو اور تین برس پانچ مہینے تک سعد اللہ خان وزیر کو رہا
اور جب وہ مر گیا تب [illegible] اللہ خان داروغہ عمارت کے سپرد ہوا چھ سال کے عرصے مین بن کر طیار ہوئی اسکے بن چکنے کی تاریخ
یہ ہے ٭ مسجد شاہجہان قبلہ حاجات آمد ٭ اس تاریخ مین ایک برس کا تفاوت ہے دس لاکھ روپیے مسجد کی طیاری مین خرچ
ہوے ٭ تینون گنبد کے اوپر سنگ مرمر اور سنگ موسی لگا ہے اور اسکا صحن بھی مرمر کا بنا ہوا ہے اور صورت مصلے کی محراب
کے طور پر سنگ موسی کی اور مسجد کے صحن کا فرش لال پتھر کا اور خاص مسجد کی عمارت کا طول نوے گز اور عرض تیس گز اور
اور صحن کے بیچون بیچ ایک حوض ہے سترہ درعہ لمبا اور بارہ گز چوڑا اور اس حوض کے کنارے سنگ مرمر اور سنگ موسی کے
بنے ہوے ہین ٭

اکتیسوین سال اورنگزیب اور میر جملہ خان کی تدبیرون سے قلعہ بیدر کی فتح ہوئی اس خدمت کی عوض مین بیدر کی
تمام ولایت وسیع مع اوسکے متعلقات کے بطور انعام اورنگزیب کو مرحمت ہوئی اور اوسکی تنخواہ پہلی اور اب کی ملا کر بارہ
کرور دام ہوے اور بیدر کا نام ظفرآباد ہوا اور معظم خان اور شاہ نواز خان اور اور امیر جو اس مہم پر متعین تھے اونکے منصب بڑھے
اور اونھین عمدہ عمدہ خلعت عنایت ہوے اسی سال مین علی مردان خان امیرالامرا جو کشمیر کو جاتا تھا اسہال کے مرض سے
رستے مین منزل ماچھی واڑھ مین مر گیا اسکی لاش کو لاہور مین لیجاکر اوسکی مان کے برابر دفن کیا جو یہ خان بہت بڑا اسرار
اور خیر خواہ تھا پادشاہ کو اوسکے مرنے کا نہایت غم ہوا ابراہیم خان اوسکے بڑے بیٹے کو اور اوسکے تھوڑے نے ایک فیقون کے

ساتھ حضور مین بلاکر اضافہ منصب چار ہزاری تین ہزار سوار سے سرفراز فرمایا اور جو کچھ مال و متاع نقد و جنس ایک کرور
کی مالیت جو اوسکا باپ چھوڑ مرا تھا اوسمین سے آدھا تو ورثے مین اوسکے بیٹے کو بخشا اور آدھے کو ضبط کرنے کا حکم دیا
اور اسی سال مین معظم خان اس سبب سے کہ اورنگ زیب کے وسیلے سے بادشاہ کے حضور مین آیا تھا دارا شکوہ کے کہنے سے
سنہ ۱۶۵۱ء وزارت سے موقوف ہوا تھوڑے دنون بعد اسکی جگہہ جعفر خان وزیر اعظم مقرر ہوا اسی اکتیسوین سال جلوس مین مطابق سنہ ۱۰۶۷ ہجری
کے بادشاہ کو حبس البول کا عارضہ پیدا ہوا اور اسی سال کی آٹھوین محرم کو شاہزادہ دارا شکوہ کے حسب التماس بادشاہ کشتی
کی سواری پر اکبر آباد کی طرف روانہ ہوا ربیع الثانی کی پہلی تاریخ تک جو قلعہ اکبر آباد مین داخل ہونے کی ساعت تھی دارا شکوہ
کے مکان مین ٹہرا پہلی ربیع الآخر کو اپنے دولتخانے مین قلعے کے اندر تشریف لے گئے اوس برس تک تو سلطنت کے سب کام بہت
پایداری سے کیا اور پھر اوس برس سے دارا شکوہ اور عالمگیر اور اور شاہزادون مین لڑائی اور فساد مچا آخر اورنگ زیب نے
سلطنت کے تخت پر بیٹھکر اپنے بوڑھے باپ کو قید کیا اور اپنے جلوس مین آٹھ برس تک بادشاہ کو قید رکھا آخر اوسنے بھی
سنہ ۱۶۵۱ء قید مین بدن کے زندان سے سنہ ۱۰۷۶ ہجری مین خلاصی پائی ✣

ذکر محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

محمد اورنگ زیب نے اپنے باپ شاہجہان کی بیماری کا حال اور دارا شکوہ کا سلطنت کے کامون مین اقتدار
سنکر توقف کرنے مین مصلحت نجان کر باپ کے ملنے کا قصد مشہور کرکے اورنگ آباد جو اسی کا بسایا ہوا اور اسکے رہنے
کی جگہہ تھی وہان سے کوچ کیا اور اکبر آباد کی سمت روانہ ہوا رستے مین جو مہاراجہ جسونت سنگہ اور اور سردار بادشاہی فوج کے
دارا شکوہ کے کہنے اور اوسکی مشورت سے مقرر تھے اونسے عالمگیر لڑتا بھڑتا فتح پاتا ہوا اعزاباد مین ورود ہوا باپ بیٹون سے
بہت سی گفتگو اور تکرار پیغامون اور خطون کے وسیلون سے ہوئی آخر اوسنے جب اپنے باپ اور بھائی کو مغلوب پایا
سنہ ۱۶۵۳ء جمعے کے دن پہلی ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۸ مین اعزاباد مین بہت عالی جشن ترتیب دیکر تخت سلطنت پر بیٹھا لیکن دارا شکوہ اور
محمد شجاع اپنے بھائیون کی لڑائی کے خوف سے بالفعل اپنے نام کا سکہ اور خطبہ نہ پڑھوایا۔ جب بخوبی فتح پاکر دہلی کو
سنہ ۱۶۵۳ء گیا وہان اتوار کے دن رمضان کی چوبیسوین تاریخ سنہ ۱۰۶۹ کو کہ اوس وقت عالمگیر کی عمر شمسی حساب سے چالیس برس سات مہینے تیرہ دن کی اور
قمری حساب سے اکتالیس برس نو مہینے اور دس دن کی تھی دوسری بار تخت سلطنت پر جلوس کیا اور عالمگیر لقب مقرر ہوا شاہجہان
کے عہد مین اشرفی اور روپیے کے اوپر ایک طرف کلمہ طیبہ اور چار ون خلیفون کا نام دوسری طرف بادشاہ کا نام لکھا ہوتا تھا
عالمگیر نے اسمین بے ادبی سمجھہ اپنا سکہ اشرفی مین مہر کا لفظ اور روپیے مین لفظ بدر مقرر کیا اشرفی کا سکہ ✣ سکہ زد در
جہان چو مہر منیر ✣ شاہ اورنگ زیب عالمگیر ✣ روپیے کا سکہ ✣ سکہ زد در جہان چو بدر منیر ✣ شاہ اورنگ زیب عالمگیر
اور دوسری طرف سال جلوس اور جس جگہہ کہ ٹھپا ہوتا تھا اوس شہر کا نام لکھوایا اور فرمانون کے سرے پر طغرا خط مین یہ لکھا جاتا
تھا ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی [illegible]

مین حکمت اور جوانمردی اور عقلمندی کے ساتھ موصوف تھا پر باپ کا قید کرنا اور بھائی کا مرواڈالنا اور چھوٹی چھوٹی تہمتین لگا کر اولاد کو شل بہادر شاہ کے اور مسلمانون کی جماعت کا بیجاپور و حیدرآباد اور دکھون کی لڑائیون مین ایسی ایسی کئی ایک حرکتین جو بیجا بے شرع کے حیلے سے جاری کی تھین بہت ہی نامناسب اوس سے سرزد ہوئین جال آنکہ لالچ اور حرص سے خالی نہین تھی اسکی تفصیل بعضی تواریخ کی کتابون مین مندرج ہے

بیان رحلت عالمگیر بادشاہ

اکیاونوین سال جلوس مین مطابق ۱۱۱۸ ہجری کی ۲۸ تاریخ ذیقعدہ کو جمعے کے دن ایک پہر اور تین گھڑی دن چڑھے عالمگیر اس دنیا سے سدھارا سنہ ۱۷۰۷ ع

ذکر سلطان محمد معظم بہادر شاہ شاہ عالم بیٹا کلان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

سلطان محمد معظم بہادر شاہ شاہ عالم عالمگیر بادشاہ کا بڑا بیٹا اپنے باپ کی بیماری کی زیادتی کا حال سن کر کابل سے اکبرآباد کی طرف متوجہ ہوا رستے مین باپ کے مرنے کی خبر پائی منگل کے دن محرم کی پہلی تاریخ ۱۱۱۹ ہجری دوپہر کے وقت تخت سلطنت پر جلوس کیا سنہ ۱۷۰۷ ع
اور اپنے بھائی اعظم شاہ پر فتح پاکر اور خود تمام ہندوستان اور دکھن کا اقتدار حاصل کرکے آصف الدولہ اسد خان بہادر جملۃ الملک کو جو عالمگیر کے وقت سے بڑا وزیر تھا وکالت مطلق کا خلعت عطا کیا یعنی اپنا نائب کیا اور وزارت کے مرتبے سے زیادہ رتبہ دیا اور محمد منعم خان کو خانخانان کا خطاب اور قلمدان وزارت عنایت کیا اور حکم دیا کہ آصف الدولہ وکالت کی مسند پر وزارت کے تمام کام کیا کرے اور منعم خان نوکری کی طرح کاغذون پر آصف الدولہ کے دستخط کراوے اور ذوالفقار خان آصف الدولہ کے بیٹے کو امیرالامرائی کا منصب اور دکن کے تمام صوبون کی صوبہ داری دیکر اوسکے برابر والون سے ممتاز کیا اور اڑیسہ اور عظیم آباد کے صوبے سوا بنگالے کے شاہزادے عظیم الشان کے سپرد ہوئے اور شاہزادہ الہ آباد کے صوبے کو عبداللہ خان سید میان کے بڑے بیٹے کو اور صوبہ عظیم آباد حسین علیخان اسی عبداللہ خان کے بھائی کو اور بنگالہ اور اڑیسہ جعفر خان کو کہ پہلے سے یہ دونون خدمتین رکھتا تھا سونپ کر آپ اور بڑے بڑے مرتبے حاصل کرنے کو اپنے باپ بہادر شاہ پاس رہتا تھا اور بہادر شاہ بڑے استقلال سے بادشاہی کامون مین مشغول رہتا تھا

بیان مذہب بہادر شاہ

بہادر شاہ خود فاضل اور حدیث دان تھا اور فاضلون کی صحبت کا اوسکو کمال شوق تھا اور تیمور کے سب سلاطین سے اکثر علوم خاص کر علم فقہ مین تو بہت ہی خوب تھا اور اہل تشیع کی صحبت مین اکثر رہکر اسی مذہب پر چلتا تھا اور جب لاہور مین پہونچا او نے چاہا کہ یہ کلمہ خطبے مین جاری کرے علی ولی اللہ وصی رسول اللہ چونکہ یہ بات حنفی مذہب کے خلاف اور سلاطین ہند خصوصًا تیموری خاندان کے طریقے کے منافی تھی اور اوسکے دو بیٹے ایک عظیم الشان اور دوسرا خجستہ اختر جہان شاہ کہلاتا اور پہلوان تھے اور سنت مین بہت تعصب رکھتے تھے اس سبب سے اور اوس ولایت کے سب لوگون کے بلوے سے اوسکی پیش نچلی بلکہ ایک بار

اوسنے ایک خطیب کو اس کلمے کے پڑھنے کے لیے شاہزادہ عظیم الشان کے ساتھ جامع مسجد مین بھیجا تھا شاہزادہ بھی خود نہین چاہتا تھا پر ظاہر مین باپ کی رضا جوئی کرتا تھا اسکے اشارے سے وہ بیچارہ خطیب اس کلمے کے پڑھنے سے پہلے ہی ڈومون کے ہاتھ سے تلوار سے کے منہ مارا گیا۔ بہادر شاہ شیعے کے مذہب کے رواج دینے مین بہت سعی کرتا تھا بلکہ مدتون تک عالمون سے مباحثہ رہتا تھا ۔

بیان رحلت بہادر شاہ

سنہ ۱۷۰۸ع پانچ برس تک تو بہادر شاہ کی سلطنت رہی ۱۱۲۴ ہجری کے شروع مین بہادر شاہ کے حواس پراگندہ ہوگئے شہر لاہور کے گئون کے مروا ڈالنے کا حکم دیا اور ایک ادنی سی بیماری سے وفات پائی ۔

ذکر محمد معز الدین جہاندار شاہ پسر بہادر شاہ

معز الدین جہاندار شاہ بہادر شاہ کا بیٹا اپنے باپ کے بعد ذوالفقار خان امیر الامرا کی مدد اور حمایت سے عظیم الشان اپنے بھائی پر فتح پاکر اپنی سلطنت کے فرمان سارے ملک مین بھیجکر لاہور سے روانہ ہوا اور شاہجہان اباد مین پہونچکر پنجشنبہ کے دن
سنہ ۱۷۰۸ع جمادی الاولی کی ۸ تاریخ سنہ ۱۱۲۴ ہجری کو دوپہر سے پہلے شاہجہان اباد کے قلعے مین داخل ہوا۔ آصف الدولہ اسد خان کو بدستور وکیل مطلق رکھکے ذوالفقار خان کو اور اختیار دینے کے سوا بڑا اور بیہ کیا کہ مہینے تخت نشین ہوکر ذیحجہ کی ۱۴ تاریخ سنہ ۱۱۲۴ ہجری کو شاہزادہ محمد فرخ سیر عظیم الشان کے بیٹے سے مقابلے کے وقت شکست کھا کر میدان سے بھاگا اور آخر سلطنت سے گیا ۔

شاہزادہ عظیم الشان بہادر شاہ کا بیٹا جو اورنگ زیب عالمگیر کے وقت سے بنگالے کا ناظم اور فوج کا سردار اور مشرقی شہرون کے سرکشون سے صلح اور لڑائی کا مختار تھا اور بنگالے کی دیوانی کی خدمت جو اسکے سب ملکون کی دیوانیون سے بہتر تھی جعفر خان کو تھی جب بہادر شاہ تخت پر بیٹھا عظیم الشان نے چارون صوبون یعنی صوبہ بنگالہ اوڑیسہ اور عظیم اباد والہ اباد کے سب شہرون کا مالک ہوکر اپنی طرف سے الہ اباد کی صوبہ داری عبد اللہ خان کو اور عظیم اباد کی حسین علیخان کو اور بنگالے اور اوڑیسے کی دیوانی کے علاوہ جعفر خان کو سونپی اور جب کہ عظیم الشان عالمگیر کے مرنے کے بعد اپنے باپ بہادر شاہ کی مدد کو جاتا تھا محمد فرخ سیر اپنے بیٹے کو حرم کی عورتون اور گھر کے اسباب اور چند متصدیون سمیت اکبر نگر مین جو راج محل مشہور ہے شاہ شجاع کی منزلین بنا کی ہوئی مین چھوڑ گیا تھا اور بہادر شاہ کی سلطنت بھر فرخ سیر مین رہا یہان تک کہ لاہور مین عظیم الشان اور محمد معز الدین جہاندار شاہ اپنے باپ بہادر شاہ کے مرنے کے بعد سلطنت کے دعویدار ہوئے لڑائی تک نوبت پہونچی آخر لڑائی کے بعد معز الدین ذوالفقار خان کی مدد سے غالب ہوا اور عین لڑائی مین جس ہاتھی پر کہ عظیم الشان سوار تھا بھاگ کر دریائے راوی مین گھس گیا اور ایسا ڈوبا کہ اوسکا پتا نہ لگا۔ معز الدین نے سلطنت پائی اور فرخ سیر کے قید کرنے کا حکم جعفر خان کو لکھا فرخ سیر نے یہ حال سنکر اپنا رہنا راج محل مین مناسب نہ سمجھا مدد کی امید پر عظیم اباد مین پہونچا اور ایلچیون کی معرفت حسین علیخان کو

کی بہت سی عاجزی کی اور اپنی بیکسی اور بے یاوری کی حالت ظاہر کرکے مدد کی استدعا کی بہت سی گفتگو کے بعد حسین علیخان نے اوسے مدد دینا قبول کیا اور اوس کام کے لیے اپنے بڑے بھائی عبداللہ خان الہ آباد کے صوبہ دار کو راضی اور موافق کرکے فرخ سیر کو پادشاہ کرنے کا ارادہ کیا بلکہ شاید پادشاہی تخت پر اجلاس کرکے شاہجہان آباد کی طرف جو سلطنت کی جگہہ ہے جانے کا ارادہ کرکے عظیم آباد سے روانہ ہوا ✤

سلطان اعز الدین پسر معز الدین کا فرخ سیر کے مقابلے پر آنا اور شکست پانا

محمد معز الدین نے فرخ سیر کی روانگی کی خبر سنکر اپنے بیٹے اعز الدین کو عبداللہ خان کی تادیب کے واسطے اور الہ آباد کے چھین لینے کے لیے رخصت کیا اور خواجہ احسن خان برنہ کوکلتاش خان کو ہفت ہزاری منصب اور خان دوران کا خطاب دیکر فوج اور شاہزادہ اور لڑائی کی تدبیروں کے اختیار سونپکر بہت توپخانے اور لڑائی کے اسباب کے ساتھہ روانہ کیا اعز الدین اکبرآباد سے چلکر کھجوے میں پہنچا اور یہ سنا کہ فرخ سیر اور حسین علیخان اور عبداللہ خان سب کے سب فوج سمیت آ پہنچے ہوئے ہیں یہ سنتے ہی نامردی سے اوسی جگہہ ٹھہر گیا اور کھائی کھدوانے اور مورچے باندھنے کا حکم دیا اور جب یہ سنا کہ فرخ سیر نزدیک آ پہونچا ہے تو باوجود اسکے کہ اتنی فوج اور ایسا توپخانہ تھا ڈر کے مارے ہوش جاتے رہے اور کچھہ نہ بن سکا اتنے میں فرخ سیر آ پہونچا اور عبداللہ خان کے لشکر کا ہراول چھوٹے مورچوں کی دیواروں کی طرفوں میں آ لگا اور شام سے تین پہر رات گئے تک ایسی گولی برسائی کہ شہزادہ اور فوج کا مدار المہام کوکلتاش خان بدحواس ہوکر بھاگے ✤

جب معز الدین نے اعز الدین کی شکست کی خبر سنی تب بارھویں ذیقعدہ دوشنبہ کی رات ۱۱۲۴ ہجری میں آپ بمقابلہ فرخ سیر اوسکی مدافعت کے واسطے شاہجہان آباد سے نکلا بڑی دھوم دھام اور بہت سے اسباب و سامان سے اور ذوالفقار خان کو ہراول کرکے اور کوکلتاش خان اور اعظم خان اور حاجی خان اور محمد امین خان اور امرا ایران اور توران کے سرداروں کو مدد کے واسطے لیکر اور بہت سے توپخانے اور ستر اسی ہزار سوار اور پیادوں ہتھیار بند سے روانہ ہوکر اکبرآباد کے نزدیک پہونچا چودھویں ذیحجہ کو طرفین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہونے لگی آخر معز الدین نے دل ہار کے لال کنور جو اوسکی معشوقہ تھی اور یہ اوسکے عشق میں سرشار تھا اوسکی سواری میں اپنے تئیں پہونچایا اور اکبرآباد کو چلا جب وہ غائب ہوگیا ذوالفقار خان نے اوسکی تلاش کے واسطے بہت سے آدمیوں کو بڑے بڑے وعدے کرکے ہر طرف بھیجا پر کہیں پتا نہ لگا فرخ سیر کے لشکر میں فتح کے شادیانے بجنے لگے فرخ سیر نے ذوالفقار خان کے لڑائی کے میدان میں مستقل رہنے سے حیران ہوکر پیغام بھیجا کہ جو سلطنت کے دعویدار تھے سو تو بھاگ گئے اب تمھیں کیا دعوی ہے اگر سلطنت چاہتے ہو تو یہ امر آخر ہے اور اگر عالمگیر کی نسل کا کوئی پادشاہ چاہتے ہو تو معز الدین تو ہوا ہی ہے جواب ذوالفقار خان نے یہ سنکر لاچار لڑائی سے ہٹ کر دہلی کی راہ لی معز الدین نے وہ رات تو اکبرآباد میں کاٹی صبح ہوتے ہی داڑھی کترا صورت بدل اپنی معشوقہ اور چند معتمدوں کے ساتھہ شاہجہان آباد کو روانہ ہوا اور اوسکے پیچھے ہی ذوالفقار خان بھی وہاں پہونچا حسین علیخان بہادر جسنے اس لڑائی میں بہت سے زخم اوٹھائے تھے

تک بیہوش پڑا تھا عبداللہ خان اوسکے بھائی نے بڑی تلاش سے کھوج لگا کے اوسے جیتا پایا اور اپنے بھائی سے ملکر خدا کا شکر بجا لایا ؀

فرخ سیر کا سلطنت مین اقتدار پانا

سنہ ۱۷۱۳ء جب فرخ سیر نے ہی مراد کو پہنچا تو اوسنے لڑائی کے دوسرے دن جو ذیحجہ سنہ ۱۱۲۴ ہجری کی پندرھوین تاریخ پنجشنبہ کا روز تھا صبح کے وقت بارعام کیا پہلے چین قلیچ خان اور عبد الصمد خان اور محمد امین اور تورانی سردارون کو عبداللہ خان کے وسیلے سے بادشاہ کی ملازمت حاصل ہوئی اور بادشاہ نے بہت سی مہربانیان فرمائیں اور عبداللہ خان مع لطف اللہ خان صادق اور اور امیرون کے ساتھ دار الخلافت کے بندوبست اور بادشاہی دولتخانے اور سلاطین مقید کی حفاظت کرنے کے لیے رخصت ہوا اور ایک ہفتے کے بعد خود فرخ سیر بھی شاہجہان آباد کا قصد کرکے چودھوین تاریخ محرم سنہ ۱۱۲۵ ہجری کو شاہجہان آباد کے متصل آیا اور سید عبداللہ خان کو قطب الملک کا خطاب دیکر اور سات ہزاری منصب و سات ہزار سوار سے سرفرازی بخشکر اپنا وزیر اعظم کیا اور سید حسین علیخان بہادر امام الملکی کا خطاب اور امیر الامرائی کا مرتبہ پاکر بخشی الملک اول ہوا اور محمد امین خان نے اعتماد الدولہ کا خطاب اور بخشیگری دوم کی خدمت پائی اور پھر فرخ سیر نے چین قلیچ خان کو نظام الملکی کا خطاب مرحمت کرکے اوسکو بجائے داود خان کے جو ذوالفقار خان کا نائب اور دکن کا صوبہ دار تھا مقرر فرمایا اور عبید اللہ تورانی کو کہ جہانگیر نگر اور ڈھاکے کا قاضی تھا خانخانان اور میر جملہ کا خطاب دیکے ہمدم و ہمراز بنایا اور اپنے دستخط کا اختیار بھی اوسی کے سپرد کیا ؀

ذکر ملازمت آصف الدولہ اسد خان بہادر و ذوالفقار خان با فرخ سیر

آصف الدولہ اسد خان بہادر اور ذوالفقار خان اوسکا بیٹا یہ دونون فرخ سیر کی ملازمت کے خواہان تھے میر جملہ اونسے قول و قرار کرکے اونھین خود فرخ سیر کے پاس لایا آصف الدولہ نے چند باتین اپنے بیٹے کے عفو تقصیر اور اوسکے قصور بخشوانے مین عرض کین فرخ سیر نے ظاہر مین تو بہت سی مہربانیان کین اور اسد خان کا ہاتھ جو رومال سے بندھا تھا اپنے ہاتھ سے کھولکر خلعت و جواہر عطا کرکے ضعف بڑھاپے کے بہانے سے رخصت کیا اور کہا کہ ذوالفقار خان تھوڑی دیر کے واسطے بعضے کام ضروری کی صلاح کے لینے کے لیے خیمے کے باہر ہو آصف الدولہ متوہم ہوکر رخصت ہوا اور ذوالفقار خان اپنا مرنا بچار کر جس جگہہ کہا تھا فکرمند بیٹھا بادشاہ کے آدمیون نے اوسے چارون طرف سے گھیر لیا آخر اوسپر کئی الزام لگا کے چھری اور خنجرون کے مارے اوسکا کام تمام کیا اور اوسی تاریخ یعنی محرم کی ۱۶ کو اتوار کے دن معز الدین کو بھی تسمے سے مقید کرکے مار ڈالا اور فرخ سیر نے پیر کے دن سترھوین ماہ محرم سنہ ۱۱۲۵ ہجری کو شاہجہان آباد کے قلعے مین داخل ہوکر حکم دیا کہ معز الدین کے سر کو نیزے پر رکھکر اور اوسکی لاش کو ہاتھی پر ڈالکر اور ذوالفقار خان کی لاش کو اولٹا اوسی ہاتھی کی دم سے باندھکر سارے شہر مین پھروائین اور پھر اونکی لاشون کو دروازے پر ڈالدین اور آصف الدولہ کو اوسی کی پالکی پر چڑھا کر اور زنانی سواریان اوسکے ساتھ لیکر لاشون کے پیچھے پیچھے پھراوین اور جو پوشاک کہ پہنے ہوئے ہے وہی پہنے ہوئے [illegible]

کی حویلی مین اوسے قید رکھین اور باپ بیٹے کا سارا مال اسباب ضبط کرین غرضکہ اکثر امیرون کو تہمتین لگا کے تسمے ڈال ڈال کے جانین لین اعز الدین معز الدین کے بیٹے اور عالی تبار اعظم شاہ کے بیٹے اور ہمایون بخت فرخ سیر کے چھوٹے بھائی ان سبکی آنکھون مین سلائی پھروا کر اندھا کر دیا ⁂

اس طرح کے ظلم اور ناحق بے تقصیر سزا دینے سے بہت اعلیٰ ادنیٰ کو اپنی جان کا خوف ہو گیا ⁂

بیان شروع منازعت درمیان پادشاہ و سادات اور اجیت سنگہ راٹھور کی بیٹی سے فرخ سیر کی شادی مقرر ہونی

جب پادشاہ دار الخلافہ مین پہونچکر سلطنت کے کامون مین متوجہ ہوا تب پادشاہ اور وزیر مین دیوانی خالصہ اور صدارت کل کی خدمات مقرر کرنے کے باب مین بموجب کے ہے ... سے تکرار ہوئی یعنی قطب الملک تو لطف اللہ خان صادق کے نام دیوانی اور سید امجد خان کے نام صدارت جو پادشاہ کے عہد مین تھی اور اب تک وہی خدمت پر وہ مقرر تھا تجویز کرتا تھا اور پادشاہ چھبیلہ رام ناگر کو دیوانی اور افضل خان اپنے اوستاد کو صدارت مقرر کرتا تھا اور قطب الملک یہ کہتا تھا کہ اگر پہلے ہی سے میرا کہا نہوا تو میری وزارت کا کیا اعتبار اور اقتدار رہیگا اور میر جملہ نے پادشاہ کے خوب ذہن نشین کر رکھا تھا کہ پادشاہ اپنے نوکرون کو کتنا ہی مختار کر دین پر نوکرون کو چاہیے کہ اپنی حد پہچانکر پادشاہ کی بے مرضی کوئی کام کرین قصہ کوتاہ یہ ٹھہری کہ لطف اللہ خان صادق کو تو دیوانی اور افضل خان کو صدارت ملے اگرچہ یہ تکرار فیصل تو ہو گئی پر دونون طرف دلون مین گرہ پڑ گئین ⁂

فرخ سیر عقل سے بے بہرہ اور کم ہمت اور نامرد تھا اور پست ہمتی سے رذالون اور کمینون کے ساتھ اختلاط رکھتا تھا جہانگیر باوجود نالیاقتی سیدونکی تخریب کے درپے ہوا غرض کہ امیرون اور کار پردازون کی باہم نا اتفاقی سے تیمور کے خاندان کی چار سو برس کی سلطنت ضعیف تو کیا بلکہ برباد ہو گئی اور سیدون کو بھی اسمین بہت بدنامیان ہوئین ⁂

پادشاہ نے امیر الامرا کو راجہ اجیت سنگہ راٹھور کی سزا کے واسطے مقرر کیا جسنے اورنگزیب عالمگیر کے مرنے کے بعد اپنے وطن جودھپور مین بہت سی مسجدین ڈھوا کر مندر بنوائے تھے جب امیر الامرا نے حکم کے موافق لشکر جرار لیکے بعضے امیرون کے ساتھ اوسکی گوشمالی کے واسطے کوچ کیا۔ اجیت سنگہ امیر الامرا کی جوانمردی اور دبدبے سے خوف کھا کر اپنے مال و اسباب لیکے اور قبیلے کو بہت دشوار گذار پہاڑون مین لیگیا اور معتبر وکیلون کی معرفت بڑی عرضی امیر الامرا کے پاس بھیجکر امان چاہی اور اپنے قصورون کے معاف کرنے کا التماس کیا اس عرصے مین قطب الملک کے متواتر خط امیر الامرا کے پاس اس مضمون کے پہونچے کہ مجھمین اور پادشاہ مین عداوت اور فساد پیدا ہوا ہے تم جلدی سے بلا توقف اس طرف کو روانہ ہونا امیر الامرا نا چار ہوکر اپنی نیک تدبیری سے اجیت سنگہ کو پادشاہ کی تابعداری قبول کرنے اور تحفے بھیجنے اور اپنی لڑکی اوسکو دینے پر راضی کیکے آپ پادشاہ کے حضور حاضر ہوا ⁂

ذکر افزایش منازعت درمیان فرخ سیر و سادات اور دکن کی صوبہ داری امیر الامرا کو اور عظیم آباد کی میر جملہ کو ملنا

اگرچہ فرخ سیر کے دل میں میر جملہ کے بھڑکانے سے سیدوں کی طرف سے بہت سے وسوسے تھے پر عبداللہ خان
کی دستگیری کی فکر کر بہت سی تدبیریں در تہیہ میں اوٹھاتا تھا لیکن نامردی کے سبب کچھ اوسکی پیش نجاتی تھی بلکہ کینہ اور فساد
بڑھتا ہی جاتا تھا انہیں امیر الامرا نے دکھن کی صوبہ داری کل کی استدعا کی اور چاہا کہ اس امید کے حصول کے بعد داؤد خان کو بدستور
ذوالفقار خان کے اپنا نائب کرے اور کچھ روپیہ سالانہ اپنے واسطے خان مذکور سے مقرر کرے اگر آپ بادشاہ کے حضور میں رہنا
اور بادشاہ اور میر جملہ کے سلوک سے کے خوف سے اپنے بھائی قطب الملک کو اکیلا چھوڑنا مناسب نجانتا تھا اور بادشاہ کی مرضی یہ تھی
کہ خود امیر الامرا دکن کو جاوے آخر دونوں طرف سے روکھی روکھی باتیں ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچی کہ دونوں
بھائی پادشاہی دربار کی آمد و رفت سے پاکشیدہ ہوکر سپاہ کے جمع کرنے اور اپنے گھروں کی طرفوں میں مورچے باندھنے
میں مشغول ہوئے اور ادھر بادشاہ نے میر جملہ اور محمد امین خان اور خاندوران اور امیروں کے تئیں بلاکر صلاح مشورے
کیے مگر طرح طرح کی تدبیروں اور تلون مزاجی کے سبب کچھ نہیں بن پڑی اور بادشاہ اور وزیر میں ایلچیوں کی آمد و رفت
اور خط کتابت جاری رہی یہاں تک ہوا کہ بادشاہ کی ماں قطب الملک کے گھر گئی اور اوسے بہت سا سمجھایا آخر یہ بات
ٹھہری کہ قلعے میں پہلے سیدوں کا بندوبست ہو جاوے پھر دونوں بھائی حضور میں بادشاہ کے حاضر ہوں اور یہی
ہوا کہ قطب الملک اور امیر الامرا نے بادشاہ کے حضور میں آکر اپنی تقصیروں کا عذر کیا اور بادشاہ کا شقہ جو امیر الامرا کے
قتل کرنے کے مضمون میں تھا اور اجیت سنگھ سے امیر الامرا کے ہاتھ لگا تھا بادشاہ کو دکھلایا کہ بہت سی شکایتیں کیں
پھر اپنی گردن سے تلواریں کھولکر بادشاہ کے آگے رکھیں اور کہا کہ اگر ہم تقصیروار ہیں تو یہ تلوار ہے اور یہ ہمارا سر اور نہیں تو
ہمیں معزول کرکے رخصت دو کہ مکے کا حج کرکے اپنے باپ دادوں کی زیارت کریں اور جو آپ کو ہمیں خدمت ہی دینا منظور
ہو تو چغل خوروں کی باتوں پر اعتماد کرنا اور ہم سے وفادار جان فشانوں کی ایذا کے درپے ہونا سلطنت کے طریقے
سے بعید ہے آخر بہت سی گفتگو کے بعد طرفین کی رضامندی سے یہ بات ٹھہری کہ میر جملہ عظیم آباد کا صوبہ دار ہو کر روانہ
ہو اور امیر الامرا کے صوبجات دکن کی صوبہ داریوں کا فرمان اور اس ملک کے عملہ پادشاہی اور قلعہ داروں کے نام اس
باب میں احکام لکھے گئے اور ایک اور فرمان نظام الملک کی موقوفی کا دکن سے اور داؤد خان کے عزل کا گجرات
سے لکھا گیا کہ نظام الملک حضور میں آوے اور داؤد خان بھی برہانپور میں جا کر امیر الامرا کا منتظر رہے اور اوسکے آنے
کے بعد جو امیر الامرا کہے اوسے بجا لاوے ظاہر میں تو اوسے یہ لکھا گیا اور خفیہ داؤد خان کو یہ حکم ہوا کہ برہانپور میں پہنچکر
امیر الامرا سے لڑنے کی طیاری کرے اور اوسکے اوکھاڑنے میں بہت سی کوشش کرے اگر اوسے فتح کر لیگا تو دکن کے تمام

صوبون کا ناظم کر دیا جائیگا اور بادشاہ بہت خوش ہوگا +

بیان شادی فرخ سیر با دختر اجیت سنگہ

ذیحجہ مہینے کی ۲۳ تاریخ ۱۱۲۷ ہجری کو بادشاہ کی شادی اجیت سنگہ کی لڑکی سے ہوئی شادی کے لوازم ہندوستان کی رسم کے موافق مہیا ہوئے اور بادشاہ امیر الامرا کے گھر آکر رانی سے نکاح کا صیغہ پڑھہ دولہن کو گاجے باجے کے ساتھہ لاکر اپنے محل مین داخل ہوا + ۱۷۱۵ع

ذکر فتحیاب ہونے عبد الصمد خان کا بندا سکھون کے سرگروہ پر اور سکھون اور اونکے سرگروہ ہونیکا حال مجمل

فرخ سیر کے پانچوین سنہ جلوس مین مطابق ۱۱۲۸ ہجری کے عبد الصمد خان کی قوت بازو سے ایک شخص بندا نام جو سکھون کی ریاست مین مغرور ہوکر بادشاہ بن بیٹھا اور خدا کے بندون پر ظلم کرنے لگا تھا اپنے کیے ہوے کو پہنچا اسکی تفصیل یہہ ہے کہ سکھا ایک فرقہ گرو نانک کے پنتھہ پر چلکر داڑھی اور مونچھین اور سر کے بال پیدایش کے وقت سے مطلق کٹواتے نہین اور نیلے کپڑے پہنکر ہتھیار لیے ہوے پھرتے ہین اور اگرچہ وہ مختلف فرقون مین سے ہوتے ہین جب یہہ پنتھہ اختیار کرتے ہین تو پھر ہندوون کی طرح آپس مین پرہیز نہین کرتے یہہ پنتھہ عالمگیر کے پچھلے وقت مین پیدا ہوا اور اسکا بانی گورو گوبند ہی اور یہہ نانک شاہ فقیر مشہور کے خلیفون اور چیلون مین سے ہے + ۱۷۱۳ع

نانک کا مجمل احوال یہہ ہے کہ یہہ ایک کھتری کا بیٹا تھا اور لڑکپن مین بہت خوبصورت اور خداداد لیاقت بھی رکھتا تھا اور ایک فقیر سید حسین نام نے بہت توجہ کرکے اوسے تربیت کرتا تھا اوس فقیر کی صحبت سے عقل و شعور آیا اور اہل اسلام کے فقیرون اور صوفیون کی جو کتابین ہین اونکی حقائق سے بھی مطلع ہوگیا اور اپنے باپ دادون کے مذہب کو برا سمجھکر اوس فقیر کی باتون کو اپنی پنجابی زبان مین جیسے ہندی کے شعر ہوتے ہین بنایا کرتا تھا آخر شعر جمع ہوتے ہوتے بڑی خود ایک کتاب بن گئی اور اوس کتاب کا نام گرنت ہوا اور بابر بادشاہ کے وقت مین اوسکا اعتبار بڑھا اور اوسکے بہت پیرو جیسے اس پنتھہ پر چلنے والے ہین اونھین ابتک اس کتاب کی بڑی عزت اور شہرت ہی اور اوسکے کلام جو اچھی جگہہ سے لیے گئے ہین اس لیے اونمین بہت پکی باتین ہین اس مذہب کے فقیرون کی وضع ہند کے مسلمان فقیرون سے ملتی ہی اور ابتک اس پنتھہ کے فقیر اسی صورت مین ہین اور اکثر شہرون مین اونھون نے سنگت اور تکیے بنائے ہین + اور اون سنگت مین ایک گرو اور باقی چیلے ہوتے ہین — نانک کے دو بیٹے تھے سری چند اور لکھمی چند لکھمی چند دنیادار ہو کر شکار کیا کرتا اور اوسکی اولاد بھی اسیطرح ہی اور صاحبزادگی اونھین کے گھرانے مین ہی اور دوسرے بیٹے سری چند نے فقیری اختیار کی اور اوسکے چھوڑا لڑکا نہ تھا اور باپ کی جگہہ گدی پر نہ بیٹھا نانک شاہی فقیر اوسکے پیرو ہین ایک نانک کے خادمون

سے جسکا نام انگد تھا نانک کی گدی پر بیٹھا تیرہ برس تک گدی سنبھالی اوسکے جو کوئی لڑکا نہ تھا امرداس اپنے چیلے کو
گدی دی غرض وہ بائیس برس تک اپنے گرو کی گدی پر رہا اور باوجودیکہ اوسکے اولاد تھی پر اوسنے اپنے داماد کو اپنی جگہہ بٹھایا
وہ سات برس جیا اوسکے بعد گورو ارجن اوسکا بیٹا اپنے باپ کی جگہہ بیٹھا اور پچیس برس کے بعد اوسکا بھی پیچھا ہوا اوسکے
پیچھے گورو ہرگوبند اوسکا بیٹا ۴۰ برس تک سجادہ نشین رہا اور پھر گورو ہر رائے ہرگوبند کا پوتا جسکا باپ اپنے باپ کے روبرو
مرگیا تھا اپنے دادے کی جگہہ بیٹھا یہ سترہ برس تک رہا بعد اسکے گورو ہر کشن بچپن میں اپنے باپ کی جگہہ بیٹھا اور تین برس جیا
۱۶۷۵ع اور پھر تیغ بہادر گورو ہرگوبند کا بیٹا گیارہ برس گدی پر بیٹھا اور عالمگیر کے امیرون نے اوسے قید کیا اور دہلی میں مطابق سنہ ۱۰۸۵
عالمگیر کے پادشاہ کے حسب الحکم مارا گیا اور گورو گوبند تیغ بہادر کا بیٹا اپنے باپ کی جگہہ بیٹھکر مدت تک ... رہا اور یہ
نانک کا آٹھوان سجادہ نشین کہ تیغ بہادر تھا اوسنے بہت سے پیرو اور چیلے جمع کرکے صاحب قدرت ہوگیا تھا کہ کئی ہزار آدمی
اوسکے ساتھ رہتے تھے اور اسی کے وقت میں حافظ آدم نام ایک فقیر جو شیخ احمد سرہندی کے مریدون میں سے تھا بہت سے آدمی
جماعت کو مریدی اور پیری سے جمع کرکے ان دونون شخصون یعنی تیغ بہادر اور حافظ آدم نے بہت جبر اور ظلم شروع کیا ملک
پنجاب میں پھرتے تھے تیغ بہادر تو ہندوون سے دیا پیا لیتا تھا اور حافظ آدم مسلمانون سے آخر اخبار نویسون نے عالمگیر
کو لکھا کہ دو فقیرون نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے اگر انکا اقتدار اسیطرح بڑھا تو کچھ تعجب نہیں کہ پھر اونکا تدارک مشکل ہو عالمگیر نے
یہ خبر سنکر لاہور کے حاکم کو لکھا کہ ان دونون کو پکڑکے حافظ آدم کو تو ہمارے ملکون کی سرحد سے نکال دو اور اٹک اور پشاور کے
اطراف پٹھانون کے عمل میں چھوڑ دو اور ایسا نہو کہ پھر اس طرف کو چلا آوے اور تیغ بہادر کو قید رکھو چنانچہ ایسا ہی ہوا
کتنے ایک دن بعد پادشاہ کا حکم تیغ بہادر کے باب میں ہوا کہ اوسے مارکر اور اوسکے بدن کے پرچے پرچے کرکے شہرون کی
طرفون میں لٹکا دیں پادشاہ کے حسب الحکم عمل میں آیا یہ تیغ بہادر کے ساتھی فقیرون کی صورت بنائے رہتے تھے اور پہلے
انکے یہان ہتھیار باندھنے کی رسم نہ تھی جب عالمگیر مرا اور بہادر شاہ پادشاہ ہوا گورو گوبند نے اپنے باپ تیغ بہادر کی جگہہ
بیٹھکر اپنے فرقے کے آدمیون کو جہان تہان سے جمع کرکے گھوڑے اور ہتھیار جمع کرکے اپنے ساتھیون کو بانٹ دیے
اور کچھ کچھ پاؤن پھیلا کر دوڑ کرنے لگا اور بعضون کا قول یہ ہے کہ یہ اوسنے عالمگیر کے پیچھے عہد میں کیا غرضکہ بہادر شاہ
کے حکم سے فوجدار اوسکی تادیب کے واسطے مقرر ہوے وہ آپ تو بھاگ کر ایک امن کی جگہہ میں جا چھپا اوسکے دو بیٹے
قید ہوکر مارے گئے اور جیا وسنے چاہا کہ اپنے کنبے قبیلے کے پاس جاوے سرہند وغیرہ کے حاکمون کے اٹکانے سے اوسکا
آخر بعضے پٹھانون کو بہت سے روپے دینے کا وعدہ کیا اس شرط سے کہ اوس مکان پر پہنچا دیں او پٹھانون نے اوسکو پٹھانو
کا سا نیلا لباس پہنا کر اور اوسکی داڑھی اور سر کے لنبے بالون کو بڑھا کے رستے میں لئے ہوئے بڑی عزت سے لاتے تھے اور جو
کوئی اوسکا حال پوچھتا تھا تو کہتے تھے کہ اوچھ کا پیرزادہ ہے جب اوس جگہہ پہنچا اور خاطر جمع ہوئی اوس عورت کو بحال
رکھکر اپنے پیروون کو بھی بتایا کہ یہی طریقہ اور صورت اختیار کرو مگر اوسکے جو اس پشیمان ہوگئے اور اسی حال میں اپنے بیٹون سے

بدلے لینے کے غم مین مر گیا اسکے بعد بندا گدی پر بیٹھا اور بہت سی جماعت اکٹھی کی جو پہلے گیننے تیغ بہادر اور گورگوبند
کے قتل کے دلمین رکھتا تھا اہل اسلام کے گاؤن مین جا کر وہان کے رہنے والون مین سے جسکو پاتا تھا جیتا نہ چھوڑتا
چھوٹے چھوٹے لڑکون کو جان سے مروا ڈالتا یہان تلک کہ مسلمانون کی حاملہ عورتون کے پیٹ چاک کرا کے انکے
پیٹ سے بچے نکال کر مار لیتے تھے بہادر شاہ نے اسکا یہ فساد سنکر اوسکی تنبیہ کے لیے فوج مقرر کی ایک دفعہ خانخانان
منعم نے اوسے گھیر قلعہ بند بھی کیا اور وہ کسی حیلے اور دلیری سے نکل گیا اور پھر محمد امین خان اور اور سردارون نے پھر بھی
اوسے پھر گھیر لیا مگر اوسنے بھی کچھ نہوا

اوسکا یہ طریقہ تھا کہ بادشاہی فوج سے مقابل کم ہوتا تھا لیکن دن کیطرح کبھی یہان اور کبھی وہان دوڑ کرتا اور ایک جگہہ
نہ ٹھہرتا جب اوسکا قابو چلتا قتل کرتا اور ڈھاتا مسجدین اور مسلمانون کی قبرون کو اوکھاڑتا یہ فساد لیا ہی تھا کہ اتنے مین بہادر شاہ نے
وفات پائی لاہور مین شاہزادون مین باہم لڑائیان ہوئین کسی نے اسکی خبر نلی اس سبب سے وہ بہت زور پکڑ گیا جب
معز الدین مارا گیا اور فرخ سیر بادشاہ ہوا اوسنے اسلم خان صوبہ دار لاہور کو بندا کی تنبیہ کا حکم کیا اسلم خان نے بندا پر چڑھائی
کی پر لڑائی ہار کر لاہور کو پھر آیا بندا کو اور بھی غرور ہوا مسلمانون پر اور بھی ظلم کرنا شروع کیا اور جو جو سنجا ہیبے تھا اوس سے
وقوع مین آیا اس عرصے مین بایزید خان سہرند کا فوجدار بندا کو دور کرنیکے ارادے پر سہرند سے نکل کر اپنے لشکر مین
ٹھہرا کہ ایک سکھ نے بندا کے پیرون مین سے غفلت مین یکایک خیمے مین گھسکر بایزید خان کو عین نماز مغرب مین مار ڈالا اور صحیح
سلامت وہان سے نکلکر اپنے ساتھیون مین جا ملا جب یہ خبر بادشاہ کو پہنچی عبد الصمد خان بہادر تورانی کو جو کشمیر کا صوبہ دار اور
کئی ہزار مغل اوسکے تابعدار تھے حکم ہوا کہ بندا مذکور کا استیصال کرے اور ایک سند صوبہ داری لاہور کی اوسکے بیٹے زکریا خان
کے واسطے عنایت کی اور قمر الدین خان اور اعز خان مع فوج مغلی اور بادشاہی اور راجاؤن اور توپخانے کے اوسکی مدد کے واسطے
مقرر ہوئے عبد الصمد خان نے حسب الحکم لاہور کا قصد کیا اور عارف خان اپنے چیلے کو اس شہر کی نیابت پر بھیجکر آپ بہت سی
فوج لیکر اوس پر چڑھ گیا اور بار بار کی دوڑ سے بندا سرکش کو حیران کر دیا اور اوسکا پیچھا نچھوڑا بندا نے ایسی سخت سخت لڑائیان
عبد الصمد خان سے لڑین کہ قریب تھا کہ مغلون کا لشکر شکست پاوے لیکن خدا ہی کی مدد تھی کہ بندا ہر بار شکستین کھاتا ہوا قصبہ
گوردآس پور مین جو اوسکی جگہہ اور بہت آباد تھا اور وہان بڑا اسباب اور قلعہ بھی بہت مضبوط تھا پہونچکر محصور ہوا عبد الصمد خان
نے اوسے گھیر لیا اور ایسا بندوبست کیا کہ اناج کا ایک دانہ بھی قلعے کے اندر نجا سکا جب محاصرے کو بہت مدت ہو گئی اور غلہ
بھی نبڑ گیا قلعے کے آدمیون نے لاچار ہو کر بیل گدھا گھوڑا جو انکے مذہب مین کھانا حرام تھا لاچاری سے سب کچھ کھایا
مگر خوف اور مذہب کی طرفداری سے تابعداری پر راضی نہوے جب بہت ہی طاقت جاتی رہی اور اونمین بہتیرے تو بھوک
اور دستون اور ناتوانی سے مر گئے باقی نے لاچار ہو کر امان چاہی اور لشکر مین آنے کی درخواست کی عبد الصمد خان نے میدان مین
ایک نیزہ کھڑا کر دیا اور حکم دیا کہ ہتھیار اوس جھنڈے کے تلے رکھکر لشکر کے پاس جمع ہووین انھون نے قبول کر کے

ویسا ہی کیا جب سب اکٹھے ہو چکے عبد الصمد خان نے سب کو دستگیر کرکے بہتون کو اوسی دریا کے کنارے جو گورداس پور کے تلے بہتا ہے لا کر گردن مارا اور اس فرقے کے جو رئیس اور مشیر تھے اونکو اونٹون اور گدھون کی ننگی پیٹھ پر کاغذ کی ٹوپی سر پر رکھکر اور ہتھکڑیان ہاتھہ پاؤن مین پہنا کر سوار کیا اور اس حال سے اونکی جماعت کو بندا سمیت اپنی سواری کے آگے آگے لا کے لاہور مین داخل ہوا بایزید خان کی مان جو لاہور مین تھی جب اوسنے یہ خبر سنی تو خوش ہو کر بازار کی ایک چھت پر سر راہ سواری عبد الصمد خان کے جا بیٹھی اور آدمیون سے کہدیا کہ جب میرے بیٹے کا مارنے والا جسنے اپنے قوم مین میرے بیٹے کو مار کر ... سنگھہ نام پایا ہے تو تو مجھے بتلا دینا جب وہ گدھے پر سوار پہونچا آدمیون نے اوس عورت کو بتا دیا اوسنے اپنے بیٹے کا بدلا لینے کو ایک بڑا سا پتھر اوٹھا کر اوسکے سر پر ایسا مارا کہ وہ مر گیا عبد الصمد خان نے یہ سنکر سکھون کو گھوڑون اور گدھون کی جھولین پہنا کر چھپا دیا تاکہ پھر آدمی نہ پہچان سکین اور بہت سے مارے بچاؤ مین اور فرخ سیر کے حضور تک پہونچ سکین ۔ اسی طرح چھپائے ہوئے لاہور سے کوچ کرکے قمر الدین خان اور اپنے بیٹے زکریا خان کے ساتھ دار الخلافہ مین پہونچا جب شاہجہان آباد کے نزدیک پہونچے فرخ سیر نے اعتماد الدولہ محمد امین خان کو حکم دیا کہ شہر کے باہر جا کے بندا کا کالا منہ کرکے ہاتھی پر اور اورون کو اونٹ اور گدھون پر سوار کرکے اور سرون کو نیزے پر رکھکے شہر مین لاوے جب وہ اسحالت سے شہر مین نکلکر حضور مین آئے بندا اور اوسکے بیٹے اور دو تین اوسکے معتمدون کو قلعے مین قید کرنے کا حکم ہوا اور اورون کو حکم ہوا کہ ہر روز اس گروہ مین سے سو آدمیون کو کوتوالی چبوترے کے آگے لا کر بہت ستا ستا کے مارین حسب الحکم عمل مین آیا مگر مرنے کے وقت ہر ایک جلاد کی منت کرتا تھا کہ پہلے مجھے مار جب سب کے سب اس طرح مارے گئے تب بندا کے بیٹے کو اوسی کے زانو پر بندا ہی کے ہاتھ سے ذبح کروایا اور آخر لوہے کی زنبوریان گرم کرکے اوسکا گوشت کھنچوایا اور جیسا کہ اوسنے خلق خدا کو ستایا تھا ویسا ہی اوسنے بدلا پایا کہتے ہین کہ محمد امین خان نے بندا سے پوچھا کہ تیرے چہرے سے دانائی اور عقلمندی کے نشان ظاہر ہین پھر تونے یہ کیا کیا کہ دنیا و آخرت مین اپنے تئین عذاب مین ڈالا اور آخر تیری یہ حالت ہوئی اوسنے جواب دیا کہ سب ملت والے اس بات پر متفق ہین کہ جب خلق بہت نافرمانی کرتی ہے تب خدا مجھ سے ظالم کو اون پر مقرر کرتا ہے پھر جب مقدور والون کو اوس پر غالب کرکے اوسکو سزا دیتا ہے تاکہ دیکھنے والون کو عبرت ہو

بیان کوچ کرنے امیر الامرا حسین علیخان بہادر کا دکن کو اور فتح پانا داؤد خان پنی پر اور درپیش آنا اور حوادث و آشوب کا ✤

بادشاہ یہ چاہتا تھا کہ امیر الامرا حسین علیخان کا اقتدار نہونے پاوے اس لیے اوسنے داؤد خان کو جو احمد آباد کا صوبہ دار اور افغان صاحب ناموس و شجاع مشہور تھا اور مرہٹے کے سردارون سے موافقت بھی رکھتا تھا برہانپور کی صوبہ داری اوسکے لیے مقرر کرکے مخفی حکم بھیجا کہ برہانپور مین جا کر امیر الامرا کی اطاعت نکرے بلکہ اوسکے دفع کرنے مین سعی کرے کہ اوسکی عوض مین دکھن کی کل صوبہ داری تجھے ملیگی اس بات کو سنکر داؤد خان برہانپور مین پہونچا امیر الامرا کو اس ارادے سے اطلاع ہوئی داؤد خان کے پاس اپنی اطاعت کا پیغام بھیجا کہ اوسنے امیر الامرا کی اطاعت سے انکار کیا اور مرہٹے کے سردارون کو کہ ایک اون مین سے بہادر شاہ کے

مرہٹے نے سلطنت کا نوکر اور ہفت ہزاری اور نیماجی سیندھیہ نام رکھتا تھا اپنی مدد کے واسطے بلایا اور برہانپور کے گرد اونے
آخر بہت پیامون کے بعد امیر الامرا نے بیس ہزار سے زیادہ سوار لیکر لڑائی کے میدان مین صف بندی کی اور اودھر سے داؤد خان
اپنے ساتھیون کے ساتھ لڑائی کے ارادے پر چلا دونون طرف کے بہادرون نے اپنی اپنی دلیریان ظاہر کین داؤد خان نے
امیر الامرا سے مقابلہ کرنے کو اپنے فیلبان کو بہت تاکید کی کہ میرے ہاتی کو امیر الامرا کی سواری کے برابر پہونچا دے اور
باوجود اسکے کہ ہیرامن داؤد خان کا ہراول جو لڑائی کے شروع مین اپنے ہمراہیون سمیت امیر الامرا کے توپخانے پر پہونچکر مارا
گیا اور اکثر اوسکے ساتھی بھی زخمی ہوے تھے پر داؤد خان چند فیل سوارون کو اپنے ساتھ لیکر امیر الامرا کو ڈھونڈھتا پھرتا
تھا اور کہین ایک جگہ ٹھہرتا نہ تھا اور چاہتا تھا کہ جیسے بنے امیر الامرا کے پاس جا پہونچے اس سبب سے امیر الامرا کے لشکر مین ایک
زلزلہ پڑ گیا رستم بیگ اور محمد یوسف توپخانے کے داروغہ اور رسالت خان اور بہت سی جماعت نے بہت جانفشانی کی
غالب خان شان خان اور عالم علیخان زخمی ہوے اس لڑائی مین میر مشرف کہ بڑا سردار اور امیر الامرا کا قدیم رفیق تھا اور اوس دن
گویا لوہے مین ڈوبا ہوا تھا داؤد خان کے مقابل ہوا داؤد خان نے کمان کے چلے مین تیر کی بھال لگا کر میر مشرف پر آواز
ماری کہ کیون تو نے عورتون کی طرح اپنا منہ چھپایا ہے جسم تو اوٹھا کہ مین تیرا منہ دیکھون یہ کہکر تیر شست سے چھوڑا اور یہ
بات اوسنے اسواسطے کہی کہ وہ خود لڑائیون مین رہتا اور بکتر نہین پہنتا تھا صرف سفید کپڑے ہی پہنے رہتا تھا غرضکہ وہ تیر
میر مشرف کے گلے کے پاس ایسا لگا کہ بڑی مشکل سے نکلا اور وہ ہاتی سے گرتے ہوے پر گر پڑا داؤد خان کے فیلبان نے دو مین
اپنے انکس میر کی پیٹھ پر مارے کہ جیتے جی یاد سے نہ بھولا اور اکثر مجلسون مین اوسکا ذکر کرتا رہا اسمین میر کے فیلبان نے
اپنے ہاتی کو داؤد خان کے ہاتی سے ہٹا لیا پر جب داؤد خان امیر الامرا کے متصل اور سامنے پہونچا سارا امیر الامرا کا لشکر ڈر کے
مارے کانپ گیا اتنے مین کہین سے بندوق کی ایک گولی آکر داؤد خان کے لگی لگتے ہی ڈھیر ہوا اور جو بچے اونمین خواہ مخواہ
بھاگ گئے پر امیر الامرا نے اوسکی لاش ہاتی کی دم سے بندھوا کر سارے شہر مین پھرایا اور نیماجی سیندھیہ جو داؤد خان کی مدد کو
آیا تھا جب لڑائی مین اوسکا پاؤن نہ جم سکا اسبات کا منتظر رہا کہ دیکھیے کسکی فتح ہو داؤد خان کے مرنے کے بعد امیر الامرا کے
پاس جا کر مبارکباد کی نذر گذرانی داؤد خان کے گھوڑے ہاتی امیر الامرا کی سرکار مین ضبط ہوے انمین سے کتنے ایک ہاتی
بادشاہ کے حضور مین بھیجے۔ بادشاہ داؤد خان کے مارے جانے سے بہت ملول و متاسف ہوا۔

امیر الامرا کے بعض حالات جو دکن مین پیش آئے اور مرہٹے سے امیر الامرا کا صلح کرنا

امیر الامرا داؤد خان پر فتحیابی کے بعد اورنگ آباد مین پہونچکر دکن کے بندوبست مین لگا اور راجہ ساہو کے سپہ سالار
کھنڈو دھابہ کی تنبیہ اور سزا کے واسطے ذوالفقار خان اپنے بخشی کو بھیجا یہ شخص عالمگیر کی وفات کے بعد بارہ برس دکن کے صوبون و حقوق
خاندیس کو اپنے قبضے مین لاکر بندر سورت کے رستے مین بہت سے فساد اوٹھا رہا تھا غرض کہ مقابلے مین ذوالفقار خان مارا گیا
امیر الامرا نے سیف الدین اپنے بھائی اور دیوان راجہ محکم سنگہ کو بھیجا کھنڈو راجہ ساہو کے پاس پہونچا مرہٹہ شکست پاکر قلعہ ستارا کے

تب تک پہونچے پر یہ نہو سکا کہ ذوالفقار خان کے بیٹے کھنڈوبار جاوے اور جب یہ خبر فاش ہوئی کہ بادشاہ اور سیدون مین
نفاق ہی اور بادشاہ کے فرمان خفیہ راجہ ساہو اور دیوان اور زمینداران اطراف کرناٹک وغیرہ کے نام امیر الامرا کی اطاعت
نکرنے کے باب مین پہونچے تب وے سب کے سب اوس سے پھر گئے اور جیسا کہ چاہیے حیدرآباد اور بیجاپور اور کرناٹک کا بندوبست
اوس سے نہو سکا امیر الامرا کو جب حال دریافت ہوا تو جو صوبہ دار اور دیوان اور قلعہ دار بادشاہ کے یہان سے مقرر ہوکر آتے تھے
اکثر کو دخل نہین دیتا تھا آخر جب امیر الامرا نے جانا کہ بادشاہ اور اوسکے خیرخواہان کم عقل کی تہ کاری سے ملک کا بندوبست کچھ بھی
نہین ہوتا ہی اور بادشاہ کی طرف سے اپنی اور اپنے بھائی کی سلامتی کا بھی اطمینان نہین ہی لاچار ہوکر مرہٹون سے صلح کی اور جیسا
داؤد خان کے عہد مین مقرر تھا اضافہ دیس مکھی کہ فی صدی دس روپیہ ہوتے ہین قبول کرکے مقرر کیا کہ شیوا تھا اور جمنا کے ساتھ
اپنی جمعیت شایستہ سے بطور نیابت راجہ ساہو کے اورنگ آباد مین امیر الامرا کے حضور حاضر ہوکر بادشاہی عاملون و جاگیرداران
جیسا مقرر تھا چوتھ لیوین اور دیس مکھی یعنی فی صدی دس روپیہ رعیت سے لین اس فیصلے کے بعد لڑائی دنگے اور سب خلق کو ایک
تسلی سی ہوئی پر عاملون اور حاکمون اور مالگذارون کو تین عاملون یعنی ایک بادشاہ کا عامل دوسرا عامل چوتھ تیسرا دیس مکھی کے ہونے
سے بڑا رنج ہوا فیصل امرا اور مرہٹے کے گماشتے مقرر ہوچکنے کے بعد امیر الامرا نے ایک عرضی اپنی دستاویز کے موافق فرمان
عطا کرنے کی بادشاہ کے حضور بھیجی فرخ سیر ان معاملات پر دو سبب سے آزردہ ہوا ایک تو یہ کہ ملک بادشاہی مین غنیم کی شرکت
اچھی نہین دوسرے یہ کہ یہ کام حضور کی بلا اجازت کیا بادشاہ نے امیر الامرا کے اقتدار گھٹانے کی بہت سعی کی پر کہین یعنی
جان نثار خان اوسکی نیابت مین مقرر ہوکے اور ضیاء الدین خان دیوانی دکن پر اور جلال الدین خان دیوان برہانپور اور فیض اللہ
بخشی دکن اورنگ آباد مین پہونچے لیکن امیر الامرا نے سوائے ضیاء الدین خان کے جسکے کام سے وہ راضی تھا سب کو حکمت
عملی سے ٹالا اور ان باتون سے بادشاہ کو دونی رنجش ہوئی ٭

میر جملہ کا صوبہ عظیم اباد سے بھاگنا

میر جملہ جو عظیم اباد کا صوبہ دار تھا نہایت بدچلن تھا اور اوسنے بہت سی فوج جو مغلیہ کی بھرتی کی تھی اس سبب سے
صوبے کا بندوبست بگڑ گیا اور سپاہ کو تنخواہ نملی اور مغلون نے عظیم اباد کی خلق و رعیت پر ظلم کرنا شروع کیا اور ایسی اوسکی
بدنامی ہوئی کہ سب صوبے کے رہنے والے اور بادشاہ کے اور خود اوسکے نوکر چاکر اوس سے ملامت کرنے لگے اور باوجود اسکے
کہ بادشاہی خزانے سے بہت روپیہ خرچ کیا پھر بھی سپاہ کی طلب ادا نکر سکا جسکو اپنے مخلص بے ضرور سپاہیون کے دو برس کے دینے کر ادا
پر رکھ لی تھی آخر اپنے نوکرون سے چھپکر ڈولی مین بیٹھ دہلی کو چل دیا اور عظیم اباد سے پندرہ دن مین دہلی پہونچکر ایک رات کے
وقت قلعے کے دروازے پر آیا اس بے موقع حرکت سے بادشاہ اوس پر بہت خفا ہوا یہانتک کہ حضور مین نہ بلایا آٹھ ہزار
سوار اور مغل اپنی تنخواہ کے لیے اکٹھے اور مسلح ہوکر محمد امین خان بخشی اور خاندوران امیر الامرا کے نائب اور میر جملہ کے گھر جاکر طلب کا
تقاضا اور نالش کرتے تھے قطب الملک کو اونکے اجتماع سے بہت خوف تھا اسواسطے اوسکے بھائی اپنی فوج سے

طیار اور ہوشیار رہتے تھے — میر جملہ پریشان ہو کر محمد امین خان کے گھر جا چھپا اور حیران تھا کہ اب کیا کرون آخر فرخ سیر نے لاچار ہو کر فساد اور عداوت کے دور کرنے کے لیے میر جملہ پر عتاب کیا اور صوبۂ عظیم آباد سے موقوف کر کے سربلند خان کو عظیم آباد اور میر جملہ کو پنجاب کی طرف رخصت کیا ٭

ذکر رحلت آصف الدولہ جملۃ الملک اسد خان وزیر عالمگیر

جلوس فرخ سیر کے چھٹے سال مین آصف الدولہ اسد خان نے اس دنیا سے کوچ کیا یہ امیر گویا ہند کے امیرون کا خاتم تھا — فرخ سیر نے اسکی بیماری کے وقت معذرت کا پیام بھیجا اوسنے درجواب کہا کہ تمنے ہم سیدون کے خاندان اور تیمور کی سلطنت کو ناحق برباد کیا اب بھی یہ صلاح ہے کہ سیدون سے فساد نکرنا اسد خان کا نام ابراہیم اور اوسکے بیٹے ذوالفقار خان کا نام اسمعیل تھا وہ بادشاہ سے ملنے مین راضی نہ تھا لیکن اسد خان ہی اوسکی ملازمت کا باعث ہوا تھا آخر بادشاہ کی ناقدردانی اور میر جملہ کی بدذاتی سے ذوالفقار خان مارا گیا پس اسد خان نے اپنے بیٹے کے مرنے کی تاریخ یہ کہی تھی ٭ گفت ابراہیم اسمعیل را قربان نمود ٭

ذکر افزایش منازعت درمیان بادشاہ و سادات بارہہ

فرخ سیر کے عہد مین ارکان دولت کا اسقدر اختیار ہو گیا کہ اون سے بادشاہ کو ہر وقت اندیشہ رہنے لگا ادھر تو امیر الامرا خود پسندی سے بادشاہ کے تجویز کیے ہوئے آدمیون کو جو ممالک دکن کی خدمتون پر مقرر ہوئے تھے دخل نہ دیتا تھا اور اودھر وزیر سے بدمزگی ہو گئی رتن چند قطب الملک کا دیوان سب ملکی و مالی کامون مین یہانتک دخیل ہو گیا کہ بادشاہی متصدی بے اختیار اور معطل تھے آخر اعتصام خان دیوان خالصہ اور رای رایان جہان شاہی دیوان تن ہنا چار مستعفی ہوئے و دیگر اون ایام مین عنایت اللہ خان جو عالمگیر کے وقت کا امیر اور اول درجے کا منشی تھا مکّے سے حج کر کے آیا بادشاہ نے اوسکا آنا بہت غنیمت جانا اور وہ دونون خدمتین اوسکے واسطے تجویز کین مگر وہ اس تجویز کو دیکھکر قبول نکرتا تھا اخلاص خان نو مسلم کہ بہت عاقل اور فاضل اور بہادر شاہ کے عہد کا تھا ان فسادون سے نوکری چھوڑ تاریخ فرخ سیری بنانے مین مصروف ہوا اور اوسی نے از راہ خیر خواہی عنایت اللہ خان اور قطب الملک مین ایک صورت صلاح کی قائم کی چند روز کے بعد پھر دو اوسکی ہوئی عنایت اللہ خان نے باوجود اسقدر عقل کے زمانے کا لحاظ نکر کے بادشاہ کے حضور سے ہندوون سے جزیہ لینے کا حکم جاری کرایا اور یہ چاہا کہ آواجہ اور توجیہ کی رو سے ہندوون اور اور تغلب کرنے والون کا منصب ضبط اور کم کر لے دونون کام رتن چند اور سب نوکرون کے متصدیون کی مرضی کے خلاف ہوئے سب قطب الملک سے رجوع لائے قطب الملک نے اس حکم کے جاری کرنے مین انکار کیا اور سب ہندو اور تغلب کرنے والے آدمیون نے عنایت اللہ خان کی دشمنی پر کمر باندھی ناچار بادشاہ سے قطب الملک اور عنایت اللہ خان مین بدمزگی ہو گئی اور لوگ کا جھوگی مین اسطرح گذرتی تھی ایک دفعہ عاملون مین سے ایک عامل جو رتن چند کا متوسل تھا زیر محاسبہ ہوا اور حساب مین بہت سے روپے اوسکے ذمے نکلے

عنایت اللہ خان نے اوسے قید کیا اور رتن چند اوسکے چھڑانے کی فکر مین لگا اس سے کچھ ہو نسکا عامل کو کئی دفعہ پاکر رتن چند کے گھر مین پناہ لایا اور عنایت اللہ خان نے پادشاہ سے عرض کرکے پادشاہ کا حکم لیکر کئی ایک چیلے اوسے رتن چند کے گھر سے پکڑ لانے کو مقرر کیے جھگڑے فساد کی باتین ہونے لگین پادشاہ نے خفا ہوکر قطب الملک کو حکم دیا کہ رتن چند کو موقوف کردے پر یہ نہوا اس سبب سے اور کئی ایک اور باتون سے بھی پادشاہ کی طبیعت سیدون سے بہت بیزار ہو گئی ؛

امیر الامرا کا دکن سے دہلی کو کوچ کرنا اور طرح طرح کے آشوب و حوادث کا واقع ہونا

سنہ ۱۷۱۸ء امیر الامرا نے جب یہ فساد کی خبرین سنین اور لگاتار قطب الملک کے خط اوسکے پاس آئے تب وہ ذیحجہ ۱۱۳۰ھ کے آخر اورنگ آباد سے نکلکر ہفتہ بھر ٹھہرا اور شروع محرم ۱۱۳۱ھ کو ساتوین سال جلوس مین اسد خان مشہور نواب ولیا اوسکے چچا کا بیٹا اور اوسکے بیٹے اور جان نثار خان اور عوض خان صوبہ برار کے نائب اور اسد علیخان یکدست علی مردانخان اور دلیر خان بابی پتی صادق خان کا بھائی اور اختصاص خان خان عالم کا پوتا اور سیف اللہ خان دکن کے دیوان اور فیروز علیخان بخشی کہ بارہ کے سیدون مین سے مشہور سید تھا اور راجہ تربیت سنگھ ان سب امیرون سے ملکر اور فوج لیکر دہلی کو روانہ ہوا اور ربیع الاول کے آخر شاہجہان آباد کے کنارے اور فیروز شاہ کی باڑی کی طرف پہونچکر ڈیرہ کیا جس دن کہ خیمے مین داخل ہوتا تھا خلاف ضابطہ سواری سے اوترتے وقت نوبت بجانے کا حکم دیا پادشاہون کی طرح خیمے مین گیا اور کہا کہ مین اپنے تئین پادشاہی نوکر نہین سمجھتا ہون اور نہ مجھے پادشاہ کا ڈر ہے کہ آداب کے ضابطے بجا لاؤن یہان تک کہ قطب الملک نے اپنے بھائی کی طرف سے پادشاہ سے کہا کہ جیسنگھ کو جو ہمارا جانی دشمن ہے اوسکے وطن کو روانہ کیجیے اور حضور کی خدمتین جیسا توپخانہ اور دیوان خاص کی داروغگی ہمارے متوسلون کو دیجیے اور قلعے مین ہمارا بندوبست ہو جاے تو بے خطرہ حضور مین آکر ملازمت حاصل کرون پادشاہ نے جواب دیا کہ بالفعل تو یہ خدمتین قطب الملک اور دونون سیدون اور دونون مدار المہام کے ساتھیون کو مقرر کرتا ہون اور اعتقاد خان نائب ہوکے تھوڑے دن بعد یہ نیابت بھی موقوف ہو جائیگی ؛

تیسری ربیع الثانی کو راجہ جیسنگھ سوائی پادشاہ کے حکم سے شاہجہان آباد کے باہر نکلکر اپنے وطن امبیر کو روانہ ہوا ؛

امیر الامرا حسین علیخان کا فرخ سیر کے حضور آنا اور فرخ سیر کی سلطنت کا آخر ہونا ؛

فرخ سیر نے سیدون کی بدخلقی کرنے اور اونکے اوکھیڑنے مین اپنی سی بہتری تدبیرین کین لیکن اوسکی نامردی و کم ہمتی سے ایک درست نہوئی جبکہ بس نچلا آخر اسی بات پر راضی ہوا کہ سیدون کا بندوبست قلعے مین ہو اور قطب الملک کو اسکا حکم کی اجازت ہوئی قطب الملک نے پانچوین ربیع الثانی کو مع راجہ اجیت سنگھ کے قلعے مین داخل ہوکر پادشاہی دیوانون کو دروازے سے اوٹھا دیا اور جابجا اپنا بندوبست کرکے اپنے معتمدون کو بٹھلایا پادشاہی آدمیون مین سے سواے اعتقاد خان کے اور امتیاز خان اشرف دیوان خاص اور مظفر خان اور روشن اللہ کہ انکا ہونا نہونا ایکسا تھا اور چند خواص اور خواجہ سراؤن کے اور کوئی قلعے مین اور پادشاہ کے پاس نہ رہا اور امیر الامرا حسین علیخان پادشاہون کی طرح شام کی وقت قلعے مین

داخل ہوا اور ملازمت کے بعد روکھی روکھی باتین کین اور بادشاہ نے جو خلعت اور گھوڑا اور ہاتی اور جواہر عنایت کیا تھا
تیوری چڑھا تھوڑا سا لیا اور باقی کا عذر کیا اور پھر اپنے لشکر کو چلا گیا بادشاہ نے ان باتون کا خیال نکرکے کچھ اسکی تدبیر
نکی پھر آٹھوین تاریخ کو منگل کے دن قطب الملک اور خواجہ معتمدون کو ساتھ لیے قلعے مین آئے اور پہلے دن کی طرح
دروازون پر اپنے آدمی متعین کیے اور دیوان خاص اور خوابگاہ اور عدالت کے دروازون کی تالیان منگواکر اپنے پاس
رکھین اور نتیجے سے حسین علیخان نے اوسی شان و شوکت سے آنے کا ارادہ کیا اور اوسکی فوج نے صبح سے قلعے مین
آکر جہان تہان اپنا بندوبست کر لیا تھا جب پہر ڈیڑہ ایک دن رہا خود سوار ہوکر قلعے کے نزدیک ایک مکان مین جو شایستہ خان کی
بارہ دری مشہور ہے اوترا اور قطب الملک اجیت سنگہ سمیت بادشاہ پاس آیا پہلے تو بادشاہ سے اپنی خیرخواہی اور
نیک خدمتی بیان کی اور بادشاہ کی بدنیتی کا حال جو اوسنے داؤد خان اور دکن کے سردارون کو اسکے قتل کرنے کے
باب مین فرمان بھیجے تھے دکھلاتے تھے اور پھر نہایت بے قیدی کی استدعا کی یہ بیوقوف بادشاہ مطلق ان باتون پر نہ سمجھا
اور باوجود اسکے کہ اوس نے صاف کہا کہ جب تک یہ نہوگا حضور کے یہان ہمارا آنا جانا اور نوکری و آقائی کے
مدارج ادا ہونا ممکن نہین تو بھی صرف سمجھا سیدون کا غلبہ اور اپنی بے اختیاری جان بوجھکر چند روز کا وعدہ کرتا تھا
اسمین دونون طرف سے تقریر بڑھی سخت سست باتین ہونے لگین بادشاہ کو تاب نہوئی اعتقاد خان اور
قطب الملک سے ان کہنی کہنین اعتقاد خان نے اوس وقت چاہا کہ کچھ بات بناکر اس وقت کو ٹال دے کہ قطب الملک
کو بادشاہ نے سیدھی سیدھی گالیان دیکر کہا کہ اسے قلعے سے نکال دو اعتقاد خان کے ہوش حواس اوڑ گئے اپنی جان
بچانا غنیمت سمجھا اور اپنی پالکی تک نہ پہونچ سکا امتیاز خان کی پالکی پر سوار ہوکر اپنے گھر کا رستہ لیا بادشاہ
نے یہ حال دیکھکر جانا کہ اب میرا اوبار آگیا محل مین جا گھسا آخر شام ہوگئی تو قلعے کے دروازے بند ہوگئے
قطب الملک اور اجیت سنگہ تو اندر اور فرخ سیر کے خیرخواہ باہر تھے اوس رات عجب فتنہ برپا ہو رہا تھا امیر الامرا کی
فوج ہر راستے اور بازار مین اور شہر پناہ کے دروازے پر ہتھیار باندھے ہوے تمام رات کھڑی رہی اور مرہٹے اس
انتظار مین گھوڑون پر سوار تھے کہ دیکھین کیا ہوتا ہے جب صبح ہوئی یہ افواہ ہو گئی کہ قطب الملک مارا گیا بازاری
آدمیون کا شور و غل ہونے لگا بعضے امیر فرخ سیر کی فتح کے ارادے پر سامان جنگ سے آئے اسمین صمصام الدولہ
کے سوارون اور مرہٹون مین فساد جو ہوا بازاری آدمیون اور مغلون نے وقت پاکر مرہٹون کو قتل کرنا شروع
کیا سیتارام انکا سردار مع ڈیڑھ ہزار سوار کے مارا گیا اور بہت سے زخمی ہوے اور انکا بہت سا مال
ہندوستانی لٹیرون کے ہاتھ لگا ٭

اسمین غازی الدین خان اور سعادت خان بادشاہ کی فتح کے لیے پہونچے اور دوسری طرف سے اعتقاد خان اور صلابت خان
نے سعد اللہ خان کی بازار کی طرف فوجین کھڑی کین امیر الامرا کے حسب الحکم اوسکے دلاور سعادت خان اور غازی الدین خان کے

مقابل ہو کر چاندنی چوک میں جا کر قتل کرنے لگے پہلے ہی حملے میں غازی الدین کا باقی اور اوسکے ساتھی بھاگ گئے اور
سادات خان اور اوسکے بیٹے کے زخم کاری لگا اور آخر وہ میدان سے پھرے اور اعتقاد خان سے ایک قدم بڑھا نہ گیا گھر
کے پاس مورچہ باندھکر بیٹھ رہا — افغان اور اوسکے مغلی سواروں کو دیکھکر امیر الامرا کے آدمیون نے دروازہ
بند کر دیا لاچار ہوسکے اوسے بھاگنا پڑا ✦

فرخ سیر کے قید ہونے کا بیان

شہر میں تو یہ فساد تھا اور بادشاہ زنانخانے میں ایسا گھسا کہ پھر نہ نکلا امیر الامرا نے قطب الملک سے کہلا بھیجا کہ بہت
بھیڑ ہو گئی ہی جلدی سے اسکا تدارک کرو نہیں تو بڑا بلوہ برپا ہوگا اور اب ٹھہرنا نہ چاہیے آخر قطب الملک کے نوکر افغان اور
چیلے اوسکے بھائی نجم الدین علیخان کے کہنے سے زنانخانے میں گھس آئے اور تنکی اور گرچی خوبصورت لونڈیوں کو جو دروازہ
پر روکنے کے لیے کھڑی تھیں ہٹا کے بڑی تلاش سے فرخ سیر کو کمان بھرتی سے باہر نکال لائے فرخ سیر کی ماں اور جورو اور بیٹی اور
بیگموں نے اوسے ہر طرف سے پکڑ لیا اونھوں نے ہر گز نہ چھوڑا اور عورتوں کے انبوہ میں سے بڑی خواری سے گھسیٹے لائے
اور ترپولیہ کے اوپر قلعے کے اندر جو بہت تنگ و تاریک جگہ تھی قید کیا اس بادشاہ کی سلطنت معز الدین کی سلطنت کے سوا
چھ برس اور کچھ کم چار مہینے رہی تھی ✦

ذکر شمس الدین ابو البرکات رفیع الدرجات و رفیع الدولہ

سنہ ۱۷۱۹ء فرخ سیر کے قید ہونے کے بعد ۹ تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۱۳۱ھ میں شمس الدین ابو البرکات رفیع الدرجات یعنی رفیع القدر کے چھوٹے بیٹے
او بہادر شاہ کے پوتے کو جو بیس برس کا تھا قید سے نکالکر جھگڑے فساد کے دینے کے لیے جو کپڑے کہ پہنے ہوئے تھا وہی کپڑے پہنے ایک
موتیوں کی مالا اوسکے گلے میں ڈالکر تخت پر بٹھلا دیا بادشاہی نقارہ بجنے لگا سارا فساد جاتا رہا اور قطب الملک اور حسین علیخان دونوں
بھائی سلطنت کے بندوبست کے لیے رہے جو رفیع الدرجات سل کی بیماری میں مبتلا تھا کئی مہینے کے بعد جب سانس پر کر دن مر گیا ✦
ان دونوں بھائیوں نے اوسکے بھائی رفیع الدولہ کو جھٹ تخت پر بٹھا دیا اور آپ اوسی طرح مختار رہے تھوڑے دنوں
رفیع الدولہ کو جو پہلے سے دستوں کا خلل تھا زیادہ ہوا آخر شوال اور ذیقعدہ کے اول میں وہ بھی گذر گیا ✦

ذکر سلطنت ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ

جب قطب الملک اور امیر الامرا رفیع الدولہ کی زندگی سے نا امید ہوئے تب اونھوں نے ماہ شوال کے اخیر نجم الدین علیخان
اپنے بھائی اور غلام علیخان سید خان بہادر کے بیٹے کو جہان شاہ بہادر شاہ کے بیٹے کے لانے کو بھیجا اس شاہزادے
کی عمر اوس وقت اٹھارہ برس کی تھی اور معز الدین کے عہد سے اپنی ماں سمیت دہلی کے قلعے میں قید تھا چنانچہ وہ
سنہ ۱۷۱۹ء دونوں شخص اوس شاہزادے کو تخت سلطنت پر بٹھلانے کو لائے اور سنہ ۱۱۳۱ھ میں ذیقعدہ مہینے کی پندرھویں تاریخ
محمد شاہ تخت سلطنت پر بیٹھا اوسکے نام کا سکہ اور خطبہ جاری ہوا اوسکا لقب ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ ٹھہرا اور عہد سلطنت

اور حسین علیخان دونون بھائی وزیر اور امیر بنے اور اس شاہزادے کی مان جو بہت صاحب شعور اور بڑی عقلمند تھی سب کامون
مین ان دونون بھائیون کی بہت سی رعایت کرتی تھی اور یہ مقرر ہوا کہ محمد شاہ کی سلطنت کا شروع فرخ سیر کے بعد ہی سے
لکھا جاوے اور رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ کی سلطنت کے جو آٹھ سات مہینے ہین اوسکا کچھ اعتبار نکرین اور پندرہ ہزار
روپیہ بادشاہ کی مان کے خرچ ضروری کے واسطے مقرر ہوئے اور کلال بارہ اور نظامت اور عہدہ دارون کا بندوبست جیسا کہ
رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ کے عہد مین تھا ویسا ہی سیدون کے اختیار مین رہا اور ہمت خان بادشاہ کی اتالیقی پر مقرر
ہوا اور رتن چند قطب الملک کی طرف سے وزارت کے سب کاروبار پہلے سے بھی زیادہ کرنے لگا اور محمد شاہ کہ برائے نام بادشاہ
تھا کوئی کام ان دونون بھائیون کی صلاح اور مرضی بغیر نکرتا تھا۔

سادات کی عمر و دولت تمام ہونا اور امور سلطنت مین ابتری پڑنا

ہوا یہ کہ سیدون اور نظام الملک وغیرہ جماعت مغلیہ تورانیہ مین دل کی صفائی نہ تھی اس لیے نظام الملک اور حسین علیخان
مین بعضے معاملون مین رفتہ رفتہ اور پیغام سے نامناسب گفتگوئین ہونے لگین اور محمد امین خان نے اپنے اور سارے توران کے
امیرون کی عزت اور آبرو کا بچنا محض امیر الامرا اور قطب الملک کے ہلاک ہونے مین خیال کیا اور آخر مکر و حیلہ کرکے سیدون
کی طرف سے بادشاہ کے دل کو مکدر کیا اور بادشاہ کے اشارے سے نظام الملک کو بھڑکایا کہ امیر الامرا سے جھگڑا اور فساد
برپا کرے چنانچہ نظام الملک اپنے دار الامارة مالوے سے کوچ کرکے اس ارادے سے دکن کی طرف متوجہ ہوا کہ ممالک دکن مین
جو امیر الامرا کا علاقہ تھا دخیل ہو۔ جب یہ خبر سیدون کو پہونچی امیر الامرا نے دلاور علیخان اپنے بخشی اور راجہ بھیم اور راجہ
گج سنگھ اپنے ساتھیون کو جو امیر الامرا کی طرف سے صوبہ مالوا کی سرحد پر بھیج گئے تھے نظام الملک سے پیچھا کرنے اور اوسکے جھگڑا
رفع کرنے مین لکھا اس عرصے مین نظام الملک دکن کے اکثر قلعون اور صوبون کو داب بیٹھا اور اپنا تمام اختیار کر لیا امیر الامرا
دلاور علیخان کو بار بار اوس سے لڑنے کی تاکید کرتا تھا اور امیر الامرا خود دکن کو جانے کا قصد کرکے اس انتظار مین تھا کہ دیکھین
دلاور علیخان سے کیا خبر آوے آخر سنا کہ برہانپور کے متصل نظام الملک اور دلاور علیخان مین خوب لڑائی ہوئی اور آخر دلاور علیخان
بڑی بڑی مردانگیان کرکے راجاؤن سمیت تیر اور گولے سے میدان مین مارا گیا۔ امیر الامرا اور قطب الملک خبر سنکر نہایت
فکرمند ہوے اور اپنی فکر مین لگے امیر الامرا تو یہ چاہتا تھا کہ محمد امین خان کو مار ڈالے لیکن قطب الملک بلحاظ اسکے کہ پہلے قول
و قرار ہو گئے تھے اس سبب سے اوسکے قتل کا مانع ہوتا تھا۔

محمد امین خان وغیرہ امرا کی تدبیر سے دکن کی راہ مین حسین علیخان کا مارا جانا

فساد رفع کرنے کے لیے یہ ٹھہرا کہ قطب الملک بادشاہ کا نائب ہو کر شاہجہان آباد مین رہے اور حسین علیخان بادشاہ
کے ساتھ دکھن مین جا کر نظام الملک کے فساد کی تادیب کرے اس لیے قطب الملک چند امیرون سمیت شاہجہان آباد کو
روانہ ہوا اور امیر الامرا مع بادشاہ اور بادشاہی فوج اور توپخانہ اور تمام لڑائی کے سامان سمیت اکبر آباد سے کوچ کرکے دکھن کو روانہ

ہوا جب محمد امین خان نے اپنی آنکھوں دیکھا کہ حسین علیخان کا ارادہ نظام الملک کے تباہ کرنے کا ہے اور یہ خوب جانتا تھا کہ نظام الملک کی بربادی میں میری تباہی اور تورانیوں کی خواری ہے اور یہ بھی اوسکے دل پر نقش تھا کہ جب نظام الملک امیر الامرا کے مقابل ہوگا تو ضرور امیر الامرا ہی کی فتح ہوگی اس لیے ہمیشہ رات دن اس فکر میں لگا رہتا تھا کہ اگر بن سکے دغا اور مکر کرکے امیر الامرا کو رستے ہی میں مار ڈالے لیکن یہ کام بدون کسی کی مدد کے اپنی جرأت و ہمت سے باہر سمجھتا تھا آخر اوسنے میر محمد امین خان معروف بہ سعادت خان خراسانی کو اپنا یار اور بھیدی بنایا یہ فرخ سیر کے عہد میں پہلے منصب ہزاری پاکر پھر ہنڈون بیانہ کی فوجداری پر مقرر ہوا تھا اور اس سفر میں لشکر پادشاہی کے ہمراہ تھا ان دونوں نے میر حیدر خان کے سفری کو بھی اپنا شریک کیا اور یہ چغتا کی قوم سے تھا - یہ تینوں اوسکے مارنے کے باب میں مشورہ کیا کرتے تھے - الغرض میر حیدر نے محمد امین خان کی شکایت میں ایک عرضی لکھی ۱۱۳۲ ہجری میں سنہ جلوس کے موافق اوس منزل میں جو فتحپور سے پینتیس کوس کے قریب ہی پادشاہی لشکر پڑا تھا جب امیر الامرا پادشاہ کے خیمے سے نکلکر اپنے خیمے کو جاتا تھا میر حیدر خان دور سے دکھائی دیا اور عرضی اونچی کرکے دکھائی چیلوں چوبداروں نے اوسے روکا امیر الامرا نے چوبداروں کو منع کیا اور اوسے اپنے پاس آنے کا حکم دیا میر حیدر خان نے دوڑکر عرضی دی اور پالکی کے برابر کچھ عرض معروض کرتا جاتا تھا امیر الامرا تو عرضی پڑھنے میں لگا میر حیدر خان نے جھٹ کمر سے پیش قبض کھینچکر اوس سید کے پیٹ میں ایسی ماری کہ وار پار ہوگئی اور اس ایک ہی ضرب میں اوسکا کام تمام ہوا لیکن مرتے مرتے اوسنے بھی اوسکے سینے پر ایک لات ماری اور لات مارنے سے پالکی ڈگمگا کر اوسکی لاش زمین پر گر پڑی فی الفور دم نکل گیا یہ ماجرا دیکھکر نور اللہ خان سعد اللہ خان کے بیٹے امیر الامرا کے چچیرے بھائی نے میر حیدر خان کے ایک ایسی ماری کہ جان بحق تسلیم ہوا پر وہ بھی جان بر نہوا یعنی ایک مغل کے ہاتھ سے مارا گیا اتنے میں مغلوں نے بڑھکے امیر الامرا اور نور اللہ خان کا سر دھڑ سے کاٹکر پادشاہ کے روبرو لیگئے ⁂

امیر الامرا کے قتل کی خبر عزت خان کو پہونچنا اور اوسکا پادشاہ کے مقابلے آنا اور مارا جانا

عزت خان نے جب اپنے ماموں امیر الامرا کے مرنے کی خبر سنی پادشاہ کے مقابلے کو چلا سعادت خان کہ پادشاہ کا خیر خواہ تھا پادشاہ کی بہت منت سماجت کرکے باوجودیکہ پادشاہ کی مرضی نہ تھی پادشاہ کو محل سے نکالا اور اعتماد الدولہ محمد امین خان پادشاہ کو ہاتھی پر سوار کرکے آپ خواص کی جگہ بیٹھکر لڑائی پر مستعد ہوا محمد امین خان اور حیدر قلیخان اور قمر الدین خان اور سعادت خان ان سب سرداروں نے لڑائی کے میدان کو خوب گرم کیا دونوں طرف کے بہادر جوانمردیاں کرتے تھے الغرض عزت خان کے دو تیر لگے اونکے تو زخم کھا سکے پر ایک حبشی جو حیدر قلیخان کا خواص تھا اوسکی گولی کے زخم سے مارا گیا - اس عرصے میں لوٹنے والوں نے امیر الامرا اور سیدوں کے خیمے میں آگ لگا دی اور اونکا مال و اسباب لوٹنے لگے اور اوسکے خزانے میں جو کروڑوں کا مال تھا سب لوٹ لیگئے اور اوسکا باقی خزانہ کہ پیچھے رہنے کے سبب لوٹ سے بچ رہا تھا پادشاہی ضبط میں آیا ⁂

محمد امین خان کو وزارت ملنا اور اور امرا کو اور خدمات سپرد ہونا

سنہ ۱۷۲۰ع

صرف کملیون اور بیوقوفون ہی کو بہکاتا تھا آخ مین بہادر شاہ لاہور مین فوت ہوا شاہزادون مین بکھیڑا پھیلا اوسنے موقع پاکر
مکر کا جال زیادہ پھیلایا اور اپنے تئین مشہور کرکے اپنی کتاب اور اپنی ایجاد کی ہوئی باتین سب پر ظاہر کین اور قابلیت
کے باعث اکثر مباحثے مین بھی غالب آتا - غرض کہ اسکی طرف لوگونکا اعتقاد بڑھا یہان تک کہ فرخ سیر بادشاہ ہونے ہونے
بتیس ہزار سے زیادہ آدمی اوسکی طرف ہو گئے اور وہ یہ قوت پاکر بہت مستعد اور مشہور اور قوی ہو گیا آخر یہان تلک ہوا کہ کئی مہردارون
کے کہنے سننے سے یہ بیوقوف بادشاہ خود ایک رات کچھ تجملی خرچ چھپکر اوسکی ملاقات کو گیا اوسنے بادشاہ کے آنے کی خبر سنکر اور
بادشاہ کی عاجزی کو اپنا فخر جانکر اپنی مڈھی کا دروازہ اندر سے بند کر لیا اور تھوڑی دیر تک بند ہی رکھا فرخ سیر بڑی عاجزی کرتا رہا
اور اوسکی اولاد اور فربودنے بھی دروازہ کھولنے کے لیے بہت سی منتین کین تب اوسنے کواڑ کھول دیے بادشاہ بڑی تواضع
اور عاجزی سے سلام کرکے آگے گیا اوسنے مرگ چھالا تخت پر بادشاہ کے لیے بچھا کر کہا بلیت پوست تخت گدائی و شاہی
ہمہ داریم انچہ میخواہی + فرخ سیر نے اوسکی اس بے پروائی کو جو محض مکر سے تھی پسند کیا اور اوسکا معتقد ہو گیا کئی ہزار روپیے
اور اشرفی جو اوسکی نذر کے لیے لایا تھا اوسکو دیے اوسنے وہ بھی قبول نکیے اور بادشاہ نے بہت منت کی تب اوسنے اپنی
لکھی ہوئی کتاب کا کہ اوسکی قیمت سات سو روپیے رکھی تھی بادشاہ کے ہاتھ ہدیہ کیا بادشاہ نے بڑی تعظیم سے کتاب کو لیا اور
اوٹھا کر سر پر رکھا اور رخصت ہوا جب بادشاہ اوسکے حجرے سے نکلا اوس نقد کو اوسکے چیلون مین تقسیم کر دیا بادشاہ کی اس بات سے
احمقون کا اور بھی اعتقاد بڑھا اور اوسکی گمراہی کی بنیاد بھی اور مستحکم ہوئی اب تو بے خوف عید کے دن بازار مین ہو کر ایک
لشکر کا لشکر ساتھ لیکر اوس مکان مین جانے لگا جسکا اوپر مذکور ہو چکا اور اوسنے جو اپنی نئی باتین بنائی تھین اونکے پیرو عمل مین
لاتے تھے اور اوسکی باتون کو چلا چلا کے کہتے تھے جب فرخ سیر کی سلطنت کو زوال اور حسین علیخان اور عبداللہ خان کے
اقبال کا زمانہ آخر ہوا اور محمد شاہ تخت پر بیٹھا اور محمد امین خان وزیر ہوا محمد امین خان اپنی وزارت کے دو مہینے اور چند روز بعد
جسدن کہ وہ بیماری کی حالت مین بہت بدحال تھا اوس مکار کا احوال سنکر بہت خفا ہوا اور اوسکی گرفتاری کا حکم دیا محمد امین خان
کو ایلاوس کی بیماری تھی اور یہ بیماری قولنج کی بڑی قسمون مین سے ہے اتفاق سے اوس دن یہ بیماری نہایت زیادہ ہوئی ابھی
اوسکے پیادے واپس آئے دوسرے دن آٹھ پہر تاکید کی رات کو محمد امین خان کی بیماری دمبدم بڑھنے لگی صبح ہونے تک
مرگ ہو گیا اسکی بیماری کی خبر بادمی علیخان او نمود کے اور چیلے دمبدم اوسے پہونچاتے تھے پہلے اوسکا ارادہ بھاگ
جانے کا تھا جب اوسکا حال بہت تباہ سنا خاطر جمع سے اپنے چیلون اور فقیرون کو بلوایا اور صبح ہوتے ہی اوسکے نزع کی خبر سنکے
گھر سے نکل اوس مسجد مین آبیٹھا جو اوسکے دروازے کے سامنے تھی اور فقیر اور اوسکے چیلے جمع ہو رہے تھے قمرالدین خان نے
اپنے باپ کا ایسا حال دیکھکر عورتون کے وسوسے لانے اور ڈرانے سے بہت گھبرایا اور اپنے دیوان کو اوسکی نذر کے لیے
پانچہزار روپیے دیکر تقصیر معاف کروانے اور گنڈا تعویذ مانگنے کی خاطر بھیجا وہ یہ حال سنکر ڈینگ مارنے لگا اور بڑھ بڑھ کے
باتین مار کہتا تھا کہ اس کافر کے جگر مین مین نے ایک ایسا تیر مارا ہے کہ اب اسکا بچنا ممکن نہین اور مین تو اس مسجد مین شہید

ہونے کے واسطے آبیٹھا ہون جیسا میرا دادا مسجد مین شہید ہوا تھا اور اگرچہ مین شہید ہونے والا نہین کیونکہ ایک بار شہید ہو چکا ہون اور اس سے گویا اوسکا مطلب اسقاط حمل حضرت محسن سے تھا۔ اسمین قمر الدین خان کا دیوان آپونہچا اور روپیکی تھیلیان اوسکی نذر کرکے عفو تقصیر چاہا اوسنے بہت منتون کے بعد نذر قبول کرکے فقیرون کو وہ زر لٹا دیا اور ایک تعویذ دیکر کہا کہ شاید تیرے پہونچنے تک وہ جیتا نہ بچے دیوان نے رستے مین سنا کہ محمد امین خان مر گیا جب محمد امین خان کے مرنے کی خبر نمود کو پہونچی بہت خوش ہوکر مسجد سے اوٹھکے اپنے گھر کو آیا اور اوسکی کرامات سارے شہر مین مشہور ہوکر بیوقوفون کا اور اعتقاد بڑھا دو تین برس بعد نمود نے انتقال کیا +

اوسکا بڑا بیٹا جسکا نام نمود تھا اپنے باپ کی جگہہ بیٹھا اوسکا باپ اپنے جیتے جی دوجی بار اور چیلون کا حصہ کر گیا تھا تاکہ یہ بھید چھپا رہے پر اوسکے مرتے ہی لالچ کے سبب دوجی بار اور نما نمود اوسکے بیٹے مین جھگڑا اٹھا ہر چند دوجی بار نے آرزو منت سے کہا کہ مین کوئی دن کا مہمان ہون مجھسے جھگڑا خوب نہین مگر نما نمود کے باپ کا ایسا اقتدار اور تسلط ہو گیا تھا کہ سب آدمی اوسکی مت مین آگئے تھے اور کسیکے پھر جانے کا گمان بھی نہ تھا یہ سمجھکر اوسنے دوجی بار کے کہنے پر کان نہ دھرا + دوجی بار کہ ان سب باتون مین شریک تھا اور اوسکے سارے بھید اوسپر ظاہر تھے اوسکی اس بے ایمانی سے لاچار ہوکر جسان بہت سنے فریبون کے سامنے اس سب مکر کو ظاہر کر سب منصوبے جو اس مذہب کے قائم کرنے کے لیے بنائے گئے تھے سب کو دکھلائے اس مذہب کی سب قلعی کھل گئی اور بالکل بے رونقی ہو گئی اور رفتہ رفتہ اوسکی اولاد اور پیروون مین سے مرتے مرتے صرف ایک شخص نما نمود یا اپنی عورتون سمیت ۱۱۹۳ھ ہجری مین مرشد آباد مین موجود تھا اور وہان کے امیرون کی مدد سے اپنی اوقات بسر کرتا تھا +

بیان وفات محمد امین خان وزیر اور تقرر نیابت وزارت بعنایت اللہ خان عالمگیری

۱۷۲۱ء اعتماد الدولہ محمد امین خان وزیر الممالک بہادر ظفر جنگ قولنج کے عارضے سے بیمار تھا ۱۱۳۳ھ مین اس جہان سے رخصت ہوا تین مہینے اور بیس روز وزیر رہا کہتے ہین کہ اوسکو اہلبیت سے کمال دشمنی تھی +

۱۷۲۱ء محمد امین خان کے مرنے کے بعد ۱۱۳۳ھ مین مطابق تیسری سنہ جلوس کے عنایت اللہ خان عالمگیری کو بدون مقرر ہونے وزیر کے بادشاہ کے یہان سے نیابت وزارت کا خلعت ہوا +

ملکہ زمانیہ دختر فرخ سیر سے محمد شاہ کا بیاہ ہونا

۱۷۲۱ء ۱۱۳۴ھ مین انیسوین صفر کو محمد شاہ بادشاہ کی شادی فرخ سیر کی بیٹی سے بڑی دھوم دھام اور آرایش کے ساتھ ہوئی +

نظام الملک کا حضور شاہی مین آنا اور وزارت کے منصب پر مقرر ہونا اور بعض حالات جو اون دنون واقع ہوئے

نظام الملک نے جب دکھن کے ملکون کے بندوبست سے فراغت پائی اور کرناٹک کی حدود پر جو جھگڑے بکھیڑے پڑ رہے

تھے اون سے بھی دلجمعی حاصل کی شاہجہان اباد مین پہونچکر سنہ ۱۱۳۱ھ مین پادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور وزارت کا عہدہ سنہ ۲ ۱۷۱۶ع
پایا خلعت چار پارچہ اور قلمدان کی عطا سے سرفراز ہوا۔ پادشاہ کے بعضے امیر خصوصًا معز الدولہ حیدر قلی خان
نظام الملک کی رائے کے خلاف مالی ملکی کامون مین دخل دیتے تھے اس لیے پادشاہ نے نظام الملک کی رعایت کر کے حیدر قلیخان
کو اوسکے صوبہ گجرات کو رخصت کیا نظام الملک جو پرانا امیر اور مزاجدان اور عزت طلب تھا جب اوسنے اس رنگ عہدے کو
پایا چاہا کہ سلطنت کے سب کامون کا انتظام اپنی خاطر خواہ کرے بلکہ پادشاہ کو سنجیدگی اور خلق کی وضع اور دستور کا تعلیم
خلق اللہ کے معاملات مین بتاتا رہتا پر پادشاہ کو جو اپنی دولت اور جوانی کا غرور رہتا اور لہو و لعب کی طرف طبیعت بہت
لگتی تھی اس سبب اوسکی تعلیم پسند نہین آتی تھی اور اور امراء اعلی بالخصوص صمصام الدولہ پادشاہ کے حضور مین نظام الملک کے
رہنے کو اپنی بے رونقی سمجھتا تھا اور اسی جہت دونون مین بدمزگی رہتی تھی آخر یہان تک ہوا کہ امیرون اور خواجہ
سراؤن کے بحضر کہنے سے حیدر قلیخان نے اپنی حد سے پاؤن بڑھایا۔ پادشاہ اور امیر کہ نظام الملک کو حضور سے
نکالنا چاہتے تھے حیدر قلیخان کی مہم کو اپنے ارادے کا وسیلہ سمجھکر یہ تدبیر ٹھہرائی کہ نظام الملک کی درخواست سے حیدر قلیخان
گجرات سے معزول کیا جاوے نظام الملک نے غرض کے مارے اس بات کو مان لیا سنہ ۱۱۳۲ھ مین گجرات کی صوبہ داری کی خلعت
حیدر قلیخان کی تغیری پر عنایت ہوا۔ دوسری طرف نظام الملک گجرات کو روانہ ہوا اسنے مین یہ تدبیر سوچی کہ کل سردار اور
حیدر قلیخان کی فوج کے افسرون کو اوسکی طرف سے پھیر کر اپنی طرف ملا لینا چاہیے یہ ارادہ ٹھہرا کر ایلچی اور خطوط بھیجکر حیدر قلیخان کے
درگاہان کو اپنی طرف مائل کیا چنانچہ شجاعت خان و رستم علیخان و مہر علیخان گجراتی اور اور سردار آزردہ دل ہو کر آپ کے آگے
ہو گئے اسمین نظام الملک گجرات کے قریب چہالود تک پہونچا۔ حیدر قلیخان نے یہ حال دیکھکر اپنے مین تاب طاقت نہ دیکھی
آخر آپ سے دیوانہ بن گیا اوسکے [illegible] دلی مین چھلا کر پادشاہ کے حضور روانہ ہوئے نظام الملک گجرات
مین پہونچا اور وہان کا انتظام کر کے اوس صوبے کو اپنے چچا حامد خان کو جو شاہزادہ جنگی مشہور تھا دیکر مالوہ کے بندوبست
کو چلا جو گردھر بہادر کے پاس تھا اور یہان کا بھی بندوبست سے دلجمعی کر کے عظیم اللہ خان اپنے چچا کے بیٹے کو وہان کی نیابت
دیکر پادشاہ کی طرف پھرا ادہر حیدر قلیخان حضور مین پہونچا حضور سے دن بیکار رہا نظام الملک کی غیبت مین پادشاہ نے اپنی مہربانی
کی اور اجمیر کا صوبہ دار مقرر کیا [illegible] حکم پاکر وہ راجہ اجیت سنگھ کی مہم پر لگا اور اوسپر زور کر کے اوسے بھگا دیا اور نظام الملک نے
پنجشنبہ کے دن پادشاہ کے حضور پہونچکر ملازمت حاصل کی۔

ہر ایک امیر کا ہر کام پر مامور ہونا اور روشن الدولہ اور ایک عورت کوکی لقب کا پادشاہ کے حضور دخیل و مقرب ہو جانا اور نظام الملک کا پادشاہ سے آزردہ ہونا اور امرا کا اس تنگ ہونا

اعتماد الدولہ قمر الدین خان محمد امین خان مرحوم کا بیٹا دوسرا بخشی اور غسل خانے کا داروغہ اور صمصام الدولہ پہلا بخشی اور روشن الدولہ
ظفر خان پانیپتی تیسرا بخشی اور سید صلابتخان چوتھا بخشی اور عزت الدولہ شیر افگن خان خانسامان اور اوسکے بعد اوسکا بھائی شاکر اللہ خان

صادق اور میر جملہ ترخان صدر الصدور اور خواص خزانچی حافظ خدمتگار خان خواجہ سرای عالمگیری اور اوسکے مرنے کے بعد روز افزون خان
اور خالصے کا دیوان راجہ گوجرمل اور اوسکے بعد شرف الدولہ ارادتمند خان اور اوسکے بعد راجہ بخت مل اور دیوان تن شیخ سعد اللہ
اور پہلا میر آتش حیدر قلیخان اور اوسکے بعد سعد الدین خان اور پھر حیدر قلیخان اور اوسکے بعد مظفر خان صمصام الدولہ کا بھائی اور
خواصون کا داروغہ یمان الملک سعادت خان اور اوسکا نائب احمد قلیخان اور میر تزک اول امین الدولہ اور دوسرا داود خان اور
گرزبرداروں کا داروغہ مبارز خان اور اسی طرح ارکان سلطنت سے ہر ایک کے نام پر ایک کام مقرر ہوا لیکن روشن الدولہ نے بادشاہ
سے بہت رسائی پیدا کر لی تھی اور رشوتین لیکر لوگون کی کارروائی کرتا تھا اور شاہجان محمد درویش کی بیٹی جو کوکی کر کے مشہور
تھی بادشاہ کی بہت مقرب ہو گئی تھی چنانچہ بادشاہ کا قلمدان اوسکے سپرد تھا اور بادشاہ کی طرف سے حاجتمندون کی
عرضیون پر دستخط کرتی تھی اور بادشاہ عیش و عشرت مین مشغول ہو کر سلطنت کے کامون مین مطلق دل نہین لگاتا تھا اسی
سبب ہر ایک سردار بلکہ تمام آدمیون کے دل سے اوسکا خوف جاتا رہا آخر نظام الملک نے دربار کی آمد و رفت موقوف
کی اور منصب وزارت کے چھوڑنے پر آمادہ ہو کر اپنی دار الحکومت گجرات کے جانے کا ارادہ کیا ۔ محمد شاہ اور امرا نے اس
حال کی کچھ خبر پائی اور وے اس فکر مین ہوے کہ کسی ڈھب یہہ ہم سے خوش ہو کر چلا جاے اور اوسنے بھی ان
شخصون کا ارادہ جان لیا اور اس بات کو غنیمت جانکر بعض وسیلون سے ظاہر مین کدورت رفع کی اور نظام الملک نے
پھر بادشاہ کی ملازمت حاصل کی ٭

بادشاہی امرا کا مبارز خان صوبہ دار برہانپور کو بہکا کر آصف جاہ کے ملک مین شور و شر برپا کروانا اور آصف جاہ کا دکن مین جانا اور مبارز خان کا مقتول ہونا اور قمر الدین خان کو وزارت ملنا ٭

بادشاہ کے امیرون نے آصف جاہ کی آزردگی پر اطلاع پائی اور بادشاہ کا ایک خاص شقہ بہت پوشیدگی سے مبارز خان
برہانپور کے ناظم پاس اس مضمون سے بھیجا کہ اگر بن سکے تو نظام الملک کے گماشتون سے صوبہ چھین لے اور عنقریب دکن
کی نظامت کا فرمان مرحمت ہوگا آصف جاہ نے انکی بات مان کر اوسے بہانے سے کہ شاہجہان آباد کی آب و ہوا مجھے
ناموافق ہے اور مراد آباد کی ہوا میرے مزاج سے بہت موافق ہے شکار کرنے کے لیے بادشاہ سے رخصت لی کچھ دن بعد
دکھن کی طرف روانہ ہو کر وہان پہنچا اور لڑائی کے سامان کی طیاری مین لگا ۔ مبارز خان نے فتح کے وہم اور دنیا کے لالچ
اس بھید سے مین آ کر ابراہیم خان داود خان جی کے بھائی اور شیخ نظام کے بھائیون اور شیخ منہاج ان سب دکن کے
سردارون کے ساتھ جو آصف جاہ سے دلی دشمنی رکھتے تھے فساد اوٹھا کر بخوبی لشکر مرتب کیا آصف جاہ مبارز خان
کے ارادے پر خبر پا کر اوس سے لڑائی اور مقابلے کے لیے چلا اور سنہ ۱۱۳۷ھ مین دونون لشکرون مین بہت لڑائی ہوئی اور آخر سنہ ۱۷۲۴ع
مبارز خان اپنے بیٹون سمیت لڑائی مین مارا گیا اور آصف جاہ کی فتح ہوئی آصف جاہ نے ایک تاریخ فتح کے ہونے مین

لکھکر اور کچھ اشرفیاں مبارکباد کی نذر کے طور پر اور کچھ مرے ہوؤن کے مال ضبطی کے طور پر بادشاہ کے حضور مین بھیجے اور آپ
بفراغت تمام دکن کے سب صوبون پر قابض ہوکر کمینے امیرون بادشاہ کے عاجز کرنے مین لگا اور نظام الملک کے کوچ کے بعد
قمر الدین خان جملۃ الملک کا خطاب پاکر وزیر ہوا اور نظام الملک کی مرضی دریافت کرکے اوسنے وزارت کو قبول کیا ۞

آصف جاہ کا اپنے چچا حامد خان کو تمرد و عناد پر آمادہ کرنا او قطب الملک عبد اللہ خان کا قید مین مرنا

آصف جاہ نے جب مبارز خان پر فتح پائی اور بادشاہ کی عداوت اور امیرون کا چال دیکھا خصوصًا مبارز خان کی لڑائی مین
اوسپر کچھ کچھ بھید کھل گئے تھے اوسنے نیلاجی اور کنیاجی مرہٹے کے سردارون کو اپنے چچا حامد خان کے ساتھ جو گجرات کا صوبہ دار تھا
متفق کرکے بادشاہ سے پھر جانے کا اشارہ کیا حامد خان اوسکے کہنے سے حضور کے جاگیر دارون اور فوجدارون کے گماشتون کو
بیدخل کرکے خود سری کا دعوی کرنے لگا۔ بادشاہ نے تورانیون کا بہت سا ہجوم دیکھکر قطب الملک کو قید سے چھوڑنے کا
ارادہ کیا یہ خبر سنکر دشمنون نے فریب سے اوس بیچارے کو زہر دیکر مار ڈالا ۞

مبارز الملک سربلند خان کا حامد خان کی تنبیہ پر مامور ہونا

قطب الملک عبد اللہ خان کے مرنے کے بعد مبارز الملک سربلند خان کابل کا معزول صوبہ دار امیرون اور خاص و عام کی صلاح
کے مشورے سے حامد خان کی تادیب کے واسطے مقرر کیا گیا سنہ ۱۱۳۳ھ مین گجرات کی صوبہ داری بتغیری نظام الملک کے اور سنہ ۱۷۲۱ء
ایک کروڑ روپیہ مدد کے طور پر خزانے سے پاکر گجرات کے چھین لینے اور حامد خان کی تنبیہ کے واسطے بادشاہ کے حضور سے
مقرر ہوا اور اوسکی استدعا کے موافق سید نجم الدین علیخان قطب الملک کا بھائی قید سے خلاص کیا گیا یہ دونون بادشاہ سے
رخصت ہوکر ایک شائستہ فوج سے روانہ ہوے مبارز الملک نے نیابت کی سند شجاعت خان گجراتی کے پاس بھیجی حامد خان کہنا
نام ایک مرہٹے کو اپنے ساتھ لے لڑنے کے لیے طیار ہوا شجاعت خان حامد خان سے لڑکر مارا گیا رستم علیخان کہ سورت کے بندر کا
حاکم تھا جب اوس نے اپنے بھائی شجاعت خان کے مرنے کی خبر سُنی اور حامد خان سے لڑائی کے ارادے پر آکر دریا کے کنارے پر
دونون لشکر ملے آخر رستم علیخان بھی لڑائی مین قتل ہوا اور حامد خان نے فتح پائی مبارز الملک جو اکبر آباد کے دورا ہے پر ٹھہرا ہوا تھا
یہ خبر سنکر بہت گھبرایا آخر حسب الحکم وہ تو گجرات کی طرف اور راجہ گردھر بہادر نظام الملک کی تغیری پر مالوے کی صوبہ داری پاکر
روانہ ہوے اور بادشاہ نظام الملک اور سب تورانیون کے گروہ سے بدگمان اور آزردہ ہوکر اونکی طرف سے دل مین کینہ رکھنے لگا اور
بعضی صوبہ داری اور آور خدمتین اعتماد الدولہ قمر الدین سے لیکر اورون کو اونپر مقرر کیا اور مبارز الملک اپنے صوبے کے
بندوبست کرنے کے لیے رخصت لیکر صوبے کے انتظام مین لگا اور سربلند خان نجم الدین علیخان سمیت گجرات کی طرف گیا
حامد خان جو مرہٹون سمیت شکست پاکر نظام الملک کے پاس گیا دوسرے برس نظام الملک نے مرہٹون کو سربلند خان سے
لڑنے کی حرص دیکر اور حامد خان کے شریک کرکے گجرات کی طرف بھیجا جب وہ گجرات کی سرحد مین پہنچے تب اوس سے
اور مرہٹون سے بہت سی سخت لڑائیاں ہوئین تا نجم الدین علیخان اور خانہ زاد خان سربلند خان کے بیٹے نے ساتھ ٹھہر کر

سوار اور پیادے سے بہت مرہٹون کو مار کر باقی کو بھگا دیا اور نربدا ندی تک اونکا پیچھا کیا اور گجرات کی حدود سے
اونھین باہر کیا

جو مبارز الملک کے ساتھ بہت فوج تھی اور ہر مہینے پانچ لاکھ روپیہ بادشاہ کے حضور سے آیا کرتا تھا جب بادشاہ
کو اوسکی فتح کی خبر پہونچی تو صمصام الدولہ کی صلاح سے حکم ہوا کہ جو فوج زیادہ ہی وہ برطرف ہو اور وہ جو پانچ لاکھ روپیہ ماہ بماہ
سربلند خان کے پاس بھیجا جاتا تھا وہ بھی موقوف ہوا

روشن الدولہ اور کوکی اور شاہ عبد الغفور کی قدر و منزلت مین کمی پڑنا

روشن الدولہ بہادر مین اگرچہ اچھی اچھی صفتین تھین پر رشوت جو لیتا تھا اس سبب سے آدمیون مین بدنام ہو گیا تھا
اور اسی بابت بادشاہ کی بھی اوس پر خفگی ہوئی محاسبے سے حضور مین تصدیق ہوئی سے دو کرور روپے اوسکے ذمے نکالے اور آخر اوسکو کار
مین داخل کرنے پر تھے اور بادشاہ کی نظر سے گرا اور شاہ عبد الغفور جو تورانیون کی جماعت کا معتقد علیہ تھا اور بادشاہ کے یہان اونکا
بڑا اعتبار تھا اور خالصے کی امینون کی موقوفی بحالی کا مختار تھا مگر رشوت لینے کے سبب وہ بھی مرتبے سے گرا اور بادشاہ کے غضب
مین آ کر قید ہو کے بنگالے کو بھیجا گیا اور اوسکے گھر ضبطی مین دو کرور روپیہ نقد اور اور اسباب جو نکلا وہ سب خزانے مین داخل ہوا اور
کوکی بھی کہ بہت اختیار رکھتی تھی ان دونون کا سا اوسکا بھی حال ہوا یعنی محل سے نکالی گئی اور سب کاروبار خرچ کا صمصام الدولہ
خاندوران خان کے سپرد ہوا جب صمصام الدولہ کو یہ سب اختیار حاصل ہوا تو اوسنے مبارز الملک سربلند خان کو جو روشن الدولہ کے
وسیلے سے تھا موقوف کروا کر راجہ ابھے سنگہ راٹھور کو گجرات کی صوبہ داری دلوا کر تاکید کی کہ جلدی سے گجرات مین پہونچکر سربلند خان
کو حضور مین روانہ کرے ابھے سنگہ نے اس غرور سے کہ قدیم سے میرا خاندان بہت عمدہ ہی اپنے نائب کو گجرات مین بھیجا سربلند خان نے
اوسکے نائب کو بہت سی گوشمالی دیکر پھیر دیا پھر اوسنے دوسرا نائب بھیجا وہ بھی ایسا ہی پھرا تب تو ابھے سنگہ نہایت پشیمان ہو کر بڑی جمعیت
چالیس ہزار سوار اور بہت سے سامان سے خود گجرات کو گیا مبارز الملک اوس سے بھی لڑنے کو طیار ہو کر مقابلے پر آیا اور باوجود اسکے
کہ زر و اسباب کم تھا پر ایک دفعہ ایسی بہادری کی کہ ابھے سنگہ لڑائی کھا کر تھوڑا پیچھے ہٹا مبارز الملک نے اسی قدر غنیمت جانا چونکہ
بادشاہ کی طرف سے اور آصف جاہ سے پشتی نہ تھی ناچار صلح مناسب جان کر راجہ ابھے سنگہ کی ملاقات کو گیا ابھے سنگہ نے بہت
حیرت کی اور استقبال کو آیا مبارز الملک کو بڑی عزت اور بزرگی سے لا کر مسند پر بٹھایا مبارز الملک نے امیرانہ اختلاط شروع کیا اور
کہا کہ ہمارے تمہارے تو قدیم سے دوستی ہی اور تمہارے چچا مہاراجہ اجیت سنگہ تو ہمارے پگڑی بدل بھائی تھے اور تم میرے
بھتیجے کی جگہہ ہو اور یہ جو لڑائی ہوئی سو فقط ناموس اور مردانگی کے سبب ہوئی تھی تم سے مجھے کچھ عداوت نہین اور غرض مجھے
بادشاہ کے کام سے ہی اور مین بھی اسی کام کے لیے اس ملک مین آیا تھا تمھین یہ صوبہ مبارک رہے اور یہان سے جو اسباب
کے اور گھوڑے روپیہ خرچ راہ کے واسطے اور کچھ نہین چاہیے ابھے سنگہ نے اس حکم کی بجا آوری کو اپنی سعادت جانی اور اسباب
فوراً مہیا کر دیا مبارز الملک نے نئی پرانی دوستی کے پکے ہونے کے بعد بیٹے کے سر سے پگڑی بدلی اور شاہجہان آباد کی طرف

روانہ ہوا صمصام الدولہ نے یہ خبر سنکر کہ ابھے سنگھ سے وہ لڑا اور حضور کی نافرمانی کی آزردہ خاطر ہو کر بادشاہ کو بھڑکایا کہ
سربلند خان پر خفگی کر کے گرز برداروں کو مقرر کرنا چاہیے کہ جس جگہہ اوسے پاوین وہان سے آگے نہ بڑھنے دین جب تک
کہ حضور سے اوسکا قصور معاف نہو چنانچہ دو سو گرز بردار مقرر ہو کر سو تو اجمیر کی راہ مین اور سو اکبراباد کے رستے پر پہونچکر اوسکے آنے
کے منتظر ہوے جب وہ اکبراباد مین پہونچا حکم حضور کے موافق اونھون نے اوسے ایک قدم آگے نہ بڑھنے دیا لاچار ہو کر
مبارز الملک حضور کے فرمان آنے اور بادشاہ کے قصور معاف کرنے تک اکبراباد مین ٹھہرا مبارز الملک کے ساتھہ کے سپاہی اپنی
تنخواہ کا تقاضا کرتے تھے برہان الملک سعادت خان جو اکبراباد مین صوبہ دار تھا اور بیشتر مدت تک مبارز الملک کے یہان نوکر تھا
اوس نے التماس کیا کہ اگر اس تنخواہ کا ادا کرنا میرے ذمے پر چھوڑا جاے تو مین اپنی بڑی سعادت سمجھون اس عالی ہمت پر یہ بات
گران معلوم ہوئی اور ادا کرنے سے انکار کر کے حرم سرا مین جو اوسکا خزانہ مخفی تھا اوس مین سے اشرفیان نکالکر سپاہ کی تنخواہ
تقسیم کی اور اوس جھگڑے کو مٹایا ✤

آصف جاہ کا مرہٹون کو ورغلانا اور ہندوستان کی تسخیر پر آمادہ کرنا

آصف جاہ نظام الملک نے مبارز الملک کی قدردانی مین جب بادشاہ کی یہ وضع اور امیرون کا یہ شعور دیکھا تو اوسنے
باجی راو کو جو راجہ ساہو کا سپہ سالار اور مرہٹون کی جماعت کا بڑا رئیس اور سیوا کی اولاد مین اور سوائی مشہور تھا راجہ گردھر
بہادر سے صوبہ مالوہ کے چھین لینے کے لیے اور گجرات کو ابھے سنگھ راٹھور سے چھڑانے اور اوس ملک کے لوٹنے کو بھڑکایا باجی
وغیرہ مرہٹے کے سردارون نے بہت سے لشکر سے راجہ گردھر بہادر اور ابھے سنگھ کے گماشتون پر چڑھکر دونون کو لوٹنا شروع
کیا راجہ گردھر بہادر نے لڑنے کو مستعد ہو کر فوج کی کمی کے باعث ہرچند بادشاہ اور امیر الامرا سے مدد چاہنے کو عرضیان بھیجین مگر
کچھہ فائدہ نہوا آخر وہ اسی لڑائی مین مرا اور دیا بہادر جو گردھر کی قوم سے تھا اوسکی جگہہ بیٹھکر لڑائی مین مصروف تھا اور بہتیرا
بادشاہ سے مدد کی درخواست کی مگر کچھہ نہو سکا آخر وہ بھی لڑائی مین مارا گیا سنہ ۱۱۴۰ ہجری مین محمد خان غضنفر جنگ بنگش ۱۷۲۷ع
مالوے کا صوبہ دار ہو کر اوجین مین پہونچا مگر مرہٹون کے زور سے اوسکی حکومت جمنے نپائی اور سنہ ۱۱۴۲ مین وہ صوبہ بعد تغیری ۱۷۲۹ع
بنگش کے راجہ جی سنگھ سوائی کے نام مقرر ہوا اور سنہ ۱۱۴۵ مین وہی صوبہ امیر الامرا صمصام الدولہ کی سعی سے باجی راو کو ملا اور ۱۷۳۲ع
ملک گجرات بھی ابھے سنگھ کے نواسے سے لیکر اوسی کے متعلق ہوا جب مرہٹے کی فوج نے گجرات اور مالوے پر تسلط پایا اور بادشاہ
سے اوسکا کچھہ تدارک نہو سکا تو اوس ملک مین بہت سی خرابیان پڑین اور سلطنت مین بھی کمال ضعف آگیا اور مرہٹے کے اور
سردارون کو بھی ملک لینے کی ہوس ہوئی اور ہوتے ہوتے قدم آگے بڑھا کے الہ اباد کے قریب تک آ پہونچا یہان تک کہ محمد خان بنگش
الہ اباد کے صوبہ دار نے بوندیلے کے ملک کا قصد کر کے اونکی اکثر جگہون کو دبا لیا بوندیلے کے راجا نے تاکید سے مرہٹون کی فوج
اور باجی راو کے سردارون کو کچھہ روپیہ اور ملک دینے کا وعدہ کر کے اپنی مدد کو لا کر غفلت کے وقت محمد خان بنگش پر جا پہونچے
بنگش گھبرا کر اونکے ہٹانے کو اوٹھا پر اونکا کچھہ نکر سکا اور سپاہ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے دو تین دن بعد جیت گڑھ قلعہ مین

فوج سمیت جا گھسا غنیم کی فوج جو بکثرت تھی اور ایک مدت تک گھیرے ہوئے جو سامان رسد تھا نبٹ گیا حلال اور حرام کچھ بھی خاطر نہ لا
جو ملا اسکو کھانے لگے اور نکلنے کو رستہ نہ ملتا تھا غضنفر جنگ کی جورو اور لڑکے جو فرخ آباد میں تھے بہتیرا بادشاہ اور امیروں سے
مانگتے رہے کسی نے اونکی نہ سنی آخر کو اوسکا لڑکا قائم جنگ اپنی قوم کی طرف رجوع لایا اور اوسکی عورت نے اپنے سر کی اوڑھنی
پٹھانوں کے پاس بھیجی اور بنگش کے چھوڑانے میں مدد کی درخواست کی پٹھانوں نے ہم قومی کے سبب جمع ہوکر قائم جنگ کو اپنا
سردار بنا کر غضنفر جنگ کے پاس پہونچ قلعے سے اوسے نکالکر الہ آباد میں پہونچا دیا بادشاہ کے امیروں نے بنگش کو بہ جرم کہ مرہٹے
اور بندیلے سے مغلوب ہوا لگا کر بادشاہ کا عتاب کروایا اور الہ آباد کی صوبہ داری سے موقوف کر دیا اور مبارز الملک کی تقصیریں
معاف کرواکے الہ آباد کی صوبہ داری دلوائی چونکہ مرہٹے کا فساد ارکان سلطنت کے ضعف کے باعث اور آصف جاہ کی شہ سے
روز بروز بڑھتا تھا غنیم تھوڑے دنوں میں گوالیار کے قلعے تک پہونچکر اور اقتدار اسکا دم بدم بڑھکر امیر الامرا کی جاگیرین [illegible]
شریفہ کے محال لوٹنے لگے اور آخر اونکی لوٹ ایسی بڑھی کہ وہ اکبر آباد اور اجمیر کے محالات متعلقہ تک لوٹنے لگے امیر الامرا صمصام الدولہ
نے لیس ہوکر اپنے بھائی مظفر خان میر آتش کو مرہٹے کی تنبیہ کے واسطے حضور سے خلعت اور رخصت دلوائی وہ سپہ سالار بہت سی
سامان اور لشکر لیکر روانہ ہوا مرہٹوں کی لڑائی کا ضابطہ بطور قزاقی اور چپاولی کے ہے راستے میں کہیں ایسے لڑائی نہ ہونے پائی
اور مظفر خان سرونج تک جاکر ٹھہرا مرہٹے نے اوسے کئی مہینے گھیرے رکھا اور اونکی رسد بندی کر دی مظفر خان بادشاہ اور اپنے بھائی کا
انتظار کر رہا تھا آخر بادشاہ کے یہاں سے لوٹنے کا حکم آیا مظفر خان خدا کا شکر بجا لاکر حضور کو روانہ ہوا اور سنہ ۱۱۴۴ھ میں بادشاہ کے سنہ ۱۷۳۱ء
حضور میں پہونچکر تسلیمات بجا لایا بادشاہ کے حضور سے جواہر کا لٹکن مرحمت ہوا اسی سال امیر الامرا صمصام الدولہ اور اعتماد الدولہ
قمر الدین خان چین بہادر مرہٹے کی تنبیہ کے واسطے رخصت ہوئے اور مظفر خان کی طرح یہ بھی پھر کر چلے آئے ۔ اور اسی سال مرہٹوں
نے قصبہ سانبھر کو جو [illegible] کو سپرد تھا لوٹا اور وہاں کے فوجدار نجم الدین نام کو لوٹ کر فقط جو کپڑے پہنے ہوئے تھا وہ پہنے ہی چھوڑ دیا
اور وہاں [illegible] نے غیرت کے مارے اپنے کنبے قبیلے کو مار کر خوب جوہر دکھائے جبتک بن سکا مرہٹوں سے لڑا اور آخر گھائل
ہوکے اپنے گھر کے دروازے پر گر پڑا

امیر الامرا صمصام الدولہ خاندوران خان اور وزیر الممالک اعتماد الدولہ قمر الدین خان کا مرہٹوں کی تنبیہ کے واسطے مامور ہونا

اگرچہ محمد شاہ نے یادگار خان کشمیری کو جو بہت فصیح اور امیر الامرا کے رفیقوں سے بہت ہوشیار تھا مرہٹے سے صلح اور قصور کا
انہیں تابعدار کرنے کو راجہ جیسنگہ سوائی کے وسیلے سے بھیجا اور صوبہ داری گجرات اور مالوے کی بھی انہیں دیتے تھے مگر مرہٹے
کو بادشاہ کی باتوں کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا اور ان دو صوبوں کے ملنے سے اونکی حرص نہ بجھی بلکہ اور بھی مغرور ہوکر گستاخیاں کرنے لگے
اسواسطے سنہ ۱۱۴۹ ہجری میں امیر الامرا صمصام الدولہ خان دوران خان بہادر منصور جنگ اور اعتماد الدولہ وزیر الممالک قمر الدین خان بہادر نصرت جنگ سنہ ۱۷۳۳ء
بہادر کو ایک ایک بالابند حضور سے عنایت ہوا اور مرہٹے کی تنبیہ کے لیے یہ دونوں سردار لڑائی کے سازوسامان سے روانہ ہوئے

امیر الامرا کی کوچ شاہجہان آباد سے نکلکر اونسے لڑنے کو مستعد رہا اور وزیر الممالک اجمیر کے راستے مین غنیم کا منتظر رہتا تھا اور بادشاہ کے حکم سے محمد خان بنگش بھی فرخ آباد سے اگر مرہٹون کا وقت تک رہا تھا پر ان تینون مین سے کسیکی تاب نہ تھی جو خود مرہٹون پر چڑھ جاتے اور نظام الملک آصف جاہ جو صمصام الدولہ اور بادشاہ سے آزردہ ہوکر دکھن کو چلا گیا تھا ان فسادون کے مٹانے مین کچھ توجہ نکرتا تھا بلکہ اور بادشاہ کی حقارت چاہتا تھا اور بادشاہ جو اوسکی طرف سے بدگمان ہو رہا تھا اور دوسرے امیر الامرا کی دشمنی کے سبب آصف جاہ سے رجوع نہین لاتا تھا بلکہ سارے تورانیون سے اس قدر بدگمان ہو گیا تھا کہ کسیکو مدد کے واسطے نہین بلاتا تھا ان سببون سے دن رات یون ہی کٹتے تھے اور بادشاہ کے امیرون مین سے بعضے تو کچھ بہبودی کر ہی نہ سکتے تھے اور بعضون مین اتنی لیاقت ہی نہ تھی اور بعضے مثل عمدۃ الملک وغیرہ کے امیر الامرا کی ناخوشی کے سبب کوئی بات اوسکی مرضی کے خلاف عرض نہین کرتے تھے اور اگر عمدۃ الملک مبارز الملک سربلند خان سے کچھ گفتگو کیا کرتا تھا مگر بادشاہ امیر الامرا کے خوف سے کوئی بات اوسکی مرضی کے خلاف نہین سنتا تھا اور بادشاہ اور صمصام الدولہ ہی مین خط و کتابت کی راہ سے باہم صلاح اور مشورے ہوا کرتے تھے اور ہر صوبہ دار چاہتا تھا کہ آپس مین صلح ہو جاوے + امیر الامرا نے جب انکا ٹھہرنا اپنی طاقت سے باہر دیکھا تو صلح یا لڑائی کا اختیار کرنا مناسب جانا اور سنے بھی بہت سے صلاح اور مشورے کے بعد اور معاملے کے فیصل ہونے کو ناتمام رکھکر شاہجہان آباد کو پھر آنا بہتر جانا اس عرصے مین خبر پہنچی کہ مرہٹے کی تنبیہ جیسی چاہیے برہان الملک سعادتخان بہادر نے کی اور کچھ امیرون کو اس سے اطمینان ہوا +

برہان الملک کا غنیمون سے لڑکر اونھین قتل کرنا اور امیر الامرا کی شرارت سے اس امر کا بھی بگڑ جانا

برہان الملک سعادتخان بہادر جنگ باوجود اسکے کہ اودہ کا صوبہ دار اور بادشاہی خواصون کا داروغہ تھا اور ان تینون امیرون سے فوج اور مقدور مین بہت کم تھا مگر مردانہ اور غیرت مند اور دانا تھا اور بڑا عالی ہمت اور نام حاصل کرنے مین بہت سعی کرتا تھا مرہٹون کی سرکشی سے بہت تنگ ہو گیا اور باوجود اسکے کہ اوسکی حد فقط گنگا کے اوس طرف تک تھی اور دکھن والون سے کچھ سروکار نہ تھا پر صرف ذاتی غیرت سے مرہٹون سے لڑنا دل مین ٹھانکر فوج اور لڑائی کا سامان جمع کرکے اپنے داماد ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ کو اپنے ہمراہ لے اپنے ملک سے روانہ ہوا اور گنگا کے اس پار اوترا اور سنہ ۱۱۴۸ھ مین یکایک ملہار سے جا لگا جو باجی راو کا بڑا سردار تھا اور اسنے بادشاہی ملک کا لوٹنا شروع کیا تھا اکثر محالون کو جلاکر خاک مین ملا دیا تھا ایسا مارا کہ بہتون کو تو قتل کر ڈالا اور تین بڑے بڑے سردارون کو قید کرکے چار کوس تک اونکا پیچھا نچھوڑا اور کٹا کرتے کرتے آدمیون کی لاشون کے ڈھیر کر دیے راو ملہار زخم کھاکر بے سر و پا بھاگا اور جو لوگ کہ بھاگے اوس وقت ایسے بدحواس ہو گئے کہ جہان جمنا پایاب تھی وہ گھاٹ تو بھول گئے اور گہرے پانی مین جا پڑے دریا کے عمیق ہونے کے سبب بہت سے ڈوب گئے اور راو ملہار تھوڑے آدمیون سے نیم مردہ شاید باجی راو کے پاس گیا جو گوالیار کے متصل قصبہ کوٹلہ مین تھا اور برہان الملک اوسکے پیچھے پیچھے جلد جاتا تھا تاکہ جہان باجی راو ملے اوس سے لڑکر ہندوستانیون کی شرم رکھ لے

چنبل دریا کے اِس طرف اونکا کہین کھوج نہ تھا اپنے لشکر مین تیسرے دن منادی کی کہ سب سوار چار دن کا کھانا لیکر ہتھیار بند ہمراہ ہون اور آپ بھی ضروری کھانا ساتھ لیکر ارادہ کیا کہ فوج لیکر چنبل دریا کے کنارے پر پہونچ اونھین پامال کرے ٭

غنیم کی تنبیہ برہان الملک کے ہاتھ سے اشارت صمصام الدولہ ملتوی رہ جانا اور غنیم کا شاہجہان آباد تک پہونچ جانا اور پادشاہی امرا کا گھبرا کر صلح چاہنا

جب امیر الامرا نے برہان الملک کی دلیری اور غنیم کی مغلوبی کا حال سنا بہت ہی شرمندہ ہوا اور یہ چاہا کہ اسکے ساتھ اپنے تئین بھی نیکنام کرے تا اور جو بن سکے اوسکو اپنی طرح بدنام کرے اِس لیے پے در پے سانڈنی سوارون کے ہاتھ برہان الملک کے پاس کیے خطوط بھیجے کہ مین بھی قریب آتا ہون میرے آنے تک ٹھہرنا بہت جلدی نہ کیجو ہم اور تم دونون اکٹھے ہوکر دشمنون کو پامال کرینگے برہان الملک واقف ہوسکے نہی کو تھا کہ امیر الامرا کے خطوط پر خطوط آنے شروع ہوے اِس سبب سے توقف کیا دو تین دن بعد امیر الامرا بھی آن پہونچا اِن دونون کی ملاقات ہوئی اور آپس کی ضیافت کرتے کراتے چھ سات روز لگ گئے اور وہ جو برہان الملک کی طرف سے چڑھائی کا دشمنون کے دل مین ہول بیٹھ رہا تھا اِس توقف ہونے مین وہ نڈر ہوگئے اور شاہجہان آباد کو فوج سے خالی جانکر اِسی طرف دوڑے اور باجی راو اوسکا سپہ سالار تغلق آباد مین پہونچکر شاہجہان آباد کے آدمیون کو کیا مسلمان اور کیا ہندو جو کالکا کی پوجا کو وہان اکٹھے ہوے تھے سب کو لوٹ کر رات کو قبر خواجہ قطب الدین کے نزدیک آکر بدھ کے دن مینا بازار کو لوٹا اور پھر قصبہ بالم کو تاراج کیا شہر کے باشندون کو اِس کھٹ سے اور گانون کو دیکھکر نہایت خوف ہوا پادشاہ نے اوس وقت جو کچھ تھوڑے سے امیر حاضر تھے انھین مرہٹون کا پیچھا کرنے کا حکم دیا امیر خان اور راجہ بخت مل اور میر حسن خان کوکلتاش اور تہور خان روشن الدولہ کا بھائی اور عبد المعبود خان قاضی کی سرائے اور تال کٹورے کے پاس صفین آراستہ کر دشمنون کے مقابل کھڑے ہوے اون مین میر حسن خان باوجود اسکے کہ عمدۃ الملک اوسے منع کرتا رہا تھوڑی دور آگے بڑھا مرہٹون نے اوسے چارون طرف سے گھیر لیا اور تیر اور تلوار کا وار اوس پر کرنے لگے اوسکے ساتھیون مین سے ایک شخص گھایل ہوکر میدان سے بھاگا اور امیر خان کے پاس پہونچکر طعن و تشنیع کرنے لگا کہ کھڑے ہوے کیا دیکھتے ہو سید امام مارا جاتا ہے امیر خان نے ایسے وقت بھی ظرافت سے جواب دیا کہ ہمین بارہ ہی امام بس ہین اگر تیرھوان امام مارا جاے تو کچھ غم نہین غرضکہ حسن خان کچھ تھوڑے سے زخمی آدمیون سے میدان سے پھر کر صحیح سلامت آیا اور بہت سے اوسکے ساتھی مارے گئے اور جو تلوار کی باڑھ سے بچے بے سواری اور ہتھیار برہنہ تن اپنے گھرون مین گئے اور امیر خان اور اور سردار شام تک اپنے ہی مقام پر کھڑے رہے رات کو اپنے اپنے خیمون مین گئے اور اعتماد الدولہ قمر الدین خان جلد پہونچکر شام کے وقت مرہٹون سے کچھ ایک لڑا مرہٹے تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر ٹھہر رہے اور برہان الملک اکبر آباد سے آٹھوین ذیحجہ کو منگل کے دن برابر کوچ کر کے بدھ کے دن دلی مین جا پہنچا اور اِس سبب سے کہ دوسرے دن کہ عید الضحی تھی مرہٹے کی دوڑ سے دوسرے دن دار الخلافہ کے قریب اوترا اور صمصام الدولہ بھی اوسکے پیچھے پیچھے آپہونچا اور تیسرے دن بنگش بھی ان لشکرون سے آملا جو غنیم نے برہان الملک کی لڑائی کا مزا چکھا تھا اِن سب لشکرون کا اکٹھا ہونا سنکر اونکو ٹھہرنے کی تاب نہوئی ناچار وہان سے

چنانکہ قصبہ ریواڑی کو خوب لوٹا اور وہان سے جمنا دسے ڈٹا دیا اور اسی رستے ہوکر گجرات اور مالوے کو چلے گئے برہان الملک

کے سوا اور کسی سردار کو انکے پیچھا کرنے کی ہوس نتھی ہر ایک کچھ عذر بنا کر بیٹھ رہا لاچار ہوکر بادشاہ نے وزیر اور امیر الامرا کی

صلاح سے اس فساد کے دفع کرنے کو کچھ دینا مناسب جانا اور بادشاہ نے یہ بھی خیال کیا کہ یہ سب فساد نظام الملک کے

سبب سے ہوا ہے اور اسکا کچھ علاج نہو سکتا تھا اس لیے اوسکی دلجوئی کرتا تھا سنہ ۱۱۵۰ھ میں بادشاہ نے نظام الملک کو اپنے سنہ ۱۷۳۷ع

کئی ایک شقے بھیجکر اور آصف جاہی اور وکالت مطلق کا خطاب عنایت کرکے اور منصب ہشت ہزاری دیکر بہت سی لالچ دیکر

سے بلایا وہ اپنے بیٹے نظام الدولہ ناصر جنگ کو دکھن کے صوبون کی نیابت میں چھوڑکر حضور مین روانہ ہوا اوسکے آنے سے پیشتر

صمصام الدولہ امیر الامرا نے جلدی کرکے مرہٹون سے معاملہ کر لیا تھا تاکہ اس کام میں اوسکا قدم نہ بڑھے بادشاہ اور کسی دوسرے

میں پیشتر ظلم میں گھر رہے تھے پادشاہی حکم کے تابع اور بادشاہی امیرون کے زبان بردار تھے نظام الملک کا کہنا انمین سے

بادشاہی امیرون کی سستی اور نادانی اپنی آنکھ سے دیکھکر جیسا چاہا اپنی خاطر خواہ لکھوالیا چند روز بعد نظام الملک شاہجہان آباد

مین پہونچا اور بادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور غازی الدین خان نظام الملک کے بیٹے کو اکبرآباد اور مالوے کی صوبہ داری کا

خلعت جی سنگہ اور باجی راو کو موقوف کرکے عنایت ہوا اور نظام الملک بادشاہ کے حسب الحکم باجی راو کی تنبیہ کے واسطے مقرر

ہوکر اکبرآباد مین آیا اور محی الدین قلیجخان کو جو سعد اللہ خان وزیر کے پوتون اور آصف جاہ کے اقربا ون میں سے تھا صوبہ اکبرآباد

کا نائب کرکے آپ مالوے کے قصد سے کوچ درکوچ بھوپال میں جو مالوے کا علاقہ ہے پہونچا اور دکھن سے باجی راو بھی بہت سی

فوج لیکر استقبال کو آیا رمضان کے مہینے میں بھوپال کے اطراف میں دونون لشکر مقابل ہوئے دونون طرف سے لڑائی ہونے لگی

اسنے میں آصف جاہ کو خبر پہونچی کہ نادر شاہ ایران کا حاکم قریب آپہونچا ہے آصف جاہ نے لڑائی سے صلح کو بہتر جانکر جلدی

دلی کو مراجعت کی ؎

نادر شاہ کا کابل کی راہ سے ارکان سلطنت کی غفلت کے سبب شاہجہان آباد مین آنا

نادر خان کابل کا صوبہ دار بلکہ در پردہ اپنے کام میں غافل تھا ہمیشہ کتاب قرآن کی تلاوت میں مصروف رہتا اس سبب سے

ملک میں بالکل بے انتظامی تھی بادشاہ اور سردارون سے کوئی پرسان حال نتھا سبب نادر شاہ ایران کے ملکون پر مسلط

ہوا اوسنے اپنے ایک معتبر قزلباش کو خواجہ کریم برہان الملک کے ذریعہ سے ہوکر ہند کے امیرون سے ملا ہوا تھا ملکر پیشتر

محمد شاہ کے پاس بھیجا تھا جب خط پہونچا کر رخصت چاہی بہ لطائف الحیل ٹالا اور رخصت نہوئی آخر

نادر شاہ نے قندھار میں آکر اوسکے قلعے کو لے لیا اور پھر اوسنے محمد خان ترکمان کو جو عمدہ امیرون سے تھا سفیر

کرکے بھیجا اور سب پچھلی باتون کو دوہرایا پھر بھی کوئی پرسان نہوا ؎

نادر شاہ نے قوم افغان کو قتل اور قید کرکے حسین افغان کے قلعے کو جو بادشاہ بیگ قلعہ قندھار کہ وہان بیٹھا تھا

اور علماے اوراوسکے حدود کو اوسکے لوٹ کر بہت فساد مچا رہا تھا قید کرکے مازندران میں بھیجدیا اوسی وقت میں افغان

نادرشاہ کے خوف سے ہندوستان کو بھاگ کر یہان کے سردارون مین نوکر ہونے لگے علی محمد خان مشہور بہ روہیلہ ذات کا اہیر کہ ایک جاگیردار اور بہت صاحب شعور تھا رفتہ رفتہ ملک آنولہ اور سنبھل مرادآباد اور بریلی اور بداؤن وغیرہ پر قابض ہو گیا ۔

غرضکہ نادرشاہ نے قندہار کے قلعے کے تباہ کرنے کا حکم دیکر وہان کے آدمیون اور رہنے والون کو نادرآباد مین جسکو اوسنے اونھین دنون بسایا تھا رکھا اور کابل مین آکر وہان کے قلعدار کے پاس پیغام بھیجا کہ علی شاہ محمد کے ملک سے ہمکو کچھ کام نہین ہے یہ مدعین جو افغانون کی کمان مین اور کچھ آدمی بھاگ کر اونھین مل گئے ہین ہماری غرض انکی تخریب سے ہے تم کچھ [illegible] ذرہ ہماری مہماندری کرو اور نادرشاہ کا لشکر جہان افغانون کو پاتا قتل کرتا اور نادرشاہ نے اوس ایلچی کے [illegible] سے بہت دل مین آزردہ ہوا آخر بہت آدمیون سے زبانی کہکر شاہجہان آباد کو روانہ کیے وہ شاہجہان آباد مین پہونچے پادشاہ اور وزیر اور امیر الامرا کے حضور مین عرض کیا پر وہان انکی کون سنتا تھا بلکہ اونکی باتون کو ہنستے تھے [illegible] نادرشاہ کابل مین ٹھہرا جب یہ سنا کہ جلال آباد مین اپنے لشکر کے دس آدمی جنکو ایلچی کر کے شاہجہان آباد کو بھیجا تھا مارے گئے جلال آباد کو کوچ کر کے شہر قتل کیا اور لوٹا پھر وہان سے پشاور مین آیا ۔

ناصر خان کا کابل سے جا کر نادرشاہ سے لڑنا اور پھر زکریا خان حاکم لاہور کا نادرشاہ سے مقابلہ کرنا پھر اسکی اطاعت کرنا اور محمد شاہ کا شاہجہان آباد سے کوچ کر کے کرنال تک جانا ۔

ناصر خان صوبہ کابل کا جو اکہ کچھ فوج اوسکے پاس تھی لیکر [illegible] اس طرف [illegible] افغانون کو [illegible] نادرشاہ لڑائی کے ارادے پر [illegible] پہونچا نادرشاہ نے اوسے کہلا بھیجا کہ فلانے دن مین وہان آونگا تمہارے [illegible] کہ وہان [illegible] نادرشاہ نے [illegible] کے وقت افغانون اور ناصر خان کی فوج سے [illegible] اور ناصر خان کو جیتا ہوا [illegible] نادرشاہ کے پاس لے گئے [illegible] دنون بعد اوسکی [illegible] عزت ہوئی اور خلعت عنایت ہوا ۔

نادرشاہ پشاور مین [illegible] دریا [illegible] اٹک [illegible] کشتی مین سوار ہو کر اوترا اور لاہور کے [illegible] زکریا خان لاہور کے حاکم نے راوی دریا کے کنارے نادرشاہ سے لڑنے کے ارادے سے فوج جمع کی نادرشاہ کی فوج [illegible] پیادہ [illegible] شہر کے متصل ٹھہری لاہور کے حاکم کے اکثر ساتھی بھاگ گئے اور وہ خود قلعہ نشین ہوا اور بعد [illegible] نادرشاہ کے پاس پہنچکر امان چاہی اور نادرشاہ کے حضور مین آکر عزت اور خلعت پائی نادرشاہ ایک جماعت کو لاہور کے قلعے مین رکھکر آپ شاہجہان آباد کی طرف چلا اور محمد شاہ کو ایک مدت ہو گئی کہ امیرون اور لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر شہر [illegible]

آہستہ آہستہ چلتا تھا اور قریب دو مہینے کے شاہجہان آباد سے کرنال تک جو چار منزل کی مسافت ہی پہونچکر ٹھہر کے کنارے اوترا اور توپخانے کو لشکر کے گرد جمکر توپوں کو باہم زنجیر بند کر کے قلعے میں بیٹھ رہا اور نادر شاہ نے دو تین مرتبہ آگے سے ہندوستان کے پہونچنے تک محمد شاہ کے پاس پیغام بھیجا کہ ہمارے ایلچی محمد خان کو روانہ کرو پر محمد شاہ ایلچی کو اپنے پاس رکھکر رخصت نہیں کرتا تھا اوس وقت نہیں معلوم کہ ایلچی کے رکھنے سے کیا غرض تھی اور صمصام الدولہ نے راجہ جی سنگھ سوائی اور راجپوتانے کے راجاؤں کو جنکی جوانمردی اور رفاقت کا بڑا اعتماد رکھتا تھا اس لڑائی میں اپنی مدد کے لیے بہت جلد بلایا مگر کوئی اپنی جگہ سے نہ ہلا آج کل آج کل کرتے رہے امرا کو برہان الملک کے پہونچنے کا کمال انتظار تھا اور نادر شاہ اپنی فوج سمیت کتنا ہی قریب آ پہونچا تھا پر بادشاہ کے لشکر میں سے کسی ایک کو خبر نہ تھی کہ نادر شاہ کی فوج کہاں تک آن پہونچی ہے اوس وقت معلوم ہوا کہ محمد شاہ کی فوج کے کچھ گھسیارے وغیرہ گھاس لینے آگے تھے اونمیں سے کچھ زخمی ہوئے کچھ مارے گئے تب ایکا ایکی شور مچ گیا اور لشکر میں تہلکہ پڑ گیا کہ نادر شاہ آیا نادر شاہ آیا +

لڑائی کے بعد نادر شاہ اور محمد شاہ کی ملاقات ہونا اور نادر شاہ کا پھر ولایت کو لوٹنا

برہان الملک انہیں انتظاروں میں بادشاہ کے حضور حاضر ہوا اور اپنے خیمے ڈیرے کے پہونچنے کے انتظار میں تھا کہ اتنے میں خبر لگی کہ نادر شاہ کی بعضی فوج اوسکے خیمے پر دوڑ کر آدمیوں کو لوٹتی اور قتل کرتی ہے برہان الملک نے یہ خبر سنکر گھبرا کے صمصام الدولہ سے کہلا بھیجا کہ میں اپنی فوج اور اسباب بچانے کے لیے جاتا ہوں صمصام الدولہ ہاتی پر سوار ہوکر اپنے ساتھی اور تھوڑی سی فوج اور جو توپخانہ کہ اوس وقت موجود تھا لیکر آگے کو روانہ ہوا اور برہان الملک کے پاس پہونچکر اور آدھ کوس کے فاصلے سے دونوں لڑنے کو کھڑے ہوئے نادر شاہ نے اپنے لشکر کے دو حصے کیے تھوڑے دنوں کو تو اپنے خیمے میں چھوڑا اور کچھ فوج لیکر لڑنے کو آیا اور اپنی فوج کے تین حصے کر کے ایک کو اپنے ساتھ لیا اور دو حصے ان دونوں امیروں سے لڑنے کو مقرر کیے نادر شاہ کی طرف کے قزلباش صمصام الدولہ اور امیر الامرا پر دوڑ کر لوٹ مار کرنے لگے پانچ چھ گھڑی کے عرصے میں امیر الامرا اور برہان الملک کا سارا لشکر غارت ہو گیا اور امیر الامرا کی طرف کے اکثر نامی آدمی اور اوسکے سوا اور بھی جان سے مارے گئے اور امیر الامرا زخمی ہوکر مجروح اور بیہوش تھوڑے سے رفیقوں کے ساتھ جیتے جی میدان سے پھر کر شام اپنے لشکر میں پہونچا اوسکے پہونچنے سے پہلے سپاہیوں نے اوسکے خیمے اور اسباب اور خزانے کو لوٹ لیا لشکر کا وہاں کچھ بھی نشان نہ تھا جب وہاں پہونچا تو اتنا سایہ بھی نہ تھا جہاں اوسکی اودھ موئی لاش کو اوتار کر رکھیں آخر بڑی مشکل سے ایک جگہ سے بیچ چوبہ اولا دے سے کھڑا کر کے امیر الامرا کو اوسمیں رکھا دوسرے دن سنہ ۱۱۵۱ ہجری میں ذیقعدہ مہینے کی انیسویں[۱۹] کو امیر الامرا نے دنیا سے رحلت کی ۔ برہان الملک کو اپنے ساتھیوں سمیت حیران ہو رہا تھا اوسمیں لشکر قزلباش نے اوسے چاروں طرف سے آنکر گھیر لیا ایک شخص کہ عمر میں نوجوان اور نیشاپور کے ترکوں میں سے برہان الملک کا ہم وطن تھا دلیرانہ اور بیباکانہ اوسکے ہاتی کے آگے کھڑا ہوا برہان الملک تیر چلا

رہا تھا کہ اِس جوان نے بہت زور سے آواز دی کہ ارے محمد امین کیا تو دیوانہ ہوگیا ہے کس سے لڑتا ہے اور کس فوج کا تجھے اعتماد ہے
یہ کہکر زمین پر پھینک مارا اپنے گھوڑے کو بھالے سے روک زین سے اوچک ہاتی کے ہودے کی رسّی تھام جھپٹ ہاتی کی
عماری پر چڑھ گیا جس پر برہان الملک بیٹھا تھا برہان الملک ایران کے ضابطے سے واقف تھا وہان کے موافق اطاعت
قبول کر قزلباش کے لشکر کے ساتھ نادرشاہ کے حضور مین پہونچا نادرشاہ نے اوسکے قصور معاف کرکے بہت سی مہربانیان
کین اور اوس وقت شام ہوگئی تھی میدان سے پھر کر اپنے لشکر مین گیا برہان الملک نے جب امیر الامرا کے مرنے کی خبر سنی امیر الامرائی
ملنے کی امید ہوئی اور اِس عہدے کی وہ ہمیشہ آرزو رکھتا تھا نادرشاہ سے صلح کرنے کی باتین کرنے لگا دو کرور روپیے
پر راضی کیا کہ صلح کرکے پھر جاؤ اور اِس خوشخبری کا رقعہ بادشاہ اور آصف جاہ کے پاس بھیجا جب یہ رقعہ پہونچا بادشاہ اور
آصف جاہ کہ نہایت گھبرا رہے تھے کمال خوش ہوئے اور آصف جاہ کو نادرشاہ کے پاس جانے کی رخصت ہوئی اور برہان الملک
کے ذریعے سے نادرشاہ کی ملازمت مین پہونچا اور اون دو کرور روپیون کے پہونچانے کا وعدہ کرکے محمد شاہ کی خدمت مین
حاضر ہوا اور بادشاہ کے آگے اپنی کارگزاری اور سعی ظاہر کی اور حرص کے سبب منصب امیر الامرائی کا خواہان اور خلعت کا امیدوار
ہوا بادشاہ نے ایسے وقت مین آصف جاہ کی خاطر ضرور جانکر امیر الامرائی کا منصب عطا فرمایا اور محمد شاہ خود بھی نادرشاہ کے
حسب الطلب آصف جاہ کی صلاح سے نادرشاہ کے لشکر مین ملاقات کے لیے گیا جب ایرانیون کے لشکر کے قریب
پہونچا نادرشاہ نے اپنے بیٹے نصر اللہ مرزا کو استقبال کے واسطے بھیجا شاہزادہ جب نزدیک پہونچا محمد شاہ نے تخت رو ان
سے اوترکر نصر اللہ مرزا سے ملاقات بزرگانہ کی اور شاہزادہ بھی فرزندانہ سلوک ہوکر اپنے ساتھ باپ تک لے گیا نادرشاہ
نے لب فرش تک استقبال کرکے معانقہ کیا اور مسند پر اپنے پاس بٹھایا اور شاہانہ سلوک کرکے بہت خوش ہوکر رخصت کیا
برہان الملک نے جب یہ سنا کہ آصف جاہ کو امیر الامرائی کا خلعت ہوا حسد کے مارے نادرشاہ سے عرض کی کہ محمد شاہ کے لشکر
مین آصف جاہ کے سوا اور کسی سے کچھ نہو سکیگا اور دو کرور روپیے کی کیا حقیقت ہے جو ہندوستان کی دولت سے
آپ نے اسی پر قناعت کی دو کرور تو مین اکیلا دے سکتا ہون اور بادشاہ کے خزانے اور امیرون اور مہاجنون اور
سوداگرون کے گھرون کے روپیے کا کیا حد حساب ہے مگر آپ جو شاہجہان آباد کو چلین تو بہت کچھ روپیہ مل سکتا ہے نادرشاہ نے
یہ بات سنکر آصف جاہ کو پھر بلا اوسکے نظر بند کرنے کا حکم دیا اور محمد شاہ کو دوسری مرتبہ بلاکر کہا کہ تم سارے ملک کو یہین بلا کر
بخاطر جمع بے کھٹکے ہمارے لشکر مین ہو اور قمر الدین خان محمد شاہ کے وزیر کو بھی طلب کرکے اپنے لشکر کے ساتھ رکھا اور
برہان الملک کو طہماسپ جلایر کے ساتھ شاہجہان آباد کو روانہ کیا اور طہماسپ قوچ جلایر کا ایک سردار اور نادرشاہ کا معتمد تھا
اور محمد شاہ کا رقعہ اور نادرشاہ کا فرمان لطف اللہ خان صادق کے نام جو شاہجہان آباد مین نیابت کے طور پر تھا اس مضمون کے
بھیجا گیا کہ قلعے کے سب دروازون اور خزانون کی کنجیان برہان الملک اور طہماسپ کے حوالے کرے اسکے پیچھے نادرشاہ محمد شاہ
سمیت شاہجہان آباد کو روانہ ہوئے اور ۱۱۵۱ ہجری کی آٹھوین ذیحجہ کو دونون بادشاہ قلعے مین داخل ہوئے

کہ عید الضحی اور نوروز تھا نادر شاہ کے نام کا خطبہ جامع مسجد اور اور سب مسجدون مین پڑھا گیا ماہ مذکور کی گیارھوین تاریخ شام کے
وقت ہندوون نے مشہور کیا کہ نادر شاہ مر گیا یہ خبر اڑتے ہی لوگ ہر طرف سے جمع ہو کر قزلباش کی فوج کے لوٹنے اور قتل کرنے
مین لگے اور ساری رات جہان قزلباش کو پاتے مارتے اسمین نادر شاہ کو خبر پہونچی نادر شاہ نے سپاہ کو حکم دیا کہ کوئی کچھ بولو چالو
اور جو ہندوستانی تمہارے پاس آوین بھی تو دکھین ہانا دو الغرض اوس ہنگامے مین قزلباش سے سات سو آدمی کے قریب
مارے گئے جب دن ہوا اور وہی حال تھا بلکہ اور بڑھتا جاتا تھا نادر شاہ قلعے سے سوار ہوا اور قتل عام کا حکم دیا دوپہر تک لشکریون
نے قتل عام کیا کہتے ہین کہ دوپہر کے بعد نظام الملک نادر شاہ کے پاس گیا اور امان کی استدعا کر کے تقصیر معاف ہونے کے بعد
کہتا تھا نادر شاہ سے ... کہ اگر تو پادشاہ ہے تو بخش دے اور جو اگر پیغمبر ہے تو عیسائی ہے تو مار ڈال نادر شاہ نے
ہنسی کی ... پایا کہ جاتی ہے سفید داڑھی پر تجسا ابھی امان کا حکم نہین ہوا تھا کہ محمد شاہ نے خود اگر نادر شاہ سے کہا کہ اگر
سلطنت ... پادشاہی تو ہمین مار ڈال غریب بندون کو کیون قتل کرتا ہے نادر شاہ نے یہ سنکر اوسی وقت امان کا حکم دیا
... کہتے ہین ... مردون کو ہندو کیا مسلمان سب کو ایک ہی جگہ جلا دیا

سعادت خان ... دنون ... سرطان سے مر گیا اور شیر جنگ جو ہزار سوار سے دو کرور روپیہ لینے کو اودھ کے
صوبہ دار ... جنگ کے پاس گیا تھا وہان سے روپیہ لایا پادشاہی خزانے مین داخل ہوئے نادر شاہ نے پادشاہی جواہر
کو ... الماس ... امیرون سے بھی بہت سا روپیہ لیا اور اپنے بیٹے نصر اللہ کے ساتھ شاہجہان پادشاہ کی پوتی
... کے ساتھ نکاح پڑھوایا اور کابل کے صوبے کو پنجاب کے ... ساتھ لیا کر ۱۱۵۲ ہجری مین
... تاریخ کو شاہجہان آباد سے کوچ کیا

نادر شاہ کے ایران کو جانے کے بعد ہندوستان مین جو واقعے ہوئے

جب نادر شاہ ۱۱۵۲ ہجری مین ایران کو کوچ کر گیا محمد شاہ پادشاہ نے اپنے سب امیرون کی اعانت سے سلطنت کا بندوبست
کیا ... امیر خان کو عمدۃ الملک کا خطاب اور میر بخشی گری کی خدمت اور محمد اسحق خان کو مؤتمن الدولہ کا خطاب اور دیوانی
خالصہ کی خدمت اور ... خان کو صدارت کی خدمت عنایت ہوئی اور اسحق خان کو ماہی مراتب ملا

محمد شاہ کو تورانی امیرون کی نسبت بدگمانی تھی جو نادر شاہ کے وقت سے ... آصف جاہ اور اعتماد الدولہ
... اور ذلیل کرنے کے لیے موقع ملنے کا منتظر تھا کئی مہینے بعد آصف جاہ نے دیکھا کہ دکن مین نادر شاہ کے سبب
کچھ فساد ... رہا ہے اور اوسکا بیٹا نظام الدولہ ناصر جنگ جو دکن مین اوسکا نائب تھا وہ بھی بگڑ گیا ہے اسلیے وہان کا کام بگڑتا
دیکھ ... محمد شاہ سے رخصت لی اور اپنے بڑے بیٹے غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ کو جو قمر الدین خان کا
داماد تھا امیر الامرائی کی نیابت کا خلعت دلوا کر دکن کو کوچ کیا محمد شاہ نے پوشیدہ وزارت کا قلمدان عمدۃ الملک امیر خان
کو عنایت کیا ... چاہا کہ جب آصف جاہ دور نکل جاوے تب اوسے وزارت کا خلعت مرحمت کرے عمدۃ الملک تنگ مزاجی سے

اعتماد الدولہ کے دوستوں کے روبرو اوسکی برائیاں کرنے لگا جب یہ خبر اعتماد الدولہ کو پہنچی آصف جاہ سے کہ ابھی دکھن میں ٹھہرا
ہوا تھا یہ حال لکھکر صلاح پوچھی آصف جاہ نے درجواب کہا کہ بادشاہ سے لڑنا صلاح کی بات نہیں مگر بادشاہ سے رخصت لیکر ہمارے
ساتھ چلا آؤ اعتماد الدولہ نے بادشاہ کو لکھا کہ اس غلام سے آج تک کوئی تقصیر نہیں ہوئی اور جہان پناہ کا قول ان لوگوں کے
کہے سننے سے اور طرح پر ہوا ہے مجھے تو ارادہ نمک حرامی کا نہیں حضور سلطنت کا کام جس سے چاہیں لیں بندہ تو آصف جاہ کے
ساتھ دکن کو جاتا ہے اس مضمون کی عرضی بھیجکر پیشخیمے میں داخل ہوا آصف جاہ سے جا ملا بادشاہ کے مزاج میں استقلال
اور جرأت نہ تھی گھبرا کے عمدۃ الملک اور مؤتمن الدولہ سے صلاح پوچھی عمدۃ الملک نے تو اپنے مفید باتیں بیان کیں لیکن جب
مؤتمن الدولہ کو اکیلا قسم دلا کر پوچھا کہ وہ بات بتلاؤ جسمیں میرے اور سلطنت کو بھلائی ہو تب اوسنے ناچار ہو کر کہا کہ اگرچہ عمدۃ الملک
خود امیر اور امیر کا بیٹا اور مرد دانا با تدبیر ہے لیکن ہند کے عمائد واہل کے نزدیک بہت ہلکا مشہور ہوا ہے غلام اور بے فیصلہ اور جو اوسکی صلاح
سے حضور کے دامن دولت تک پہنچے ہیں اب تک ہندوستان کے لوگوں میں وہی کل کے سے دن کی عزت رکھتے
ہیں پر آصف جاہ اور اعتماد الدولہ سے سارے ہند کے بڑے بڑے آدمی دبتے ہیں ہم سے نا آدمیوں کے اعتماد پر اپنے تئیں ان دونوں
سے بگاڑنا میرے ذہن میں بہتر نہیں معلوم ہوتا محمد شاہ نے یہ باتیں سنکر اپنے ارادے سے باز رہا اور اعتماد الدولہ اور آصف جاہ کی
دلاسا کرنی شروع کی دوسرے دن عمدۃ الملک نے بادشاہ کا مزاج اور طرح پایا تب حال پوچھا بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی لڑائی
امیروں سے بگڑنا مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے اور تم بھی ہماری خیرخواہی کی راہ سے کچھ اور مت کہو عمدۃ الملک بادشاہ کی یہ بات
سنہ ۱۷۲۹ ع دیکھ آصف جاہ کی صلاح اور بادشاہ کی اجازت سے الہ آباد کو روانہ ہوا اور آصف جاہ اوسکے الہ آباد کے چلے جانے کے بعد سنہ ۱۱۴۲ ہجری
میں پھر بادشاہ سے رخصت ہو کر دکن کو روانہ ہوا اور نو دس مہینے تک باپ بیٹے میں سوال جواب اور نصیحتیں ہوتی رہیں آخر بیٹا
سنہ ۱۷۳۰ ع نہ مانا آخر سنہ ۱۱۴۳ ہجری میں بیسویں جمادی الاولی کو اورنگ آباد کی طرف میں باپ بیٹے میں لڑائی ہوئی اور ناصر جنگ
گھائل ہو کر باپ کے ہاتھ آیا ؞

مؤتمن الدولہ محمد اسحق خان کا مرنا اور خالصے کی خدمت عبد المجید خان کو ملنا اور عمدۃ الملک اور صفدر جنگ کا بادشاہ کو خفیہ آنا

جب عمدۃ الملک الہ آباد کو گیا مؤتمن الدولہ محمد اسحق خان بہادر بادشاہ کے یہاں بہت پیش ہو گیا اور اپنے اعتماد الدولہ
اور آصف جاہ کے حق میں کلمات خیر کہتے تھے اس لیے وہ بھی اونسے بہت چاہتے تھے اور خالصے کی خدمت بھی اوسی کے
سنہ ۱۷۳۹ ع متعلق ہوئی اور بادشاہ کو اوسکی بڑی کسی پر بھروسا نہ تھا ایک تھوڑا بیمار ہو کے سنہ ۱۱۵۲ ہجری میں صفر کی دوسری تاریخ
دو آٹھ ہوا اور اوسی مہینے کی چھبیسویں تاریخ کو خالصے کی دیوانی عبد المجید خان کشمیری کے نام ہوئی اور نوین کو اوس متوفی کے تینوں
بیٹے میرزا محمد اور میرزا علی خان اور میرزا محمد علی سالار جنگ بادشاہ کی ملازمت میں حاضر ہوئے بادشاہ کے حضور سے اوسکے بڑے
بیٹے میرزا محمد کو اپنے باپ کا لقب عنایت ہوا اور اپنے باپ سے بھی زیادہ مورد عنایت ہوا اور دونوں چھوٹے بھائی بھی مناسب منصب و خطاب

اسی سنہ مین چوبیسوین شعبان کو محمد شاہ کے گھر صاحبہ محل سے لڑکی پیدا ہوئی پیوست سلطان بیگم کی لڑکی سادات خانی
ذوالفقار جنگ کی بھانجی تھی جسکو محمد شاہ نے عاشق ہو کر بیاہ لیا تھا +
سنہ ۱۱۵۶ ہجری مین رجب کے شروع پادشاہی فرمان ورشتے امیرون کے طلب کے باب مین حضور سے پادشاہ کے ۱۷۴۳ء
ارسال ہوے اور آصف جاہ کی طلب کا بھی حکم گیا پر وہ بڑھاپے کے سبب اور اس سبب سے کہ دکن کے چھہ صوبون کا حاکم
تھا عذر کر کے بیٹھ رہا اور راجہ جی سنگہ سوائی دسوین شعبان کو کہ اوس دن سہرہ تھا مر گیا اور صفدر جنگ نے اپنا جانا نجابا
عمدۃ الملک کی صلاح پر رکھا کیونکہ اوسکی دوستی کا دم بھرتا تھا عمدۃ الملک نے غنیمت جانکر اوسے بہت ترغیب دلائی
صفدر جنگ نے اوسکے کہنے سے پادشاہ کے حضور جانے کا ارادہ محکم کر کے راجہ نول رائے اپنے بخشی کو اپنے صوبے کا
نائب مقرر کر کے عمدۃ الملک کو لکھا کہ آپ دہلی کو روانہ ہو جیئے پیچھے سے کچھہ ضروری کام کر کے مین بھی آتا ہون عمدۃ الملک
صفدر جنگ کے آنے سے پہلے الہ آباد سے روانہ ہو کر دہلی کو چلا اور سید محمد خان ایرانی کو اپنے صوبے کا نائب کر کے چھوڑ گیا اور
۱۷ رمضان کے دن جمنا کے اوس پار پہونچکر قلعے کے سامنے ٹھہرا اور پیر کے دن کہ عید تھی وزیر الممالک اعتماد الدولہ عمدۃ الملک
کے استقبال کو آیا پر دونون سردار ایک ہی ہاتی پر بیٹھکر شاہجہان آباد مین داخل ہوے اور شام کے وقت عمدۃ الملک نے
پادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور صفدر جنگ اوسی رمضان کے تیرھوین عیال و اطفال لیکر دار الخلافہ کو روانہ ہوا اکول جلیسر کے
اطراف مین عید کے سبب مقام کر کے آگے بڑھا اور جب دہلی کے متصل پہونچا تو شاہ محمد خان بہادر شیر جنگ سیادت خان کا بیٹا
سعادت خان برہان الملک کا بھائی اور راجہ لچھمی نراین صفدر جنگ کا وکیل و تین منزل آگے استقبال کو آیا اور صفدر جنگ
جمنا کے کنارے پر پہونچکر بڑی آرایش سے مع فوج مغلی اور ہندوستانی کے کہ دس ہزار سے کم سوار نہون گے پادشاہی قلعے
کے سامنے آکر پھر اپنا ڈیرا پادشاہ کے حضور سے طرہ اور حمائل وغیرہ یعنی کامل عطا اسکو مرحمت ہوئی پادشاہ اوسکی فوج کو اس طرح
آراستہ دیکھکر بہت خوش ہوے اٹھارھوین تاریخ کو شاہنواز خان زکریا خان کا بیٹا لاہور کا ناظم کہ کچھہ جنون بھی رکھتا تھا
شاہجہان آباد مین پہونچکر پادشاہ کی ملازمت سے حاضر ہوا پادشاہ کو جو توران کے امیرون پر بہت اعتماد نہ تھا حفیظ الدین خان
سعد الدین خان کے بیٹے کو جو آصف جاہ اور اعتماد الدولہ کا آدمی وہ اور ہم قوم تھا توپخانے کی داروغگی سے موقوف کر دیا اس
سبب سے کہ یہ کام بہت بڑا اور جان و مال بچانے کا ہی اور عمدۃ الملک کی صلاح سے سنہ ۱۱۵۷ ہجری مین صفدر جنگ کو میر آتش
کا خلعت عنایت کیا اور پادشاہ نے اوسپر نہایت مہربانیاں کر کے نمکخواری کے حقوق ادا کرنے کے صلے مین بہت سی امیدین
دین پر صفدر جنگ نے اتشخانہ میر آتشی قلعے مین آراستہ کر کے وہین بیٹا مقرر کیا ساتوین شعبان کو عمدۃ الملک کو گوالیار کی
فوجداری خضر خان کی موقوفی کے بعد اور صفدر جنگ کو کشمیر کی صوبہ داری اسد اللہ یار خان المخاطب تخلص کی معزولی سے سرپیچ
عنایت ہوئی اور ایک بالابند دونون امیرون کو خلعت کی ہابسر کار سے مرحمت ہوا صفدر جنگ نے شیر جنگ کو فوج
مغلی و ہندوستانی دیکر وہان کے بندوبست کو بھیجا شیر جنگ نے وہان پہونچکر میر المدے جو مرد دلاور اور گردنکش تھا چھوٹے

جھوٹے عہد و پیمان کیے اور جب وہ آیا جھٹ پٹ اوسے قید کر لیا اور تھوڑے دنون ملتان کے اس شہر کی سیر کر کے اوس اسباب کو
جو صفدر جنگ کے رفیقون مین تھا حسب الحکم وہان کی نیابت پر چھوڑ کے شاہ جہان آباد کو پھر آیا ٭

علی محمد خان روہیلے کا عروج و اقتدار پا کر تمرد و بغاوت کرنا

علی محمد خان روہیلا اگرچہ ایک اہیر کا بیٹا اور ایک پٹھان کا پالا ہوا تھا پر جوانمرد بھی تھا پہلے تو صوبہ مراد آباد کے عامل کے یہان جمعدارون کے طور پر رہا اور کوئی دنون عظمۃ اللہ خان و فرید الدین جو اعتماد الدولہ کی طرف سے مراد آباد کے حاکم تھے اونکی خدمت مین رہا اور بڑا نام پیدا کیا اور عظیم اللہ خان سے جو امیر الامرا حسین علیخان شہید کے بھائی سیف الدین علیخان کو مارا تھا اس امر مین یہ بھی اوسکا شریک تھا اور اوس سبب سے اوسکا اور بھی مرتبہ بڑھا یہان تک کہ اعتماد الدولہ وزیر سے بھی جان پہچان ہوئی اور منصب و جاگیر ملکہ کئی پرگنون کا حاکم ہو گیا اور اوسنے وزیر سے اور بعض آرام طلب جاگیردارون سے اپنے قریب قریب کی اکثر جاگیرین اجارہ لیکر اقتدار حاصل کر لیا اسمین فرید الدین خان اور عظمۃ اللہ خان بھی مر گئے وہ پٹھانون سے اپنے تئین منسوب کر کے اور پٹھانون ہی کا سا اپنا نام رکھکر اونکے گروہ مین مل گیا اور اکثر رئیس افغانون کو اپنا ہمراہی کر لیا چنانچہ قندھار کی طرفون مین سے افغان جو ایران کی فوج کے ڈر سے تتر بتر ہو رہے تھے غول کے غول اوسکے پاس آکر جمع ہوے اور اوسکا لقب روہیلہ مشہور ہو گیا ٭ جب سلطنت کے کاروبار مین سستی آنے لگی اور سردارون مین نفاق پڑا اور وزیر بھی نوشی اور عورتون کی صحبت مین رہنے لگا تب علی محمد خان وزیر سے پھر گیا اور مالگذاری کا روپیہ اوسکی سرکار مین دینا موقوف کیا وزیر نے راجہ ہرنند کو اوس صوبے کا نائب کر کے وہان کے بندوبست اور علی محمد خان اور اور سرکشون کی تنبیہ کے لیے فوج اور لڑائی کا سامان دیکر بھیجا اوسنے وہان پہونچتے ہی بہت غرور سے حکم چلانا شروع کیا روہیلے نے دانائی سے تابعداری قبول کر کے تقصیرون سے عذر کیا اور اپنے ذمے کے روپیون کو ادا کرنے مین کچھ مہلت چاہی پر راجہ نے اوسکے التماس کو قبول نہ کیا اور اوسکے جڑ پیڑ سے تباہ کرنے کی فکر مین ہوا تب روہیلہ ہار کے پٹھانون کو ساتھ لیے لڑنے کو مستعد ہوا جب دونون لشکر ایسے لگ گئے اور کچھ فاصلہ درمیان نہ تھا راجہ ہرنند جوتشیون کی اگیا سے مہورت لگن کا منتظر ہوا اور اوس وقت کے آنے تک حیلے سے ایلچیون کے آمد و رفت مین اوقات گزارنا چاہا روہیلے نے یہ خبر پاکر رات کو اوسکے لشکر پر چھاپا مارا راجہ اوس وقت دیوتاؤن کی پوجا مین تھا اسمین روہیلے کی فوج آن پڑی اور اوسکے لشکر کو کاٹنے لگی راجہ اپنے مسند پر اور اوسکا بیٹا موتی رام کہ بہت حسین تھا دونون مارے گئے علی محمد خان کو بہت سا اسباب ملا اور ایسی فتح اس آسانی سے ہو گئی اعتماد الدولہ نے کچھ اسکا تدارک نہ کیا بلکہ اور اپنی عورت شعلہ پری اور چھوٹے بیٹے معین الملک کو جو میر منو مشہور تھا صلح کے واسطے بھیجا علی محمد خان نے بیٹا بنکر شعلہ پری کے ڈیرے پر حاضر ہو کے بیگم اور اوسکے لڑکے کی ملازمت حاصل کر کے مالگذاری کا معاملہ کر لیا ٭ اوس وقت سے علی محمد خان کا اقتدار بڑھا مراد آباد بریلی بداؤن آنولہ اور اور بلکہ بہت ملک اوسکے قبضے مین آ گئے اور تیس چالیس ہزار افغان اور روہیلے بھی اوسکے یہان نوکر ہو گئے آخر [illegible] الملک اور

صفدر جنگ نے پادشاہ کو اوسکا مفسد ہونا جتایا اور اوسکی سزا دینے کے باب مین عرض کی پادشاہ نے اوسکی عرض کو منظور
کرکے چوبیسوین محرم سنہ ۱۱۶۳ھ کو اوس افغان کی تنبیہ کے ارادے سے پرانی باغ مین نقل مکان کیا اور چودھوین صفر کو وہان سے سنہ ۱۱۶۳ھ
کوچ کرکے نہندن ندی پر اوترے اور سادات خان بہادر ذوالفقار جنگ کو شاہجہان آباد کی صوبہ داری اور قلعہ داری دیکر
آپ اوس طرف روانہ ہوے اوسی سنہ مین ربیع الآخر کی اوائل سنبھل مین پہنچے علی محمد خان کو پادشاہ سے لڑنے کی
تاب نہ ہوئی آخر بنگڈھ قلعے مین بیٹھ رہا پادشاہی فوج نے قلعے کا محاصرہ کیا اس عرصے مین قائم الدولہ قائم خان بہادر
قائم جنگ محمد خان بنگش کا بیٹا اپنے دار الملک فرخ آباد سے بہت سی فوج سے اور راجہ نول راے صوبہ اودھ کا نائب
صفدر جنگ کا نوکر لڑائی کا اسباب و سامان لیکر پادشاہی لشکر مین داخل ہوا اور پادشاہ کی ملازمت حاصل کی ۔ وزیر باوجود
اسکے کہ علی محمد خان نے اوس سے یہ سرکشیان کی تھین پھر بھی اپنی بیوقوفی سے عمدۃ الملک اور صفدر جنگ کی برخلافی سے
علی محمد خان کی خفیہ مدد کرتا رہا یہ دونون امیر وہیلے کے معاملے کو وزیر ہی کے اختیار پر چھوڑ کر آپ الگ ہو گئے وزیر
اوس افغان کے بخشوانے کا سبب ہو کر اوسکا ہاتھ دستمال مین لپیٹ کر پادشاہ کی ملازمت مین لایا پادشاہ نے وزیر
کی استرضا کے لیے وزیر ہی کو اوسکے ہاتھ کھولنے کا حکم دیکر کہا کہ اسکو ہم نے تمہارے سپرد کیا اور اسکے قلعے کا مال و
اسباب ضبط کرنے کو لوگ بھیجے غلہ اور کئی توپین اور کچھ نقد جو قائم خان کے پاس امانت رکھا تھا سب پادشاہی خزانے
مین داخل ہوا نول راے اور قائم خان بنگش رخصت ہو کر اپنی اپنی جگہہ کو روانہ ہوے اور پادشاہ بھی وہان سے مراجعت
کرکے شاہجہان آباد کے قلعے مین داخل ہوے ؛

عمدۃ الملک کا پادشاہ کے ایما اور روز افزون خان ناظر کے فریب سے مارا جانا

عمدۃ الملک کسی کو لیاقت اور سرداری مین اپنے برابر نہین سمجھتا تھا اتفاقاً ایک رات وزیر شراب کے نشے مین
کوٹھے سے گر پڑا اور بڑی چوٹ آئی آرام ہو گئے کے بعد بھی آمد و رفت اور پادشاہ کے حضور کھڑے ہونے کی طاقت نہ تھی اس لیے
اپنے کاروبار کے سوال و جواب کے واسطے عمدۃ الملک کو مقرر کیا صفدر جنگ اوسکا دوست بلکہ متوسل تھا اس طرح عمدۃ الملک
کا اقتدار بہت ہو گیا یہ جو تیز ہوش تھا اور ابتدا ہی سے پادشاہ کے ساتھ بذلہ سنجی کیا کرتا تھا اور بول چال مین بے ادبانہ
پیش آتا اور اب جو اوسکو یہ اقتدار حاصل ہوا اور بھی بیباک ہو گیا اور اپنی التماسون کے منظور کرانے مین ازبس مبالغہ
کرنے لگا اور باوجود اسکے کہ نجم الدولہ محمد اسحق خان اور اوسکے بھائیون پر پادشاہ کی عنایتین سلاطین کی برابر تھین
مگر یہ اونکو بھی حقیر سمجھتا تھا ۔ ایک مرتبہ عمدۃ الملک باجازت پادشاہ سلیم گڑھ مین سلاطین مقیدین کی ملاقات کے واسطے
گیا اس بات سے لوگون کو اوسکی طرف سے بدگمانی پیدا ہوئی پر اوسکا ظاہر کرنا لا حاصل سمجھکر ادا کرتا تھا غرض کہ پادشاہ
کے مزاج مین بھی عمدۃ الملک کی طرف سے بہت تخفیف آگئی اور اوسکی بدخواہی کا پادشاہ کے دل مین یقین کلی ہوا ایک دن
عمدۃ الملک نے کسی باب مین پادشاہ کے حضور بات کو اسقدر بڑھایا کہ پادشاہ سنتے سنتے گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ میرے واسطے کچھ

عرض کرتا عمدۃ الملک نے کہا دو تین باتین اور رہی ہین بادشاہ چپ ہو رہا تھوڑی دیر بعد پھر بادشاہ نے وہی بولا کہ وہی
بات کہی اوسنے پھر وہی جواب دیا عرض کہ تین باتہی قیل و قال کی باقی ہین روزافزون خان خواجہ سرا سے کہ بادشاہی نظارت
کی خدمت اور دولتخانہ شاہی اور حرم سرا کی ڈیوڑھیون کا بندوبست اوسکے سپرد تھا اور بادشاہ کے باپ دادون کے
عہد سے غلام تھا اپنے دل مین گھٹ کر بڑبڑانے لگا کہ عمدۃ الملک نے برہم ہوکر کہا کہ مین غلامون کی یہ مجال کہ بادشاہی
عہدون کی بات مین دخل دین اور ایسی گستاخیان کرین اور بادشاہ سے کہا یہ نظارت خدمت مجھے عنایت ہو اور مگر مین
اس خدمت پر اپنی طرف سے ایک لائق شخص کو تجویز کرکے مقرر کردیگا بادشاہ نے اوپرے دل سے قبول کیا لیکن بہت
تشویش و پیچ مین پڑا اور روزافزون خان ناظر سے کہا کہ مین عمدۃ الملک کے ہاتھون اپنی زندگی سے تنگ ہوگیا ہون اور
جب نظارت کا بندوبست اوسکے اختیار ہوگا تو پھر زندگی محال معلوم ہوتی ہے ناظر نے عرض کی کہ جہان پناہ یہ کیا بڑی
بات ہے جو آپ اتنا گھبراتے ہین اگر حکم حضور ہو تو اسکا تدارک ہونا بہت سہل ہے بادشاہ نے کہا اگر ہو سکے تو ڈھیل مت کرو
سنہ ۱۷۵۲ء آخر ۱۱۶۵ ہجری مین ذیقعدہ کی ستائیسوین تاریخ جب عمدۃ الملک آگاہ خان کو اپنے ساتھ لیکر نظارت کا خلعت دلانے کو
حضور مین آیا روزافزون خان کے ایما ایک بھائی نے عمدۃ الملک سے کچھ عرض کیا اوسکی کوکھ پر ایسا جمدھر مارا کہ
لگتے ہی جان بحق تسلیم ہوا اوسکے نوکرون نے چار دن تک اوسکی لاش کو اپنی تنخواہ کے ادا ہونے تک دفن ہونے نہ دیا
آخر اوسکی جنس و اسباب بیچکر نوکرون کی تنخواہین چکائی گئین بادشاہ نے اوسکے جواہرات اور ہتھیارون کو
جنکے رکھنے کا اوسے بڑا شوق تھا اور پچاس ساٹھ لاکھ روپے کا مال ہوگا دس لاکھ روپے اپنے گھر سے دیکر مول لے لیا

سانحہ عظیمہ احمد شاہ ابدالی

سنہ ۱۷۴۷ء سنہ بارہ جلوسی مین مطابق ۱۱۶۰ ہجری کے ایک واقعہ قابل بیان یہ ہے کہ احمد ابدالی اصل وطن افغان ابدالی کے
قبیلے اور ہرات کی رعایا مین سے تھا نادر شاہ کے قہر اور غلبے سے اوس وقت لڑکپن مین بادشاہ کے مقید ہوئے اونمین
بطور بادشاہی غلامون کے یہ بھی رہا اور چار پانچ برسون مین بھرتی ہوا اور بتدریج منصب پاتا ہوا چار ہزاری تک پہنچا جو نادر
کو وہان کے ایرانیون اور ترکون کے فتنے و فساد کا کبھی یقین نہ تھا اور وہ جانتا تھا کہ یہ لوگ میرے دشمن ہین اس لیے اوسنے
افغانون اور تورانیون کی فوج پر غلبہ کرنیکے لیے بہت مہربانیان کین اور اپنے لشکر کا سردار کرکے اونھین بڑے
بڑے اختیار دیے یہان تک کہ اوسکے قتل ہونے کے بعد منصب افغان سلطنت کا دعوی کرکے کچھ کچھ ایران کے
ملک دبا بیٹھے اونمین سے ایک آزاد خان تھا جو سلطنت کا دم بھرنے لگا تھا اور کریم خان زند نے تلوار کے زور سے
اوسکو سر کرکے اپنا نوکر کیا اور اونھین مین سے احمد ابدالی بھی ہے جو لوگون مین کہ نادر شاہ مارا گیا محمد تقی خان خزانہ
کہ جسے نادر شاہ عزیز رکھتا تھا اوسکی مدد سے لشکر سے بھاگا اور اپنے فرقے کے کچھ لوگ جمع کرکے بادشاہ بن گیا اور
ہندوستان مین اوسکے سات دفعہ آنیکا احوال آگے اپنے اپنے موقع سے آویگا۔

پہلے مرتبہ بطور نوکرون کے نادرشاہ کے ساتھ آیا پھر اوسکے ساتھ ولایت کو پھر گیا +

اب اوسکے بادشاہ ہونے کے سبب لکھے جاتے ہین +

احمد ابدالی کے بادشاہ ہونے کے اسباب اور ہندوستان مین اوسکا دوسری دفعہ سرہند تک آنا اور مغلوب ہوکر پھر جانا

سنہ ۱۷۴۷ع احمد ابدالی سنہ ۱۱۶۰ ہجری مین نادرشاہ سے رخصت لیکر اپنے گھر کو آیا اوسی وقت امام ابوالحسن علی ابن موسی رضا کی زیارت کو آیا جب وہان سے چلا ایک فقیر کو جسکا نام صابر تھا دیکھا کہ اوسنے ایک ننھا سا خیمہ لڑکون کی طرح حضرت کے مزار کی برابر کھڑا کیا ہے اوس فقیر کے پاس جاکر پوچھا کہ حضرت یہ کیا خیمہ اور لڑکون کا سا کھیل ہے اوسنے پوچھا تو ہی احمد ابدالی ہے اوسنے کہا ہان فقیر نے کہا یہ وہ خیمہ ہے کہ جب نادرشاہ مریگا تب یہ گر پڑیگا اور تو بادشاہ ہوگا احمد نے ایک شخص کو اپنے ساتھیون مین سے وہین چھوڑا اور کہا کہ درویش کی خدمت کیا کیجو اور اس خیمے کو دیکھتا رہیو اور جب یہ خیمہ گرے اسکے گرنے کی تاریخ یاد رکھیو اور آپ نادرشاہ کی خدمت مین روانہ ہوا +

جب نادرشاہ مارا گیا احمد اپنی قوم سمیت لشکر سے بھاگ کر اوس مزار پر آیا اور اوس شخص ملازم سے اوس خیمے کا حال پوچھا اوس نے وہی وقت اور وہی تاریخ بیان کی تب اوسکو فقیر کی بات کا یقین ہوا اور اپنے بادشاہ ہونے کی امید ہوئی اور اپنی قوم کو اکٹھا کر کے محمد تقی خان اخنہ شیرازی کو اپنے ساتھ لیکر بادشاہ بن بیٹھا ۔ ناصر خان کابل کا صوبہ دار وہان کی تحصیل کا روپیا اور میر محمد سعید بھی زکریا خان کا بھیجا ہوا نور محمد خان ہی کے محالات کا روپیا بادشاہ کے پاس لیے جاتے تھے احمد نے زور اون سے چھین لیا اور اون دونون کو ساتھ لیکر ایک افغان جو نادرشاہ کی طرف سے قندھار کا حاکم تھا اوسے جا مارا اور قندھار کو لے لیا اور شاہ وصابر کو جو اوسکا مقصد تھا اپنے ساتھ رکھا اور ناصر خان کو بدستور کابل کی صوبہ داری کا خلعت دیکر رخصت کیا اور شرط اوس سے کر دی کہ وہان پہونچتے ہی پانچ لاکھ روپے بھیجدینا اور پانچ ہزار سوار اوسکے ساتھ کر دیئے ناصر خان نے کابل مین پہونچکر وہان کے افغانون سے کہا اونھون نے صاف جواب دیا کہ اسقدر روپیا ہماری بساط سے باہر ہے ناصر خان نے کہا اگر روپیا نہین دیتے ہو تو پھر اوسکی کیا سبیل کرتے ہو اونھون نے کہا لڑینگے اوسنے کہا کہ مجھے پھر وسا نہین ہے یا ہی اونھون نے سخت سخت قسمین کھائین تب ناصر خان نے ابدالی کے اون سوارون کو پھیر دیا ۔ احمد شاہ ابدالی یہ خبر سنتے ہی اوسکی طرف چلا کابل کے افغان بدعہدی کر کے آپ آپ کو کنارہ کشی کر گئے ناصر خان لاچار ہوکر کابل سے پیشاور مین آیا اور پیشاوریون کو استوار کیا اون پٹھانون نے پیشاور کے لینے کی بھی اوسے صلاح دی چنانچہ احمد شاہ پیشاور کو آیا ناصر خان کئی قبیلے کے لوگون کو لیکر قلعے مین بیٹھا آخر دو تین مہینے تک لڑتا رہا اور فوج کے کم ہونے سے گھبرا کر اپنے بخشی کی صلاح سے بھاگ گیا اور بخشی ایک دن بہادرانہ لڑکر مارا گیا ۔ ناصر خان کی قوم ابدالی کے ہاتھ لگی لیکن اوسنے عزت سے اون کو عالی خاندان

سمجھکر بڑی عزت سے رکھا قصہ کوتاہ ناصر خان لاہور میں پہنچا اور شاہنواز خان نے جو وہان کا صوبہ دار تھا اوسکی
خاطرداری کی ۔ احمد شاہ ابدالی پشاور سے کوچ کرکے لاہور کو چلا شاہ نواز خان نے بہت فوج اور بڑے سامان سے شہر
کے باہر ڈیرہ کیا اور بڑی جوانمردی سے لڑنے کو طیار ہوا کہانے کے وقت دستر خوان پر بیٹھا ہوا کہانا کہا رہا تھا کہ ابدالی
ابدالی کے سوار دکہائی دیے اس طرف کے دو سو سوار قزلباش لشکر کے باہر نکلکر اون پر دوڑے وہ لوٹ گئے تھوڑی دیر
بعد پہلے سے زیادہ پھر دکھائی دیے اونھیں قزلباشوں نے پھر مار کر ہٹا دیا پھر تیسرے مرتبہ دو ہزار سوار آئے پھر بھی دو سو سوار اون پر گرے اونکے پیچھے
وہ دو ہزار تھے یہ دو سو سوار اون سے مقابل ہوکر تاب لا سکے آخر بھاگے ابدالی کے سوار اونکے پیچھے پیچھے ناگہان ڈالے ہوئے لشکر کے
اندر آ پہنچے اور ایک قیامت سی مچا دی شاہ نواز خان بہت گھبرا کے ہاتی پر سوار ہو وہ جدہر آدمیوں پر تاکید کرتا تھا آخر
شام ہو گئی ابدالی پھر کر اپنی جگہ چلے گئے پر لشکر میں جو کھلبلی مچ گئی تھی لوگون کے پاؤں اوکھڑ گئے بہتیرے بھاگ نکلے
شاہ نواز خان نے اپنے خیمے میں پہونچکر چاہا کہ ہاتی سے اوترے اوسکے بھائی نے جو خواصی میں بیٹھا تھا بہت مبالغہ کیا
کہ قلعے میں بیٹھکر لڑنا چاہیے شاہ نواز خان قبول نکرتا تھا مگر اوس کمبخت نے نمانا اور خیمے میں اوترنے نہ دیا جب ہی اوسکے
ہاتی نے خیمے سے قدم آگے رکھا لشکر کے لوگون نے یہ جانا کہ وہ بھاگ نکلا تو انہون نے اوسکے خیمے میں آکر خاص و عام
کو لوٹ لیا شاہ نواز خان خدا کی قدرت دیکھ دیکھ حیران تھا لیکن کچھ بس نہ چل سکا تب لاچار ہوکے بھاگا اور ابدالیوں کی فتح
ہوئی دوسرے دن صبح کے وقت ابدالیوں نے شہر میں آکر خوب سا شہر کا خرابہ کیا شاہ نواز خان سے تیس لاکھ نذر کو ملا
وزیر نے اوسے شاہجہان آباد کو رخصت کیا احمد شاہ ابدالی کو جب یہ فتوحات ہوئین اور اوسنے بادشاہ کے ساتھیون
۱۱۶۱ھ بادشاہ ہند کی سستی اور امیرون کا نفاق اور بیخبری اپنی آنکھون دیکھی تھی شاہجہان آباد کے لینے کا قصد کیا اور
ہجری کے شروع میں لاہور سے شاہجہان آباد کی طرف چلا محمد شاہ نے یہ خبر سنکر اپنے بیٹے احمد شاہ کو مع فوج اور توپخانہ
اوسکے دفع کے واسطے مقرر کیا اور بہت سے بڑے بڑے سردارون اور راجون کو شاہزادے کے ہمراہ ابدالی سے
لڑنے کو بھیجا شاہزادہ سرہند سے چلکر دریاے ستلج کے کنارے ماچھی واڑے کے گھاٹ پر پہنچا اور احمد ابدالی بھی اپنی
فوج سے کچھ سات ہزار سوار سے سوا تھے لدھیانے کے رستے ہوکر ادھر ہی ادھر سرہند میں داخل ہوکر تیرھوین
ربیع الاول کو اوس شہر کو لوٹا شاہزادے نے اوسکی شہر میں پہونچنے کی خبر سنکر ناگہان پھیر دین اور ابدالی کے مقابل
پہونچ سنگر اور مورچے طیار کروا کر اپنے لشکر کو قلعے میں رکھا تیرھوین ربیع الاول سے اٹھائیسوین تک دونو
طرف سے مار کوٹ رہی اور وزیر اور شاہزادے کے لشکر کی جو توپین اور باڑون سے جھکڑے ہوئے تھے وہ گئے تھے وہ
ابدالی کے ہاتہ لگے اور اسی سبب سے اونکا کچھ سامان ہو گیا ستائیسوین کو وزیر پر ایک ناگہانی گولا آکر جا پڑا تھا
کہ اسمین لشکر ابدالی سے ایک گولہ وزیر کے آکر لگا اور لگتے ہی اوسکا کام تمام ہو گیا راجہ ایشری سنگھ اور راجہ جنگی بائیس
ہزار ... وزیر کے مرتے ہی اونکی کمر ٹوٹ گئی ... ہمت ... ایسا کر ... اپنے وطن کو چلے گئے

صفدر جنگ اور معین الملک مرحوم وزیر کا بیٹا اور شاہزادہ پایداری اور مردانگی سے لڑتے رہے اٹھائیسوین کو احمد ابدالی نے وزیر کے مورچون پر حملہ کیا معین الملک نے اوس وقت ایسی مردانگی کی جیسا حق ہوتا ہے اکثر تورانی سردار اور بہت سے وزیر کے سپاہی اوس لڑائی مین کام آئے اور اوس لڑائی کا صدمہ احمد شاہ کے ہمراہیون کو بھی پہنچا فوج ہند پر شکست ہونے کو تھی کہ صفدر جنگ نے یہ حال دیکھکر شاہزادے کی کمک کو فوج بھیجی اور ساری فوج مغلی کو پیادہ پا کرکے آپ ابدالی اور معین الملک کی فوج میں آن لڑا یہ گیا ابھی یہی لڑائی ہوئی اس عرصے مین رہ بان کے چھکڑے سے جو ابدالی کو سرہند مین ہاتھ لگے تھے اونمین آگ لگی ہزارون بان اوسکے لشکر مین پھیل گئے گویا قیامت سی بپا ہوگئی فوج تتر بتر ہوکر لشکر کی شکست ہوئی اور سپاہ لڑائی کے میدان سے پیٹھ دکھا کر ابدالی اور محمد تقی خان اختہ ویسے ہی ہندوستانی فوج کے مقابل شام تک ڈٹے رہے رات کو اوسنے صفدر جنگ کے پاس کچھ پیغام بھیجا کر اوسکا حال اچھی طرح نہ کھلا اور صبح ہوتے ہی ہند سے کوچ کرکے کابل اور قندھار کی طرف اولٹ گیا

محمد شاہ کا انتقال ہونا اور اوسکے بیٹے احمد شاہ کا تخت سلطنت پر جلوس کرنا

جب محمد شاہ پادشاہ نے فتح کی خبر اور صفدر جنگ اور معین الملک کی جرأتین سنین خوش ہوکر اپنے جیتے جی جب اوسکو بیماری شروع ہوئی تھی لاہور اور ملتان کی صوبہ داری معین الملک کو عنایت کی اور صفدر جنگ اور شاہزادے اور اون امیرون کو جو اوسکے ساتھ کردیے تھے حضور مین طلب کیا شاہزادے نے معین الملک کو باپ کی طرف سے خلعت اور سند دیکر لاہور کی طرف رخصت کیا اور آپ صفدر جنگ کو لیکے شاہجہان آباد کو چلا چونکہ بادشاہ کی بیماری از بس بڑھ گئی تھی اور علامتین بھی ایسی ہوگئی تھین کہ اوسکا مرنا خیال کرکے لگاتار اپنے بیٹے اور صفدر جنگ کی طلب مین خط بھیجتے تھے اور وہ بھی دھاوے مارے چلے آتے تھے کہ ایک پانی پت کی طرف دونون مین پادشاہ کی وفات کی خبر سنی اگرچہ پادشاہ نے اکتیسوین سال جلوس کے شروع یعنی ۱۱۶۱ مین ربیع الآخر کی ۲۷ کو انتقال کیا لیکن جاوید خان اور اسحق خان اور بڑا اون ۱۱۶۱ھ ۱۷۴۸ع
سبکی صلاح سے اوسکے مرنے کو چند روز چھپایا اور شاہزادہ پوشیدہ باپ کی تعزیت کی رسوم بجا لایا جب اوس سے فارغ ہوا صفدر جنگ نے ایک تاج منگواکر نیک ساعت مین شاہزادے کے سر پر رکھا اور سلطنت کی مبارکباد دیکر شاہجہان آباد کے اطراف مین داخل ہوا احمد شاہ جمادی الاولی کی پہلی تاریخ منگل کے دن دہلی مین باغ شالامار کے اندر تخت سلطنت پر بیٹھا اور پھر پادشاہ کی نعش کو بڑی دھوم دھام سے اوٹھا کر حضرت شاہ نظام الدین کے مزار مین دفن کیا جہاں اوسکی ماں دفن تھی

صفدر جنگ کو نظام الملک آصف جاہ کے مرنے کے بعد وزارت کا عہدہ ملنا

احمد شاہ محمد شاہ کا بیٹا جب شالامار باغ مین وارد ہوا اور سردارون نے ملازمت حاصل کی اوسکے بعد قلعہ شاہجہان آباد مین داخل ہوا تب اوس نے وزارت صفدر جنگ کو تجویز کی لیکن اوسکے تعین کو آصف جاہ کی مرضی پر موقوف رکھکر اپنے امیرون کے خلاف اس باب مین کہن کو بھیجے آصف جاہ نے لکھ بھیجا کہ ہم اب بوڑھے ہوے اور ناتوانی کے سبب شاہجہان آباد مین آنے سے معذور ہین اور تمھارے وقت کے لڑکون مین صفدر جنگ بہت ہوشیار ہی جو مناسب

جانو وہ کر دیپھر بھی آصف جاہ کی زندگی بھر کوئی تھوڑے دنون اور جیا صفدر جنگ کو خلعت وزارت کے پہننے کا حوصلہ
سنہ ۱۷۴۵ع ہوا آخر سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین یہ خبر سُنی کہ آصف جاہ گذر گیا تب بخاطر جمع وزارت کا خلعت پہنا اور جملۃ الملک مدار المہام وزیر
الممالک برہان الملک ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار کا خطاب لیا ✤

ذکر عمدۃ الملک امیر خان بہادر ابن عمدۃ الملک امیر خان صوبہ دار کابل

امیر خان کے باپ دادون کی اصل سادات نعمۃ اللہ حسینی مین سے ہی بہر لہینے دادون مین سے ایک کے ساتھ جسکا لقب
میر میران تھا منتسب ہو کر میر میرانیا کی شہرت پائی اس سلسلے کی عمدگی ایران مین بھی مشہور ہے اور یہان بھی جو اوسکا اقتدار
ہوا ایسا مشہور ہے کہ لکھنے کی حاجت نہین جہانگیر بادشاہ کے عہد مین عمدۃ الملک کا دادا کہ اوسکا بھی لقب میر میران تھا
ایران کے بادشاہ شاہ عباس کی بدون مرضی ہند مین چلا آیا اور جہانگیر کے حضور بہت مقرب ہوا لیکن اپنے دونون بیٹون
کی جدائی سے بہت گھبراتا تھا اور ہمیشہ اونکے دیکھنے کی تمنا مین رہتا تھا آخر جہانگیر بادشاہ نے خان عالم کو شاہ عباس کے
پاس ایلچی کر کے بھیجا اور وہ شاہ ایران کو خوش کر کے میر میران کے لڑکون کو ہندوستان مین لایا عمدۃ الملک کے دادا
کو خلیل اللہ خان خطاب ملا اور اوسکی بہت ترقی ہوئی اور اوسکا چچا روح اللہ خان اورنگ زیب عالمگیر کا بخشی الملک اور مقرب
تھا اور اوسکا باپ امیر خان کابل کا صوبہ دار تھا اور اوسکے بھروسے پر عالمگیر دکن مین ایران کے بادشاہون سے
بے دھڑکے رہتا تھا اور اسی سبب ہان کی فتح مشہور ہین اوسکے نام پر لکھتا تھا اور یہ عمدۃ الملک بھی ایسا اوج پر تھا کہ اپنے
وقت کا یکتا تھا اور بہت ہی رنگین اور جامع کمالات تھا کہ ویسا ملنا مشکل ہے جوانمردی اور سخاوت اور سمجھ اور معاملہ رسی
اور باریک بینی مین ایسا کامل تھا کہ ہر فن کے لوگ اوسے مانتے تھے ✤

اعتماد الدولہ قمر الدین خان وزیر الممالک نصرت جنگ کا ذکر ✤

قمر الدین خان کا باپ محمد امین خان خواجہ احرار کی اولاد مین سے ہی اورنگ زیب عالمگیر کے عہد مین ولایت توران سے
ہندوستان مین آیا اور بڑھتے بڑھتے پنجہزاری ہوگیا اور فرخ سیر کے وقت مین قطب الملک عبد اللہ خان کی مدد سے
ہفت ہزاری اور پھر محمد شاہ کے زمانے مین امیر الامرا حسین علیخان سے دغا کر کے وزیر ہوا اور قمر الدین خان اپنے باپ
کی زندگی مین داروغہ غسل خانے کا تیسرا بخشی رہا اور باپ کے مرنے اور آصف جاہ کے استعفا دینے کے بعد وزارت
پائی اگرچہ غافل اور ہمیشہ شراب کے نشے مین چور رہتا تھا پر کسی کو ستاتا نہ تھا اور شریع پرور بھی تھا شاہجہان آباد
کی خلق اوسکی بہت شکر گزار ہو کر اوسے غنیمت جانتی تھی پر جیسا چاہیے اوسکو وزارت کی لیاقت نہ تھی الحاصل
اوسنے اپنی زندگی بخوشی گذرانی اور محمد شاہ کی وفات سے کچھ پہلے ابدالی کی لڑائی مین مارا گیا ✤

ذکر حالات آصف جاہ نظام الملک ابن غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ عالمگیری ابن عابد خان

نظام الملک کا نام قمر الدین خان ہی اور یہ شیخ شہاب الدین کے پوتون مین سے ہی اوسکا نانا سعد اللہ خان شاہجہان بادشاہ
کا بڑا وزیر اور دادا اوسکا عابد خان سمرقند کے شیخون مین سے ہی عابد خان شاہجہان کے عہد مین ہند مین آکر شاہزادہ اورنگ زیب کی
خدمت مین نوکر رہا اور جب اورنگ زیب بادشاہ ہوا تب اوسکا آہستہ آہستہ پنجہزاری منصب ہوا اور وہ کبھی اوسے صدارت کا
منصب ملا سنہ ۱۰۹۷ ہجری مین جو چھبیسوین ربیع الاول کو قلعہ گولکنڈہ کے محاصرے مین توپ کا گولا لگکر مارا گیا اوسکا بیٹا شہاب الدین سنہ ۱۶۸۶ع
عالمگیر کے امیر کبیرون مین سے ہی وہ رفتہ رفتہ ہفت ہزاری منصب پاکر غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ کہلایا اور اکثر بادشاہ کی
سپہ سالاری بھی پائی اور بیجاپور کی فتح مین اوسکے لقبون اور خطابون پر فرزند ارجمند کے لفظ بڑھے اور بہادر شاہ کی سلطنت
مین گجرات کا صوبہ دار ہوکر سنہ ۱۱۲۲ ہجری مین مر گیا اوسکا بیٹا آصف جاہ اورنگ زیب کے عہد مین چین قلیچ خان بہادر پنجہزاری
منصب پاکر بادشاہ کے آخر وقت مین بیجاپور کا صوبہ دار ہوا اور بہادر شاہ کے زمانے مین خاندوران خطاب اور اودھ کی
صوبہ داری بھی پائی تھوڑے دنون بعد آصف الدولہ اسد خان اور ذوالفقار خان کے اقتدار کے سبب منصب چھوڑکر فقیری
لباس مین گوشہ نشین ہوا اور معز الدین جہاندار شاہ کے زمانے مین پھر اصل منصب اور پہلا خطاب پایا اور فرخ سیر کے
جلوس کے سال اول مین نظام الملک بہادر فتح جنگ خطاب اور ہفت ہزاری منصب ملا اور رفیع الدرجات کے ایام سلطنت
مین مالوے کی صوبہ داری پائی اور محمد شاہ کے عہد کے شروع مین سیدون سے دغا کرکے دکھن کے بعضے صوبون پر مسلط
ہوگیا اور پھر وہان کے سارے صوبے اپنے تحت مین کرلیے اور محمد امین خان کے مرنے کے بعد وزیر ہوا اور آخر امیرون کی
ناموافقت کے سبب اور بادشاہ کا مزاج پھرا ہوا دیکھکر وزارت سے استعفا دیا اور دکھن کی صوبہ داری پر قناعت کی اور صمصام الدولہ
خاندوران خان کی وفات کے بعد امیر الامرائی کا منصب پایا اور تیس برس کے قریب دکھن کے چھہون صوبون کی حکومت کی
آصف جاہ مین اگرچہ دنیا کی طلب اور حرص بہت تھی لیکن حلیم بھی نہایت تھا اور جو صفتین کہ امیرون کو چاہیین سب
اوسمین جمع تہین اوسکے نیک کامون کے نشانون مین سے ایک یہہ ہی کہ سنہ ۱۱۴۱ ہجری مین اوسنے برہانپور کی شہر پناہ بنوائی اور سنہ ۱۷۴۸ع
کوتل فردا پور سے ویران جنگل مین ایک شہر نظام آباد بسایا اور مسجد اور سرا اور مکانات اور پل تعمیر کروائے اوسکے سوا
اوسنے ایک نہر بھی بنوائی جو شہر اورنگ آباد کے بیچون بیچ آتی ہی اوسکی طبیعت موزون تھی اور شعر خوب کہتا تھا اوسکا
ایک دیوان بھی ہی محمد شاہ کے انتقال سے سینتیس دن پہلے سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین برہانپور کے اطراف مین اوسنے رحلت کی

امیر الامرائی کا منصب سادات خان کو ملنا اور جاوید خان خواجہ سرا کا اقتدار بڑھنا اور علی محمد خان روہیلے کا فوت ہونا

جب بادشاہ اور صفدر جنگ کو آصف جاہ کی طرف سے تسلی ہوئی خدمت بخشیگری کی اول کی اور امیر الامرائی کا خطاب
سادات خان فرخ سیر کے بیٹے سادات خان بہادر ذوالفقار جنگ کو عنایت ہوا اور جاوید خان خواجہ سرا بادشاہ کا نہایت
مقرب ہوا اور احمد شاہ کی مان کے کہنے اور بادشاہ کی بیوقوفی سے نظارت کی خدمت اوسکو ملی اوسکے شوق دلانے سے

یہ بیوقوف بادشاہ میخواری میں مشغول ہو گیا اور اوسکو نواب بہادر کا تماشا سب با غرض کہ بادشاہ کے مزاج میں بالکل دخل پاکر جو چاہتا تھا سیاہ و سفید کرواتا اور انھیں باتون سے صفدر جنگ نہایت آزردہ ہوتا اور دشمنی کی بنیاد قائم ہوتی تھی دسوین جب کو نظام الدولہ قمر الدین خان وزیر مرحوم کے بیٹے کو بخشیگری دوم کا خلعت اور مرادآباد کی صوبہ داری اور پندرھوین تاریخ غازی الدین خان فیروز جنگ کو اوسکے باپ کے مرنے کی تقریب سے خلعت ماتمی عنایت ہوا اور سترھوین تاریخ عسکر علی خان کو خدمت مشرفی دیوان خاص کی اور بیسوین تاریخ وزیر کو اجمیر کی صوبہ داری عنایت ہوئی اور انھین دنون علی محمد خان روہیلہ سرطان کے مرض سے مرگیا اوسکے پیس ماندون مین سے حافظ رحمت خان اور دوندے خان وغیرہ جو علی محمد خان کے بیٹون مین سے ایک کے اتالیق تھے اونھون نے اپنے داماد کے بہانے سے علی محمد خان کے ملک کو آپس مین بانٹ کر دیا اپنا قبضہ کر لیا اور اپنے داماد کے لیے کچھ معاش کے واسطے جاگیر دیکر باقی آپ دابے بیٹھے ہو

قائم خان بنگش کا صفدر جنگ وزیر کے ایما سے علی محمد خان روہیلے کی اولاد سے لڑنا اور مارا جانا

وزیر الممالک صفدر جنگ پٹھانون سے اپنے صوبے کے قریب رہنے والے افغانون کا اقتدار نہیں چاہتا تھا اب کہ وہ خود وزیر ہو گیا اور علی محمد خان بھی گذر گیا تب قائم خان محمد خان بنگش کے بیٹے کو بھڑکایا کہ علی محمد خان کے بیٹون سے اوسکا ملک چھین لے ؞

قائم خان نے ملک و مال کے لالچ مین آکر علی محمد خان کے لڑکون کو بداؤن کے قلعے مین گھیرا سعد اللہ خان جو اپنے باپ کی گدی پر بیٹھا اور اوسکے ساتھ اپنے بھائی پٹھانون کے قائم خان سے عہد و میثاق ہی عاجزی کی پر اسکی فریاد
سنہ ۱۷۴۹ع کام نہ آئی نا چار اپنا مال اسباب پہاڑ پر ساتھ لیکر دفع کرنے کو نکلے ۱۱۶۳ ہجری کو میدان مین نکلا اور دست بستہ کر کے ایک فوج کو گھاٹ مین لگا رکھا اور تھوڑی سی فوج سے قائم خان کے مقابل ہوا جب لڑائی ہوئی تو آگے سعد اللہ خان نے اپنے ساتھیون سمیت آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنا شروع کیا یہان تک کہ دشمن اوس گھاٹ کی جگہ پر آ پہنچا جہان کئی ہزار روہیلے چھپے بیٹھے تھے وہ سب کے سب ایکبار گی ٹوٹ پڑے اور قائم خان پر ہلا کر دیا ناچار سے اسی شکست مین قائم خان اور اوسکے سب سردار لڑ مرے اور سعد اللہ خان اور علی محمد خان کی اولاد اور روہیلون کی فتح ہوئی ؞

احمد شاہ ابدالی کا تیسری دفعہ لاہور تک آنا

سنہ ۱۷۴۸ع سنہ ۱۱۶۱ ہجری میں احمد شاہ ابدالی نے تیسری دفعہ پنجاب پر چڑھائی کی معین الملک پسر قمر الدین خان وزیر مرحوم نے اوسکا مقابلہ کیا لیکن سامان جنگ تھوڑے سے دینا چاہا تب صلح کا پیغام ڈالا اور ابدالی نے نادر شاہ کے دستور پر چار محال یعنی سیالکوٹ اورنگ آباد و گجرات پسرور کا بالکی تحویل چودہ لاکھ روپیہ سالانہ معین الملک کے ذمے مقرر کر کے

کابل کو کوچ کر گیا۔

صفدر جنگ وزیر کا بادشاہ سمیت بارادہ چھین لینے ملک و دولت قائم خان بنگش کی ماں سے اور روہیلون سے

سنہ ۱۱۶۲ ہجری مین صفدر جنگ قائم خان کے مارے جانے کی خبر سنتے ہی اوسکے پس ماندون سے ملک سنہ ۱۷۴۹ع
و دولت چھین لینے کے ارادے پر احمد شاہ بادشاہ کو اپنے ساتھ لیکر فرخ آباد کی طرف چلا جب دریا گنج مین جو
فرخ آباد سے بیس کوس ہے پہونچا قائم خان کی ماں یعنی محمد خان غضنفر جنگ کی زوجہ سے اطاعت کے سوا
کچھ اور نہ بن سکا آخر وزیر کی ملازمت مین آئی اور ساٹھ لاکھ روپیہ نقد و جنس پر معاملہ ٹھہرا سوا اسکے وزیر نے
سعادت خان سے بھی جو قائم خان کے توپخانے کا داروغہ تھا اور مال کا تقاضا کیا جو لڑائی مین لوٹ لیا تھا اور بعد اسنے
کار پردازون میں کتنا اوسپر لگایا۔

معاملہ درست کے بعد بادشاہ دہلی کو روانہ ہوئے اور وزیر مین ٹھہر لیا اور بنگش کا ملک ضبط کر لیا مگر فرخ آباد
مع بارہ موضع کے جو فرخ سیر کے عہد سے افغان بنگش کے تحت مین بطور جاگیر کے تھا وہ قائم خان کی ماں
کے پاس بدستور بحال رکھا غرضکہ یہ سب کر کے راجہ نول رائے کو وہان کے بندوبست کے لیے مقرر کیا اور بادشاہ
کی خدمت مین حاضر ہوا۔

نول رائے نائب صفدر جنگ کا احمد خان بنگش کے ہاتھ سے لڑائی مین مارا جانا

نول رائے نے اپنی طرف سے ہر جگہ عامل مقرر کر کے شہر قنوج اپنے رہنے کی جگہ ٹھہرائی اور قائم خان
کے اکثر بھائی جو اور ماں سے تھے الہ آباد کے قلعے مین قید ہوئے اور نول رائے نے افغانون پر ایسا ظلم شروع
کیا جسمین فساد کی بنیاد قائم ہوئی قائم خان کی ماں نے ایک شخص احمد خان کو جو اوسکے سگے بھائی بندون مین
سے تھا اور وزیر کے رفیقون مین تھا پیغام بھیجا کہ افغانی کی آبرو اور تیرے باپ کا نام خاک مین ملگیا اگر کچھ غیرت
ہو تو جو کچھ تجھسے بن سکے اوسمین قصور مت کر اور اطراف کے افغانون کو بھی اسی طرح غیرت انگیز باتین کہلا بھیجین
وہ سب متفق ہو کر اسکے درپے ہوئے کہ نول رائے کو جان سے مار کر اپنا ملک اوس سے چھڑا لینا چاہیے نول رائے
نے اسبات کی خبر پاکر جتنی فوج کہ اوسکے پاس تھی لیکر قنوج کے باہر نکل ڈیرہ کیا اور وزیر کو اس حال پر اطلاع دی
صفدر جنگ نے بادشاہ سے رخصت ہو کر سنہ ۱۱۶۳ ہجری مین شعبان کی بارھوین تاریخ جمعے کے دن اپنی لکھا سے سنہ ۱۷۵۰ع
پٹپڑ کی طرف جمنا کے کنارے باغ مین داخل ہو کر ڈیرہ کیا اور نصیر الدین حیدر خان نے اپنے سات ہزار کو مع فوج محمد علی خان
رسالدار کے اور اسمعیل خان کو مع راجہ دیبی دت کول کے فوجدار اور سردار دیکر نول رائے کی کمک اور مدد
کے واسطے مقرر کیا۔ احمد خان افغانون کی بڑی جماعت لیکر نول رائے کے مقابلے کو آپہونچا اور اوس سے غافل کر کے

لیے بظاہر صلح اور بھائیون کی رہائی کرنے کے پیغام اوسکے پاس بھیجے آخر نول راے کی کمک کے لیے فوج
آنے سے پیشتر یک بیک بنگش کی ایک طرف سے افغانون کے سوارون نے حملہ کیا اور افغان پیادہ پا لشکر کے پیچھے سے
جہان توپخانہ تھا دغا سے لشکر مین اترپڑے اور اوسکی غفلت مین پیچھے سے نول راے کے خیمے پر گرکے اوسکا کام
تمام کیا عطاء اللہ خان جو حاجی احمد خان کی بیٹی رابعہ بیگم کا خاوند اور مہابت جنگ کا بھائی تھا نول راے کی مدد
کے لیے دوڑا اور بڑے بڑے نجیب شریف جو نول راے کے رفیق اور وزیر کے ملازم تھے اور اکثر لوگ اوسکے
قصبات کے جیسا بلگرام وغیرہ اس ہنگامے مین مارے گئے اور توپخانہ اور لشکر افغانون نے لوٹ لیا وزیر
یہ خبر سنتے ہی بہت فکرمند اور مضطرب ہوا۔

صفدر جنگ وزیر کا پادشاہی فوج سمیت بنگش پر چڑھائی کرنا اور شکست کھانا

صفدر جنگ جانتا تھا کہ افغانون کا جمع ہونا اور اونکا اہتمام خوب نہین اس لیے نول راے کے مارے جانے
کی خبر پہونچنے سے پہلے اوسکی مدد کے واسطے پادشاہ سے رخصت ہوا اور نجم الدولہ محمد اسحٰق خان اور اور امیرون اور
پادشاہی فوج کو جو اوسکی مدد کے لیے مقرر ہوئی تھی اپنے ہمراہ لے دہلی سے تین چار دن مین قریب دو منزل
کے گیا تھا کہ نول راے کے مارے جانے کی خبر سنکر قصبہ مارہرہ مین ٹھہر گیا اور اور فوج کے اکٹھے ہونے کے لیے
ٹھہر گیا غرض کہ ایک مہینے تک مارہرہ کی باغات مین ستر ہزار سوار سے زیادہ جمع کیے اور وہان سے کوچ کرکے
سنہ ۱۱۶۳ھ آگے بڑھا جب دونون لشکر پاس پاس ہوے سنہ ۱۱۶۳ مین بائیسوین شوال کو رات کے وقت سید ہدایت علی خان بہادر نے
صفدر جنگ سے صلاح کی جو کہ ہندوستان دہلی کی حکومت مین افغانون سے اکثر اونکی لڑائی کے طریقے سے خوب واقف
ہو گیا تھا عرض کی کہ اونکا معمول ہے کہ گھات مین لگے رہتے ہین اور اونکا ایک مٹھی بھر غول تمام فوج پر آن گرتے
ہین اگر ایسے وقت مین پاؤن جما دین تو پھر اون سے کچھ نہین ہو سکتا ہے اور مقلوب ہو جاتے ہین اس لیے مناسب ہے
سوار ہو کے ہاتھی سے اوتر کر تین چار ہزار فوج پیادہ با معہ بندوق رکھین کہ جب افغان ہجوم لاوین وہ انکے خوب
جم کر بندوق کی شلک سے مار کر اوڑاوین اسمعیل بیگ خان نے غرور سے کہا کہ آپ صاحب مقدمے کی لڑائی
اور اوسکے ساتھیون کو کس طرح کھانا سے کہ گویا شیر کے منھ مین لاتا ہون اسد جنگ نے یہ صاحب
وزیر فوج کو درست کرکے توپیں لگا کر قدم بقدم آگے بڑھا پھر دن چڑھے دونون فوجون کا مقابلہ ہوا توپ
اور تیر کا مینہ برسنے لگا راجہ سورج مل جاٹ اور اسمعیل بیگ خان نے آگے گرکے افغانون پر حملہ کرکے اونکو بہت
تنگ کر دیا افغانون کے چھ سات ہزار سوار بڑے بڑے بہادر مارے پڑے اور جو باقی بچے سو بھاگ گئے سورج مل
جاٹ اور اسمعیل بیگ خان بھاگے ہوؤنکا پیچھا کرکے وزیر سے کچھ ایک دور نکل گئے اور وزیر بلا تامل ان فتحیابی کے واسطے
توپ اور جزائر اور بان بھیجتا تھا یہان تک ہوا کہ وزیر کے قریب سے سب اسباب آگے چلا گیا اور اسد جنگ کا کام اچھا بن آیا

یعنی افغان کہ گھات مین تاک لگائے بیٹھے تھے اور اونھین مین احمد خان بھی تھا ایک بیک ایک طرف سے نمود ہوے قفنار اکامگار خان بلوچ فوجدار گرد نواح شاہجہان اباد کہ وزیر کی فوج سے آگے لڑ رہا تھا حریف کے صدمون کی تاب نہ لا کر بھاگ نکلا کہتے ہین کہ وہ احمد خان سے ملگیا تھا الحاصل مغلی فوج مین شکست سی آنے لگی اور بہتیرون کا پاؤن اکھڑ گیا سید نور الحسن خان جماعہ دار بلگرامی اور سعید الدین خان اپنے ہمراہیون سمیت کہ اوس وقت تین سو سوار ہونگے وزیر کے حسب الحکم صفین چیر فوج ہراول کی مدد کے لیے پہونچے لیکن مغلی فوج کا تو پاؤن اوکھڑ گیا تھا اور اونکا وہان پہونچنا مفید نہوا لاچار ہو کے بائین طرف پھرے تو دیکھتے کیا ہین کہ تین ہزار پیادے اور اونکے پیچھے سوار بائین طرف سے بڑھے آتے ہین توپخانہ تو ہراول کی مدد کو گیا تھا اس طرف بہت ہی کم رہگیا تھا جب تک اس فوج کو کچھ صدمہ پہونچے ہی پہونچے سپہ رحمت پاس آ گئے تب میر نور الحسن خان اور اونکے بھائیون نے کمانین لین اور تیر چلانا شروع کیا اور سعید الدین خان کے برقندازن نے بندوقین مارنے لگے افغانون کی ایک جماعت کھیت رہی اور تھوڑے ایک سے نے لوٹ پلٹ پھر اپنے تئین سنبھالا اور جرأت کی وزیر کی فوج مین کسی کو ثبات قدم نہ رہا تھا آخر نصیر الدین حیدر وزیر کا ساڑھو اور بہنوئی بھی زرد کچھ رفیقون سے افغانون پر گرا اور سات آدمیون کو اپنے ہاتھ تلوار سے مار کر خاک پر گرایا آخر آپ بھی کام آیا اور نور الحسن کے ہاتھ کے کئی زخم لگے اور میر غلام نبی سیادت شعار اور میر عظیم الدین جو بلگرامی سیدون مین سے تھے وہ بھی مارے گئے افغانون نے وزیر کے ہاتھی کو گھیر لیا یہ نجانا کہ یہ کون ہی اور وزیر کا فیلبان بندوق کی گولی سے مارا گیا وزیر کے گلے پر بھی اوڑتی سی گولی لگی کہ بیہوش ہو گیا جو ہاتھی کا ہودا ابیش کا جنگی بنا ہوا تھا اور اسکی پناہ مین زیادہ زخمون سے محفوظ رہا اور ہودے سے سر بھی [illegible] دیکھتا تھا سو وہ بھی بیہوشی کے عالم مین گرنے کے سبب پوشیدہ ہو گیا اور افغانون کی جماعت نے بڑی بڑی جرأتین کین مختصر یہ کہ جب وزیر کی فوج نے ہمت ہاری نور الحسن خان اور علی محمد خان جیسے تیسے وزیر کا ساتھ دے لاچار ہو کے وزیر سمیت نور الحسن خان اور علی محمد خان اور کئی شخص مغلی اور ہندوستانی کہ دو سو سوار سے زیادہ نہونگے بہت شکستہ خاطر ہو کے میدان سے پھرے سید ہدایت علی خان وزیر کے پھرنے کے بعد کچھ توپخانہ اور حواس باختہ لوگون کو جہان تہان سے جمع کر کے اپنے ساتھ لایا شام کے وقت وزیر نے مقام مارہرہ مین پہونچکر اپنے زخم کی سینکا اور پٹی کروائی اور صبح کو مارہرہ سے کوچ کر کے آگے بڑھے اور تیئیسوین شوال کو جمنا کے کنارے شاہجہان اباد کے مقابل پہونچا ۞

احمد خان بنگش کا الہ اباد پر لشکر کشی کرنا اور وہان سے شکست کھا کر بھاگ جانا

احمد خان نے جب وزیر کو شکست دی تب اوسکو صوبہ اودھ اور الہ آباد کے لینے کی ہوس ہوئی اسواسطے [illegible] اپنے بیٹے کو [illegible] الہ اباد کا [illegible]

روانہ ہوا تھا اسد خان مرحمت خان کا بیٹا اور عمدۃ الملک امیر خان کا بھتیجا اپنے چچا کے عہد سے اس الہ اباد کے صوبے میں گذران کرتا تھا اور اوس وقت میں صفدر جنگ کے رفیقوں میں تنہا اوسنے اور علی قلی خان نے بنگش کی اطاعت اوٹھائی بہت عار سمجھی پرو. لڑائی سے بھی عہدہ برا نہیں ہوسکے تھے ناچار قلعہ گیری اختیار کی اس عرصے میں اجہ اندر گر نے کہ سپاہ غفیروں میں سے تھا اور ان دنون میں بطور تیرتھ کے پراگ میں ٹھہرا ہوا تھا وزیر کی رفاقت پر کمر باندھ اوسکے بدون حکم اور اطلاع نقار اسد خان اور وزیر کے اور منسوبوں کی مدد کی وہ قلعے کے باہر لڑائی کو مستعد اور طیار رہتا تھا اور دن بھر میں کئی دفعہ گھوڑون پر سوار افغانون کی فوج پر حملہ کرتا تھا اور بہتیرون کو مار کوٹ اپنے مقام پر پھر آتا تھا اسطرح ایک مدت گذر گئی آخرش احمد خان نے الہ اباد کو جلا کر لوٹ لیا اور ابھی قلعے کے محاصرے سے دست بردار نہوا تھا کہ اسمعیل وزیر کے آنے کی خبر مشہور ہوئی وہ قلعے کا محاصرہ چھوڑ اپنے ملک فرخ اباد کو دوڑا ۔

محمود خان پسر احمد خان بنگش کا صوبہ اودھ و لکھنؤ میں لڑنا اور معز الدین خان کے مقابلے سے شکست کھانا

سنہ ۴۹ ۱۱۶۴ احمد خان کے حسب الحکم اوسکا بیٹا محمود خان صوبہ اودھ اور لکھنؤ کے لینے کے ارادے پر سنہ ۱۱۶۴ ہجری میں بلگرام کی طرف اوترا اور اوسکے ساتھ کے پٹھانوں کے ظلم کے سبب اوس قصبے کے لوگون سے لڑائی ہوئی آخرش اوس قصبے کے شیخون کے سمجھانے سے فساد رفع ہوا محمود خان نے پھا پھامؤ میں اگر ایک سردار کو پانچ ہزار آدمیوں سے لکھنؤ میں بھیجا اس سردار نے آ کے شہر کے باہر ٹھہر کر شہر کا ایک کوتوال مقرر کر کے بھیج دیا اوس وقت صفدر جنگ کا عملہ شہر میں نہ تھا کوتوال نے شہر میں آ کر زور ظلم کرنا شروع کیا شیخ معز الدین خان بہادر نے اپنے گھر کا زیور بیچ کچھ تھوڑا سا روپیہ جمع کر شہر کے شیخ زادون کو جمع کیا اور حکم دیا کہ کوتوال کو مار پیٹ کر نکال دو چنانچہ ویسا ہی ہوا اور ایک مغل کو مغلی کپڑے پہنا اپنے گھر میں بٹھایا اور شہر کی منادی شہر میں پھیر دی کہ یہ مغل کوتوال وزیر کا بھیجا ہوا ہے پٹھانون کے سردار نے پانچ ہزار آدمیوں سے شہر کے لوٹنے کے قصد پر اسمعیل گنج کی طرف جو شہر کے پورب طرف ہے ہنگامہ برپا کیا شیخ زادے قریب دو سو آدمیون کے ہٹانے کے لیے گئے اور بہت لڑ بھڑ کر افغانون کو بھگا دیا اور اونکا توپخانہ اور اسباب چھین لیا محمود خان پھا پھامؤ کے گھاٹ پر تھا اور چاہتا تھا کہ اس طرف چلے آئیں اوسکے لشکر کے بھاگے ہوئے اوسکو آ ملے اور معز الدین اور شیخ زادون کی ہمت کا حال اوس سے کہا اس عرصے میں شیخ معز الدین خان بھی ایک فوج بنا کر محمود خان کے لشکر کے قریب آ پہنچا محمود خان ڈر کر بھاگا معز الدین خان نے فرصت پا کر افغانون کے تمام عاملون کو اودھ کی سرحد سے نکال دیا اور حکم دیا کہ اس جماعت کو جہان پاؤ قتل کرو ۔

صفدر جنگ کا پھر از سر نو فوج آراستہ کرنا اور احمد خان بنگش پر فتح پانا

صفدر جنگ شاہجہان اباد میں پہونچا کچھ رنج تھا کہ دہلی میں اوسکی شکست کی شہرت ہو گئی ہے بادشاہ احمد شاہ ...

اوسکی ماں اور جاوید خان خواجہ سرا اور اور امیر جو صفدر جنگ سے عداوت رکھتے تھے اوسکے مال و اسباب ضبط کرنے کی
فکر مین پڑے جب وہ دہلی مین پہونچا اور امیرون کی حرکتین سنین تب بادشاہ کی ماں اور جاوید خان سے کہلا بھیجا کہ
میری زندگی اورون پر بار ہی مگر مجھسے بدی کرنا بہت دشوار ہی اون دونون نے عذر خواہی کرکے اوسے راضی کیا
اور صفدر جنگ افغانون سے بدلا لینے کی تدبیر مین ہوا اور ملہار راو اور جیاپا کو کہ یہ دونون مرہٹے کے بڑے سردار
تھے بلایا اور اپنا رفیق کیا اور راجہ سورج مل جاٹ تو پہلے ہی سے اوسکا رفیق تھا غرض کہ پندرہ ہزار روپے روز جاٹ کے
اور پچیس ہزار روپے روز مرہٹے کے ٹھہرے اور نئے سر سے توپ اور بان اور لڑائی کا سب سامان پہلے سے بھی
زیادہ طیار کیا۔

سنہ ۱۱۶۴ ہجری مین جمادی الاولی کے شروع شاہجہان آباد سے روانہ ہوکر اکبر آباد مین پہونچا اور مرہٹے کی فوج سنہ ۱۷۵۱ع
کو کہ بیس ہزار سوار تھے سادل خان افغان پر بھیجا جو احمد خان کی طرف سے کول اور جلیسر کا حاکم تھا فوج نے ایکبارگی
چھاپا مارا سادل خان بھاگا اور بہت سے افغان قید ہوے اور مارے گئے اور مرہٹون کے ہاتھ بہت لوٹ لگی
احمد خان نے یہ خبر سنتے ہی الہ آباد کے قلعے کا محاصرہ چھوڑ فرخ آباد مین پہونچا مرہٹے کی فوج نے جو وزیر کی ہراول
تھی چڑھائی کرکے فرخ آباد کو باہر باہر سے لوٹ لیا احمد خان حسین پور مین آیا جو فرخ آباد سے تین کوس گنگا کے
کنارے پر ہی اور سورج مل جاٹ نے کوملیا رہو اور مرہٹون سے مئو اور فرخ آباد خالی پاکر خاطر خواہ لوٹ لیا تب پیچھے
سے وزیر بھی سورج مل جاٹ سمیت آ پہونچا اور احمد خان تین طرف سے گھر کر تنگ ہو گیا وزیر کے حکم سے نور الحسن
بلگرامی نے گنگا کے کنارے پر جمادی الثانی کی دوسری تاریخ ایک بڑا مضبوط پل باندھا صبح ہوتے سعد اللہ خان
علی محمد خان روہیلے کا بیٹا بڑی فوج سے احمد خان کی مدد کے لیے پہونچا وزیر کی فوج گنگا کے پار اوتر گئی احمد خان
مورچون مین ٹھہرنا مناسب نجانکر سعد اللہ خان سے جا ملا دونون طرف سے لڑائی ہونے لگی ایک طرف تو مرہٹون نے
پٹھانون کو برگشتہ کر دیا دوسری طرف سے جاٹ نے بندوقون کی باڑ سے اونکی کمر توڑ دی آخر احمد خان اور سعد اللہ خان
لڑائی کے میدان سے ہٹے اور قریب بارہ ہزار افغانون کے زخمی اور قتل ہوے اور ہاتھی اور گھوڑے اور خیمے ڈیرے
اور بہت سا اسباب لوٹ مین وزیر کی سپاہ کے ہاتھ لگا وزیر نے افغانون کا پیچھا کیا اور ہمالیہ پہاڑ تک جو کماؤن پہاڑ
کی شاخ ہی بھگا دیا افغان وسط جنگل مین گھر گئے اونکے ہزارہا آدمی وہان کی آب وہوا کے ناقص ہونے اور کھانا پینا
نہ ملنے کے سبب مر گئے وزیر کی فوج نے افغانون کی سب حدون کو تباہ کرکے لوٹ لیا۔ وزیر نے اس جانفشانی کے
عوض مرہٹے کو کول اور جلیسر اور مئو اور فرخ آباد اور قنوج کی حد سے لیکر کوڑا جہان آباد تک عنایت کیا آخر افغانون نے
وزیر کی مرضی کو ہر طرح قبول کرکے اپنی جان کو بچایا اور سولہ لاکھ روپیے کی محال مین احمد خان اور اوسکے بھائیون اور
اولاد کو مرحمت ہوئی اور علی محمد خان کے بیٹون کی جاگیر مین بطور مالگذاری کے اونکی سپرد ہوئین اور بعضے محال بنگش کے وزیر نے

ضبط کر لیے اور کچھ ایک مرہٹون کے سپرد کیے ؛؛

اون لڑائیون کا ذکر جو نظام الملک کی اولاد مین ملک دکن مین واقع ہوئین

سنہ ۱۷۴۸ع ناصر جنگ نظام الدولہ بہادر آصف جاہ کا دوسرا بیٹا جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد دکن کا حاکم ہوا ۱۱۶۱ھ سنہ ہجری مین احمد شاہ کی حسب الطلب نربدا تک آیا اور پھر بادشاہ کے منع کرنے اور مظفر جنگ کے فتنہ اوٹھانے سے لوٹا ستر ہزار سوار اور ایک لاکھ پیادے سے مظفر جنگ کی تنبیہ کے واسطے قصد کیا تفصیل اوسکی یہ ہے کہ مظفر جنگ کا اصلی نام ہدایت محی الدین خان ہے اور رشتے مین نظام الملک آصف جاہ کا نواسہ تھا اور اوسکے عہد مین بیجاپور کا صوبہ دار تھا ناصر جنگ کے عہد مین نافرمانی اختیار کر کے چندا کے بہکانے سے جو ارکاٹ کے رئیسون مین سے تھا ارکاٹ کے لینے کے لیے فرانسیس پھلچری کی ایک ٹکڑی

سنہ ۱۷۴۹ع فوج ساتھ لیکر انور الدین خان شہامت جنگ گوپا موی پر جو آصف جاہ کے وقت سے ارکاٹ کا ناظم تھا چڑھ گیا ۱۱۶۲ھ مین سولھوین شعبان کو لڑائی ہوئی انور الدین خان خوب لڑا آخر مارا گیا ناصر جنگ یہ خبر سنکر اورنگ آباد سے بندر پھلچری تک کہ

سنہ ۱۷۵۰ع کوس کا فاصلہ ہے مظفر جنگ کی تنبیہ کے لیے آیا ۱۱۶۳ھ مین رمضان کی چھبیسوین کو پھر لڑائی ہوئی اور مظفر جنگ پکڑا گیا ناصر جنگ سات مہینے کے موسم بھر ارکاٹ مین رہا کرنا ٹک کے افغان ہمت خان وغیرہ جو اس لڑائی مین ناصر جنگ کے

سنہ ۱۷۵۱ع ساتھ تھے پھلچری فرانسیسون سے ملکر اوس سے پھر گئے اور ۱۱۶۴ھ مین سترھوین محرم کو چھپا یا مارا اور ہمت خان نے کہ ظاہر اپنے تئین دوست بنائے رکھتا تھا اور دل مین ناصر جنگ کی جڑ اکھاڑنے کی فکر مین تھا پاس آ کر اپنے ہاتھ سے اوسپر بندوق چلائی کہ اوس سردار کا ایک ہی ضرب مین کام تمام ہو گیا اور اوسکی لاش شاہ برہان الدین غریب کے روضے مین آصف جاہ کی قبر کے پاس دفن ہوئی ؛؛

جب ناصر جنگ مارا گیا مظفر جنگ کہ اوسکے ساتھ قید تھا دکن مین خودسر ہو گیا اور افغان اور فرانسیسون کی کمک لیکر حیدرآباد کا قصد کیا لیکن اوسی عرصے مین مظفر جنگ اور افغانون مین بگاڑ ہوا مظفر جنگ فرانسیسون کی مدد سے ہمت خان کرنا ٹکی وغیرہ سے لڑنے کو چلا یہ دو گروہ سترھوین ربیع الاول کو سوار ہوا ہمت خان بھی بہت سی فوج لیکر مقابلے کو آیا قضا را ناصر جنگ کے قاتل سب کے سب مارے گئے اور ہمت خان اور اوسکے مددگار اور مظفر جنگ بھی اس لڑائی مین کام آئے اس ہنگامے کے بعد راجہ رگھنا تھ داس خودبخود وکیل مطلق بن گیا اور مظفر جنگ نے جن فرانسیسون کو مقرر کیا تھا اونھین دلاسا دیکے آصف جاہ کے تیسرے بیٹے سید محمد خان صلابت جنگ کو سرداری پر قبول کیا اور آپ فرانسیسون سمیت اوسکا نوکر ہوا ؛؛

احمد شاہ ابدالی کا چوتھی دفعہ لاہور تک آنا اور جاوید خان کا صفدر جنگ کے ایما سے مارا جانا

سنہ ۱۷۵۲ع ۱۱۶۵ھ مین احمد شاہ ابدالی چوتھی دفعہ ہندوستان کا قصد کر کے لاہور مین آیا معین الملک اوس سے جنگ کرتا رہا اور کئی دفعہ بڑی سخت لڑائیان کین ابدالی اوسپر غالب نہین ہو سکتا تھا آخر آدینہ بیگ خان اور راجہ کوڑا مل دیوان

جو حقیقی دوست او جان نثار افغانستان تھا نفاق پڑا اور راجا نے لڑائی کے میدان میں اپنی جان دی تب معین الملک مغلوب ہو گیا اور
شہر کو بچا کر مفتی عبداللہ کے ہاتھ صلح کا پیغام بھیجا احمد ابدالی نے خان جہان کو استقبال کے لیے بھیجکر معین الملک کو بڑی
عزت اور خاطر سے بلایا اور اوس پر بہت سی مہربانیاں فرماکر اور اپنی طرف سے لاہور کا نائب کر کے کابل و قندھار کو کوچ کیا

جن دنون ابدالی لاہور میں لڑتا تھا اوسنے قلندر خان کو اپنا سفیر کر کے احمد شاہ بادشاہ کے پاس شاہجہان اباد میں بھیجا
احمد شاہ اور اوسکے امیرون نے بہت گھبرا کر وزیر الممالک صفدر جنگ کو بڑی منت سماجت سے پے در پے لکھا کہ ہلکر
ملہار اور فوجون کو اپنے ساتھ لیکر بہت جلد حاضر ہو کر احمد شاہ کی مدافعت کرے صفدر جنگ نے ہلکر ملہار کو بہت سا زر
دینے کے وعدے پر اپنے ساتھ لیا اور اوسی ساعت رجب کے مہینے میں شاہجہان اباد کے قریب پہنچا جاوید خان ناظر اور
اور بیوقوف امیرون نے صفدر جنگ کے آنے سے پہلے شاہ ابدالی سے صلح کر لی تھی اور اوسکی خاطر خواہ معاملہ کر کے قلندر خان
ایلچی کو رخصت کر دیا تھا صفدر جنگ اس بات سے بہت آزردہ ہوا اور کہلا بھیجا کہ میں ہلکر کو تمہارے کہنے سے بہت سا روپیہ
دینا کر کے اپنے ساتھ لایا ہون بھلا اب اسکے تقاضے کا کیا علاج کرون اور کمال غصے سے شہر کے اندر نہ آیا بلکہ شہر سے باہر جمنا
کے کنارے ڈیرا کیا ۔ اس عرصے میں ناصر جنگ کے مارے جانے کے بعد اوسکے بھائی فیروز جنگ نے صوبہ داری دکن کی استدعا کی
بادشاہی امیرون نادیدہ کے آگے جو خوش نہیں ہوتے تھے تب اوسنے موقع پاکر کہا کہ اگر دکن کی صوبہ داری بدون نذرانہ مجھے عنایت ہو
تو جیسے بنے ہلکر کو تقاضے سے باز رکھونگا بادشاہ اور امیر اچھی ہے دکن کی صوبہ داری خان فیروز جنگ کے سپرد کی اور
وہ اپنے بیٹے کو امیر الامرائی کا نائب کر کے حضور میں چھوڑ کر ہلکر کو اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوا جب فیروز جنگ اور ہلکر دکن کو چلے گئے تب وزیر الممالک
پہلی رمضان کو شاہجہان اباد میں داخل ہوا لیکن جاوید خان کی خود مختاری اور بادشاہ کی ہان سے اوسکی موافقت کے سبب اور اس
باعث سے کہ اونھون نے ابدالی سے صلح کر کے لاہور و ملتان اوسے دے دیا تھا نہایت آزردہ خاطر رہتا تھا اور بادشاہ نے
اپنی بات کے حکم اور جاوید خان کی ترغیب سے یان خان نام اپنے خالو قوال کو ہفت ہزاری منصب دیکر معتمد الدولہ خطاب دیا اور
سرداری کے سامان اور عمدۃ الملک متوفی کی حویلی اوسکو عنایت کی اور وہ امیرون میں داخل ہو کر بڑے بڑے سردارون
کی برابر ہو گیا جو ایسے کام میں بادشاہ کی فضیحت اور امیرون کی ہنسی تھی صفدر جنگ دل تنگ ہو گیا اور جاوید خان کی تدبیر میں
لگا ایک دن اوسکو دعوت کے بہانے سے بلاکر مروا ڈالا اور اس بات سے بادشاہ کے دل میں ہول پڑا اور خفیہ انتظام الدولہ
وغیرہ سے ملکر وزیر الممالک کے بگاڑنے کی فکر میں پڑا ۔

خان فیروز جنگ کا اورنگ اباد میں پہونچنا اور مرگ مفاجات سے انتقال کرنا

سنہ مذکور کی بیسوین ذیقعدہ کو خان فیروز جنگ مع ہلکر اورنگ اباد میں داخل ہوا اور سید محمد خان صلابت جنگ سے
کہ حیدر اباد میں تھا مقابلہ کرنے کو چلا ہلکر نے قابو پاکر خان فیروز جنگ سے خاندیس کا سارا ملک طلب کیا فیروز جنگ جو نیا آیا
ہوا تھا اور نا واقف تھا اور صلابت جنگ کے مقابلے اور دکن کے صوبون پر غالب ہونے کا ارادہ وپیش نظر رکھتا تھا اوسنے

اون ملکون کی سندون پر اپنی مہر کرکے بنگش کے حوالے کی ایسا بڑا ملک مفت اوسکے ہاتھ مفت لگ گیا اور فیروز جنگ اورنگ آباد مین پہونچنے کے ستر روز بعد اسی سال مین مر گیا ❊

بیان فیروز جنگ مرحوم کے بیٹے کو امیر الامرائی کا منصب ملنا اور صفدر جنگ کے ساتھ بدی کرنا

فیروز جنگ کے بیٹے کا اصلی نام شہاب الدین ہے مگر عماد الملک غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ اوسے خطاب ملا اپنے باپ کے مرنے کے بعد اوسنے صفدر جنگ کی خوشامد کی اور اوسنے ترس کھاکر اوسے بادشاہ سے امیر الامرائی دلوائی لیکن یہ شخص وزیر کی مہربانیون کو جلد بھول گیا اور اپنے خالو انتظام الدولہ اور بادشاہ اوسکی مان سے ملکر صفدر جنگ کے بگاڑنے مین مصروف ہوا بادشاہ نے اون کے بہکانے سے صفدر جنگ کو کہلا بھیجا کہ توپخانہ اور غسلخانہ چھوڑ دو اور وزارت کا کام چلنے دیا کیا کرو صفدر جنگ نے بادشاہ کا مافی الضمیر جانکر دربار کا آنا جانا موقوف کر دیا احمد شاہ نے اوسکی دلجوئی کی اور ایک بار آپ بھی اوسکے گھر واسطے عذر خواہی کے گیا مگر چونکہ یہ باتین سچے دل سے نتھین کچھ فائدہ نہوا آخر ۱۱۶۳ھ مین رنجش ظاہر ہوئی اور چھ مہینے بعد بہت سا فتنہ و فساد برپا ہوا ❊ سنہ ۱۷۵۰ع

بادشاہ کا صفدر جنگ کے ساتھ دغا کرنا اور صفدر جنگ کا احمد شاہ سے لڑنا اور انتظام الدولہ پسر قمر الدین خان کو وزارت ملنا

صفدر جنگ ہمیشہ اسی فکر مین رہتا تھا کہ کیا تدبیر کرین اور بادشاہ سے لڑنا مناسب نہین جانتا تھا اور دشمنون کی طرف سے اپنی جان کا بھی خوف تھا۔ بادشاہ نے بعض امیرون کی صلاح سے ایک دن پہر ایک رات گئے توپخانہ کے نائب کو بلایا جسکو وزیر کی طرف سے قلعے کے بندوبست کا اختیار تھا اور اپنے ہاتھ سے وزیر کے نام ایک شقہ لکھکر اوسکے حوالے کیا اور تاکید کی کہ اس شقے کو جلدی وزیر کے پاس لیجائیو اور زبانی بھی وزیر سے یون یون کہیو وہ بیوقوف رقعہ لیکر قلعے سے باہر آیا بادشاہ نے آدمیون کو حکم دیا کہ قلعے کے پھاٹک بند کر دو اور اوسے یا وزیر کے کسی نوکر کو قلعے کے اندر مت آنے دو اور جو وزیر کے آدمی قلعے کے اندر ہین اونھین بھی نکال دو چنانچہ ویسا ہی ہوا صبح ہوتے ہی قلعے کے برجون پر وزیر کے مکان کے سامنے توپین لگا دین اور لڑائی کی طیاری کر دی وزیر اوس مکان سے اوٹھ آیا اور جو حویلی کہ اوسنے آپ بنوائی تھی اور قلعے سے کچھ دور تھی اوسمین آرہا اور سمجھا کہ بادشاہ سے لڑنے مین بہت بدنامی ہوگی پس اپنے صوبون کو چلے جانے کی بادشاہ سے رخصت مانگی بادشاہ نے منظور نکی آخر شہر سے نکلکر دو کوس کے فاصلے پر ٹھہرا اور چاہا کہ بغیر لڑے بھڑے اپنے صوبون کو چلا جاؤن مگر مفسدون نے اوسے بودی بودی باتین سمجھا کر لڑنے پر طیار کیا صفدر جنگ نے ایک شخص گمنام کو شاہزادہ ٹھہرا کر بادشاہ بنایا اور اپنے کنبے کو سورج مل جاٹ کے قلعون مین بھیجکر اوسے ہمراہی کے لیے بلایا وہ آکر صفدر جنگ کا مددگار ہوا احمد شاہ نے قمر الدین خان وزیر مرحوم کے بیٹے انتظام الدولہ کو وزیر کیا اور عماد الملک نے وزیر کے ساتھ لڑنا اپنے

۱۷۵۳ء فتح لیا اور فوج کو ہر طرف سے بلا کر جمع کیا اور ۱۱۶۶ھ میں رجب کے شروع سے چھ مہینے تک لڑائی ٹھنی رہی صفدر جنگ کے
ساتھی بھی بہت مردانگیاں کرتے تھے اور خاص کر راج اندر گر سائین اپنے چند آدمیوں سے پادشاہی توپخانے پر گرتا تھا اور
توپخانے کے عملے کو مار مار کر گرا دیتا تھا آخر ایک دفعہ بندوق کی گولی سے مارا گیا اور ذوالفقار جنگ معزول امیر الامرا کہ پادشاہ سے
ناخوش تھا حضرت علی کے پنجہ کی زیارت کے بہانے آکر صفدر جنگ کے ساتھ مل گیا غازی الدین خان نے منادی پھیری
کہ جو سوار صفدر جنگ کا نوکر یہاں آکر نوکری اختیار کریگا تو اوسکو سو روپیہ انعام ملینگے اور ساٹھ روپے درماہہ ہوگا اس لیے سے
بہت سے تورانی عماد الملک میں آملے اور پادشاہی نوکر ہوے اور محمدی جھنڈا کھڑا کر کے پکارا گیا کہ صفدر جنگ رافضی ہے اور
پادشاہ اوسپر جہاد کرتا ہے یہ سنتے ہی ہزاروں آدمی جھنڈے تلے اکٹھے ہو کر جا بجا [illegible] کا دم بھرنے لگے جس کسیکو ایرانی اور صفدر جنگ
کا نوکر جانتے تھے شاہجہان آباد میں لوٹ لیتے تھے اوس طرف سے سورج مل جاٹ نے جب یہ کیفیتیں دیکھیں پانی پتی کو لوٹ لیا
غرض کہ چھ مہینے بعد دونوں طرف کے لوگ ناخوش ہو کر صلح کے خواہان ہوے اور پادشاہ اور امیروں نے تنگ ہو کر صفدر جنگ
کے پاس صلح کا پیغام بھیجا وہ بھی صلح پر راضی ہوا قمر الدین خان کا بیٹا انتظام الدولہ بیچ میں پڑا اور دونوں صوبوں اودھ اور الہ آباد
۱۷۵۴ء کے بدستور بحال رہنے پر صلح ہو گئی اور صفدر جنگ ۱۱۶۶ھ کے [illegible] میں اپنے صوبوں کو چلا گیا ؞

عماد الملک غازی الدین خان کا جاٹ کی مہم پر جانا اور پادشاہ میں اور اوس میں خلاف پڑنا اور خاندان بابر کی عماد الملک کے ہاتھوں سخت ذلت ہونی

جن دنوں عماد الملک صفدر جنگ سے لڑتا تھا ان دنوں اوسنے ملہار کو مالوے سے اور جی اپا کو ناگپور سے اپنی مدد
کے واسطے بلایا مگر اونکے آنے سے پہلے صلح ہو گئی لیکن سورج مل نے جو صفدر جنگ کی رفاقت کی تھی اس سبب سے خفا ہو کر
عماد الملک اون دونوں سرداروں کو ساتھ لیکر اوسپر چڑھ گیا سورج مل ڈیگ اور کمبیر اور بھرتپور میں قلعہ نشین ہوا عماد الملک نے
اوسکا محاصرہ کیا اور احمد شاہ سے کچھ [illegible] توپیں طلب کیں جو قلعہ شکنی کے لائق ہوں عرضی لکھ بھیجی انتظام الدولہ وزیر نے
کہ عماد الملک کا مخالف تھا اور جانتا تھا کہ وہ تسلط کے بعد [illegible] سب کو بگاڑ دیگا پادشاہ کو توپوں کے بھیجنے سے منع
کیا عاقبت محمود خان نے کہ عماد الملک کی عرضی لیکر پادشاہ کے پاس گیا تھا بہت سے منصبداروں اور توپخانے کے آدمیوں
کو درم دیکر اپنی طرف توڑ لیا اور یہ چاہا کہ انتظام الدولہ کو درمیان سے الگ کرے ایک دن انتظام الدولہ کے گھر جا کر گیرودار کرنے
لگا مگر کچھ پیش نہ چلی [illegible] کی طرف بھاگا اور شاہجہان آباد کے گرد نواح جاگیر اور محالین [illegible] لوٹنے لگا اسی
عرصے میں سورج مل جاٹ نے احمد شاہ اور انتظام الدولہ کو عرضیاں بھیجیں کہ عماد الملک مرہٹے کے اتفاق سے قادر ہو جائیگا تو سلطنت
اور وزارت کا استیصال کریگا بہتر یہ ہے کہ پادشاہ اور انتظام الدولہ سیر و شکار کے بہانے سکندرے کی طرف آویں تا کہ عماد الملک ادھر سے [illegible]
فساد دبے پادشاہ کو یہ صلاح پسند آئی اور خود بیگمات اور وزیر اور توپخانے کے عملے کو ساتھ لیکر نکلے سکندرے سے تین کوس آگے خیمہ
کھڑا کیا عماد الملک نے اس مشورے کی خبر پاکر عاقبت محمود خان کو پادشاہ کے حضور تنہا بھیجا تا کہ اوسے ڈرا دے وہ تمام کے

وقت بادشاہ پاس گیا اور سمجھایا کہ مرہٹے کے گئی ہزار سوار کھیت میں چھپے ہوئے لگے ہیں خدا جانے کدھر سے نکل آوین اور اوسی وقت رخصت ہو کر
چلا آیا بادشاہ اور وزیر نے کچھ بھی لشکر کی حفاظت نکی ہلکر کا دل بادشاہ کی طرف سے کھٹا ہو گیا تھا اس سبب سے کہ باوجود اسکے کہ اوسکا بیٹا
کنبھیر راو جاٹ کی لڑائی مین مارا گیا پھر بھی بادشاہ نے توپین تیرین عماد الملک اور جی آپا نے بغیر کیسے اوڑن بات متھرا ہو کر جمنا پار ہو اور حسن رات
عاقبت محمود بادشاہ کو دیر ہو گیا تھا قریب لشکر کے پہونچکر بان چلانے شروع کیے گمان ہوا کہ عاقبت محمود نہین کہین بیکر ہنگامہ برپا کیا ہے اور
اسباب کو ایک آسان سا امر سمجھ لیا آخر تحقیق ہوا کہ ہلکر آپہنچا تب تو بہت گھبرائے آخر احمد شاہ نے اپنی ماں اوہمصام الدولہ میر آتش اور انتظام الدولہ
کو اپنے ساتھ لیا او عماد الدین پیچھے بھاگ گئے اور سارا اسباب اور ناموس مین چھوڑ کر دہلی کی راہ لی جب یہ خبر فاش ہوئی تب چھوٹے بڑے جو ان کے
اور پھر اگر بھاگ نکلے ہلکر کی فوج نے بیدریغ لوٹا اور بے کھٹکے کر تمام لشکر اور سارے اسباب بادشاہی کو قبضہ کیا اور ملکہ زمانیہ فرخ سیر کی بیٹی محمد شاہ کی
جورو اور اور بیگمات ہلکر کے تحت مین آئین لیکن ہلکر نے اونکو بہت حرمت اور تعظیم سے رکھا ✣

احمد شاہ بادشاہ کا عماد الملک کی قید مین پڑنا اور عماد الملک کے حکم سے احمد شاہ کی آنکھون مین نیل کی سلائی پھیر جانا اور عالمگیر ثانی کا جلوس کرنا اور عماد الملک کا بزور وزارت لینا ✣

عماد الملک یہ خبر سنتے ہی محاصرہ چھوڑ کر جھٹ دہلی کو روانہ ہوا اور جی آپا مارلون کو چلا گیا اور اسطرح سورجمل نے محاصرے سے
خلاصی پائی عماد الملک نے ہلکر ملہار کی مدد سے صمصام الدولہ میر آتش اور توپخانے وغیرہ کے آدمیون سے ملکر انتظام الدولہ کو موقوف کر دیا
اور آپ وزارت لی اور صمصام الدولہ کو امیر الامرائی دلائی جس دن کہ وزیر ہوا صبح کے وقت خلعت پہنکر دوپہر کو احمد شاہ کو اوسکی ماں سمیت
قید کیا اور عز الدین پسر معز الدین جہاندار شاہ کو تخت سلطنت پر بٹھایا اور عالمگیر ثانی اوسکا لقب کیا اور احمد شاہ اور اوسکی ماں کی آنکھون مین سلائی پھیری
اور خود سب کامون کا منتظم ہوا ✣

صفدر جنگ کا انتقال کرنا اور اوسکے بیٹے شجاع الدولہ کا باپ کی جگہ مسند نشین ہونا ✣

صفدر جنگ اپنے صوبے مین پہونچکر اپنا اقتدار بڑھانے مین مشغول ہوا اسمین اوسکے پاؤن پر ایک پھنسی کا دانہ نکلا اور بڑھتے
۱۷۵۴ء بڑھتے سنہ ۱۱۶۷ھ مین اوسکی موت کا سبب ہوا اوسکا بیٹا شجاع الدولہ اپنے باپ کی جگہ بیٹھا ایک مدت اسمعیل بیگ خان جو اوسکی
سرکار کا بڑا سردار تھا بندوبست کرتا رہا اور باپ کے سردار اور رسالہ دار بدستور بحال رہے جب اسمعیل بیگ بھی مر گیا اور بیگ خان اوسکے
سنہ ۱۱۶۸ھ گھر کا نائب ہوا شجاع الدولہ اگرچہ عیاش اور بے پروا تھا لیکن اپنے ملک کا بندوبست خوب رکھتا تھا جب سنہ ۱۱۷۰ھ مین عماد الملک کے فساد
اوٹھانے سے شاہ ابدالی شاہجہان آباد مین آیا اور عماد الملک اوس سے ملکر شجاع الدولہ کے تباہ کرنیکو آیا اتفاق نجیب الدولہ
افغانان بنگش کے مقابلے کے واسطے گیا اوس وقت شجاع الدولہ نے خوب بیداری کی اسکا ذکر قریب آگے ہو جائیگا ✣

کچھ تھوڑا سا لاہور کا احوال اور معین الملک کا دنیا سے رحلت کرنا

۱۷۵۱ء سنہ ۱۱۶۴ ہجری مین محرم کے مہینے قمرالدین خان کا بیٹا معین الملک گیا مومن اوسکے بیٹے نے ابدالی سے لاہور کی صوبہ داری پائی لیکن
اوسکی کم سالی کے سبب ملکی کام اوسکی ماں کے متعلق ہوئے اور اس سبب سے بے انتظامیان اور رعیت پر ظلم ہونے لگا رعیت جان سے عاجز ہوگئی
پر کوئی پناہ نہ تھی مگر سکھون کے گروہ مین ایک دوسرے کی مدد کرنا اونکے مذہب مین جائز ہی اسواسطے جس کسی پر ظلم ہوتا تھا وہ بال بڑھا کر
گروگوبند کے مذہب سے کہتا تھا اور سکھ اوسکی حمایت کرتے تھے اسواسطے سکھون کا بہت رواج ہوا اور اس گروہ کی
کثرت ہوگئی اور معین الملک کی عورت کے گھر کمینے اور خواجہ سرا اور غلامون کا بڑا اختیار ہوگیا امیر مومن بھی مر گیا اور اوسکی جگہ
خواجہ موسی جاری معین الملک کا داماد مقرر ہوگیا ایک مدت بعد خواجہ عبداللہ خان بیٹے عبدالصمد خان کو اختیار ہوگیا اور معین الملک
کی بیگم کو قید کرکے اس صوبے کی نیابت شاہ ابدالی سے اپنے نام منگالی تھوڑے دنون بعد خواجہ عبداللہ سپاہ کی تنخواہ دینے سے
گھبرا کر بھاگا پھر اس صوبے کی حکومت بیگم ہی کو ملی بعد اسکے خواجہ مرزا جان نے جو معین الملک کے بڑے جمعدارون مین سے تھا
بیگم کو قید کیا اور آخر صلح ہوگئی ٭

لاہور مین عماد الملک کی شرارت سے فتنہ برپا ہونا اور رسالہ بین داغ کے سوارون کے ہاتھ سے اوسکی خفت ہونا اور دہلی کو لوٹنا اور پھر شاہزادہ عالی گہر عالمگیر ثانی کو لیکر نکلنا

عماد الملک کو ایک مدت بعد یہ منظور ہوا کہ خالصے کے محالون کا بندوبست کرے اور ابدالی کے گماشتون سے لاہور اور ملتان
چھین لے اور جن دنون کہ صفدر جنگ اور جاٹ سے لڑتا تھا اور اپنی غرض کیلیے شاہجہان آباد کے قریب کے محال رسالہ بین داغ کے
سوارون کی تنخواہ مین کر دیے تھے اب اونکو تنبیہ کرے اسواسطے عالمگیر ثانی بادشاہ اپنے بٹھائے ہوئے کو اپنے ساتھ لا کر بادلی مین لشکر ڈالا اور
سید ہدایت علیخان بہادر کو سرہند اور تھانیسر اور پانی پت کی فوجداری پر پانی پت کو گیا اس عرصے مین رسالہ بین داغ کے سردار کہ عماد الملک کے پاس
محال لاکے آنے سے داغ ہو رہے تھے اونھون نے راجہ ناگرمل کے بہکانے سے اپنے وکیلون کو وزیر کے حضور تنخواہ مانگنے کو بھیجا وزیر نے جواب
دیا کہ پہلے موجودات دو پھر اپنی تنخواہ کا روپیا لو اونھون نے یہ خیال کیا کہ کسیکی مجال ہی کہ ہماری موجودات مین کچھ معارضہ کرے قبول کرکے
کہا کہ بہتر کسی کو حکم ہو کہ ہماری موجودات لے عماد الملک نے نجیب خان سے کہا کہ انکی موجودات لو اوس نے قبول کرکے اپنے بیٹے ضابطہ خان سے کہا
کہ میدان مین خیمہ کھڑا کرکے موجودات لو وکیلون نے سمجھا کہ اب خیانت کا کچھ علاج نہو سکیگا کس لیے کہ نجیب خان کئی ہزار کا سردار ہی ہم سے ڈریگا
اور خیانتین کھل جائینگی اپنے موکلون کو خبر دی اونھون نے یہی بہتر جانا کہ بلوا کیا جاوے اور بیباک ہوکر اپنے آدمیون کو بلوا کر دنگے کا حکم دیا اور عماد الملک
اوس وقت خلوت مین گیا تھا کہ اتنے مین بیس تیس سوار اندر گھس آئے اور فریاد و شور کرنے اور سردارونکی شکایت اور افلاس کا حال کہنے لگے تھوڑی
دیر بعد کئی آدمی اور آئے اور اونکے ہمزبان ہوئے عماد الملک نے ہرکارے کے لکھنے سے چاہا اور جس طرح بیٹھا تھا نکلا اونھین سمجھانے لگا اس
عرصے مین دم بدم رسالے کے آدمی چلے آتے تھے یہان تک کہ قریب دو سو آدمیون کے جمع ہوگئے اور عماد الملک کو گھیر کے بیباکانہ گفتگو کرنے لگے
اور ہجوم کرکے وزیر کو کھینچا کوئی جواہر کا تکمہ لیگیا بدن کے کپڑے بھی دھجی دھجی ہوگئے اور پگڑی سر سے اوتر پڑی غرض کہ اوسے پا پیادہ
گلیون مین کھینچتے کھینچتے اپنے لشکر مین لائے وزیر کی فوج حیران تھی کہ کیا کیجیے مگر چونکہ وزیر اوسکی زندگی اور اقبال کے باقی تھے

اون سرداروں نے عذر خواہی کرکے کپڑے پہننے کا التماس کیا عماد الملک نے کہا کیون دیر کرتے ہو اگر مجھے مارنا ہی تو جلدی مار ڈالو نہیں
تو تم خود مارے جاؤگے اور جو نہیں مارتے ہو تو پھر یہ کیا بیدادی ہی اس درمیان میں بادشاہ کا پیغام پہونچا کہ اگر عماد الملک کو مقید ہمارے حوالے
کردو تو تمہاری تنخواہ اور اوسکے سوا کچھ اور بھی دیجیگی یہ پیغام ترکی زبان میں کہا گیا عماد الملک ترکی سمجھتا تھا اور بھی غصہ ہو کر کہنے لگا کہ جو کرنا ہو جلد کرو
اونھون نے عاجزی ظاہر کرکے اوسکی سواری کا ہاتھی منگوا اوسے سوار کیا وزیر سے خیمے میں پہونچا لوگ سلام کو حاضر ہوے حکم دیا کہ سواری کا ہاتھی لاؤ
فوراً ہاتھی پر سوار ہو کر حکم دیا کہ جہان میں داغ کے سواروں کو پاؤ مار ڈالو اور اونکے خیمے لوٹ لو نجیب خان کے روہیلون اور نوکرون نے بلوہ کرکے
ساعت بھر میں اونکا نام و نشان باقی نرکھا وزیر بادشاہ سے آزردہ ہو کر شہر کو پھر گیا اور ایک مدت تک سیر شکار میں رہکر فوج و اسباب آراستہ کرنے لگا
اور بادشاہ کو معتمدون کے سپرد کرکے شاہزادہ عالی گہر کو اپنے ساتھ لیکر لاہور کے بندوبست کو چلا ❊

دوسری دفعہ عماد الملک کا لاہور کے عزم پر نکلنا اور معین الملک کی زوجہ اور دختر کو دغا سے بلانا

عماد الملک فساد کی نیت سے شاہزادہ عالی گہر اور تمام محلے کو ساتھ لیکر لدھیانے میں پہنچا اور سید جمیل الدین خان کو ایک فوج کا افسر کرکے
بھیجا اور ایک خط اپنے خالو معین الملک کی عورت کو لکھا اور اوسکی لڑکی کو جو اوسے منسوب تھی بلایا وہ اوسکے خیمے میں داخل ہوئی پھر عماد الملک نے
عبد اللہ خان کشمیری کو مع فوج اپنی ساس کے جلد آنے کو بھیجا اونھون نے لاہور میں پہنچکر معین الملک کی عورت کو گرفتار کیا ایک زبیدہ لدھیانہ
کو روانہ ہوئی عماد الملک نے اپنی ساس کے آنے کے بعد اوسکی بہت عذر خواہی کی اور لاہور کی صوبہ داری آدینہ بیگ خان کو کرکے آپ شاہجہان آباد
کو پھرا لیکن معین الملک کی عورت نہایت آزردہ ہو کر رستے میں پکار پکار کہتی تھی کہ یہ حرکت جو میرے ساتھ ہوئی اسکا ثمرہ اچھا نہو گا
دیکھ لینا کہ چھ سات مہینے بعد احمد شاہ درانی آویگا شاہجہان آباد اوجڑ جاویگا تخت سلطنت اولٹ جاویگا بڑے بڑے خاندان دنیا سے جاتے رہینگے
بھلے برے سب مارے پڑینگے آخر وہی ہوا جو وہ کہتی تھی ❊

احمد شاہ ابدالی کا پانچوین دفعہ ہندوستان میں آنا

احمد شاہ ابدالی کو عماد الملک کی گستاخی بہت ناگوار ہوئی اور فوراً لاہور میں آ پہونچا آدینہ بیگ خان بھاگ گیا اور عماد الملک
بھی جان کے خوف سے ٹھہر گیا اپنی عورت کو ساس کے پاس بھیجکر اپنی شفاعت کرائی اور بیگم کو آپ مہربان کیا ابدالی جلد جلد چلکر دلی
سے بیس کوس کے فاصلے پر آ پہونچا عماد الملک نے اطاعت ہی کرنی بہتر دیکھی اور استقبال کو جاکر بادشاہ سے ملاقات کی اور سپر خفگی ہوئی اور پھر
بیگم کی سفارش اور بادشاہ کے وزیر شاہ ولی خان کی سازش سے بچ گیا اور وزارت بھی رہی ❊
سنہ ۱۷۵۴ء سنہ ۱۱۷۰ ہجری میں ساتوین جمادی الاولی کو شاہ ابدالی شاہجہان آباد میں داخل ہوا اور شہر کو لوٹنے لگا قریب ایک مہینے کے شہر میں
رہکر اپنے بیٹے تیمور شاہ کی شادی عالمگیر ثانی کی حقیقی بھتیجی سے کی اور پھر سورج مل جاٹ کی تنبیہ کے واسطے متوجہ ہوا اور جہان خان اپنے
لشکر کے سردار کو جاٹ کے قلعہ لینے پر مقرر کرکے پیچھے سے آپ بھی چلا یہ پانچوین بار ہو کہ احمد شاہ ابدالی ہندوستان میں آیا جب عماد الملک نے
بادشاہ سے عرض کی کہ تیمور کے شاہزادوں میں سے ایک شاہزادہ اور دو تین دن کی فوج میرے ساتھ ہو تو لوگونگا اور ملک کے درمیان اپنے

ملکوں سے بہت سا روپیہ وصول کرکے لشکر میں داخل کیا اسی دن بادشاہ نے دو شاہزادے ایک ہدایت بخش عالمگیر ثانی کا بیٹا اور دوسرا مرزا بابا بیٹا اسکے داماد کو دہلی سے بلاکر اسکے ساتھ کیا اور سرداروں میں ایک شخص جان باز خان کو بھی عماد الملک کے ہمراہ کیا۔

عماد الملک کا شجاع الدولہ پر چڑھائی کرنا

عماد الملک صفدر جنگ کے خاندان سے بہت دشمنی رکھتا تھا شاہزادوں اور ابدالی کی فوج کو ساتھ لیکر جمنا پار اوتر فرخ آباد آیا احمد خان بنگش نے استقبال کرکے جو اسباب کہ مناسب تھا شاہزادوں کی نذر کیا اور افغانوں کو مدد کے لیے ساتھ کیا عماد الملک ان سب کو لیکر اودھ کی طرف روانہ ہوا شجاع الدولہ لڑائی کا سامان لیکر لکھنؤ سے نکل سانڈی پالی کے میدان میں آیا اور خفیف سی لڑائی کے بعد پانچ لاکھ روپیہ پر معاملہ ہو گیا سنہ ۱۱۷۰ ہجری میں شوال کی ساتویں تاریخ کو عماد الملک مع شاہزادوں سنہ ۱۷۵۷ء
کے فرخ آباد کو گیا اور ابدالی کہ جاٹ سے لڑنے گیا تھا اسکے انجام کا منتظر بیٹھا ابدالی نے جاٹ کے قلعہ بلم گڑھ کو تین دن میں لے لیا اپنے قلعے کے نگہبانوں کو مار ڈالا اور وہاں سے خانجہان کو فوج کا ہراول کرکے متھرا کے قتل کا حکم دیا اوسنے متھرا میں آکر قتل کیا۔ احمد شاہ ابدالی اکبر آباد میں آیا اور مرزا سیف بیگ بادشاہی قلعہ دار نے توپیں بار کیں کہ قلعے کے گرد دیکھنے نہ پایا شاہ ابدالی نے جاٹ کے قلعے لینے کی تدبیر کی لیکن اس عرصے میں لشکر میں مری پڑی اور ابدالی کو ٹھہرنے کی طاقت نہ ہوئی گھبرا کر جاٹ کے قلعوں کی تسخیر چھوڑ ولایت کو چلا جب شاہجہان آباد کے متصل پہنچا عالمگیر ثانی نجیب الدولہ کو ساتھ لے مقصود آباد کے تالاب پر آیا اور ابدالی کی ملاقات کرکے عماد الملک کا شکوہ کیا ابدالی نے نجیب الدولہ کو ہندوستان کا امیر الامرا کرکے عالمگیر ثانی کے باب میں سفارش کی اور محمد شاہ کی بیٹی سے شادی کرکے اور صاحبہ محل بیگم محمد شاہ کو اور ملکہ زمانیہ کو بطور سفر کے اپنے ساتھ لیکر اپنے ملک کو لوٹ گیا۔

عماد الملک اور احمد خان بنگش کا امور سلطنت میں تسلط پانا

عماد الملک نے فرخ آباد میں ابدالی کے قندھار کو روانہ ہونے کی خبر سنی اوسی وقت نجیب الدولہ کی بجائے احمد خان بنگش کو امیر الامرا کیا اور شاہجہان آباد کو چلا اور رگھناتھ راو و ملہار راو کو بلایا اور باتفاق ان سب نے دہلی کا محاصرہ کیا عالمگیر ثانی اور نجیب الدولہ قلعہ نشین ہو کر پینتالیس دن تک توپ و رہکلے اور بان سے لڑے آخر صلح ہو گئی نجیب الدولہ بحرمت اور مال قلعے سے نکل اپنے ملک کو چلا گیا اور عماد الملک و احمد خان بنگش سلطنت کے کاموں کے منتظم ہوئے۔

شاہزادہ عالی گہر کا حضور پدر سے نکلنا

عالمگیر ثانی اور نجیب الدولہ نے عماد الملک و بنگش کے لڑنے سے پہلے شاہزادہ عالی گہر کو جو بادشاہ کا بڑا بیٹا اور ولی عہد تھا ہانسی حصار کی جاگیر دیکر رخصت کیا اور کہا تم ملک کے وارث ہو جہاں تک بنے اپنا عمل کرو جب عماد الملک بد ارادے سے دہلی کا قصد کیسے اور [illegible] کے واسطے ہمارے پاس [illegible] تو شاہزادہ عالی مقام [illegible] میں ٹھہر کر فوج کشی کرنے لگا [illegible] بڑے [illegible] علیخان جو سیف الدین خان مقتول کا بیٹا امیر الامرا حسین [illegible] دونوں [illegible] ساتھ [illegible] عماد الملک [illegible] اور بادشاہ کو [illegible]

اور نجیب الدولہ کو حضور سے نکال دیا تب اوسنے بادشاہ کو شاہزادے کے بُلانے کے واسطے کہا بادشاہ نے بخوشی ناخوشی شاہزادے کی
طلب مین شقّے بھیجے عماد الملک نے سیف الدین محمد خان کو دس ہزار سوار سے شاہزادے کے لانے کو بھیجا شاہزادہ بے بسی سے کہ باپ
کی طرف جاتے تھے مین انچھل راو نے شاہزادے کے پاس آکر اوسے باپ کے پاس جانے سے منع کیا اور کہا کہ تم اطراف محال لے لو اور مین
تمہاری رفاقت کرونگا شاہزادہ یہ غنیمت جانکر اوسکے ساتھ جمنا کے پار ہوا اور کئی محالون کو لے لیا عماد الملک نے انچھل راو کو
کچھ لالچ دیکر شاہزادے سے پھیر دیا تب شاہزادہ لاچار ہو کر پھر شاہجہان اباد کو چلا ہر چند عماد الملک نے چاہا کہ وہ قلعے مین آئے مگر اوسنے
نمانا اور علیمردان خان کی حویلی مین اوترا اور بعضے معتمدون کو تو شہر مین رکھا اور باقی کو اپنی جاگیرون مین بھیجدیا پندرہ سولہ دن بعد
عماد الملک نے شاہزادے کو غافل پاکر اپنا نظام الدین کی زیارت کو جانا مشہور کیا اور اسی بہانے سے دس بارہ ہزار سوار جمع کر
حکم دیا کہ علی مردانخان کی حویلی کو گھیر لیں اور شاہزادے کو قید کرین جب فوج نے چارون طرف سے یلا کر کے دیوارون کو توڑ ڈالا
اور کوٹھون پر چڑھے اور بندوقیں سر کرنے لگے اور بہت ایک شاہزادے کے رفیق مارے گئے شاہزادے نے باتفاق میر جعفر
اور اعظم علیخان کے بہت جوانمردی کی اور دریا کی طرف کی دیوار توڑ کر باہر نکلا اور تھوڑی جماعت سے دشمنون سے لڑ کر بہت کو مار کر دیا کا
رستہ لیا دشمن اکٹھے ہو کر آتے تھے تب شاہزادہ دس بیس آدمیون سے شیر کی مانند اون پر گرتا اور انھیں بھگا دیتا تھا اسی طرح لڑتے
انچھل راو مرہٹے کے لشکر تک پہنچا جو پٹپڑ گنج کے ٹیلے پر لشکر لیے پڑا تھا انچھل راو نے اوسکا استقبال کیا اور جلدی خیمے کھڑے کروا کر زخمی اور
بے خبر زخمی سپاہیون کا بہت کچھ نکلتے وقت علین سے بہت جمع ہو کر کے یہ صلاح ٹھہرائی کہ یا تو پکڑا جائے یا مارا جائے اوس وقت سید اعظم علیخان
نے بہت جوانمردی کر کے شاہزادے سے کہا کہ بہتر ہے کہ تم یہان سے چلے جاؤ جب تک تم نکل جاؤ گے مین دشمنون کو روک سکتا ہون
شاہزادہ اوسکے کہنے سے چلا گیا اور وہ سید دشمنون کو روک کر مقابلے پر قائم رہا آخر مارا گیا غرض شاہزادہ گنج پورے ہو کر سہارنپور مین نجیب الدولہ
کے پاس گیا نجیب الدولہ نے شاہزادے کو اوٹھ مہینے اپنے پاس رکھا جو ان دنون بنگالے مین بہت سا فساد مچ رہا تھا اور میر جعفر خان
انگریزون کی مدد سے وہان غالب ہوا تھا اوسنے شاہزادے کو بنگالے کی فتح کی صلاح دیکر بمقدور اپنے کچھ فوج اور خرچ راہ دیکر رخصت
کیا شاہزادہ الہ اباد اور بیہر ہو کر نہایت ابتری مین عبداللہ خان علی محمد خان کے بیٹے نے اپنے مقدور کے موافق اوسکی تشفی
کی اور سب لکھنو کو آیا جب کوس اوس طرف فتح پور ہسوہ مین پہنچا سنہ ۱۱۷۳ ہجری مین جمادی الاول کی نوین کو شجاع الدولہ لکھنؤ کے ۹۰ ۱۷۵۵ء
ناظم نے اوسکا استقبال کر کے ملاقات کی اور ایک سو ایک اشرفی نذر گذرانی اور بیہ دو لاکھ روپے نقد اور دو ہاتھی مع عماری ساز سامان
اور پالکی اور سات گھوڑے اور جواہر کی ایک کشتی اور کپڑا اور ہتھیار اور خیمے اور برتن اور بار برداری کے دس چھکڑے بطور پیشکش کے شاہزادہ
کی نذر گذرانے شاہزادہ نے شجاع الدولہ سے پانچ چھ گھڑی ہمکلام ہو کر اور بیچ اور شاہی سواری کی پالکی کہ خس کی بنی ہوئی تھی
عنایت کر کے رخصت کیا اور آپ الہ اباد کو روانہ ہوا

نجیب الدولہ اور مرہٹے اور شجاع الدولہ کے درمیان عماد الملک کی فتنہ انگیزی سے
جھگڑے اور فساد

عماد الملک نجیب الدولہ سے عداوت دلی رکھتا تھا اور اسی واسطے نجیب الدولہ کو امیر الامرائی کی خدمت سے موقوف کروا کر احمد خان بنگش کو اوسکی جگہ کیا تھا اور اوسکا یہ ارادہ تھا کہ آپ تو بدنام نہو لیکن مرہٹوں سے اوسے تباہ کرادے اور شجاع الدولہ کے ساتھ بھی اسطرح عداوت رکھتا تھا چنانچہ سنہ ۱۱۷۰ھ میں محرم کے مہینے میں دتا سیندیہ جنکوجی کا چچا دکن سے ہند میں آکر ملک انتربید جو مرہٹے کے پاس تھا اوسکے بندوبست میں رہا سنہ ۱۱۷۱ھ کے شروع میں یہ سیدے اور شجاع الدولہ کے ملکون کے لینے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ پہلے روہیلے کا ملک لیلے اور پھر اودھ کے صوبے کو بھی فتح کرے عماد الملک نے دتا کو اس فساد کے اوٹھانے کے لیے اور بھی بہکایا اسواسطے وہ جمنا پار ہو پہلے نجیب الدولہ پر چڑھ گیا نجیب الدولہ کو میدان میں لڑنے کی تاب نہوئی ناچار سکرتال میں مورچے لگا برسات کے چار مہینے توپ اور بان اور تیر اور تلوار کی لڑائی لڑا کیا آخر اوسنے اور سعد اللہ خان اور حافظ رحمت خان اور دوندے خان نے ملکر شجاع الدولہ کو اپنا احوال و نجیب الدولہ کا سکرتال میں محصور ہونا اس طرح لکھا کہ مرہٹہ انتربید تک آ پہونچا ہی اور اس ملک کے لینے کا ارادہ رکھتا ہی اور ابھی اگر گنگا چڑھی ہوئی ہی اور ترنے ہی گنگا کے پار ہو ہمارے ملکون کو لے لیگا اور پھر تمہارے ملکون کو بھی لینے کی طمع کریگا بہتر ہی کہ اوسکا ابھی سے تدارک کرو شجاع الدولہ عین برسات میں لکھنو سے نکل شاہجہان آباد میں کئی مہینے ٹھہرا اسواسطے کہ گنگا کے چڑھاو سے سکرتال میں جہاں نجیب الدولہ لڑرہا تھا پہونچنا بہت دشوار تھا اندیون کے اوترتے ہی دتا مرہٹے نے اپنے سرداروں میں سے ایک شخص گوبند پنڈت کو بیس ہزار سوار اور پیادے دیکے بھیجا کہ گنگا سے پار اوترکے روہیلے کے ملک میں فساد اوٹھاوے پنڈت نے چاندپور نگینے کے اوس طرف کے پرگنون سے لیکر امروہے کے اطراف تک تیرہ سے گاون کو جلادیا اور سعد اللہ خان و حافظ رحمت خان اور دوندے خان کہ نجیب الدولہ کی مدد کیا چاہتے تھے اونہیں دوڑنے کا ارادہ

کیا ان سب کو لڑنے کی تاب نہوئی آخر کماؤن پہاڑ کے تلے جا چھپے شجاع الدولہ یہ خبر سنتے ہی سنہ ۱۱۷۱ ہجری ربیع الاول کے شروع دھاوا مارکر چاندپور میں سکرتال کے متصل جہاں نجیب الدولہ ٹھہرا ہوا تھا پہونچا گوبند پنڈت نے نجیب الدولہ کا ناک میں دم کر رکھا تھا اور اوسکو اپنی جانی کی آس نہین تھی اتنے میں شجاع الدولہ موضع بلاوہ کے اطراف میں اوترا اور انوپ گر گسائیں اور امراو گر گسائیں اور مرزا نجف خان کو پانچ ہزار سوار اور میر باقر کو چار ہزار مغلی دیکر مرہٹے کا مقابلہ کرنے کے واسطے بھیجا اور ان سرداروں نے گوبند پنڈت کو شکست دی شجاع الدولہ پر فتح پاکر سوار ہوا اور یہ حال سنکر افغان بھی کماؤن کے جنگل سے نکل شجاع الدولہ میں آملے اور نجیب الدولہ کو اس مخمصے سے نکالا اور اگرچہ مرہٹے پر غالب ہوکر اونے شکست دی تھی پھر بھی دتا اور جنکو سے صلح ہی کرنا مناسب وقت سمجھا اور جو کہ ان دنوں میں شاہ درانی کے آنے کی خبر گرم تھی دتا سیندیہ اور جنکو نے بھی صلح کو غنیمت جان تحویل قرار کر اپنی کارستہ روکنے کو لاہور کی طرف روانہ ہوا اور شجاع الدولہ بھی لوٹ کر لکھنو میں داخل ہوا۔

شاہجہان آباد کی سانحے کا ذکر اور عالمگیر ثانی بادشاہ کا مقتول ہونا اور عماد الملک کی روسیاہی

جبکہ دتا سیندیہ اور جنکو عماد الملک کے کہنے سے نجیب الدولہ کو سکرتال میں گھیرے ہوئے تھے اونھوں نے عماد الملک کو بھی اپنی مدد کے واسطے بلایا وہ عالمگیر ثانی سے دل میں گرہ رکھتا تھا اور اوسکو مع اپنے خالو انتظام الدولہ کے اپنا بدخواہ جانتا تھا اسواسطے انتظام الدولہ کو پہلے تلاسے مار ڈالا اور تین روز بعد مہدی علیخان کشمیری کو سکھا کر بادشاہ کے پاس بھیجا اوسنے آکر قریب سے بادشاہ سے عرض کی کہ

سنہ ۱۷۵۵ء / ۱۷۵۶ء

سنہ ۱۷۵۷ء

ایک بہت کامل فیروز شاہ کے کوٹلے مین آیا ہی اور زیارت کے قابل ہی وہ بیوقوف اوسکے فریب مین آگیا تہا فقیر کی ملاقات کو گیا جب
اوس جگہہ پہنچا ایک حجرے مین فقیر کی جگہہ کئی شخصون کو اوسکے مارنے کے لیے بیٹہا رکہا تہا اندر جاتے ہی اوسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا
اور لاش کو دریا کی طرف پہینک دیا اوسی دن محی السنۃ کا م بخش کے بیٹے اورنگزیب کے پوتے کو تخت پر بیٹہا لگے شاہجہان لقب کرکے
اوس کشمیری کو اوس بادشاہ کی نگہبانی کے لیے چہوڑ عماد الملک آپ مرہٹے کی مدد کو گیا جب نجیب الدولہ سے اور مرہٹے سے
صلح ہوگئی اور احمد شاہ ابدالی کی آمد آمد مشہور ہوئی دتا لاہور کی طرف لینے سرداروں کی مدد کو گیا اور عماد الملک نے اپنی جان کے خوف
سورج مل جاٹ کے پاس جا اوسکے قلعے مین پناہ لی اور اوسکا منتظر رہا کہ دیکھیے مرہٹے اور ابدالی مین کیا ہوتا ہے

مرہٹے کا تیمور شاہ پسر احمد شاہ ابدالی پر لاہور مین چڑہائی کرنا اور تیمور شاہ کا جہان خان کے ساتھ کابل کو بہاگ جانا اور مرہٹے کا لاہور ملتان مین مسلط ہونا اور پہر احمد شاہ ابدالی کے آنے کا سامان مہیا ہونا

سنہ ۱۷۵۸ء ۱۱۷۱ ہجری مین جیسا اوپر بیان ہوچکا ہی احمد شاہ ابدالی دہلی کو لوٹ اپنے بیٹے تیمور شاہ کو جہان خان سمیت لاہور مین چہوڑ گیا تہا
جہان خان نے دوابے کی حکومت پہلے آدینہ بیگ خان کو دی اور پہر مراد خان کو آدینہ بیگ خان نے سکہون کو بہکا کر مراد خان کو بہگا دیا
بہاگ کر جہان خان کے پاس گیا سکہہ نے دوابے کے تمام پرگنون کو خوب سا لوٹا اس عرصے مین رگہناتہہ راو شمشیر بہادر بالاجی راو کے
بہائی کو مع ہلکر وغیرہ مرہٹون کے آدینہ بیگ خان نے لاہور کی طرف اپنی مدد کے واسطے بلایا وہ لاہور مین پہونچے جہان خان کی فوج سے
طیار ہوئے جہان خان لڑنا مناسب نسمجہا بلکہ تیمور شاہ سمیت کابل کو چلا گیا اور مرہٹون کا عمل ملتان او غازی خان کے ڈیرے تک ہوگیا
جب برسات کا موسم لگا مرہٹے نے لاہور کو آدینہ بیگ خان کے حوالے کیا اس قرار سے کہ پچہتر لاکہہ روپیہ سال بسال دیا کرے
اور آپ شاہجہان آباد کو لوٹ آئے رگہناتہہ راو اور شمشیر بہادر تو کئی دن رہ کر دکن کو روانہ ہوئے اور جنکوجی سیندیا اجمیر کے راجپوتون کا ملک لینے کو
دلی ہی مین رہا قصارا آدینہ بیگ خان مرگیا جنکوجی نے سابا جی نام ایک مرہٹے کو لاہور کا صوبہ دار کرکے رخصت کیا اور سنے لاہور مین لیکر
اٹک تک لے لیا نجیب الدولہ اور ہندوستان کے راجون نے مرہٹے اور عماد الملک سے جان سے تنگ ہوکر احمد شاہ ابدالی کو
عرضیان بہیجین اور اوسکے ہندوستان مین آنے کی استدعا کی اوسنے قندہار سے ہندوستان کا قصد کیا

احمد شاہ ابدالی کا چہٹی بار لاہور و شاہجہان آباد مین آنا اور مرہٹون سے لڑنا

سنہ ۱۷۶۰ء ۱۱۷۳ ہجری کے شروع مین احمد شاہ ابدالی اٹک دریا سے پار ہوا اور سابا جی کی فوج سے ایک خفیف سی لڑائی ہوئی اور سابا فوج سمیت دلی
کو چلا گیا احمد شاہ ابدالی جموں کے راجا سے کچہہ نذرانہ لے شاہجہان آباد کو متوجہ ہوا اور جمنا اتر کر دوآبہ مین آیا اور وہان سعد اللہ خان اور نجیب الدولہ
اور احمد خان بنگش اور حافظ رحمت خان او ر دوندے خان ملاقات کو آئے احمد شاہ ابدالی نے پہر جمنا اتر کر اپنی فوج کو دتا سے لڑنے کا حکم
سنہ ۱۷۶۱ء دیا دتا اپنی سب فوج سے گہوڑون سے پیادہ ہوکر خوب ہی جہگڑا اور آخر ۱۱۷۴ ہجری مین اپنی فوج سمیت مارا گیا
احمد شاہ ابدالی دتا کے مارے جانیکے بعد جنکو کے پیچہے پڑا اور فتح ہوتے ہی اوسی دن پیچہے پیچہے بیس کوس تک گیا اور دو دن کی

سرہند کے متصل اوتر اور نارنول تک ترکا چلا ہی گیا اوس وقت افغان اپنے محال سے ابدالی کے لشکر کے واسطے خزانہ اور رسد لیے جاتے
تھے ہلکر نے اوس قافلے پر دوڑا افغان بہت سا کچھ نقد و خزانہ و غلہ گنگا کے اوس طرف لے گئے اور جو رہ گیا اوسے ہلکر نے لوٹ لیا
شاہ ابدالی نے یہ خبر سنکر شاہ پسند خان اور قلندر خان کو پندرہ ہزار سوار سے ہلکر کی تنبیہ کے واسطے مقرر کیا وہ ایک رات میں کوس
چلکر نارنول سے دہلی میں آئے اور دن بھر ٹھہر کر آدھی رات کو جمنا پار ہو صبح سکندرے میں پہونچ یک بیک ہلکر پر آ ٹوٹے ہلکر
گھبرا کے تین سو آدمیوں سمیت بے زین گھوڑوں پر سوار ہو بھاگا باقی اوسکے سردار و سپاہ مقتول و قید ہوے اور اونکا اسباب
ابدالیوں نے لوٹ لیا پیچھے سے ابدالی بھی نارنول سے شاہجہان آباد میں آیا جو برسات سر پر آگئی تھی اور شاہجہان آباد کی طرفین
لوٹ اور مار سے ویران ہو رہی تھیں اسواسطے دہلی کی شرقی جانب بیس کوس پرے سکندرے کے اطراف میں انوپ شہر میں جہان
پٹھانوں کے اکثر شہر تھے چھاونی مقرر کی اور نجیب الدولہ کو بھیجا کہ شجاع الدولہ کو اوسکی موافقت پر راضی کر کے اوسکو ساتھ لائے
نجیب الدولہ قنوج میں آیا اور شجاع الدولہ نے قول و قرار کے مستحکم کرنے کے بعد نجیب الدولہ سے ملاقات کی اور مرزا امانی اپنے بیٹے
سنہ ۱۷۵۹ع کو صوبیداری کا نائب اور راجہ بینی بہادر کو مالگذاری کے کام کا مختار کر کے آپ دس ہزار سوار سمیت نجیب الدولہ کو ساتھ لیے
میں قنوج سے لشکر کی طرف روانہ ہوا اور اسی سال میں ذیحجہ کی چوتھی تاریخ شاہ ولی خان احمد ابدالی کا بڑا وزیر شجاع الدولہ کے
استقبال کو گیا اور اوسے بادشاہ کے حضور لے گیا شاہ ابدالی نے اوسپر بہت مہربانیاں کیں شجاع الدولہ نے استدعا کی کہ بادشاہی
لشکر میں میری بھی نوبت بجا کرے پہلے تو احمد شاہ نے کہا کہ نہیں یہ خلاف ضابطہ ہے جب اوسنے یہ جواب دیا کہ میری نوبت
ہند کے بادشاہ کی بخشی ہوئی ہے کچھ آپ کی نہیں اور نہ میں تمہارا نوکر ہوں تب بادشاہ نے قبول کر کے اجازت دی چنانچہ نوبت
بادشاہی کے بعد شجاع الدولہ کے نقار خانے میں نوبت بجتی تھی ❋ جب دتا کے قتل ہونے اور اوسکی فوج اور ہلکر کی فوج کی تباہی کی
خبر دکھن میں پہونچی سداشیو راو عرف بھاو بالاجی کا چچا زاد بھائی نامی سرداروں اور فوج جرار اور انگریزی توپخانے سمیت
کار دہی اور ایک سردار بسواس راو بالاجی راو کے بیٹے کو فوج کا سردار کر اس ارادے سے دکھن سے ہندوستان کو چلا کہ ابدالی کی
بدلا لیکر اور بابری خاندان کو تباہ کر بسواس راو کو تخت سلطنت پر بٹھا دے ❋

سداشیو راو عرف بھاو کا سلطنت کے ارادے پر شاہجہان آباد میں آنا اور شاہ ابدالی سے دکھن کی ساری فوج کا مغلوب ہونا

جب سداشیو راو عرف بھاو بڑے کرو فر سے اکبر آباد میں داخل ہوا راجہ سورج مل جاٹ ہلکر ملہار کے ذریعے سے بھاو کی ملاقات کو
آیا اور بھاو خود بھی کوس بھر تک اوسکے استقبال کو گیا اور عماد الملک بھی متھرا کے اطراف میں آ کر بھاو سے ملا بھاو پہلے شاہجہان آباد
سنہ ۱۷۶۰ع لینا اپنے دل میں ٹھان آگے بڑھا اور سنہ ۱۱۷۳ ہجری میں شاہجہان آباد میں داخل ہوا اور سعد اللہ خان کی حویلی کے متصل جا ٹھہرا
یعقوب علی خان احمد شاہ ابدالی کا وزیر کہ شاہ ولی خان کا بھائی تھا اور اوس وقت شاہ کی طرف سے شاہجہان آباد کا قلعہ دار تھا تھوڑی
سی فوج سے اوسکی مدافعت کو مستعد ہوا مرہٹوں کی فوج نے حملہ کر کے ... اور خضری دروازے پر مورچہ کیا اور دلی دروازے کی طرف

فوج نے جدا اسر اوٹھایا قلعے سے چند نفر مغلیہ اور ابدالی تیر اندازی کر رہے تھے جنکو کی فوج جھروکے دیوار خاص کے نیچے قلعے کی فصیل کے متصل کھڑی ہوئی اور اوسکے مقابل طرف سے بندوقون کی آواز آ رہی تھی اور سلیم گڑھ سے جو توپ کہ چلایا رہتے تھے اوسکا گولہ آسمانی جاتا تھا اس عرصے مین ہلکر اور جنکو نے خضری دروازے کے توڑنے کی بہت سی سعی کی چونکہ دروازہ پیتل کے تختون اور لوہے کی کیلون اور سلاخون سے خوب جڑا ہوا تھا کچھ اونکی پیش نگئی کہ اسمین ایٹھیل راو پانسو آدمی سے اور اونکے پیچھے ہلکر اور جنکو کے نوکر اسد برج کی طرف سے قلعے کی فصیل پر چڑھ آئے اور بادشاہی محل تک لوٹ کر جو اونکے ہاتھ لگتا تھا قلعے کے تلے ڈالتے تھے اوس لوٹ مین ایسے لگ گئے کہ اونھین قلعے کے دروازے کھولنے کی ذرا بھی نہ سوجھی اتفاقاً دشمن مغل اور ابدالی نے سلیم گڑھ کی طرف آ بندوقین بار بار مرہٹون کے دس بارہ آدمیون کو ہلاک کیا اور مرہٹے مارے ڈر کے قلعے کی فصیل سے زمین پر آ پڑے اور بے لوٹے قلعے کو ہاتھ سے کھو دیا مرہٹون کے سرداروں نے سعداللہ خان کی حویلی مین جمع ہو مورچے لگائے اور سورج مل اور عماد الملک جو وقت دیکھکر بھاؤ کے رفیق ہوئے تھے فقط دور سے تماشاہی دیکھا کیے اور مرہٹے نے قلعے کے محاصرے مین بہت سی سعی کی ابراہیم گاردی قلعے کے تلے ریت مین تین توپین لگا کر بنگلہ اسد برج اور مثمن برج پر اولے کی طرح گولے برسا رہا تھا اگرچہ دیوان خاص اور رنگ محل اور موتی محل اور شاہ برج کی عمارتین بہت ٹوٹ پھوٹ گئین پر قلعے کو ہوا بھی نہ لگی اسی طرح معرکہ روز گرم رہتا تھا اور بندوقون کی بارش برابر جاری تھی قصہ مختصر یعقوب علیخان قلعے سے نکلکر علی مردان خان کی حویلی مین اوترا اور جمنا پار ہو کر احمد شاہ ابدالی سے جا ملا ۞

١٧٥٧ء سنہ ۱۱۷۱ ہجری مین نہم ذیحجہ کو بھاؤ کے ہاتھ قلعہ لگا اور بادشاہی حرم سرا کے سارے کارخانے مرہٹے کے اختیار مین آ گئے بھاؤ نے شاہجہان آباد کی قلعہ داری نارو شنکر برہمن کے سپرد کرکے اپنی طرف سے کچھ جماعت قلعے کی حفاظت کے واسطے مقرر کی اس اثنا مین سورج مل جاٹ نے یہ طور دیکھکر اور انکا انجام بد جانکر مرہٹے سے بدون کہے سنے شاہجہان آباد سے اوٹھکر بلم گڑھ کو چلا گیا بھاؤ نے پست ہمتی سے دیوان خاص بادشاہی کی چھت مین جو مینا کاری کی چاندی لگی تھی کھدوا کر اور قدم شریف اور نظام الدین اولیا کے مقبرے اور محمد شاہ کے مرقد کے جو سونے کے کلس وغیرہ سامان تھے اونھین منگوا کر سکہ کر ڈالے آخر بھاؤ گھاس دانے کی

١٧٥٨ء سے تنگ ہو کر برسات کے آخر شاہجہان آباد سے کوچ کرنے کا ارادہ کرکے سنہ ۱۱۷۲ مین جمعی السنہ کو سلطنت سے موقوف کر قید کر لیا اور مرزا جوان بخت کو کہ اوسکا باپ بنگالے اور عظیم آباد کی اطراف مین لڑائی مین مصروف تھا شاہجہان آباد مین تخت سلطنت پر بٹھایا اور شجاع الدولہ کو غائبانہ وزیر مقرر کیا اس ارادے پر کہ شجاع الدولہ سے شاہ ابدالی بدگمان ہو اور اونکا جتھا بگڑ جائے اور نارو شنکر کو شاہجہان آباد کے قلعے مین چھوڑ کر آپ سب فوج لیکر کنجپورہ کی طرف کوچ کیا جہان عبدالصمد خان ابدالی اور قطب خان رہیلہ رہتے تھے اور رسد غلہ جمنا پار سے بادشاہ کے لشکر مین پہونچاتے تھے ساتوین ربیع الاول کو اوسی سال بھاؤ نے کنجپورہ مین پہونچکر قلعے کو محاصرہ کیا اور ابراہیم خان گاردی نے سامنے توپین لگا کر قلعہ لے لیا اور لڑائی مین عبدالصمد خان اور قطب خان مارے گئے جب احمد شاہ ابدالی یہ حال سنکر بہت غصے ہوا اور باوجود اسکے کہ جمنا چڑھی ہوئی تھی مع لشکر فوج بہت

اوس مہینے کی اٹھارھوین کو شجاع الدولہ کے راہ بتانے سے باگ پت گھاٹ سے گھوڑون کو دریا مین ڈال دیا کوئی پیر کر
اور کوئی پایاب پار اوتر گیا بھاؤ نے جب احمد شاہ کی یہ چالاکی اور بیباکی سنی چالیس ہزار سوار اور پیادے کے ساتھ کنج پورے سے
پانی پت کو چلا پایا کہ لہا اور شمشیر بہادر اور بسواس راؤ بالاجی راؤ کا بیٹا اپنی اپنی فوج سمیت اور ابراہیم خان گاردی جسکے ساتھ
دس ہزار بندوق چھاتی تھا اور توپخانہ تھا میدان پانی پت مین درانی سے لڑنے کا ہیاو نہ پڑا پانی پت کی شمالی طرف مین توپخانے کا
ایک قلعہ بنایا جیسے آتشین دیوار کہا چاہیے اور توپخانے سے دور ایک خندق کھود کر اوسکی مٹی کا دمدمہ اونچا کیا
اکیسوین تاریخ کو ابدالی کی فوج مرہٹے کے لشکر کے مقابل آ کر پڑی دونون طرف سے لڑائی ہونے لگی ابدالیون نے لشکر کو ہر طرف سے
گھیر کر رسد بند کر دی مگر لاہور کی طرف جدھر لشکر کی پشت تھی غلہ پہونچتا تھا سو وہ بھی درانی قابو پا کر جا گرتے تھے آخر شاہ ابدالی
توپخانے پر پلہ بھر کر کے سوار ہوا جہان خان اور شاہ پسند خان اور نجیب الدولہ ہراول اور انکے پیچھے شجاع الدولہ اور احمد خان
بنگش اور حافظ رحمت خان اور دوندے خان اور فیض اللہ خان علی محمد خان روہیلے کا بیٹا اور انکی پشت پر شاہ ابدالی اور شاہ ولی خان
وزیر مستعد جنگ ہوے اور ادھر سے مرہٹے بھی طیار ہو گئے تیسرے پہر سے لڑائی شروع ہوئی جب دو گھڑی دن رہا روہیلے
نجیب الدولہ کے ہمراہی دس ہزار سوار کے قریب قندہاری اور بان چلانے کے بعد لشکر مین گرد شمن سے آ چھٹے بلونت راؤ بھاؤ کا سالا
گولی کھا کر مارا گیا اسی فرصت مین خبر لگی کہ گوبند پنت بندیلہ ضلع اٹاوے سے دس ہزار سوار کے ساتھ جمنا کے اوس پار شاہ درے مین
شاہجہان آباد کے سامنے آ پہونچا ہے اور یہ ارادہ ہے کہ نجیب الدولہ کے علاقے کو لوٹ کر گھنیر گھاٹ سے پار ہو بھاؤ کی
فوج مین جا ملے شاہ ابدالی نے عطائی خان کو پانچ ہزار سوار اوسکے مقابلے کے واسطے بھیجا اونسے دوڑا دوڑ شاہ درے
مین پہونچکر مار و شکار قلعہ دار کی بابت کو جو وہان تھا اور اوسکے ہمراہیون کو قتل کر ڈالا اور اوسکے کھوج پر غازی الدین نگر
مین جا کر جو مرہٹے کہ وہان تھے انھین بھی چن چن کے مار ڈالا۔

بھاؤ وغیرہ مرہٹون کی شاہ ابدالی کے ساتھ آخری لڑائی ۔

جب محاصرے کو ایک ماہ گذر گیا اور مرہٹے کا سارا لشکر نجاست سے بھر گیا اور تعفن لگا تب تو مجبور جان سے
عاجز ہو گئے سبھون نے اکٹھے ہو کر کہا کہ بھوک پیاس کے مارے سپاہ اور جانور مرتے ہین بہتر ہو کہ سب ایک بار متفق ہو کر
غنیم پر جا گرین چنانچہ سنہ ۱۱۷۴ ہجری مین جمادی الاخری کی چھٹی تاریخ چہارشنبہ کے دن فوجین تیار ہو کر ابراہیم خان کو مع توپخانے ۱۷۶۱ء
کے آگے کر لشکر سے نکلی ابدالی کے لشکر کی طرف آئے ہند کے سردارون اور ابدالی کے لیے فتح اسقدر او نکین فرصت نہ دی کہ
کی فوج میدان مین آ گئی جب تھوڑا سا فاصلہ رہا ابراہیم خان نے توپ چلانا شروع کیا اور مرہٹے کے سوار ابدالی کے لشکر کے مقابل
آ پہونچے پھر شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ نے بھی حملہ کیا اور لشکر کے ہراولون نے پہلے مرہٹے کے ہراولون کو زیر شکست کیا جب اوسکا
[illegible] اکثر تو مارے گئے اور جو بچے سو بھاگ کر گھیرے کے لوگون مین جا ملے پھر
[illegible] بھاؤ اور بسواس راؤ نے جب فوج ہراول کی شکست اور

پیچھے والون کا یہ گھیرا نا دیکھا بائیس ہزار آدمیون سے ابدالیون اور شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ وغیرہ پر حملہ کیا اور تلوارین کھینچکر
پیٹ پر گھوڑون کے کان پر لگا فوج ابدالی پر گرے جیسے اوس پہر تک غل مچ رہا اور ادھر سے ساری فوج خصوصًا شجاع الدولہ اور
نجیب الدولہ اور شاہ ابدالی کے لشکر والے انگلیان چبا رہے تھے ایک گھنٹے تک مقابلہ ہوتا رہا اور سارا میدان غبار سے اٹ گیا
مرہٹے کہ بہت سے آدمی مارے گئے اور سردارون مین سے پہلے بسواس راؤ بالاجی راؤ کا بیٹا اور اوسکا شاہزادہ تھا جس جوانی
کے عالم مین بندوق کی گولی سے مارا گیا اور بھاؤ اور بالاجی کے دو چچازاد بھائیون نے بھی اوسکا ساتھ دیا اور انکے سوا
اور بھی بہت سے سردار جنکو وغیرہ اوس لڑائی مین کام آئے اور ابراہیم خان گاردی قید ہوا لوگون نے تھوڑی ایک دیر تک اسکی
ہنسی کی آخر تلوار سے اوسکا سر کاٹ ڈالا غرض کہ اسقدر خونریزی ہوئی کہ جہان تک نظر پہنچتی تھی لاشون کے انبار کے انبار
دکھلائی پڑتے تھے بائیس ہزار غلام اور لونڈیان کہ جنمین اکثر چھوٹے بڑے سردارون کی اولاد مین سے تھے ابدالی کے لشکر مین تقسیم
ہوئے اور بہت سا جواہرات اور نقد وجنس اور توپخانہ اور پچاس ہزار گھوڑے اور ایک لاکھ گائے اور کئی ہزار اونٹ اور پانسو ہاتھی لوٹ
مین آئے جب یہ فتح بھاؤ کے قتل کے بعد شاہ ابدالی کو نصیب ہوئی تھی میر غلام علی بلگرامی آزاد تخلص نے یہ تاریخ کہی ہے قطعہ شاہ بھاؤ و بسواس راؤ کہ تاکشت
کرد در انجام در آغاز فتح بصوبہ ناسخ خامہ تاریخ بخشش تو خست شاہ درانی نمودہ بازفتح بہ شمشیر بھاؤ اور بالاجی راؤ کا علاقی بھائی جو کینچنی کے پیٹ
سے تھا بھاگتے مین مقتول ہو کر قصبہ پسمل دکھا گیا — الغرض نامی سردارون سے کوئی جیتا نہ بچا مگر دو تین آدمی یعنی ملہار راؤ
اور ہلکر سیندھیا اور مہاجی سیندیہ کہ ہزار مشکل بالوسے تک پہنچا اور وہان سے پونا کو گیا اس شکست کے پانچ مہینے تیرہ دن بعد ذیقعدہ مین
ذیقعدہ کو بالاجی بھی اپنے بیٹے اور بھائی سے جا ملا اوسنے اپنے مرنے سے کئی مہینے پہلے مقدم اور پٹواری اور پٹیل اور دیس مکھی اور دھول
اور نائی اور لوہار حق دارون کی رسوم ضبط کر کے بہت سا روپیہ اپنے خزانے مین جمع کر لیا تھا لیکن اوسے پھلا نہین ابھی اسکی
بدسلوکی سارے پرگنات مین پھیلنے نہین پائی تھی کہ خدا تعالی نے غریبون کے حقوق سے اوسکا ہاتھ کوتاہ کیا شاہ ابدالی نے
اس فتح کے بعد جو پانی پت کے میدان مین ہوئی تھی دارالخلافہ دہلی مین قیام کیا چند روز ٹھہر کر ہندوستان کی سلطنت شاہ عالم کے واسطے
اور وزارت شجاع الدولہ کے نام اور امیر الامرائی نجیب الدولہ کے نام مقرر کی اور ایک دوسرے کی سفارش کر کے نجیب الدولہ کو شاہجہان آباد
مین رہنے اور مرزا جوان بخت کو بنگالے سے بلا کر شاہ عالم کی نیابت مین رکھنے پر مقرر کیا اور شجاع الدولہ سے بھی شاہ عالم کی
سفارش کر کے اوسکی مدد کرنے اور بلاد کے باب مین کہا اور خلعت اور گھوڑا اور ہتھیار خاص عنایت کر کے اوسے صوبہ اودھ
اور الہ آباد کو رخصت کیا اور خود شاہ ابدالی اوسی سال ماہ شعبان کی ۱۱ تاریخ دہلی سے شالامار باغ سے قندھار کا قصد کر کے
لاہور مین پہنچا اور اپنے نواب کو وہان چھوڑ کر آگے کو روانہ ہوا

شجاع الدولہ کا صوبہ اودھ کو رخصت ہو کر شاہ عالم کے استقبال کو جانا اور بعض سوانح جو شاہ عالم کے ساتھ واقع ہوئے

سنہ ۱۱۷۵ھ ۱۷۶۱ع شجاع الدولہ سنہ ۱۱۷۵ ہجری کے ماہ رمضان مین صوبہ اودھ مین پہنچا اور بیگمات لکھنؤ سے ملکر جب فیض آباد مین آیا اور پھر چند روز کے بعد شاہ عالم کے

متصل کو پہنچا اور شاہ عالم عظیم اباد سے نکلکر سید راجی کی سرسے مین اوترا اسوقھوین ذیقعدہ کو شجاع الدولہ بادشاہ کی ملازمت مین جاکر بادشاہ کو اپنے ہمراہ لیگیا اور جھونسی تک پہونچ پانچوین ذیحجہ کو گنگا پار ہوکر الہ اباد مین ٹھہرا اور بیسوین ذیحجہ کو جاجمئو مین پہونچکر چھاونی کی اور اس اطراف مین جو مرہٹے کے گماشتے تھے وہان سے اونھین نکال اتربید سے اونکا عمل دخل اوٹھا دیا اور اونکی جگہہ بادشاہی عامل مقرر ہوے برسات بعد کالپی کی طرف کوچ کیا اور اپنے صوبون پر پہنچ بہادر کو نائب کر گیا اور ضلع بادشاہ جہنیا پار ہوکر کا کو بھی مرہٹون کے گماشتون سے چھین لیا اور وہان سے جہانسی کو گیا مرہٹے کا قلعہ دار چند روز لڑکر تاب لا سکا آخر قلعہ شکست ہوا اوس وقت تک شجاع الدولہ وزارت کا کام کرتا تہا مگر تب تک اوسے خلعت نہین ملا تہا سنہ ۱۱۷۶ ہجری مین ۲ رجب کو سات پارچے کا خلعت مع چار قب اور موتی کی مالا اور جیغہ و قلمدان اوسکو عنایت ہوا اور اوسی مہینے کی ۱۳ کو شجاع الدولہ کے بیٹے مرزا امانی کو دیوان خاص کی داروغگی ملی *

احمد شاہ ابدالی کا ساتوین دفعہ ہندوستان مین آنا اور اکثر سکھون کو قتل کرنا اور سورج مل جاٹ کا قلعہ اکبراباد کو لے لینا

شاہ ابدالی کے لوٹ جانے کے بعد سورج مل جاٹ نے شاہ عالم کی سلطنت کو سست سمجھا اور باوجود اسکے کہ اسی سال مین شاہ ابدالی نے مرہٹے کو ایک بڑی شکست دیکے تباہ کر دیا تھا تسپر بھی بلا وسواس سنہ ۱۱۷۵ ہجری مین اکبراباد کے قلعہ دار سے لڑکر قلعہ اوس سے لیا اور بادشاہی اسباب کو جو قلعے مین تھا اپنے قبضے مین کر لیا اور معین الملک کے عہد سے لاہور کی عملداری نے خودسری اختیار کی تھی اور سکھون کے فرقے کی ایک بڑی جماعت جمع ہو گئی تھی اوس وقت میدان خالی پاکر اور شاہ ابدالی کو دور گیا جان اوس نائب کو جو لاہور مین تھا مار ڈالا اور اپنی قوم مین سے ایک شخص جسا نام کو بادشاہ بناکر اوسکے نام کا سکہ چلایا اور لاہور کے اطراف کو لیکر سب خلق اللہ خصوص مسلمانون کو بہت ستایا *

احمد شاہ ابدالی نے یہ حال سنکر ساتوین بار لاہور کا قصد کیا جب وہ لاہور مین داخل ہوا سکھ اوسکے آنے کی خبر سنکر ضلع دوہی مین جو شہر ہند کی اطراف مین ہو اور اوسکا راستہ بہت بڑا ہی جمع ہوے جب دو لاکھ سوار پیادے سکے وہان جمع ہوے احمد شاہ ابدالی دھاوا مارتے کو سو دن مین چلکر یکایک دہنیر اگرا اور بیس ہزار آدمی قتل کیے اور اوسی سال لاہور کے ضلعون کا بندوبست کر کے انورالدین خان ابدالی کو جو اوسکے وزیر شاہ ولیخان کا چچازاد بھائی تھا جیون سنگہ کشمیر کے صوبہداری تادیب کے واسطے مقرر کیا *

جیون کشمیری کا شاہ ابدالی کے ساتھہ تمرد کرنا اور انورالدین خان سے مغلوب ہونا

سکھ جیون ذات کا کھتری اور کابل کا رہنے والا ابتدا مین شاہ ابدالی کے وزیر شاہ ولیخان کا کارندہ تھا ایک دفعہ اوسے احمد شاہ نے کابل کے حالات کے ترکی طلب کو ایلچی کر کے معین الملک پاس بھیجا تھا اور دوسری بار سنہ ۱۱۶۶ ہجری مین جب عبداللہ خان اشک آقاسی کو کابل سے کشمیر کی فتح کو روانہ کیا تھا اوسکو بھی ساتھ کر دیا تھا اوسے کشمیر کو عالمگیر ثانی کے صوبہدار کے ہاتھ سے چھین کر سکھ جیون کو وہان کا دیوان مقرر کیا اور آپ پھر آیا ایک مدت بعد سکھ جیون نے افغانون کے سردار کو مار ڈالا اور عماد الملک سے وہان

سنہ ۱۷۶۲ع
۶۰
سنہ ۱۷۶۳ع

بی صوبہ داری کی سند محمد عالمگیر ثانی اپنے نام بنگالی اور سارے صوبے کی مع خالصہ اور جاگیر ضبط کرکے مالک ہوگیا یہ شخص بہت دلاور
طرحدار اور نیک خو تھا چنانچہ اوسنے کشمیر کے بہت سے مکانون کی درستی کرائی اور پانچ بڑے بڑے شاعرون سے وہان کی تاریخ
تالیف کرائی اور اکثر مسافرون کو کھانا دیتا اور خیرات کرتا تھا اور عالمون کی قدر کرتا تھا ⁂ غرض کہ شاہ ابدالی نے نورالدین خان کو
کشمیر کے واسطے مقرر کرکے ابدالیون اور قزلباشون اور ولایت خراسان کی فوج اوسکے ساتھ کی نورالدین خان اچھے آدمیون کی
ولایت سے جمنا پار ہوکر کشمیر کی حدود مین آیا سکھ جیون نے سخت سخت رستون کے ناکون پر اپنے لوگون کو روکنے کے واسطے بٹھا دیا
دونون طرفون سے بہت لڑائی ہوئی آخر نورالدین خان غالب ہوا اور بھاگے ہوون کا پیچھا کیا جب کشمیر مین پہنچا جیون صفین باندھکر اڑا اور اپنے مقدور
پھر بہت سے ہاتھ پاؤن پیٹے آخر مغلوب ہوا اور اوسکے ہمراہی بھاگ گئے اور وہ خود اپنے بعضے خاصون اور کنبے قبیلے سمیت پکڑا
سنہ ۱۷۶۱ء گیا احمد شاہ ابدالی نے فتح کی خبر پاکر نورالدین خان کو کشمیر کا نائب کیا سنہ ۱۱۷۵ ہجری مین احمد شاہ قندھار کا قصد کرکے لاہور سے کوچ کر
کابل مین پہنچا یہ پچھلی بار تھی کہ احمد شاہ ابدالی ہندوستان مین آیا مگر خراسان کا بندوبست جو اوسکے خاطر خواہ نہوئے پایا تھا اس سبب سے لاہور کا بندوبست
اور سکھون کا استیصال کرنے کی فرصت نملی لاہور کا صوبہ اور ملتان اور ٹھٹھہ اوسکے گماشتون کے ہاتھ سے نکل گیا سکھ پہلے کی نسبت ان ملکون مین
زیادہ غالب ہوگئے اور اگرچہ کبھی کبھی وہ اور اوسکا بیٹا ملتان کی طرف فوج بھیجکر دورا کرتا تھا مگر لاہور اور ملتان کے صوبون مین جیسا چاہیے ابدالی کا عمل دخل
سنہ ۱۷۶۹ء سنہ ۱۱۸۲ ہجری تک نہوا اور سکھ نہایت قادر ہوگئے ایک ایک رئیس نے ہر ضلع کو اپنے قبضے مین کرکے ملک اور رعیت کو آباد کیا اور سنہ ۱۱۹۵ ہجری مین
مرزا نجف خان امیر الامرا کی فوج لاہور کے قریب تک پہنچی اور بہت سی لڑائیان ہوکر غالب ہوئی

مرہٹے کا حال اور اونکی اصل بنیاد کا ذکر اور اونکے اقتدار کے اسباب کا مجمل بیان

پرانی کتابون سے ظاہر ہے کہ ہند کے اگلے بادشاہ دکھنیون پر غالب رہے ہین مگر محمد شاہ کے عہد سے امیرون کے ناموافق ہونے کے
باعث قوم مرہٹے نے اکثر شہرون اور صوبون کو لے لیا مگر بعضے بعضے صوبے جیسے اودھ گنگا کے بیچ مین حائل ہونے اور برہان الملک اور
اوسکی اولاد کے خوف سے اور بنگالہ اور عظیم آباد مہابت جنگ کی دلیری سے اور لاہور اور ملتان اور ٹھٹھہ وغیرہ دوری کے سبب دکھنیون
کے تصرف سے بچ رہے ⁂

مہاراشٹ دیوگر اور اوسکی اطراف کو کہتے ہین اور وہان کے رہنے والے مرہٹے کہلاتے ہین اور مہاراشٹی یا تو خاص وہین کی بولی
ہے مرہٹون کی ریاست جماعت بھونسلہ سے تھی اور کئی سال تک ساہو جی اور اوسکی اولاد کے مشہور رہی چنانچہ اوسکا ذکر آگے آویگا اور
بھونسلے کا نسب اودیپور کے رانا سے ملتا ہے جو ہندوستان کے سب راجاؤن مین ممتاز ہے اور باوجود اسکے کہ اب اوسکا اقتدار اگلا سا اور
کچھ راج کا سا نہین ہے پر تو بھی سب راجا اوسے مانتے ہین اور اپنا بزرگ جانتے ہین اور راجاؤن مین جب کوئی نیا راجا گدی بیٹھتا ہے
تو اودیپور کا راجہ اوسکے لیے تلک بھیجتا ہے اور وہ اوسے اپنی بزرگی سمجھکر ماتھے پر لگاتا ہے اور اودیپور کے راجا کا لقب رانا ہے اور یہ بات مشہور
ہے کہ رانا کی نسبت نوشیروان بادشاہ سے ملتی ہے اور بعضے مورخون نے یون بھی کہا ہے کہ جب سعد وقاص نے ایران کو فتح کیا نوشیروان
کی اولاد تتر بتر ہوگئی اون مین سے ایک ہندوستان مین پہنچا اور رفتہ رفتہ [illegible] تک پہنچا تب سے اپنی اولاد کو رانا کہا لیکن

محققین کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات ٹھیک نہیں ہے کہ یہ جو راناکی نسبت کو نوشیروان سے مشہور کر رکھا ہے اوسکا سبب یہ ہے کہ پرتاب چند نے
راجگی کا دعوی کرکے قوت پائی اور رام دیو کی اولاد کو دور کرکے آپ ہندوستان پر قبضہ کر بیٹھا اور وہ جو مدت سے ہند کے راج عجم کے بادشاہ
کو حاصل دیا کرتے تھے آپ لینے لگا اور عجمیوں سے سب علاقہ ترک کر دیا نوشیروان نے ہند میں لشکر بھیجا کہ اوسے باندھ کر درگاہ میں لاوین
پرتاب چند نے عاجز ہو کر سردار فوج سے التجا کی اور اپنے کیے ہوئے سے استغفار کیا اور جو جمع پہنچی تھی وہ اور اپنی لڑکی نوشیروان کے پاس بھیجی
اور امان چاہی نوشیروان نے اوسے معاف کرکے سرداری عنایت کی بعد اسکے اوسکی اولاد نے اپنے تئین رانا کہلایا کوئی دنون بعد اوسکے
قریب قریب کے راجے اوسکی سرحد میں دب بیٹھے یہان تک کے اوسکی مملکت میں سے تھوڑی سی زمین بھی اوسکے قبضے میں نہ رہی لیکن لوگ
تعظیم و تکریم ہمیشہ کرتے رہے اور انکو نوشیروان کے متوسلون میں سمجھتے تھے اور پرتاب چند نے جو اپنی لڑکی نوشیروان کو دی تھی اس سبب سے
اوسکی اولاد اپنے تئین نوشیروان کے اقرباؤن میں سے کہا کرتی حقیقت میں اس امر کے سوا اونکو کسی طرح کا علاقہ نوشیروان سے نہیں
اور وہ لڑکی اگرچہ پادشاہی حرم میں داخل ہوئی لیکن اوس سے اولاد نہوئی کیونکہ نوشیروان کے بجز ایک بیٹے کے جسکا نام ہرمز تھا
اور کوئی بیٹا نہیں تھا اور ہرمز کی ماں چینی تھی الغرض راناکا ایک بیٹا ہوکر ایک بٹھن کے پیٹ سے تھا اور ہند والے ایسے لڑکے کو جو غیر قوم عورت
سے پیدا ہووے اپنی اولاد میں نہیں گنتے اور وہ دیس سے نکل کر دکھن میں آیا اور کرناٹک کی طرف رہنے لگا اور اسواسطے کہ نسب میں کم درجہ تھا
دکھن کے بعضون سے اوسکی قرابت ہوئی اور اسکی اولاد کی دو قسم ہوگئین ایک انتولیہ اور دوسرا بھونسلہ جسکی قوم سے سیوا ہے جب نظام
شاہ کے یہان نوکر ہوا اور پھر ابراہیم عادل شاہ کی خدمت میں بیکر پوتا وغیرہ پرگنے جاگیر میں پائے جب ابراہیم عادل شاہ دو برس تک بیمار
رہا اس عرصے میں اوسکے ملک میں بہت سے اختلاف ہوگئے اور اکثر سپاہ کوکن سے اٹھا بیجاپور تک آئی وہ ملک اور وہان کے
قلعے لشکر سے خالی رہ گئے اسی وقت میں یہ ہوا کہ قوم بھونسلہ کا قوت باندہ تھا اس نے مردی اور ہوشیاری سے ایک جماعت اکٹھی کر پھر گیا
اور بہت سے قلعے دابیٹھا اسی عرصے میں ابراہیم عادل شاہ مرگیا اور علی عادل شاہ اپنے باپ کی جگہ تخت پر بیٹھا مگر وہ چونکہ کم عمر تھا ملک
میں بہت سا فتور آگیا اور سیوا قوت پاکر کوکن کے سب قلعوں پر قابض ہوگیا اور انکے سوا اور بھی نئے نئے قلعے تعمیر کروا کے
عادل شاہ سے پھر گیا کوکن جو سمندر کے قریب ہے اس سبب سے بعضے بندرون پر بھی دخل ہوگیا اور جنگل کے رستے لوٹنے کے
علاوہ دنیا کو بھی لوٹنا شروع کیا اور کبھی کبھی قافلہ پاکر بندرے کے اس طرف کے مواضع پر بھی دست درازی کرنے لگا جب یہ خبر پادشاہ
اورنگ زیب عالمگیر کو پہنچی امیرالامرا شایستہ خان دکھن کے صوبہ دار کو حکم ہوا کہ سیوا کی مدافعت کرے اور مہاراجہ جسونت سنگہ راٹھور
بھی امیرالامرا سے متفق ہوکر اس مہم پر مامور ہوا امیرالامرا اور مہاراجہ جسونت سنگہ نے سیوا کی تادیب میں بہت سی سعی کی لیکن سیوا
اپنے بعض اقربا سے ملگیا جو امیرالامرا کے نوکر تھے اور وہ تین پہر کا قرینہ پاکر ایسا اونھون نے ایک رات اپنی اولاد میں سے کسی کی
شادی کے بہانے بھیڑ کر کے سنہ [illegible] ہجری میں امیرالامرا کے لشکر پر چھاپا مارا ابو الفتح خان اوسکا بیٹا میدان میں مارا گیا اوسکی غفلت سے سنہ ۱۶۶۳ع
امیرالامرا پر پادشاہ کی خفگی ہوئی اور عہدے سے معزول ہوا اور دکھن کی صوبہ داری شاہزادہ محمد معظم کے سپرد ہوئی اور مہاراجہ جسونت
بھی حضور میں بلالیا گیا اور اوسکی جگہ راجہ جے سنگہ مقرر ہوا راجہ نے سیوا کو گوشمالی دیکر بہت سا تنگ کیا آخر اوسنے اطاعت

کے سوا اور کوئی علاج نہ دیکھا اور تھا جیسنگہ کے پاس آکر ملاقات کی اور بیس قلعے اور وس ملک دکھن کا ملک لے رلیا جیسنگہ سے
لکھنے کے موافق بادشاہ کے حضور سے ایک پروانہ اوسکے نام تقصیرون کے معاف کرنے کے باب مین صادر ہوا اور اوسکے بیٹے سنبھا کو
پنجہزاری منصب ملا اور سیوا نے مع اپنے بیٹے سنبھا کے بادشاہ کے حضور مین آکر ملاقات کی مگر اس سبب سے کہ وہ گنوار تھا اور بادشاہون
کی صحبتون مین نہین ہا تھا جتنی کچھ اوسپر بادشاہ سے مہربانیان کیجے اوس سے زیادہ کا متوقع تھا چنانچہ اوس نے رام سنگہ جی سنگہ
کے بیٹے سے اپنی آزردگی بیان کی اس لیے بادشاہ کا حکم ہوا کہ پھر وہ حضور مین نہ آنے پاوے اور اوسکی حفاظت کو چوکی بٹھہ گئی یہ سنبھا
اوسکا بیٹا بے قصور تھا ہمیشہ دربار مین آیا جایا کرتا تین مہینے نو دن بعد سیوا کوئی ڈھب کرکے اپنے بیٹے کے ساتھ بھاگ گیا اور دکن مین
پہونچکر فتنہ فساد کرنے لگا دکن کے صوبہ دار اوسکی تنبیہ مین لگے رہے آخر سنہ ۱۰۹۰ھ مین وہ اپنی جان سے گذر گیا سنبھا اوسکے بیٹے نے
وہی اپنے باپ کی خودسری اختیار کی آخر عالمگیر بادشاہ آپ ہی دکھن کو گیا اور سنہ ۱۰۹۲ھ مین ربیع الاول کی ۲۳ تاریخ کو اورنگ آباد مین
پہونچا اور اپنی ساری عمر یعنی ۲۵ برس تک مرہٹون کی گوشمالی مین ہی لگا رہا لیکن سرداروں اور کارداروں کی سستی کے سبب مرہٹون
کی گوشمالی مین لگا رہا مگر اونکو جڑ پیڑ سے نہ اوکھیڑ سکا ✤

سنبھا کے دو لڑکے تھے رام راجہ اور ساہو راجہ عالمگیر کی وفات کے بعد مرہٹون نے بادشاہی ملک مین بھی اپنی شرکت لگائی
اور ہوتے ہوتے دکھن کے ملکون سے بھی ہاتھ بڑھانے لگے اور مفصل یہ کہ عالمگیر کے اخیر وقت مین ٹھہرا تھا کہ مرہٹے سے صلح ہے
اس طور پر کہ ملکی محصول سے نو روپیہ فی صدی دیس مکھی کی بابت مرہٹے کا حصہ مقرر ہوا اور مرہٹے بادشاہ کے تابعدار رہین یہ سبب ہو گیا
تھا لیکن دیس مکھی کی سندین مرہٹے کو نہین ملی تھین بہادر شاہ کے عہد مین دس روپے سیکڑا مرہٹے کا دیس مکھی کی بابت مقرر ہوا
اور بادشاہی سند بھی عنایت ہوئی اور دکھن کی صوبہ داری امیر الامرا ذوالفقار خان بہادر کو ملی امیر الامرا نے داؤد خان سے دکن
کی نیابت مین کہا اوس نے مرہٹے سے کہکر یہ ٹھہرایا کہ وہ چوتھ دیس مکھی سون حصہ رعیت سے مقرر ہو کر اوسکی سند بہادر شاہ کے حضور سے
ملی ہے اوسکے سوائے جو ملک کا حاصل ہو اوس مین سے تین حصے سرکار بادشاہی کے اور ایک حصہ مرہٹے کو ملا کرے یہ بانٹ بھی ہونے لگا
پر چوتھ کی سند مرہٹے کو عنایت نہوئی تھی جب امیر الامرا حسین علیخان دربار بادشاہ مین جاتی ہوئی اور فرخ سیر لوگون کے بہکانے سے
دکھن کے سردارون کو خاص راجہ ساہو سنبھا کے بیٹے کی تین امیر الامرا سے بگاڑ کرنے مین بابا لکھتا تھا اور حضور مین قطب الملک عبداللہ خان
سنہ ۱۷۱۳ع کے ساتھ ایک نئی عداوت کھڑی کرتا تھا اور قطب الملک امیر الامرا کو دہلی مین چلے آنے کی تاکید لکھتا تھا آخر امیر الامرا نے ہارکے سنہ ۱۱۲۹ھ مین
راجہ ساہو سے محمد انور خان برہانپوری اور شنکر جی ملہار کی وساطت سے صلح کی اس شرط پر کہ ملک لوٹا کرین اور دکھن کے ناظم کو دس ہزار
سوار کمک دین کہ وہ اوسکی اردلی مین حاضر رہین اس قرارداد کے بعد چوتھ کی سندین اور سیدیس و دیس مکھی اور دکھن کے چھ صوبے اور گڑھ گن وغیرہ
جو اوسکا قدیمی راج تھا اپنی مہر کرکے حوالے کی اور بالاجی بشناتھ کا بیٹا کہ تن کے برہمنون سے راجہ ساہو کا وکیل تھا اور ہر پرگنے مین دو
عامل مرہٹون کی طرف سے مقرر ہوئے ایک تو مکاسدار کہ چوتھ کا حصہ وصول کرے دوسرا دیس مکھی کا نائب اس صلح کے بعد دکھن کا ملک جو غنیم
سنہ ۱۷۱۴ع کی لوٹ مار سے ویران ہوگیا تھا آباد ہو گیا پر بادشاہی بندوبست وہان سے اٹھ گیا ✤ امیر الامرا نے اس صلح کے بعد سنہ ۱۱۳۱ھ مین عالم علیخان

اپنے بھتیجے کو دکن کا نائب کر کے باجی راؤ سمیت دہلی کا قصد کیا اور فرخ سیر کی موقوفی اور رفیع الدرجات کے اجلاس کے بعد ستارے میں
مہاراجہ کا رتبہ بڑھا کر پھر بالاجی عالم علی خان کے پاس بھیجا اور دونوں نے دکن میں آکر ایسا قبضہ و تسلط کیا کہ عالم علی خان کا فقط نام ہی
نام رہ گیا عالم علی خان کے بعد اور ایسے کے سیدون کے بگڑنے کے پیچھے بالاجی بھی مر گیا اور اوسکا بیٹا باجی راؤ اپنے باپ کی جگہ پیشوا ہو ۱۷۲۳ء
کی سرکار کا مدار المہام ہوا ۱۱۴۳ھ میں محمد شاہ بادشاہ نے مالوے کی صوبہ داری گردھر بہادر ناگر کو دی اور ۱۱۴۴ھ میں ہلکر ملہار کن ۱۷۳۱ء
سے مالوے میں جا کر گردھر بہادر سے لڑا جب گردھر بہادر مر گیا اوسکے بعد اوسکی اولاد میں سے ایک شخص کہ اوسکی جگہ بیٹھا تھا ملہار کی لڑائی
میں مارا گیا مالوے کا صوبہ جے سنگھ کی دوڑ لوٹ میں تباہ ہو گیا ۱۱۴۶ھ میں محمد خان بنگش مالوے کا صوبہ دار ہو کر اوجین میں پہنچا مگر وہ ۱۷۳۲ء
کچھ نہ کچھ نہیں ۱۱۴۷ھ میں راجہ جی سنگھ وہان کا صوبہ دار ہوا وہ اس سبب کہ ہم مذہب تھا باجی راؤ کی تقویت کرنے لگا اور گجرات ۱۷۳۵ء
کے سربلند خان کی معزولی کے بعد راجہ ابھے سنگھ راٹھور کے پاس بھی جو مہنے نے حامد خان کے بھڑکانے سے اس صوبے میں بھی
فساد شروع کیا باجی راؤ نے سلطنت کو ضعیف دیکھ کر اون دونون صوبون کے تسلط کے بعد اپنا اقتدار موجود جان کے بڑھایا مظفر خان
صمصام الدولہ خاندوران خان کا بھائی اس مہم پر مامور ہو کر مالوے کو آیا مگر ترنت ہی آنے پایا تھا کہ باجی راؤ مقابلے سے درگذر کر
دکن کو پھر گیا اور مظفر خان وہیں سے شاہجہان آباد کو لوٹ آیا ۱۱۴۹ھ میں باجی راؤ نے پھر ادھر آنے کا قصد کیا اور قمر الدین خان ۱۷۳۱ء
وزیر اور خاندوران خان اوسکے مقابلے کو مقرر ہوئے آخر امیر الامرا اور وزیر کے برعکس صلح کر کے وزیر دہلی کو آیا اور ۱۱۵۰ھ میں امیر الامرا ۱۷۳۲ء
جے سنگھ سوائی کی استدعا سے بادشاہ کو راضی کر کے گجرات اور مالوے کی صوبہ داری باجی راؤ کو دلوائی اوسنے وہان پہنچ کر بخوبی بندوبست
کیا اور اوس مکان سے خاطر جمع کر کے بعد اوسکے راجہ پر چڑھ گیا اور قصبہ دیگ راجہ کے دار المقام کو گھیر لیا اور بھدور کو لوٹ کر
انتر بید کی مداخلت کے ارادے پر بیلاجی جادو کو مقرر کیا کہ جمنا پار ہو کے برہان الملک سے لڑے جو اوس وقت اکبر آباد کے نزدیک آ
پہنچا تھا بیلاجی برہان الملک کے مقابل ہوا برہان الملک نے اوس پر غالب ہو کر بہتون کو قتل و زخمی کیا بیلاجی بے حواس ہو کر بھاگا
اور باجی راؤ کے پاس پہنچا بہت سی اوسکی فوج جمنا میں ڈوب گئی اور ڈیڑھ ہزار آدمی کے قریب قید ہوئے برہان الملک نے ہر ایک کو
ایک ایک چادر اور دو دو روپیہ دیکر چھوڑ دیا باجی راؤ بہت خفت اوٹھا کر شاہجہان آباد میں پہنچا اور شہر کی طرفون کو لوٹنے لگا
آخر قمر الدین خان اور خاندوران خان برہان الملک وغیرہ نے بنگش اوسکی جنگ کو مقرر ہو کر آئے باجی راؤ نے لڑائی میں کچھ حاصل نہ کیا
آخر گرد آگرہ کے ہو کر مالوے کو چلا گیا ؁

نظام آصف جاہ ۱۱۵۰ھ میں بادشاہ کے حضور میں آیا باجی راؤ موقوف ہو کر مالوے کی صوبہ داری اوسے ملی وہ مالوے کو روانہ ہوا ۱۷۳۷ء
بھوپال کے اطراف میں پہنچا اور باجی راؤ سے لڑائی ٹھیرائی اسی عرصے میں نادر شاہ کی آمد کی خبر ہوئی اس سبب سے آصف جاہ
حضور میں آیا اور جن دنون کہ آصف جاہ باجی راؤ سے لڑ رہا تھا اونھیں ایام میں رگھوجی بھونسلہ صوبہ برار کا متعلقہ اور کرناٹک سیاہ
کے بیچ بیاہ و بھائیوں میں سے تھا اوسنے دوست علی خان کو گرفتار کر ڈالا جب آصف جاہ کی طرف سے صوبہ برار کا نائب ناظم
تھا اور نادر شاہ کے آنے میں جو ہندوستان میں بہت سی خرابیان ہوئی تھیں باجی راؤ نے دکن کے منصبدارون کی جاگیرین

چھین لینی پادشاہ کے جانے کے بعد نظام الدولہ ناصر جنگ آصف جاہ کے بیٹے نے ایلچی باجی راو کے پاس بھیجا باجی راو نے وہ
سنہ ۱۷۳۶ء جاگیرین تو چھوڑ دین پر سنہ ۱۱۵۰ھ مین پچاس ہزار سوار سے یہ قصد کیا کہ ناصر جنگ کو سر کرے ڈالے اور اس ارادے پر اورنگ آباد تک آ پہنچا
ناصر جنگ نے دس ہزار سوار سے کہ شہر مین اوسکے ساتھ تھے نکلکر روبرو لڑنے کا قصد کیا اور باجی راو کو مار دکھن سے گنگا پار بھگا
باجی راو نے ناصر جنگ کو غالب دیکھکر صلح مناسب جانی اور اوسکی ملاقات کو آیا اپنے سرکار کرگون اور ہنڈیہ کی اوسکی جاگیر مین
سنہ ۱۷۳۷ء دیکر بہت مہربانیان کین باجی راو صلح کے بعد مالوے مین گیا اور نربدا کے کنارے پہنچکر سنہ ۱۱۵۳ھ مین بارھوین صفر کو گذر گیا اوسکا
بیٹا بالاجی اوسکے باپ کی جگہہ بیٹھا اوسی سال مین آصف جاہ حضور سے رخصت ہوکر برہانپور مین داخل ہوا اور بالاجی کہ دکھن سے مالوے کو
جاتا تھا برہانپور مین آصف جاہ کی ملاقات کرکے مالوے کو رخصت ہوا دکھن مین آصف جاہ کے پھر رہنے کے بعد اوسکے مرتے وقت
تک صلح رہی اور ناصر جنگ کے مرنے اور راجہ ساہو کے فوت ہونے کے بعد بالاجی راو کا کارخانہ بڑھتا رہا اور سکہ اوسکا بیٹھا اور عزت بڑھی
اور بالاجی کا بھائی کہ چمناجی اور بیٹا مدار المہام مقرر ہوا راجہ ساہو راجہ کے وقت تک دکن کے برہمن بھونسلے کے گھرانے سے حساب
کرتے تھے اور ساہو کے مرنے کے بعد بالاجی راو نے کسی کو بھونسلے کی قوم سے راج گدی پر نہ بٹھایا اور سارا ملکی اور مالی کام اپنے ہی
قبضہ مین رکھا ❊

شاہ عالم اور شجاع الدولہ وزیر اور میرزا نجف خان اور منیر الدولہ کے حال کا تتمہ

شجاع الدولہ مع بادشاہ قلعہ جھانسی کی فتح اور مرہٹون سے اون ملکون کے پھیر لینے کے بعد صوبہ الہ آباد مین اس
سنہ ۱۷۶۱ء فکر مین تھا کہ بوندیل کھنڈ کا بخوبی بندوبست کرے کہ سنہ ۱۱۷۸ھ مین میر محمد قاسم عالیجاہ انگریزون سے لڑائی کھا کر شجاع الدولہ
کے پاس آیا اور شجاع الدولہ بادشاہ سمیت اوسکی مدد کے واسطے انگریزون سے جنگ کرنے کو آیا اور آخر مغلوب ہوکر صلح کی صورت
مین اودھ کا شجاع الدولہ کا اور الہ آباد بادشاہ کے متعلق ہوا اسکے بعد بادشاہ اور شجاع الدولہ اپنے اپنے صوبون کے بندوبست مین
مشغول تھے اور انگریزی فوج بادشاہ کے پاس مدد کے واسطے حاضر رہتی تھی اور انگریزون کی مہربانی سے لاکھ روپئے میرزا نجف خان
کے مقرر تھے اور بنگالے کے معاملے مین کہ انگریزون نے چھبیس لاکھ روپئے کی مالگزاری بادشاہ کے حضور قبول کی تھی اوس مین سے
یہ روپیا نجف خان کے پاس لیے پہنچاتے تھے اور وہ بادشاہ کی رفاقت مین ہر کوئی دنون بعد کوڑے کا حاکم ہوا اور وہان کا بندوبست
کرنے لگا اور منیر الدولہ کو خانسامانی سرکار بادشاہ کی خدمت مین اور اوسکے ساتھ مدار المہام اور سر گروہ کی موقوفی بحالی کا مختار بھی ہوا
اور بادشاہ اور انگریزون مین جواب سوال بھی یہی بھگتاتا تھا اور جب بطور ایلچی کسی کے کلکتے کو جاتا اور وہان ایک عرصہ لگتا تو اوس وقت
بعضے بادشاہ کے لوگ جیسے حسام الدین خان اور راجہ رام ناتھ اور بہادر علیخان محلی اس سبب کہ اونکی طبیعتین بادشاہ کے مناسب تھین مقرر
ہو جاتے تھے اور خاص حسام الدین خان تو بھی عورتون کو ناچ اور بیٹھنا سکھا کر بادشاہ کے پاس لیجاتا تھا اور اوس حیلے سے نہایت
نامدار اوسکو ہوتا تھا یہان تک کہ معتمد ان سلطنت ہو جاتا اور شجاع الدولہ اپنے بیٹے میرزا سعادت علیخان کو وزارت کا نائب کرکے اور بعضے
نوکرون کو میر آتش کی نیابت مین بادشاہ کے حضور چھوڑکر کبھی بضرورت آپ بھی حاضر ہوتا تھا ❊

سورج مل جاٹ کا نجیب الدولہ کی لڑائی مین سید محمد خان بلوچ کے ہاتھ سے شاہجہان اباد کے میدان مین مارا جانا

نجیب الدولہ منصب امیر الامرائی کے نام سے شاہجہان اباد مین مسلط ہو کر جوان بخت بہادر شاہ شاہ عالم کے بڑے بیٹے کو کہ ولیعہد تھا اوسکے باپ کی جگہ شاہجہان اباد مین تخت پر بیٹھا کر وہان کا بندوبست کیا کرتا تھا افغانون مین یہ شخص بہت باشعور تھا اور واقع مین سرداری کی لیاقت بھی رکھتا تھا اور اسنے اپنے تئین جوانمردی مین بھی مشہور کر رکھا تھا۔ سورج مل جاٹ کے برابر اسکے قوم کے راجاؤن مین ہوشیاری اور ملک گیری اور وقوف مین کوئی نہ تھا اوسنے جا بجا قلعے ایسے استوار اور پایدار بنائے تھے کہ ہند کے بڑے بڑے مقدور والون کو اونکا لینا مشکل تھا اور بارہ ہزار گھوڑے خاص اوسکے طویلے مین تھے اور اون گھوڑون پر سوار ملازم تھے اونکو ایسی تیر اندازی اور سپہگری کے ہنر سکھائے تھے کہ ہندوستان بھر مین اس سے زیادہ نہین سوچتا تھا اور اوسنے ایسا ڈھب ڈالا تھا کہ ہند کی فوج کو مقابلے مین جانے نہ دیتا تھا اور کسی کو یہ خیال تھا کہ کوئی بڑے سے بڑا بھی اوسسے لڑائی مین پار سکے گا دو دفعہ تو مرہٹون سے لڑا اور جب ابدالی کی فوج اوسکے ملک مین آئی وہ بڑی پایداری سے قلعہ نشین ہو کر لڑا اور آخر بچا رہا افغانون کی لڑائی مین صفدر جنگ سے لڑکر اور بڑی دلیری جتا اون پر غالب آیا اور صفدر جنگ وزیر سے مقدور والے نے اوس سے مدد چاہی اور اوسنے اسکی اعانت کی جو اوسکے ملک اور زمینداری شاہجہان اباد سے بہت لگی ہوئی تھی اور وہ ہمیشہ اور ون کے ملک لینے مین لگا رہتا تھا اس سبب سے نجیب الدولہ کو اوس سے دلی بغض تھا اور وہ بھی اسکی فکر مین لگا رہتا دونون مین سے ہر ایک بنا ہوا تکتا تھا کہ نجیب الدولہ کو اوس سے جی مین خوف و اندیشہ تھا جب اوسکی عمر پوری ہو چکی ایک دفعہ اسی لڑائی مین مارا گیا اور وہ ساری ہوشیاری و دلیری مٹی مین مل گئی مفصل اس مجمل کا یہ ہے کہ ہمیشہ سے بلوچون کی ایک بڑی جماعت فرخ نگر مین رہا کرتی تھی اور محمد شاہ کے عہد مین انمین ایک کامگار خان نام صاحب اقتدار ہو کر فوجدار ہو گیا تھا اور ریواڑی اور حصار کی حکومت کبھی کبھی اوسکے اختیار مین تھی بلکہ حصار کے محال سرکشون سے چھین لیکر خوب صاف کر دیا تھا اور بادشاہ کی اس سبب سے مہربانی ہو کر اکثر وہین کے کام پر مامور ہوتا تھا اوسکے نوکرون مین سے ایک شخص بہادر خان نام بڑے مرتبے پر پہونچکر سہارنپور کا فوجدار ہوا اور عماد الملک کے وسیلے سے سرداری کے مرتبے تک پہونچکر ہفت ہزاری ہوا پھر عماد الملک کے بعد نجیب الدولہ سے موافقت کرکے اپنی اوقات بسری کیا کرتا تھا اور شاہجہان اباد سے بارہ کوس کی طرف اپنے نام سے ایک قلعہ بنوایا اور ایک شہر بسا کر بہادر گڑہ نام رکھا اور آپ وہان رہا کرتا جب کامگار خان مر گیا اور اوسکی اولاد اور تعلقہ دارون مین جھگڑا شروع ہوا سورج مل جاٹ اپنا قابو پا کر اور بلوچون کو مغلوب کر ریواڑی اور فرخ نگر کو دبا بیٹھا بلکہ نجیب الدولہ کے عہد مین اوسنے یہ بھی چاہا کہ بہادر گڑہ کو اپنے قبضے مین کر لون بہادر خان نے نجیب الدولہ سے مدد چاہی مگر اوس سے کچھ مدد نہو سکی جب سورج مل نے نجیب الدولہ کی طرف سے روکنے مین اغماض دیکھا تب نجیب الدولہ کو بھی ہیچ سمجھکر فوجداری چاہی یعقوب علیخان جو ابدالی کے وزیر کا بھائی اور کبھی کبھی شاہجہان اباد کا بھی ناظم رہتا تھا اوسکو نجیب الدولہ نے سورج مل کے پاس بھیجکر یہ چاہا کہ جیسے بنے جاٹ سے صلح کر لے چنانچہ یعقوب علیخان راجہ لیر سنگہ کھتری کو اپنے ساتھ لیکر سورج مل کے پاس گیا او

صلح کی باتین کرنے لگا اور ملتان کی چھینٹ کا جوڑا تحفے کے طور پر اوسکی نذر کیا اوسنے بہت پسند کرکے اوسی وقت حکم کیا کہ اسکا جامہ طیار ہوکر آوے پیغام جیسا کہ تھا ویسا ہی نا تمام رہا یعقوب علیخان کھڑا ہوکر کہنے لگا کہ ٹھاکر صاحب جلدی نکیجیے کل کے دن نہ وہ پھر حاضر ہوگا سورج مل نے جواب دیا کہ اگر صلح کرنا منظور ہو تو منت آپکی یعقوب علیخان ہار کے مع کرم اللہ خان خدمتگار کے لوٹ آیا جسے نجیب الدولہ نے معتمد سمجھکر اوسکے ساتھ کردیا تھا اور نجیب الدولہ کے پاس آ پہونچے سے سارا احوال کہا کرم اللہ خان نے عرض کی کہ اگر غیرت ہو تو اس سے لڑنا ہی مناسب ہے نجیب الدولہ نے کہا انشاء اللہ تعالی اس سے جہاد کرونگا اور اپنے بیٹون افضل خان و سلطان خان اور ضابطہ خان کو بلا کر کہا کہ کل طیار ہوکر جمنا کے پار اوترجاؤ اور فوج کے اور سردارون کو بھی جیسے سعادت خان آفریدی اور صادق محمد خان بنگش ہے تاکید کی اور صبح فوج سمیت پار ہوا سورج مل نے بھی فوج کو پار اوترنے کا حکم دیکر ہنڈن ندی پر مورچے باندھے نجیب الدولہ شاہدرہ گنج کو پیچھے چھوڑ کر لڑنے کو طیار ہوا جب لڑائی شروع ہوئی سورج مل اپنے خاص دس ہزار سوار موقع پر لگا کر تھوڑے سے خواص لیکر فکر مین نجیب الدولہ اور ہراول کے درمیان مین کھڑا ہوا کس طرح سے فوج کو نجیب الدولہ سے لڑاوے قضارا افضل خان نجیب الدولہ کا ہراول جاٹ کے ہراول نساء ام وغیرہ نے شکست کھا کر بھاگا لوگ بھاگ کر سورج مل کے برابر ہوکر نکلتے تھے حکیم اللہ خان اور مرزا سیف اللہ نے عرض کی کہ ٹھاکر صاحب یہان کھڑا ہونا مناسب نہین کچھ دھیان نہ دیا پھر اونھون نے کہا تب بھی کچھہ نہ بولا اور اپنا خاص گھوڑا منگا کر سوار ہوکر کھڑا دیکھتا رہا اتفاقاً سید محمد خان بلوچ عرف سیدو چالیس پچاس سوار سے نجیب الدولہ کی فوج ہراول سے بھاگ کر نجیب الدولہ کی طرف جاتا تھا کسی نے اوسکے ساتھیون مین سے سورج مل کو پہچان کر کہا خانصاحب آپ کدھر جاتے ہو سورج مل تو یہان اکیلا کھڑا ہے پھر ایسا وقت کب پاؤگے سیدو سورج مل پر دوڑا اسمین اوسکے ساتھیون مین سے ایک نے سورج مل پر تلوار ماری اور اوسکا سیدھا ہاتھ جسمین نیزہ تھا کٹکر گر پڑا اتنے مین اور بھی آپہونچے مار کر ٹکڑے ٹکڑے کردیے اور اوس ہاتھ کو جھنڈے پر رکھکر نجیب الدولہ کے پاس لائے دو دن تک تو سورج مل کا مرنا خوب کھلا پر اوسکے ساتھی معلوم کرکے آپ آپ کو چلے گئے لڑائی بند ہوگئی جب یعقوب علیخان نے آکر اوسکے ہاتھ کو ناسور اور چھینٹ آستین سے پہچانا تب اوسکا مرنا تحقیق ہوا اور نجیب الدولہ کی فتح ہوئی ❊

جواہر مل پسر سورج مل کا اپنے باپ کی جگہ بیٹھنا اور بہت جلد مرجانا اور نجیب الدولہ کا وفات پانا اور اوسکے بیٹے ضابطہ خان کا باپ کی جگہ قائم ہونا

جواہر مل کہ سورج مل کے ست بیٹون مین بڑا تھا باپ کی جگہ بیٹھکر مغرور ہوگیا اور مرہٹون کو بلا کر اوسکو ساتھ لے شاہجہان آباد کے قلعے کا محاصرہ کیا نجیب الدولہ ڈیڑھ مہینے کے قریب لڑکون سے لڑا کیا آخر راجہ دلیر سنگھ مرہٹے نے بیچ مین پڑکر دونکا فیصلہ کرادیا اور نجیب الدولہ اور جواہر مل مین میدان خضرآباد مین ملاقات ہوئی بعد اسکے جواہر مل نے سمرو فرنگی کو اپنا رفیق کیا یہ وہ شخص ہے جسنے اپنے آقا عالیجاہ کو شجاع الدولہ سے ملکر اوسکے سپرد کردیا تھا اور اوسکے گھربار کو برباد کیا اور پھر شجاع الدولہ سے بھی بے وفائی کی وہ عالیجاہ کی ہزارون چقماق دار بندوق اور توپ وغیرہ لیکر خود سر ہوگیا تھا غرض کہ جاٹ نے آپکو صاحب فوج و مال سمجھکر راجہ جی سنگھ سوائی کے بیٹون سے لڑنے کا ارادہ کیا اور بہت سی فوج اکٹھی کرکے جی نگر پر چڑھ گیا مگر باوجود اسکے کہ توپخانہ فرنگی اور

اوسکے باپ کی فوج بہت آراستہ تھی جٹون سے شکست کھائی اور جواہر لوٹ آیا اوسنے اپنی تھوڑی سی زندگی مین باپ کے بہت سے ملازمون اور تابعدارون کو مار ڈالا اور سدا نام ایک چوبدار کو سب سردارون سے بڑا کرکے سب کو آپ سے ناخوش رکھا تھا لوگون نے اس سے تنگ ہوکر ایک شخص کو اوسکے مارنے کے لیے مقرر کیا اور آخر سورج مل کے مرنے کے تھوڑے دنون بعد دغا سے مارا گیا اور اسکے بعد رتن سنگھ سورج مل کا بیٹا اوسکی جگہ بیٹھا جو نامرد تھا دولت کی اوسکو بہت تلاش تھی ایک جوگی کو اوسکے بہانے سے اوسکا روپیہ بہت سا کھا گیا اور جب اوسکی قلعی کھل گئی تب اوس جوگی نے راجہ کے مار ڈالنے ہی مین اپنی جان بچتی دیکھی اس لیے دولت کے بہانے سے اوسکو الگ لیجا دغا سے مار ڈالا اور آپ بھی اپنے تئین مار مرا ✤

اسکے بعد اوسکا بھائی نول سنگھ راج گدی پر بیٹھا رنجیت سنگھ اوسکا چوتھا بھائی سورج مل کی بعضی عورتون کی مدد سے جنکے پاس بڑا روپیہ تھا اپنے بھائی سے پھر کر ایک قلعے پر قابض ہوگیا راج کا بندوبست بگڑ گیا اور جو سورج مل کا قدر و مرتبہ تھا اوٹھ گیا نجیب الدولہ بہت سا اقتدار پاکر چند روز شاہجہان اباد کا حاکم رہا اگرچہ روہیلہ تھا پھر بھی منصف اور خیرخواہ خلق کا تھا اور اوسکے ساتھی روہیلون نے شاہجہان اباد کی رعیت اور امیرون کو بہت ستایا نجیب الدولہ سورج مل جاٹ کے مرنے کی تھوڑی مدت بعد بیمار پڑا اور نجیب گڑھ مین مرا اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا ضابطہ خان باپ کی جگہ بیٹھا ✤

شاہ عالم بادشاہ کا الہ اباد سے شاہجہان اباد کو جانا اور بعض سوانح واقع ہونے

شاہ عالم کو بہت دلون سے شاہجہان اباد کے آنے کا اشتیاق تھا نجیب الدولہ کے مرتے ہی اس فکر مین لگا کہ ایسے مددگار ڈھونڈا چاہیے جنکی مدد سے وہان بیٹھون ✤ لوگ جو شاہجہان اباد مین پٹھانون کے غلبے سے عاجز ہوکر اس بادشاہ کے آنے کی بہت تمنا رکھتے تھے اونھون نے مرہٹے کو اس کام کے لائق جانا اور مرہٹہ بھی راضی ہوا اب شاہ عالم کو کوچ کرنے مین کل نہ پڑی ہر چند منیر الدولہ اور انگریزا اور شجاع الدولہ نے اس حرکت کی قباحتون کو بیان کیا پادشاہ نے نمانا لاچار ہوکر انگریزون نے رخصت دی منیر الدولہ پادشاہ کے ساتھ جانا نامناسب جانا اور انگریزون کا متوسل ہوا انگریزون نے لاکھ روپیے کی جاگیر اوسکے نام مقرر کی اور صوبہ الہ اباد اور کورے کا اوسکے ذمے ہوا اس معاملے کے ایک برس بعد شجاع الدولہ نے الہ اباد اور کورے کا معاملہ گورنر سے اپنے ذمے لیا منیر الدولہ نے موقوف ہوکر اپنے ذمے کا روپیہ بیباق کردیا اور اونھین دنون بیمار ہوکر مرا اور مرزا نجف خان نے پادشاہ کی رفاقت قبول کی شجاع الدولہ نے پادشاہ کو اس ارادے سے باز رکھنے مین بہت سی سعی کی لیکن کچھ فائدہ نہوا اس عرصے مین احمد خان بنگش فرخ اباد کا حاکم بھی گذر گیا پادشاہ نے اونھین دنون مین پہنچکر فرخ اباد کے قریب پہونچکر جیسا سلاطین بابری کی عادت تھی اس طمع پر کہ اوسکا مال و اسباب ضبط کرے فرخ اباد کے قلعے پر کئی مقام کیے اور مظفر جنگ احمد خان کے بیٹے سے بہت سا روپیہ لیکر دہلی کو روانہ ہوا اور شجاع الدولہ نے مظفر جنگ پر کمال مہربانی کی اور بنگش کے بیٹون پوتون کو اپنے متوسلون مین سے سمجھا ✤

شاہ عالم بادشاہ کا شاہجہان اباد مین داخل ہونا اور مرہٹون کا فساد کرنا

جب شاہ عالم [illegible] پادشاہ کی [illegible] کے بہانے سے شاہجہان اباد کی

طرف کوچ کرنے کا ارادہ کیا ضابطہ خان اس نظر سے کہ مرہٹے مین اور اوسکے باپ مین عداوت تھی شاہجہان آباد کو چھوڑ کر سہارنپور و نجیب گڑھ مین چلا گیا مرہٹے نے شاہجہان آباد کے اطراف مین ہو کر ضابطہ خان کے ملک مین ... تشویش کی اور بادشاہ قلعے مین داخل ہوتے ہی عیاشی مین ڈوب گیا مرزا نجف خان جو اپنی جوانمردی کے سبب ... مرہٹون کا خواہان ہوا اور اقتدار کا اسباب جمع کرنے لگا مرہٹہ بادشاہ کے حسب الطلب ضابطہ خان کی ملک کی ویرانی سے ... شاہجہان آباد کو آیا جب قریب پہونچا حد سے زیادہ مطلب کی درخواست کی بادشاہ نے متفکر ہو مرزا نجف خان سے مدد چاہی اوسنے جوانمردی سے شہر سے باہر نکل لشکر درست کیا اور باوجود اسکے کہ اوسکے پاس تھوڑی سی فوج تھی کئی بار لڑائی مین غالب ہوا ۔

امراے نفاق پیشہ کی دغا سے مرزا نجف خان اور مرہٹون مین فساد پڑنا

عبداللہ خان و حسام الدین خان اور بہادر علیخان اپنی نامردی کے سبب مرزا نجف خان کی مردانگی سے خوف کھا کر اوسکے دفع کرنے کے لیے مرہٹے سے مل گئے اور بادشاہ کو بھی بہکا لیا مرہٹے نے وقت کو دیکھ کر ... قبول کیا حضوری عملون نے بادشاہ کے حسب الحکم پھاٹک کھول کر مرہٹون کو شہر کے اندر آنے دیا نجف خان یہ حال سنکر بہت حیران ہوا آخر شہر مین آ اپنے گھر مین اوترا بادشاہ نے ... کے مشورے سے وہ روپیہ جو مرہٹے کو دینے کہا تھا نجف خان کی تنخواہ کرکے مرہٹے کو فرمایا کہ اس سے لے مرہٹے نے نجف خان کے پاس بڑے بڑے سخت پیغام بھیجے پر اوسنے مردانہ جواب بھیجا اور مرنے مارنے پر مستعد ہو بیٹھا جب مرہٹے نے دیکھا کہ یہ تو بڑا بہادر ہے اگر بہت تکرار ہوئی تو ہزارون آدمی مارے جائینگے اور کچھ ہاتھ نہ پڑیگا اور یہ بھی سوچا کہ ایسے آدمی کا ستانا بھی انسانیت سے بعید ہے ان ملاحظون سے ملاقات کا پیغام بھیجا مرزا نجف خان اپنے سب رفیقون کے ہمراہ ہتھیار باندھ مرہٹے کے لشکر مین گیا تکوجی سردار نے خیمے کے باہر تک استقبال کرکے معانقہ کیا بعد اسکے بہت قدر و منزلت کی اور ہاتی گھوڑے جواہر لباس دیکر رخصت کیا ۔

میر محمد قاسم خان عالیجاہ کا باقی احوال اور اختلال اور اوسکا بحالت تباہ دنیا سے انتقال

میر محمد قاسم خان عالیجاہ نے روہیلے افغانون کے ملک مین جا کر چند مدت انکی مہربانیون سے اوقات بسری کرکے گذارہ کیا لیکن اوسکے مزاج مین جو بداطواری سمائی ہوئی تھی کہ لوگون کی ایذا کے درپے ہوتا اور اپنے رفیقون کو ستانا سو یہ خو مفلسی مین بھی بدستور رہی چنانچہ مرزا شمس الدین کہ اوسکی گرفتاری مین گذر گیا اور ... جو ... اسکا ... راہ نمک حلالی ... قید ہونے ... اور ... اوسکی خدمت مین گیا ... کہ اگر اسکے پاس مال تھا تو ... وہان سے کیون لوٹ آیا اوسے ستانا شروع کیا اور جب تنگ کرنا ... اوسکے قدیم نوکر اور غلام اوسے چھوڑ کر چلے گئے اور وہ خود افغانون کے ملک سے ... گوہد کے رانا پاس گیا اور وہان سے ملک ... اور اکبر آباد و شاہجہان آباد کے ... آکر رہنے لگا غرض کہ چند روز بعد انتقال کر گیا ۔

مرہٹون کا ضابطہ خان پر لشکر کشی کرنا اور ضابطہ خان ...

جب نجف خان اور مرہٹون مین صلح ہوگئی بادشاہ اور نجف خان اور مرہٹے کی رائے مین ضابطہ خان کے اوپر مہم کرنا مصمم ٹھہرا اور سیمون سے ملک کوچ کیا ضابطہ خان نے سکرتال اور غوث گڑھ کا قلعہ بنانے کے واسطے آراستہ کیا اور سکرتال فوج کی مدافعت کے لیے ملیا ہوا مرہٹہ اور نجف خان بادشاہ کو شاہجہان اباد سے دو منزل پیچھے چھوڑ آپ سے آگے گئے اور سکرتال کو گھیر کر بہت دنون تک لڑا کیے جب ضابطہ خان قلعے مین لڑتے لڑتے تنگ ہو گیا تب اوسنے اپنی قوم کے سردارون کو اپنی مدد کے واسطے لکھا وہ سب اپنی اپنی فوج سے آ پہنچے ضابطہ خان نے قلعہ سکرتال کے تلے پل رسد کے آنے کے لیے باندھ رکھا تھا اوس پر اون سردارون سے ملاقات کی اور مشورہ کر کے اپنی فوج کے سردارون کو گھاٹ سے تھوڑے فاصلون پر مقابل سکرتال کے مرہٹے کی مزاحمت کے واسطے بٹھایا اور اون سردارون کی فوج کو سکرتال کے بائین طرف جا بجا ناکون پر متعین کیا مرہٹہ بسبب پایاب ہونے گنگا کے دو تین دن کا دھوکا دیکر ایک دن نجف خان کو ساتھ لے اوسی پار الا کی راہ سے چل گھاٹون کے سامنے ہو کر اوترا اور اون گھاٹ کے محافظون نے یہ سمجھا کہ بالا اتر جاتا ہے اس غفلت مین ہر ایک جگہ کو خالی چھوڑ دیا تھا مرہٹہ اور نجف خان پھر کر اوس ناکون سے جدھر ہوسکے اوترا اور حملہ کرنے کے ارادے پر دریا مین بیٹھا نجف خان کا نامور ہاتھی ایک ناکے کے مقابل پہونچکر پانی سے نکلنے کو ہوا افغانون کے سردار لشکر سے نکل بلندی پر کھڑے ہوے نجف خان پار ہونے نہین پایا تھا کہ اونھون نے بندوق اور بان چلانا شروع کیا نجف خان نے پہونچتے ہی شکست افغانون کے تین سردار مارے اور وہ بھاگ نکلے نجف خان اور مرہٹے کا سب لشکر تتر بتر ہوا اور بعضے لوٹ مچا دی سکرتال مین ضابطہ خان کے ساتھ کی جو فوج تھی اوسکی بھی یہی صورت ہوئی اپنی اپنی ریاست کی کہ ضابطہ خان کے گھر کے اسباب کو ہاتھ نہ لگایا آخرکار قلعے کو خالی چھوڑ کر بھاگ گئے ضابطہ خان حیران ہو کر گھبرا گیا فتح خان کو مدد کے لیے بلایا اوسے قلعے مین آکر جب یہ حال دیکھا تب اوسے صلاح دی کہ کل تم بھی میرے لشکر مین آؤ تو ہم تم ملکر بھلا ایک دفعہ مرہٹے سے لڑین ضابطہ خان نے یہ صلاح پسند کی اور فتح خان لوٹ کر اپنے خیمے کو چلا آیا اور اپنے مقربون سے مشورہ کرنے لگا اور لشکر والون نے جب ضابطہ خان کے لشکر اور شکست کا حال سنا دم بھر مین سب کے سب کافور ہوگئے آخر فتح خان بھی لاچار ہو کر تھوڑے سے نوکرون سے بھاگ گیا ۞

قصہ کوتاہ مرزا نجف خان اور مرہٹہ ضابطہ خان کے ملک مین اترا پڑے ضابطہ خان بھاگ کر شجاع الدولہ پاس گیا شجاع الدولہ نے مرہٹے اور حافظ رحمت خان وغیرہ افغانون مین بیچ بچاو کرا دیا ۞ اس عرصے مین مرہٹے کے سردارون مین باہم کچھ بکھیڑا پھیلا اور دکن سے بعضے سردارون کے بلانے کا تاکید حکم آیا مرہٹے نے شجاع الدولہ کے واسطے سے صلح کا ہو جانا غنیمت سمجھکر شاہجہان اباد کو کوچ کیا ۞

مرہٹون کا دکن کو لوٹ جانا اور نجف خان کا عروج ہونا ۞

جب مرزا نجف خان مرہٹے کے ساتھ شاہجہان اباد مین پہونچا مرہٹے نے اوسکو بادشاہ کے حوالے کر کے اوسکی بہت سی سفارش کی نجف خان نے جب مرہٹے کے سبب یہ قوت پائی آہستہ آہستہ پٹھانے کو دہلی اور آگرے کے آس پاس کے اکثر حکمون کی سندین

بادشاہ سے حاصل کین اور مفلسون اور مبتلا شیون کی ایک فوج وزینہ دینے پہ بھرتی کرکے جاٹون کی حد مین پہنچا سورج مل کے بیٹے نے ایک بڑی فوج مع سمرو فرنگی کے جسکے ساتھ چھ ہزار تلنگے پتھر کلے والے اور سولہ توپین تھین نجف خان کے روکنے کے واسطے بھیجین کول اور جلیسر کی طرفون مین بادشاہی دستے سے مقابلہ ہوا جاٹون کے سوارون کی شکست ہوئی اور پیچھے سے نجف خان کے بھی بائین ہاتھ مین بازو پر گولی لگی تھوڑے سے سوارون اور فیل نشینون سے جو موجود تھے انکو لیکر سمرو کی فوج پہ حملہ کیا سمرو بھاگ گیا اور اوسکے ساتھی بھی بھاگ گئے نجف خان کی فتح ہوئی مرزا نجف خان نے اس فتح کے بعد اکبرآباد کی صوبہ داری کی بادشاہ سے درخواست کی بادشاہ کو تو اکبرآباد سے کچھ فائدہ نہ تھا بے عذر و بلا تامل وہان کی سند لکھکر بھیجدی جو نجف خان سے وہان کا انتظام ہو گیا اور اکبرآباد کا بھی قبضہ لے لیا نجف خان نے سپاہ کی کثرت اور سردارون کے جمع کرنے مین فائدہ دیکھ مال اکٹھا کرنا ترک کیا اسی طرح اچھے اچھے سردار اور بہت سپاہ جمع ہو گئی اسکے بعد ڈیگ کے قلعے پر چڑھائی کی یہ قلعہ جاٹون کے مشہور قلعون مین سے تھا آخر چودہ مہینے مین یہ قلعہ بھی لے لیا اور بادشاہ کے حضور سے امیر الامرائی تجویز الدولہ سے منتقل اور ضابطہ خان کو موقوف کرواکے لی ذوالفقار الدولہ امیر الامرا بہادر غالب جنگ خطاب پایا سورج مل جاٹ کا بیٹا کہ اس قلعے مین حاکم تھا نجف خان سے صلح کر اور مناسب طور پر فیصلہ کر لیا ؎

شجاع الدولہ کا حافظ رحمت خان سے لڑنا اور روہیلون اور پٹھانون کا استیصال

شجاع الدولہ کا انگریزی سردارون سے اخلاص اور یہ عہد و پیمان تھا کہ جب کبھی کسی دشمن سے لڑنے کا اتفاق ہو تو ایک دوسرے کی مدد کرینگے اوسنے مرزا نجف خان کے ضابطہ خان اور جاٹون پر غلبے کا حال دیکھا تو اس سبب سے کہ اوسکو افغانون سے پرانا کینہ تھا سارے افغانون کے تباہ کرنے کا ارادہ کیا اور گورنر ہسٹنگز بہادر سے مشورہ کرکے اور مدد کرنے کے عوض مین کمپنی کو بہت سا روپیہ دینا قبول کرکے افغانون سے لڑنے کا حکم لیا گورنر بہادر کو کمپنی سے یہ حکم تھا کہ انگریزی فوج کو مقبوضہ چھوڑ کر اودھ اور الہ آباد کے حدود مین بے ضرورت کسی کا ملک چھین لینے یا الٹ پلٹ کرنے کو نہ بھیجے فقط یہی حکم تھا کہ جب کوئی شجاع الدولہ کے ملک پر چڑھے تب اوسکی اعانت کرے اور انگریزون کے ملک یعنی بنگالہ اور عظیم آباد پر اس ارادے سے آوے تو شجاع الدولہ انگریزون کی مدد کرے لیکن گورنر نے بعضے فائدون پر نظر کرکے شجاع الدولہ کو افغانون سے لڑنے کا حکم دیا اور انگریزی فوج کو اوسکی مدد کے واسطے مقرر کیا شجاع الدولہ نے افغانون کو یہ پیغام بھیجا کہ مین نے تم مین اور مرہٹون مین صلح کرادی اپنی طرف سے بہت سا روپیہ مرہٹون کو بھرا اور پھر اوس روپے کی ادا کی مدت گذر گئی کہ ابتک نہین دیا اصل ہو تمھین لازم ہے کہ وہ روپیہ پھیر دو اور اگر نہین تو لڑائی کو طیار ہو جاؤ حافظ رحمت خان کہ بڑا عقلمند اور دور اندیش تھا فیض اللہ خان علی محمد خان کے بیٹے وغیرہ کو جمع کرکے کہا کہ شجاع الدولہ نے جو انگریزی طریق پر فوج آراستہ کی ہے اور انگریزون کی مدد کے بھروسے پر لڑنے اور ہمارے ملک کو چھین لینے کا ارادہ کیا ہے بہتر ہے کہ اس آفت کو اپنے سے ٹال دین اور روپیہ اوسکا جو دعوی حق بجانب ہے شجاع الدولہ کے ادا کر دین ... خان کی اولاد کو یہ دم دیا کہ تمھارے ملک سے کچھ سروکار نہین ... جمع ہو لیکن اگر حافظ رحمت خان کی مدد کرینگے تو اوسکی آگ مین تم بھی جلوگے یہ سنکے کہ حافظ رحمت خان

نے صلاح کی تھی اون بیوقوفون سے لڑکر روپیا دینے کی صلاح ندی اور اوس لڑنے پر ہمیمون ہوے حافظ رحمت خان نے ہر چند سمجھایا
کہ دیکھو اہل فرنگ کی لڑائی سے عہدہ برا نہو سکوگے آیندہ میدان مین برباد کرکے بھاگ جاوگے اور فرنگیون کی گولون کے مارے
دھوئین اوڑ جاوینگے کسی نے اوسکا کہنا نمانا اور مقابلہ کی نوبت پہونچی شجاع الدولہ بہت سی فوج لیکر اور جنرل بارکر مع توپون اور بہت سے
اسباب کے اونکے ملک مین جاکر لوٹنے لگے حافظ رحمت خان نے دوندے خان کی اولاد اور سردارون کی طلب مین تاکیدین لکھین
پر وہ کچھ سے جھوٹے وعدے کرتے تھے کہین سے کچھ تھوڑی سی فوج اور کہین کہین سے بھیجنے کا وعدہ لکھا آتا تھا یہان تک کہ
شجاع الدولہ نہایت قریب آ پہونچا تب حافظ رحمت خان نے لڑنے کے سواے اور کچھ علاج ندیکھا اور خاص اپنی فوج اور بعضے اور
مددگارون سے کہ سب پچاس ساٹھ ہزار سے کم نتھے نکلکر ایک سوکھی کہائی کو جسمین موڑ توڑ بہت سے تھے اور بڑی گہری اور اوسکے
کنارون پر بڑے گھنیلے درخت تھے اوسے اپنے پیش رو کیا اور اوسکے پیچھے جو کچھ توپخانہ تھا نہایت ترتیب سے جنگ لڑائی کا مستعد
بیٹھا ایک طرف سے شجاع الدولہ کی پلٹنین اور دوسری طرف سے انگریزی پلٹنون نے سواے روبرو کی راہ کے افغانون کی
صفون کی سب طرفین گھیر لین اور اوس کہائی سے پار ہوکر تفنگ چلانا شروع کیا افغان گھبرا گئے اور حافظ رحمت خان کے بہت
ساتھی بھاگ اوٹھے لیکن وہ اور اوسکے تھوڑے سے رفیق میدان مین حملہ کر رہے تھے قضا را ایک گولہ حافظ رحمت خان کے سینے پر لگا کہ اوسکے
صدمے سے اوسکی جان ہوا ہوگئی اوسکے مارے جاتے ہی باقی لوگ بھی بھاگ گئے شجاع الدولہ فتح کی خبر سنکر ہاتی پر سے اوترا خدا کا
اور سجدہ کرنے لگا کہ اسمین لوگ حافظ رحمت خان کا سر کاٹ کر لے آئے جنھون نے اوسے پہلے دیکھا تھا اونسے پہچنوایا جب تحقیق ہوا دوبارہ خدا
کا شکر بجالایا اور سجدہ کرکے سر اوٹھایا حافظ رحمت خان جو ۱۱۸۸ھ مین مارا گیا ایک شاعر نے اوسکے مارے جانے کی یہ تاریخ کہی ہے سنہ ۱۷۷۴ع
چو از لفظ ظفر تاریخ جستند پی باقی سر حافظ بریدند یعنی لفظ ظفر کے عدد لیکر اوسپر حرف ح کے عدد اور بڑھا لیے جاوین
جو لفظ حافظ کے سر پر ہے شجاع الدولہ نے اپنی فوج کو افغانون کے اطراف اور اضلاع مین متعین کیا اور حکم دیا کہ جو سردار تابعداری
قبول کرے اوسے حاضر کرو اور جو سرکشی کرے اوسے قتل کرو پہلے تو دوندے خان کے بیٹون فتح الله خان وغیرہ اور حافظ
رحمت خان کی اولاد محبت خان وغیرہ اور علی محمد خان کے بیٹے فیض الله خان کماؤن کے پہاڑون مین جا بیٹھے آخر ہوا
کی ناموافقت سے جان سے تنگ ہوگئے آخر ناچار شجاع الدولہ کے حضور حاضر ہوے فیض الله خان پہلے تو ایک جماعت کے ساتھ
متفق ہوکر کماؤن کے پہاڑون کے تلے فساد کرتا رہا آخر انگریزون کی وساطت سے سمجھان لیکے حاضر ہوا اور ایک افغانون
کے مجموعہ نے یہین تھی اور اوسکا حاصل قریب ۱۴ لاکھ روپیہ کے تھا انگریزون کے وسیلے سے شجاع الدولہ سے لیکن افغانون
کی ایک جماعت سے وہان بچا کر رہنے لگا فیض الله خان کے پاس اپنی قوم کے وقت مین پانچ لاکھ روپیہ کے سوا املاک تھا اسواسطے
ایسا ملک ملا جسکا حاصل بیس لاکھ روپیہ سے کم نہوگا اس فتح کے بعد ولایت کے کونسل والون کی بہت لوگون نے بڑی مذمت کی
پیدا ہوئی خفگی یہی کہ اس لڑائی مین شجاع الدولہ کا کیون شریک ہوا اور کس لیے انگریزی فوج اوسکی مدد کو بھیجی گورنر نے کچھ وجہ
معقول اونکا جواب ندیا جس سے وہ خفگی رفع ہو کر اور بھی زیادہ ہمنشدی نہایت ہوا

پٹھانون سے فتح کیا ملک شجاع الدولہ اور نواب نجف خان مین تقسیم ہونا

نواب نجف خان اپنے مرتبے سے گذر کر شجاع الدولہ کی برابر مین بیٹھا اور شجاع الدولہ نے پرانی دشمنی ترک کر کے اپنی
لڑکیون مین سے ایک اوسے دیکر نجف خان کے دل کو اپنی طرف متوجہ کرنے کو اوسے بہت تاکید کرتا تھا نجف خان بظاہر اپنے
تئین یون سمجھکر شجاع الدولہ کا ادب قاعدے بجا لاتا تھا مرہٹون کی مدد سے ضابطہ خان کے ملک مین سے تھوڑا سا نجف خان کے
تصرف مین آگیا بعضے اون ملکون مین سے جیسے چاندپور نگینہ اور پتھر گڑھ وغیرہ گنگا کے اوس طرف اور اکثر اوسکا ملک مثل بارہ
اور سہارنپور وغیرہ گنگا کے دکن اور جیتنا حافظ رحمت خان وغیرہ کے تصرف مین تھا اور اب شجاع الدولہ کے قبضے مین آیا وہ یعنی
آدھا گنگا کے شرقی اور شمالی اودھ کے متصل بریلی اور آنولا اور شاہجہانپور اور پیلبہیت اور بسولی اور بداون وغیرہ ہی اور آدھا گنگا
اور جمنا کے درمیان مین سنبھل اور مرادآباد اور امروہہ اور بعض مثل کاسگنج اور دریا گنج احمد خان سے چھینکر صفدر جنگ کی بیٹا
سے مرہٹون کے قبضے مین ہوا اور مرہٹے کے اور ملک مقبوضہ جو اس جماعت کے استیصال کے بعد احمد شاہ ابدالی کے ہاتھ سے
پانی پت کی نواح مین ابدالی کے حسب الحکم حافظ رحمت خان اور دوندے خان کی اولاد وغیرہ نے آپس مین بانٹ کر لیکے اپنے قبضے
مین رکھتے تھے مرزا نجف خان اوس ملک کی تقسیم کے واسطے شجاع الدولہ کی خدمت مین آیا اور اون ملکون کی آمدنی سمجھکر نصف خالصات
کے سب ملک مین سے جو گنگا کے اس طرف جیسے چاندپور وغیرہ تھا شجاع الدولہ کو دیا باقی ملک بنگش اور حافظ رحمت خان
وغیرہ کا جو اکبرآباد اور شاہجہان آباد سے متصل تھا آپ لیا نجف خان نے ضابطہ خان کو شجاع الدولہ سے رخصت لواکر اپنی ہمراہ
مین بیج کر لیا اور بعد اسکے نجف خان رخصت ہو کر اکبرآباد سے اپنے شہر کی حدون مین آیا اور شجاع الدولہ ملک روہیلے کے بندوبست مین مشغول ہوا

شجاع الدولہ کا وفات پانا

شجاع الدولہ روہیلے کے ملک کے بندوبست مین لگ رہا تھا کہ اوسکی ران مین ایک پھوڑا اوٹھا اور کئی روز بعد چیر گیا
ہندی اور یونانی اور فرنگی جراح جو اوسکے نوکر اور متعہد تھے اونھون نے ہر چند علاج کیا پر وہ روز بروز بڑھتا ہی گیا اور مشہور ہوا
کہ شجاع الدولہ نے حافظ رحمت خان کی بیٹی کے ساتھ صحبت کا ارادہ کیا اوسنے اپنے پاس بلا ارادہ غیرت کی مارے پوشیدہ ایک چاقو
زہر کا بجھا ہوا الگ ہی اوسپر دو چاقو مارا اوسنے خودکشی کیا غرض کی شجاع الدولہ فیض آباد اپنی دارالریاست کو پھر آیا اور مرزا
سعادت علی اپنے دوسرے بیٹے کو اپنی نیابت مین پٹھانون کے ملک مین چھوڑ کر ایک خواجہ سرا کو اوسکی اتالیقی کے واسطے مقرر
کیا اور آپ فیض آباد مین پہنچا آخر کو مرض ان ہو گیا کتنا ہی علاج حکیمون نے کیا کچھ فائدہ نہوا جب علاج سے مایوس ہوا اپنی ماں اور زوجہ
سنہ ۱۷۷۵ع اور دوست آشنا لوگون سے رخصت ہو کر گیارہ سو اٹھاسی ہجری مین ذیقعدہ کی بائیسوین تاریخ پنجشنبہ کے دن انتقال کیا اوسکے جنازے کو
دلکشا حمام سے گلاب باغ مین دفن کرنے کو لیچلے جب آدھی راہ تک پہنچے تھے کہ مرزا امانی عرف آصف الدولہ نے
کے بیٹے کو ... ایسا ... باپ کی اولاد مین سے کوئی اوسکی مسند پر بیٹھے چاہا اپنے بہائیون کو نظر بند کرکے اونکے
... مرزا علیخان اور سالار جنگ کو بہت تاکید کی ... لاوین ...

مرزا امانی عرف آصف الدولہ کا مسند نشین ہونا اور میر مرتضیٰ مختار الدولہ کا نائب ہونا

جب مرزا امانی کے آدمی مرزا علیخان اور سالار جنگ کے بلانے کو گئے پہلے تو اونھوں نے عذر کیا کہ جنازے سے پھر جانا بڑی شرم کی بات ہے دوسری بار پھر اوسنے بلایا کہ خواہ مخواہ آؤ آخر دونوں بھائی لاچار ہوکے اولٹے پھرے اور اور بھی آصف الدولہ کی مرضی پا کر بدون بلائے کے آگے کی امید پر چلے آئے آصف الدولہ نے مشورے پر بات رکھکر نیل کلیں اور ایک دو انگریز کو بلایا اور کہا کہ جو تمہاری مرضی ہو تو ہوئی اپنے باپ کی جگہ گدی پر مجھے بٹھاؤ اونھوں نے اوسکی تسلی کی اور جلدی بہت نامناسب جانکر کہا ذرا تامل کرو اوسنے حد سے زیادہ مبالغہ کیا اور کہا کہ اگر یہ میری بات مانو تو بہت سا روپیہ تمہیں دونگا اونھوں نے بھی دیکھا کہ شجاع الدولہ کا بڑا بیٹا یہی ہے اور گدی پر بیٹھنے کا اسی کا حق ہے آخر باپ کی بیگمی سے بند ہوا کر اوسکے گھر کے سرداروں کو بلایا مرزا امانی کو تو اس وزر کی بہت آرزو تھی کمال حرص تھی سے وزارت کی مسند پر بیٹھا جنازے کے ہمراہ جو لوگ کہ گئے تھے اوسکے باپ کو گاڑ دا نہیں چکے تھے کہ نقارے کی آواز بلند ہوئی آصف الدولہ نے مسند پر بیٹھکر میر مرتضیٰ مصطفوی خان کے بھتیجے کو نیابت کل کا خلعت دیکر ہفت ہزاری اور صاحب نوبت کیا اور ماہی مراتب بھی عنایت کر کے مختار الدولہ خطاب دیا اسکے باپ کے رفیق ایرج خان اور رشید بیگ وغیرہ اپنی آرزوں سے نا امید ہو کر فکر میں پڑے ایرج خان تو رخصت لیکر شاہجہان آباد کو روانہ ہوا آصف الدولہ سب فوج سے اپنی ماں اور دادی کی نا موافقت کے سبب فیض آباد سے لکھنؤ کو چلا اور بہو بیگم باہر نکل اونکے پاس پیغام بھیجا کہ باپ کا زر خزانہ حوالے کرو اوسنے روپیے کا دینا فارخطی لکھ دینے پر قبول کیا آصف الدولہ نے پچاس لاکھ روپیے اپنی ماں سے لیکر فارخطی لکھدی آصف الدولہ نے اپنی خدمت میں کئی تلنگوں کو بہت مقرب کر رکھا تھا اونمیں سے ہر ایک کو خطاب اور منصب اور کئی خدمتیں اور کئی سو سوار دیکر سالار بنا دیا ایک کو تو بیسواڑے کی حکومت دی اور ایک کو جو کہار تھا اونھیں لوگوں میں بھرتی کر راجہ جھاؤ لال خطاب دیا غرضکہ اوسکے سارے مقرب جلاف اور کمینے تھے ایک مدت بعد لکھنؤ میں پہنچا اور کچھ دن رہکر اٹاوے کی طرف جا کر ٹھہرا اور وہاں سے اپنے بھائی مرزا سعادت علی کو جو افغانوں کے ملک کا حاکم تھا شیدی بسنت بلایا پہلے شیدی بشیر کو غافل کرنے کو بہت مہربانیاں کہیں تھوڑے دن پیچھے بعضوں کو پوشیدہ اشارہ کر دیا کہ شیدی بشیر کو پکڑ لاؤ وہ یہ خبر سنکر حیران تھا کیا کرے اتنے میں وہ لوگ آپہنچے میر بہادر علی جو شیدی بشیر کا بڑا یار رفیق تھا اوسنے کہا کہ جب تک میرے دم میں دم ہے ان لوگوں کو ہٹاتا ہوں تجھے جس طرح اس مہلکے سے نکلکر نجف خان کی خدمت میں جو دریا پار ہیں چلا جا اور اپنی سواری کے گھوڑے پر بشیر کو سوار کر کے آدمی اوسکے ساتھ کر کہا کہ بھاگ جتنا بھاگا جائے اتنے میں وہ لوگ آن پہنچے اور بشیر کے خیمے پر ہجوم ہوا پر وہ عین فتنے میں نکل گیا اور میر بہادر علی نے دشمنوں کے مقابل اکیلے بشیر کے صحن خانہ میں اونکو روکا اور مرتے مرتے بہت مردانگیاں کیں آدھے گھنٹے تک تو کسی کا ہیاو پڑنے نہ دیا اس عرصے میں وہ آدھی دور نکل گیا اور دریا پار ہو آصف الدولہ کی حدود سے باہر ہوا ادھر میر بہادر بہشت نصیب ہو گیا

اسکے بعد آصف الدولہ نے اپنے بھائی مرزا سعادت علی کو ملک ... کے کام اور اختیار سے باز رکھکر سورت سنگھ کو اوس کام پر مقرر کیا جو کہ اسکے باپ کے عہد سے دیوان سرکار تھا مختار الدولہ کو نیابت میں ایسا اختیار ہو گیا کہ آصف الدولہ کا نام ہی نام باقی

رہ گیا اوسنے بڑے بھائی سید محمد خان کو اقتدار الدولہ بہادر خطاب دیکر صوبہ اودھ کی نیابت اور دوسرے بھائی کو جسکا نام مفرز خان تھا معز الدولہ بہادر خطاب دیکر الہ آباد کی نیابت دلوائی اور اپنے سب دوست اقربا کو اونکی حیثیت سے زیادہ مرتبے دئیے

مسٹر مڈلٹن کا کونسل کلکتہ سے آصف الدولہ کے حضور رہنے کو مقرر ہونا اور اسکے بعد مسٹر جان برسٹو کا ہونا

شجاع الدولہ کے مرنے کے بعد گورنر ہسٹنگ بہادر نے مڈلٹن صاحب کو آصف الدولہ کے حضور میں جیسا کہ اوسکے باپ کے عہد میں قاعدہ تھا اوسکے اوضاع کے دیکھنے بھالنے کو مقرر کرکے بھیجا مڈلٹن صاحب کو وہان پہنچے ہوئے تھوڑی ہی مدت ہوئی تھی کہ جنرل کلاورن اور کرنیل منسن اور فرانسیس صاحب کمپنی اور انگریزی بادشاہ کی طرف سے گورنر کے حال دریافت کرنے کو کلکتے میں آ پہنچے اور ابتدا میں گورنر پر غالب آکر انگریزی عملہ اپنی رائے کے موافق ہر جگہ مقرر کیا اور گورنر کے عملے کو بالکل موقوف کرکر مڈلٹن صاحب کو بھی موقوف کیا اور اوسکی جگہہ جان برسٹو صاحب مقرر ہوا چونکہ وہ بہت ہوشیار تھا آصف الدولہ کے سب کاروبار میں مختار ہو گیا اور آصف الدولہ کا نائب مختار الدولہ اور اوسکے اہل عملہ بڑے احمق اور بے خبر تھے آخر جان برسٹو صاحب مختار الدولہ کو دم دیکر اس بات پر لایا کہ بنارس وغیرہ کا ملک جو راجہ بلونت سنگھ کے علاقے میں اور جسکی پچیس لاکھ روپے مالگزاری اور ستر لاکھ روپیہ کے قریب آمدنی تھی کمپنی کو دلوادے اوسنے ایسی باتوں پر خوش اور مغرور ہو کر آصف الدولہ کو جسے کچھہ ملک سے کام نہ تھا راضی کیا اور بلا تامل اس ملک کی سندین کمپنی کو لکھہ دین گورنر ہسٹنگ اگرچہ اس بات سے تو بہت خوش ہوا کہ بنارس کا ملک کمپنی کے ہاتھہ لگا لیکن اس بات پر البتہ اوسکو کدورت ہوئی کہ مین خود بنارس تک شجاع الدولہ کی ملاقات کو گیا اور بہتیری تدبیرین کرکے راجہ بلونت سنگھ کا ملک شجاع الدولہ سے چاہا پر اوسنے لعل الحیل کرکے وہ ملک نہ دیا - جان برسٹو صاحب نے آسانی سے اوس ملک کو لیکر کمپنی کے ملک مین شامل کر لیا اور مختار الدولہ نادان نے باوصف اسکے تواضع اور حمایت کے عہد و پیمان کلکتے کی کونسل والون سے نہ لکھوا لیے غرض کہ بنارس معہ متعلقات بنگالے اور عظیم آباد مین شامل ہوئی اور اودھ اور الہ آباد اور بیچم گڑھہ اور کوڑا اور اٹاوہ وغیرہ جو آصف الدولہ کے مقبوضہ ملک تھے اوسکے مالی اور ملکی معاملوں مین بدون جان برسٹو صاحب کی پروانگی کے پتا نہین ہل سکتا تھا اور آصف الدولہ پکار پکار یہ کہنے لگا کہ جان برسٹو صاحب میرا بھائی اور ملک کا مختار ہے جو وہ کہے سو کرو اور اپنے باپ کی آراستہ فوج اور اپنے سرداروں سے آزردہ ہوکر اون سب کے ادلنے بدلنے مین لگا رہتا تھا ٭

آصف الدولہ کا اپنے نائب مختار الدولہ کو نجیب پلٹن کے ساتھہ لڑوانا اور پلٹن مذکور کا مستاصل ہونا

شجاع الدولہ متوفی نے شاہجہان آباد اور اوسکے اطراف کے مفلس شرافون میں سے چار پانچ ہزار آدمیون کو جمع کرکے ہر ایک شخص کا پندرہ روپیہ مہینا مقرر کرکے نجیب پلٹن نام رکھا تھا اور ایک شخص سید محمد نام کو اونکا افسر کرکے انگریزی طریقے پر اون پلٹن کو سکھایا تھا اور وہ لٹے دار بندوقین کو تیز گولون سے جلد چلاتے تھے - آصف الدولہ نے اونکو کالپی سے بلایا جب وہ آ پہنچے اپنے لشکر سے بہت دور ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ توپون کو لیجاکے میرے داخل کرو اونھون نے سبب پوچھا مین تو تنخواہ نہین داخل کرینگے عدا ایک دولت اس

رکھین سوا انکو داخل کرنے کا حکم بھی ہوا تب اونھون نے چاہا کہ اسکا ارادہ تنخواہ نہ دینے اور بے آبرو کرنے کا ہے آخر یہ جواب کہا کہ اگر
یہی حکم ہے تو ہماری تنخواہ جو سرکار مین چڑھی ہے عنایت ہو تب بندوقین اور توپ سرکار مین داخل کرین گے اوسنے خفا ہو کر مختار الدولہ کو حکم دیا
کہ سرکشی کرتے ہین انکو سزا دینی چاہیے اوسنے عرض کیا کہ یہ سرکاری نوکر اور حقدار ہین اور سوائے تنخواہ کے اور کچھ نہین مانگتے پھر نواب نے
کہا کہ اگر تم نہین جاتے ہو تو لاچار مین جاتا ہون آخر وہ حکم کی اطاعت کرکے خاص اپنی اور سرکار کی فوج لیکر مقابلے کو گیا پلٹن نے ترنت مورچہ
کیا چونکہ مختار الدولہ کی طرف ہجوم اور فوج بہت تھی ازبس لڑائی کے بعد جب دونون طرف کے آدمی زخمی ہوئے اور مارے گئے تلنگے
جو بچے جہان تہان بھاگ گئے دونون طرف کی بہت خلقت کہ آصف الدولہ کے نوکر اور اوسکے قوت بازو تھے خراب و خستہ ہوئے غرضکہ
بعضے خواجہ سرا کہ شجاع الدولہ نے ہر ایک کو چھ چھ سات سات پلٹن اور کئی کئی توپین دے رکھی تھین اونھون نے جب آصف الدولہ کا
یہ حال دیکھا سب بدگمان ہو گئے خصوصاً خواجہ بسنت کہ بہت دلاور تھا اور مختار الدولہ سے برابری کا دعوی کرکے دبتا نہ تھا اوسکی تنہا ہی
کدورت پیدا ہو گئی اور آصف الدولہ دل مین مختار الدولہ سے اوسکی سرکشی کے سبب اور جان برسٹو صاحب سے ملنے کے باعث آزردہ
ہو کر اوسکے نکالنے کی فکر مین تھا خواجہ بسنت نے آصف الدولہ کا مافی الضمیر معلوم کرکے چاہا کہ جیسے بنے مختار الدولہ کا کام تمام
کرے چنانچہ آصف الدولہ کی مرضی پا کر مرزا سعادت علی سے ملگیا اور کہا کہ جس وقت مختار الدولہ کا کام تمام کرچکون تم فوراً سوار ہو کر
میرے پاس آجانا اوسے مار کر آصف الدولہ کے حضور جاؤن گا اور اسی ہنگامے مین اوسکو بھی ہلاک کرکے تمھین مسند پر بٹھاؤن گا

مختار الدولہ اور بسنت خواجہ سرا کی عمر و دولت آخر ہونا اور مرزا سعادت علی کا نواب نجف خان کی حدود مین صحیح و سالم نکل جانا

جب دونون مین یہ صلاح ہو چکی مختار الدولہ سے صلح کرکے پھر سے عہد و پیمان درمیان لا کر اوسکی دعوت کی اور یہ ٹھہرایا کہ ہم
دونون وقت یہین کھانا کھاوین اور رات بھر عیش و عشرت مین گذرانا اوسنے قبول کیا اور ضیافت کے دن بہ آئین آیا
سے رخصت ہو کر بسنت کے گھر کو چلا اور جب بسنت نے مراد علی اور نعمت علی کو مختار الدولہ کے قتل پر مقرر کر رکھا تھا
جب مختار الدولہ آیا بسنت نے دروازے تک اوسکا استقبال کیا اور بڑی تواضع اور عاجزی سے سواری سے اوتار ایک مسند اوسکے
واسطے تیار رکھی تھی اوس پر بٹھایا مگر چونکہ گرمی کا موسم تھا جب سورج چڑھا مختار الدولہ کو تکلیف دی کہ تہ خانے مین چلئے
وہ وہان گیا اوسکے تغافل کرنے کو سپاہیون کا دور شروع ہوا جب وہ بھی مختار الدولہ نے اپنے مصاحبون کو بھی رخصت کیا
کر کے سونے کا ارادہ کیا مراد علی اور اوسکا بھائی اور تین آدمی اور ایک تہ خانے مین گھس آئے اور مارے تلوارون کے اوسکے
ٹکڑے کر ڈالے اوسکے نوکرون نے خیمے مین جا خبر کی بسنت ننگی تلوار ہاتھ مین لیے آصف الدولہ کے حضور آیا اور کہا کہ دونی
کے حضور کے دشمن کو حسب الحکم مار آیا آصف الدولہ اپنی جان کے ڈر سے تھرا گیا اور کہا کہ ننگی تلوار لیے کیون آیا ہے کیا تیرا ارادہ مجھے
مارنے کا بھی ہے اوسنے عرض کی کہ اس غلام کی کیا قدرت ہے یہ تلوار ہی کر کے آصف الدولہ نے کہا اچھا تلوار دور کر اسنے کھینچی
مارنے کی تلوار پھینک دی جب ہتھیار نہ رہا آصف الدولہ نے ملا شمس الدین کو اشارہ کیا اونھون نے فوراً قتل کر ڈالا اور

جو بڑا مرزا مشہور تھا وہان آیا جب اوسنے بسنت کو مرا ہوا پایا ہکا بکا ہو گیا اور اپنی جان بچانے کو تلوار کھینچکر کہا کہ اگر مجھسے کوئی نہ بولیگا تو مجھے بھی کسی سے کچھہ غرض نہین آصف الدولہ نے ڈپٹکے کہا کہ تجھسے کسی کو سروکار نہین شوق سے باہر چلا جا اور پکار کر کہا کہ اسے جانے دو خبردار کوئی مت بولیو کسی نے مزاحمت نکی + مرزا سعادت علی مختار الدولہ کے مرنے کی خبر سنتے ہی ہتھیار باندھہ گھوڑے پر سوار ہو کر گسائیون کے خیمے تک پونہچا جب وہان آ پونہچا بسنت کے مرنے کی خبر سنی جو بیچارے لشکر مین بدنام ہو رہا تھا ہاتھہ پاؤن بھول گئے کہ اب کیا کرون نہ مرزا مانی پر دوڑنے کا مقدور رکھتا اور نہ ٹھہرنے کی تاب تھی آخر گسائیون سے مدد چاہی کہ اگر تم میری مدد کرو تو مین بھائی کو مار کر اپنا تسلط کرون گسائین کی ہمت نہ پڑی جب مرزا سعادت علی مدد سے ناامید ہوا تب اوسنے اوس سے ایک گھوڑا اپنی سواری کو چاہا اوسنے اپنی سواری کی گھوڑی جو کہ چالیس کوس کے دھاوے کی تھی بھیجدی مرزا سعادت علی اوسپر سوار ہو مع تھوڑے رفیقون اور چند آدمیون کے آصف الدولہ کے ملک سے نکل نجف خان کی حدون مین پونہچا نجف خان نے سنکر اوسکا استقبال کیا اور ملاقات کرکے بڑی عزت سے اوسے اپنے گھر مین ٹھہنے کو جگہہ دی اور کئی محال اوسکی معاش کے واسطے مقرر کیے کئی ہزار سوار اور پیادے نوکر رکھدیے +

محبوب علی خان خواجہ سرا کا حسب الحکم آصف الدولہ کے انگریزی سپاہ سے مقہور ہونا

شجاع الدولہ کے عہد کے سردار آصف الدولہ کی حرکتین اور وضع دیکھکر بدگمان ہوے محبوب علیخان خواجہ سرا حیران ہوا کہ کیا کرے پر اوسکے ساتھہ اسباب اور سوار و پیادے بر قدر قریب دس بارہ ہزار نفر ہتیار کے ستھے اور شجاع الدولہ کے حسب الحکم کوڑے اور اٹاوے کی طرف پیسے دیتے پہرتا رہا کرتا تھا آصف الدولہ کو اوسکے بگاڑنے کا ارادہ ہوا اور یہ چاہا کہ وہ کہین جانے نپاوے محبوب علیخان کو اس ارادے پر آگہی ہوئی اوسنے دل مین یہ ٹھانا کہ بلا ہماری ہمکو لڑائی کرکے نجف خان سے جا ملونگا آصف الدولہ نے جان برسٹو صاحب سے مشورہ کرکے انگریزی فوج سے بھیجدیا لنز کو سردار بنا کر اس کام پر متعین کر پوشیدہ روانہ کیا + آصف الدولہ جو اپنی فوج کو بالکل تباہ کر دیا اوسکا سبب یہ ہے کہ وہ آرام طلب تھا اور یہ سمجھا تھا کہ انگریز مجھسے سردار کو غنیمت جانکر کبھی ایذا کے درپیے نہون گے بس بہتر یہ کہ انگریزی کا کام انھین کو سپرد کرکے بفراغت اوقات بسری کرون اور انگریز کہ نہایت دانا ہین اپنے نفع کے وجوہ کو ایک ساعت کا لطیفہ سمجھکے کسی طرح اوسکی نا خوشی نکرکے بہت خوش رکھتے تھے اور ملکی معاملے اور فوج کا بندوبست اپنے اختیار مین یہ سمجھکے درپردہ مالک ملک اور فوج اور خزانے کے آپ تھے اور تادر یہ بات تھی کہ وہ لوگ ہر ایک کو غنیمت سمجھتے تھے غرض کہ شجاع الدولہ کا گھر بگڑ گیا اوسکے وقت مین پیادون اور فیلبانون اور نقرون اور کہارون کا بڑا ہیچ تھا + آخر وہ کپتان تین چار پلٹن لے سیاحو سے کے طور پر کہین جانے کا بہانہ بنا محبوب علیخان کے لشکر کے متصل پہونچا اوسکی ملاقات کا خواہان ہوا اوسکی ملاقات کے تئین چار پہر بعد کپتان اپنی فوج کو پیچھے چھوڑ سے محبوب علیخان کے لشکر پر آیا تھوڑے سے تلنگے جو پہرے پر تھے اوسکو ان ہی نے روکا انگریزی فوج سے کہنا تھا اور ایک گولی کے ٹیبے پر کھڑے ہوے اور کہلا بھیجا کہ لشکر کے بیچ مین ہو کر جانے دیجیے سوار اور کوئی وہان کا رستہ نہین لشکر والون نے مخالفت کی اور کھون نے کچھہ نہ سنا اور لڑنا

شروع کیا محبوب علیخان کے لشکر کے آدمی کہ طیار نہ تھے تلنگ کے چلتے ہی تھوڑے سے زخمی ہوے اور جو بچے گھبرا کر بھاگ نکلے
محبوب علی خان نے جب یہ ماجرا سنا بہت متفکر ہوا اور بگر ملاقات کے وقت عہد و پیمان ہو گیا تھا اور ناچار کپتان سے رخصت لیکر اسباب سمیت
آصف الدولہ کی خدمت میں گیا اوسکو بھی منظور تھا مہربانیاں کر کے کچھ معاش مقرر کر دی بعد لطافت علیخان خواجہ سرا کہ وہ بھی
چار پانچ ہزار فوج کا مالک تھا یہ حال دیکھکر اپنے نکل جانے کا رستہ ڈھونڈھتا تھا مگر ہمیشہ سے شجاع الدولہ کی طرف سے ایک فوج بادشاہ
کے حضور رہتی تھی اور کوئی شخص اس کام کے واسطے مقرر ہوتا تھا اُسنے اوس وقت کو غنیمت جانکر اور موافقت پیدا کر کے وہان کی
تعیناتی اپنے ذمے لی اور بادشاہ کے حضور جا کر نواب نجف خان سے ملاقات گذر کرتا تھا اونھیں دنون مختار الدولہ
کے بھائی قید ہوے اور انکا اور مختار الدولہ کا مال سرکار کی ضبطی میں آیا اور اوسکے بیٹے اور عورت کے واسطے لاکھ روپیے سالانے کی
جاگیر مقرر ہوئی اور آصف الدولہ اور اوسکے رفیق اور جان برسٹو اور اور انگریز لکھنؤ میں رہنے لگے اور صفدر جنگ کی عورت انو بیگم
اور شجاع الدولہ کی عورت بہو بیگم اپنے بیٹے اور پوتے سے ناموافقت کے باعث فیض آباد آ اسی جگہ رہنے لگین۔

ایرج خان کو آصف الدولہ کی نیابت ملنا اور امام بخش تحافضی کا عروج و اخراج

مختار الدولہ کے مرنے کے بعد سواے ایرج خان کے اور کوئی نیابت کے قابل نہ تھا یہی شخص ہے جو شجاع الدولہ کے مرنے کے بعد
بادشاہ سے جواب سوال کے بہانے چلا گیا تھا آصف الدولہ نے اوسے بڑے دلاسا اور تاکید سے آنے کو لکھا وہ فقط اسکی تحریر سے مطمئن
نہ تھا آخر جان برسٹو صاحب سے جب اپنا ہر طرح استحکام کر لیا تب لکھنؤ میں وارد ہوا اوسے منصب نیابت اور کل اختیار مع مراتب
سرداری عنایت ہوے آصف الدولہ کی صاحبزادگی کے وقت امام بخش غلام تھا اپنے آقا کے یہان سے بھاگ کر آصف الدولہ پاس
آیا اور بہت منہ لگ گیا شجاع الدولہ نے اوسے ایک مدت تک قید رکھکے چھوڑ دیا وہ خفیہ آصف الدولہ سے خط و کتابت رکھتا تھا
شجاع الدولہ کے مرتے ہی آصف الدولہ نے اوسے بلا کر ساری فوج یعنی چالیس ہزار تلنگے اور چار پانچ ہزار ترک سوارون کا جیب
کر دیا چونکہ وہ بڑا بد مزاج اور بد خواہ اور بد شکل تھا اقتدار کے بعد عتاب میں آکر سر و پا برہنہ نکالا گیا۔

ایرج خان کا انتقال کرنا اور حسن رضا خان اور حیدر بیگ خان کا پیش ہونا

دو تین مہینے بعد ایرج خان آصف الدولہ کے دربار اور اوسکے ملک کا مالک و مختار ہو گیا اور کچھ ایک بندوبست کر کے جان برسٹو
صاحب سے سوال و جواب شروع کیا کہ تم مالی اور ملکی کامون سے کچھ علاقہ مت رکھو اور اپنے زر قرض کی بابت جو آصف الدولہ پر دعوی رکھتے ہو اوسکی
قسط مقرر کر کے ہم سے نقد لے لو اور جس طرح سے شجاع الدولہ کے وقت سے ہوتا آیا ہو اور جو کمپنی کا اور اونکا عہد و پیمان ہوا اوسی طرح
رہو اور ملک کا تصرف چھوڑ دو اور جو قبول کرو اور سوال و جواب کیا چاہو تو ہماری تمہاری کونسل میں بات چیت ہوگی جان برسٹو صاحب
اوسکے بلاف سے اپنے دل میں سخت پشیمان ہوا۔ ایرج خان کچھ پہلے سے بیمار تھا اب اوسکی بیماری سخت ہو گئی اوسے استسقا ہو گیا
اور بیمار رہکر ایک دو کئی مہینے بعد مر گیا تب آصف الدولہ اور جان برسٹو صاحب کو ایسے شخص کی تلاش ہوئی جو نیابت کے لائق ہو وہ
حسن رضا خان شجاع الدولہ کے عہد سے باورچی خانے کا داروغہ مقرب بھی تھا اوسکی نیابت کی تجویز ہوئی مگر اس سبب سے کہ وہ

محض شائق خوابیدہ اور آرام طلب تھا جان شور صاحب کی رائے اس بات پر ٹھہری کہ اسکے تلے ایک اور معاملہ شناس اور کاردان شخص کو نائب کرکے اُسے بالکل نیابت کا اختیار سونپا چاہیے ۔

حیدر بیگ اور انور بیگ دونوں بھائی کابل کی پیدائش اور عامل پیشہ تھے اور شجاع الدولہ کے عہد میں اکثر پرگنوں کے متعہد تھے لیکن عمل تحصیل میں نہایت سخت گیر تھے اسکا بڑا بھائی تو اسی کچہری میں مر گیا مگر حیدر بیگ خان سعی اور حمایت سے چھوٹ گیا غرض اب اپنی قسمت کے زور سے دو کروڑ کے ملک کا نائب ہو گیا اور حسن رضا خان نے ہرچند نیابت سے پہلو تہی کیا پر نصیبے کی یاوری اور جان شور صاحب کی مہربانی سے آصف الدولہ کی نیابت اُسکے نام مقرر ہوئی اور حیدر بیگ حسن رضا خان کی نیابت میں مقرر ہوا حسن رضا خان کا کہ لاکھ روپیہ ماہوار ملتا تھا عیش و عشرت میں مشغول ہوا اور دربار کی آمد و رفت کہ پہلے کی نسبت زیادہ رکھتا تھا وہ بھی ترک کر دی ۔ اس غفلت اور تخفیف اور کفایت میں امور ملکی میں بہت انقلاب آ گیا جب جنیل کلاورن کلکتے میں مر گیا اور گورنر ہسٹنگ کی طرف قوی ہوئی جان شور موقوف ہو گیا اور اوسکی جگہ مڈلٹن صاحب مقرر ہوکے لکھنؤ میں آ امور جویہ میں مصروف ہوا

نواب نجف خان اور بادشاہ کا بقیہ حال

نجف خان اکبرآباد میں غالب ہوئے اور قلعہ ڈیگ کے فتح کرنے کے بعد روز بروز فوج اور اسباب کے جمع کرنے میں لگا اور نجف قلی خان اور افراسیاب اپنے چیلوں کو دس یا بارہ ہزار سوار اور اسی قدر پیادوں کا افسر بنایا اور فی الواقع یہ دونوں بہت جوانمرد اور دلاور تھے اور ان میں نجف قلی خان تو اپنے برابر والوں میں سب سے زیادہ بہادر تھا اور محمد بیگ خان ہمدانی نجف خان کا ہمسر تھا ۔ غرض کہ اسنے اونکے سپاہی اور بڑے آزمودہ کاروں اور شجاع الدولہ کی سرکار کے اکثر سرداروں کو اور شجاع الملک مہابت جنگ کے بیٹے مرتضی خان کو پانچ چار ہزار سوار سے اور انکے علاوہ صفدر جنگ کے اکثر اقرباؤں کو جیسے اولاد مرزا یوسف کو وغیرہ کہ آصف الدولہ کی ناقدر دانی سے بیزار ہوکے اُٹھ گئے تھے ان سب کو ہر ایک کی لیاقت کے موافق فوج کی سرداری اور جاگیریں دیں اور آپ بھی جتنی فوج چاہی اپنے پاس رکھی اور راجہ جیت سنگھ جاٹ سلطان کہ بہت ملک کو اپنے تصرف میں کر کے تا بہ رہتک چھوٹے چھوٹے راجہ وغیرہ سے لڑکر ان پر غالب آیا اور جتنے اوسکے دشمن کہ اکبرآباد اور شاہجہان آباد کی اطراف میں سر اوٹھائے ہوئے تھے سبکو سر کر لیا عبد الاحد خان کشمیری اور اور سرداروں نے اوسکے اس اقتدار پر حسد کھا کر ضابطہ خان کو بہکایا ۔

ضابطہ خان روہیلوں اور افغانوں کی جماعت کا سردار تھا اور حافظ رحمت خان کے قتل کے بعد افغان اسی کا بھروسا رکھتے تھے ۔ غرض کہ اسنے بہکانے سے نجف خان کا حق پرورش بھولکر تمرد اختیار کیا نجف خان نے اسکی گوشمالی ضرور سمجھی آخر لڑائی شروع ہوئی کشت و خون کے بعد آخر کو نجف خان کی فتح ہوئی ضابطہ خان اور وہ لوگ جو تلوار کے منہ سے بچے اور تیس ہزار آدمی سے کم نہ تھے بھاگ کر قلعہ غوث گڑھ میں جا چھپے اور وہاں سے اپنے اطراف کے سکھوں اور انکے رئیسوں سے رجوع لاکر ایسے ایسے قول و قرار درست کیے کہ اونکا اسلام کے مذہب سے پھر کر سکھوں میں آ جانا مشہور ہو گیا ۔ نجف خان نے تھوڑے دنوں اُسکا پیچھا کر کے قلعے کو گھیر لیا مہینے تک لڑائی رہی ضابطہ خان نے ہار کے پناہ مانگی اور زبیر الامر کے لشکر کے رئیسوں کو رہنما بنایا تھا

کہ اسکے ملاقات کو آیا مگر اوسنے صلح کے جواب و سوال اپنی خاطر خواہ نہ دیکھے آخر رخصت مانگی نجف خان بہادر نے بے تامل اور بدون سوچے سمجھے رخصت دیدی اسنے اپنے مکان پر آکر اپنی اور سکھون کی فوج سے صلاح کی اسکی امراؤن سب کی یہی صلاح ٹھہری کہ اب تو مرہی جانا درست ہے غرض ایک دن یکبارگی جمع ہو اور بڑے زور و شور کر و فر سے سوار ہو لڑائی کو مستعد ہوا نجف خان بھی اسکے مقابلے کو چلا پھر دونون جانب سے بہادریان ہوئین اور ایکی مرتبہ ایسی لڑائی ہوئی کہ جیسے ایک دفعہ احمد شاہ ابدالی اور مرہٹے سے پانی پت مین میدان جنگ کا تھا ہزارون آدمی فنا ہو گئے اور جس طرح سپاہ لڑ رہی تھی اوسی طرح نجف خان بھی سینہ بازی کر رہا تھا اونکے تڑکے سے شام تک یہی قیامت مچ رہی تھی جب آفتاب غروب ہوا اسکا دل شکستہ ہو کر اپنے مکانون مین جا چھپے اور ضابطہ خان نے اسی قلعے مین کہ اسکے سوا اور کوئی اسکے لیے پناہ نہ تھی بھاگ کر شب بسری کی اور صبح کو اپنی تقصیرین معاف کرنے کا ملتجی ہوا نجف خان نے بہادری سے اوسکے عذر کو قبول کیا ضابطہ خان قصوروارون کی طرح سے آنکر حاضر ہوا نجف خان نے اسپر بہت مہربانی کی مدت تک تو برابر اوسکی خدمت مین رہا اور پھر اپنی بہن کو امیر الامرا اور اپنی بیٹی کو نجف خان سے منسوب کیا اور اس وسیلے سے سہارنپور کا فوجدار ہوا ۔

عبد الاحد خان کا اپنے غرور سے زور مین لاہور جانا اور سکھون سے کے مقابلے سے بھاگ کر حضور مین مقید ہونا

عبد الاحد خان کہ بادشاہ کے حضور بالکل مختار تھا ہمیشہ نجف خان سے بگاڑنے کی فکر مین رہتا جب اسنے یہ خیال کیا کہ ضابطہ خان سا شخص باوجود اسکے کہ سکھون نے اوسکی مدد کی پھر بھی ہار گیا اب بہتر یہ سوچا کہ شاہزادے کو اپنے ساتھ لیکر سرہند کی طرف جاوے اور فوج اکٹھی کرکے سکھون کو مغلوب کرے اور پھر اونکو دم دلاسا دیکر امیر الامرا کی برابری کرے یہ اپنا ارادہ بادشاہ سے کہکر شاہزادہ جوان بخت یا اکبر شاہ کو ساتھ لے باہر خیمہ کھڑا کر بہت سا لشکر اکٹھا کیا ۔ عبد الاحد خان فوج کو آراستہ کر آگے بڑھا اور امیر الامرا کی طرح اسنے بھی سرہند سے کچھ آگے بڑھکے سکھون کے سردارون مین ایک سے سوال جواب ڈالا اور بہت بہت شان و شوکت جتائی سکھ تو اس کشمیری کی جوانمردی کو جانتے ہی تھے جب مقابلہ ہوا باوجود اسکے کہ ابھی اسکی فوج کا کچھ نہین بگڑا تھا اور سب لڑنے کو مستعد تھے مگر عبد الاحد خان کہ بڑا نامرد تھا جب اسنے تلوارین چمکتی دیکھین نامردی کے مارے شاہزادے کو لے اولٹے پاؤن پھر آیا اوسنے اپنے حاکم کی نامردی سے بہت سختیان اوٹھائین نجف خان نے اب موقع پاکر بادشاہ سے حکم لے اپنے معتمدون کو آگے بھیجدیا اور عبد الاحد خان کو مقید اور اوسکے گھر کو ضبط کرکے اسکے یہان کا کتب خانہ اور دواخانہ کہ بہت نادر تھا آپ رکھ چھوڑا اور باقی سارا مال جو لاکھون روپے کا تھا بادشاہ کے گھر پہونچا دیا اور اپنے بہادر سوارون کو سکھون کی اطراف مین بھیج اونھین مطیع کر اون لاکھون سکھون پر اپنا غلبہ ظاہر کیا اور بڑی شان و شوکت سے اکبر آباد و شاہجہان آباد مین چھ برس حکومت کی اور اسکے سبب انگریزون کو بھی ہندوستان مین رہنا مشکل معلوم ہوتا تھا ۔

عبد الاحد خان کے قید ہونے کے بعد جرنیل گوڈ بہادر نے مسٹر صاحب کو ایلچی کر کے امیر الامرا کے پاس بھیجا اور بعضے

معاملون مین اوس سے بیم و امید کے پیغام کیے اوسنے بھی ایسے جواب مناسب دیے لیکن اس سبب سے کہ انگریزون کو دونون دکھن مین لڑائی آن پڑی اس واسطے امیر الامرا سے تنازع نکر سکے اور نہین کیا بڑی بات تھی کہ گفتگو ہوتے ہوتے لڑائی پر بات آجاتی ٭

انگریزون اور دکھنیون مین جنگ کا سامان موجود ہونا اور ایک حادثہ عظیم پیش آنا

بالاجی راو کے راجہ ساہو کے مرنے کے بعد اوس کی گدی پر بیٹھ گئے کہ ملک کا مالک بن بیٹھا تا جب اپنی موت سے مر گیا اوسکا بیٹا باپ کی جگہ قائم ہوا رگھناتھ راو بالاجی راو کا بھائی اپنے بھتیجے یعنی بالاجی راو کے بیٹے سے تنازع کرکے قید ہوا اور عین قید مین تھا ویسا ہوا یعنی رگھناتھ راو کی طرف ہو گئے اور بہت سے بالاجی راو کے بیٹے کی عورت کو جو حاملہ تھی ہوشیار بنا کر رکھا تھا پھر غالب آگئے اور پھر اوسے قید کیا وہ قابو پاکر نکل گیا اور ایک انگریز کی حمایت مین ہو بیٹھا جو کوٹھی بمبئی کا صاحب تھا اور اوس سے مدد چاہی اوسنے اپنے یہان کے قدیمی ضابطے کے موافق اس بات کو دکن مین دخلت کا وسیلہ سمجھکر نواب سلابت جنگ بہادر کو اطلاع دی اون دنون شاہ انگلستان اور امریکا یعنی نئی دنیا والون مین لڑائی ہو رہی تھی اور فرانسیس امریکا والون کے مددگار ہو گئے تھے باوجود اسکے شاہ انگلستان کو ہندوستان مین بھی مرہٹے اور حیدر نائک کی طرف سے کچھ کچھ اندیشہ تھا کیونکہ حیدر نائک نے اس سے پہلے انگریزون سے لڑکر دکھن مین اپنا غلبہ اون پر جما لیا تھا اور مرہٹون کا یہ حال تھا کہ اون مین سے جو فوج لڑتے تو بھاگ جاتے تھے اور بڑی بڑی فوج کو دوڑ دھوپ سے تنگ کر دیتے تھے اس سبب انکی لڑائی کو بھی انگریز دشوار جانتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ حیدر نائک کو فرانسیسون کا ساتھ ایک اور بھی ہے اسواسطے گورنر صاحب نے رگھناتھ سے ملنا اور مرہٹون سے لڑنا مناسب جانا اور چونکہ اونھون نے ہندوستان کے والیان ملک کی تدبیر شاہجہان بادشاہ کے وقت سے دیکھی تھی اسیطرح دکھن کی لڑائی کو سہج سا سمجھ لیا تھا اور جانتے تھے کہ جو بیٹھا لڑائی بالی حیدر نائک کا مطیع کرنا بڑی بات نہین نظر مین گورنر بہادر نے امیر الامرا کرنیل کاڈر بہادر جنگ کو ہمراہی کرنیل لسلی کے انکے لشکر کا بڑا سردار تھا مع فوج اور توپخانے کے مقرر کیا اور ۱۱۹۲ ہجری مین کرنیل الہ آباد کی طرف روانہ ہوا تاکہ وہان سے کالپی اور بندیل کھنڈ اور برار اور رنگ آباد کی راہ ہوکر دکن کو جاوے اور بمبئی سے کرنیل رگھناتھ راو اوسکا لشکر مقام مقررہ مین پہونچکر جمع ہو وے اور باتفاق رگھناتھ راو کی مدد کرنے مین کوشش کرے حسب الحکم کونسل کے عمل مین لاوے اور الیٹ صاحب بہادر نے ناگپور کا سفر کیا اسواسطے کہ مودھوجی بھونسلہ سے دوستی پیدا کرے [illegible] اور دکھن کے اور باقیات کا روپیہ دینے سے [illegible] خوش کرکے پھر جاوے الیٹ صاحب [illegible] مین [illegible] کے مین [illegible] ہو کر دن پھرتا پھر [illegible] اپنی موت سے مر گیا اور اینڈرسن صاحب انگریز [illegible] کر دشمنون سے موافقت کرکے کالپی [illegible] کرنیل [illegible] سپہ سالار [illegible] کرنیل گاڈرڈ صاحب ہو اور بڑی بہادری سے فوج [illegible]

سنہ ۱۷۶۷ء

شکست پاکر صلح کے عہد و پیمان لکھکر اپنے قلعے کو پھر آیا کرنیل گاڈرڈ صاحب نے یہ خبر سنکر مرہٹون سے لڑنا مناسب جانا کہ
اونکی فوج کثیر تھی اور اوسکی فوج سفرون اور لڑائیون سے تنگ ہو گئی تھی آخر بندر سورت کو جہان کا قلعہ انگریزون کے
پاس تھا چلا آیا اور سب حال کونسل کلکتے کو لکھا گورنر ہیسٹنگ اور اہل کونسل نے جنرل گاڈرڈ کی صلح سے ناراض ہوکر اس کرنیل
۱۷۸۰ع کو مرہٹے کے مقابلے پر مقرر کیا۔ فتح سنگھ گائکوار کی مدد سے سنہ ۱۱۹۴ ہجری مین گجرات کا قلعہ کرنیل کے ہاتھ لگا وہ حسب وعدہ گجرات
گائکوار کو دیکر آپ اون مرہٹون کی لڑائی کو نکلا جو گجرات والون کی مدد کو آئے تھے۔ تھوڑے مرہٹون کی لڑائی پر مقرر کیا۔
تھوڑے دنون بعد گوہد کے رانا کے وکیل گورنر بہادر سے رجوع لائے اور فوج کے خواہان ہوے رانا کو مرہٹون کے ساتھ
ایک مدت سے خصومت تھی ان دنون کہ انگریزون کو مرہٹون سے لڑتے دیکھا یہ چاہا کہ انکی مدد سے بعضے اپنے قلعے اور ملک جو مرہٹے
سے چھین لے گورنر نے اوسکی مدد کرنا بہت غنیمت جانا اور یہ سمجھا کہ گویا اوسکا بھی ملک مفت مین ہاتھ لگا جاتا ہے اسواسطے کہ وہ بڑا
مالدار اور زبردست اور فوج والا تھا اور مرہٹون اور اونکے رستون اور اونکے ملکون کی حدود سے خوب ہی واقف تھا غرضکہ گورنر نے
کرنیل پاپہم صاحب کو گوہد والے رانا کے پاس بھیجا اوسنے ابھی طمینان گوگوہد کا قلعہ اس سے مانگ لیا یہ پونا اور ستارا کے مرہٹے سردار
انگریزون کا ارادہ دیکھ سب آپس مین مل گئے اور فتح سنگھ گائکوار اور داداجی و رگھوجی کو بہت لعنت ملامت کرکے اپنی مخالفت کو بلایا اور نقصان انکا
۱۷۸۱ع کہ خوبی سمجھا کر اپنا مطیع کر لیا کرنیل گاڈرڈ نے جب فتح سنگھ گائکوار کو اون سے ملا ہوا دیکھا وہان قیام مناسب نجان سنہ ۱۱۹۵ ہجری مین بندر سورت
کی طرف پھرا اور لشکر کی آسودگی اور لڑائی کے اسباب کی طیاری مین مشغول ہوا فتح سنگھ گائکوار کو مفت مین گجرات ہاتھ لگ گئی چنانچہ
مودھوجی کے بیٹے اور رگھوجی بھونسلے کے پوتے سے پونا کے سردارون کے دھمکانے اور بہکانے سے اپنے دار الملک یعنی
ناگپور سے فوج مناسب لیکر چلا تھا اور کٹک مین پہنچ برسات مین چھاونی کی اور اوسکے وکیل گورنر بہادر کے حضور حاضر ہوکر اوسکا
اخلاص مندی ظاہر کرتے تھے لیکن پھر بھی گورنر ہوشیاری کی راہ سے انگریزی فوج کو مرہٹے کی فوج کے مقابل یعنی کٹک اور بہار کے
درون کے سامنے کہ بنگالے اور عظیم آباد مین اونکے آنے کا راستہ وہی ہے اپنے ملک کی سرحد پر تعین کرکے تاکید کر دی کہ آگے
قدم بڑھانے نپاوین *

حیدر نایک کا کچھ تھوڑا سا ذکر اور اوسکا مندراس مین آنا اور محمد علی خان صوبہ دار ارکاٹ پر غالب ہو جانا

حیدر نایک کو پہلے پہل میسور کی سرکار مین ایک ادنی سا جمعدار تھا اور پھر آہستہ آہستہ نایکی کے مرتبے سے کہ دس پیادہ
آدمیون کا مالک ہوتا ہے بڑھتے بڑھتے جمعداری اور صوبہ داری اور کمیدانی کے درجہ نوکری سرکار عام کلاہ پوشون کا ہی ترقی کی لیکن نایکی کا
لقب ہمیشہ اسکے نام کے ساتھ مشہور رہا بعد اسکے دکن کے راجاون کا ہان نوکر ہو کر فوجی افسر ہو گیا اور بتدریج مشہور ہوا یہان تک کہ راجہ
ملیبار کے ہان نوکر ہوا تھوڑے دن بعد اسکے دیوان کو ظاہر ظہور مار ڈالا اور آپ راجہ کا دیوان بن بیٹھا اور ملیبار کا منتظم ہو گیا اور راجہ
کو بیدخل سا کر دیا۔ ایک بار نظام علی خان آصف جاہ نظام الملک دکن کے حاکم کے بیٹے سے محمد علیخان اور انگریزون کے ساتھ کچھ جھگڑا

آن پڑا بہانہ تک کہ لڑائی کی نوبت پہونچی حیدر نائک اس لڑائی مین نظام علیخان کا مددگار ہوا مگر اوسکی شکست ہوئی تخمیناً حیدر نائک انگریزون سے
مقابل ہوا وہ بھی شکست پا کر اپنے ملک کو پھرا انگریزون نے اوسکا تعاقب کیا اوسکے کئی قلعے چھین لیے حیدر نائک نے اپنے ایک
قلعے مین پہونچ انگریزی لشکر پر دھاوا مار کر انگریزی فوج کو شکست دی جب وہ پھر مستعد ہوئے تب وہ وہان سے غائب ہو گیا
مندراس کے قلعے مین جا پہونچا یہ قلعہ اوس وقت وہان کے صاحبون سے خالی اور سب کے سب بے خبر تھے غرضکہ اوسنے وہان
جا کے بھی مندراج کو سے لیا وہان کے بڑے صاحب نے چاہا کہ صلح مناسب جانکر اوسکی ملاقات کی عہد و پیمان درمیان آئے
پھر وہ اپنے ملک مین جا کر ملک گیری کے اسباب کی زیادتی اور فوج کی آراستگی مین لگا ایک مدت بعد اس سے اور مرہٹے سے
کچھ نزاع پیدا ہوا اور مرہٹے سے میدان ہار کر اپنے ملک کو گیا اور پھر اپنے تئین درست کیا مرہٹے اسکے اقتدار سے ڈرے اور نظام علیخان
سے ملکر اوسکے ملک چھین لینے کا ارادہ کیا نظام علیخان کے کئی ہزار سوار جنکا سردار کالے خان دھونسا تھا اور مرہٹے کے
پچیس ہزار سوار اس کام پر مامور ہو کر اوسکے ملک مین آئے حیدر نائک کا ہیاؤ نہ پڑا برس دن تک تو اس فوج سے مقابلہ کیا
کبھی تو کئی کوس دور ہی پر اونسے لپکتا رہتا تھا اور کبھی مورچے آڑ سنگر لگا اور توپین گاڑ کر جھنکا بیٹھ رہتا تھا مگر غنیم کی اوس قلعے پر
مجال نہ تھی آخر صلح کو بہتر جان کر بہت سا روپیہ مرہٹے اور نظام علیخان اور لشکر کے سردار کو دیکر اپنی بلا کو اپنے سر سے ٹالا اوس
برس تک امن امان مین گذرے آخر کریم خان بادشاہ ایران کے حاکم کے پاس ایلچیون کو تحفہ اور بہت سا روپیہ دیکر بھیجا اور کئی ہزار مغل
ولایتی وہان کے سردارون سمیت بلائے اور جزیرہ موریشس کے فرانسیسون کے ساتھ بھی راہ و رسم پیدا کر کے اونکے وسیلے سے فرانس کے
اکابر کے ساتھ مراسلات اور تحفہ تحائف کا بھیجنا شروع کیا اور اس جگہ بھی کئی ہزار سوار ولایتی اور تہیہ کر کے پیادہ ستر ہزار
پیادے پر قواعد انگریزی طرح پر طیار کر کے اور سات سو توپین انگریزی فرانس کے طور پر بنا کر اپنے ساتھ لین اور تین چار کروڑ روپے کا
ملک لیا اور مرہٹے کے ملکون مین سے لیکر اپنے تصرف مین لایا اور اسکو مرہٹے پر فاحش جمع نہ تھی اس واسطے کہ اوسنے اسکے
کئی ملکون کو قبضے مین کیا تھا اوس وقت مین کہ انگریزون کو مرہٹون سے لڑائی پیش تھی مرہٹے کو پیام بھیجا کہ اگر تم صلح کرو اور میرے
ہوسے ملکون سے کچھ تعرض نکرو تو ہم بھی تمھاری مدد کو حاضر ہین مرہٹے نے ایسے فتح مقدور سے اس وقت مین بار دکرانا
غنیمت جانکر ہمیشہ کو صلح کرنا دو شرط پر موقوف رکھا اول یہ کہ شریک لڑائی مین ہمارے رفیق رہو اور جو ایسا نہو سکے تو صوبہ
ارکاٹ مین جا کر اوس جگہ کو اپنے تحت مین کر لین اور انگریزی جماعت کو اسی جگہ پامال کر دے حیدر نائک نے دوسری بات اختیار کی
اور مرہٹون سے دوستی کر کے ۱۱۹۴ مین بہت سا سامان اور فوج لیکر صوبہ ارکاٹ پر چڑھ گیا جب مندراج سے چالیس پچاس کوس کے
فاصلے پر پہونچا ایک دفعہ تو اپنے بیٹے کو کچھ فوج سمیت بہت جلد بھیجکر مندراج کی آبادی اور محمد علیخان صوبہ دار کے مکانون کو لوٹ
لیا مگر رعیت پر کچھ ظلم نکیا اور انگریزی باغ اور عمارتون کو خراب و مسمار کر دیا اور اکثر سو آدمی ناقید کر لیا آخر جرنیل منرو جسنے شجاع الدولہ
کی لڑائی بکسر مین ماری تھی سولہ توپ اور تلنگون کی پلٹن لیکر لڑائی کے ارادے پر مندراج سے نکلا حیدر نائک نے اوس وقت اپنے بیٹے
کو لکھا کہ انگریزی فوج کو میدان مین نکال لائے اور اوس سے بہت قریب جا ملے بیٹے نے باپ کے حکم کی تعمیل کی جرنیل منرو نے

ایک پلٹن کو مع کپتان اور دو توپون کے حکم دیا کہ دو تین کوس ساری فوج سے آگے بڑھتے رہین اور آپ ساری فوج سے پیچھے پیچھے آتا تھا جب دس بارہ کوس قلعے سے دور نکل گیا حیدر کا بیٹا باپ کے حسب الحکم آگے چلنے والے چار پلٹن کے کپتان نے غنیم کی فوج دیکھکر توپ چلانا اور لڑنا شروع کیا اور جرنیل کو بھی اطلاع کی اور مدد طلب کی جرنیل نے چار پلٹن دو گورے کی دو تلنگون کی اوسکی کمک کو بھیجیں اور ادھر حیدر نے بھی اپنے داماد کو اور فوج سے بیٹے کی مدد کو بھیجا لڑائی ہونے لگی انگریزی فوج نے دشمن کا غلبہ دیکھکر جرنیل سے ملنا مناسب جانکر لڑتے لڑتے ادھر کو پھرے تب حیدر کی فوج چاروں طرف سے قابو پاتی تھی اور پیچھا کرتی تھی اور مارے گولون اور توپون کے انکو تنگ کر دیا تھا اتنے مین ایک توپ کا گولا انگریزی فوج کے صندوقون مین جا پڑا سارا بارود تھا جھک گیا اور بہت سے آدمی بھی جل کر خاک ہو گئے پھر تو حیدر کی فوج نے اونمین گھس گھسکر تلوار چلانا شروع کیا آدمی گھاس کی طرح کٹنے لگے تین چار کمپنی بھاگ کر جرنیل مٹرو کے پاس پہنچین جرنیل کے یہ بات سنتے ہی ہوش و حواس جاتے رہے اور رات ہی کو بے تحاشا بھاگا اور صبح ہوتے ایک چالاک سے گھوڑے پر سوار ہو قلعہ مندراج مین پہونچے تک کہین رستے مین دم بھی نہ لیا اور باقی بھاگی ہوئی فوج خراب خستہ جون تون قلعے مین داخل ہوئی حیدر نے انگریزی فوج کا پیچھا لیا اور آپ بھی انکے عقب جاکر شہر کو لے لیا مگر قلعہ مندراج انگریزون ہی کے قبضے مین رہا کہتے ہین کہ چند روز [illegible] کے صوبہ دار محمد علی خان کا قلعہ اور پٹھی کا قلعہ جو اونکے بیٹون فرانسیسون سے انگریزون کے ہاتھ لگا تھا وہ بھی حیدر نے فتح کیا اور اسی شہر مین ایک حویلی جو انگریزون کا مکان تھا اتفاقاً وہان انگریزون اور اونکے تلنگون مین نزاع ہو پہلا انگریز گھوڑے سے نکلے بعضے تو مارے گئے اور بعضون کو اونکے نوکرون نے قید کرکے حیدر کے حوالے کیا اور وہ حویلی مفت حیدر کے ہاتھ لگ گئی ۔

جنرل مٹرو کا اول مرتبہ حیدر نائک سے لڑنا اور دوسری دفعہ جنرل کوٹ کا لڑنا اور دونون جرنیلون کا شکست پانا

جنرل مٹرو کا اس طرح میدان ہار کے بھاگنا سب نے اوسکو لعنت ملامت کرکے شرمندہ کیا یہ خرابی کلکتے تک پہونچی تھی پائی تھی اسمین گورنر [illegible] اور فرانسیس صاحب مین فساد ہوا اور ایک باغ مین دونون گولی سے لڑے فرانسیس صاحب زخمی ہوا اس عرصے مین جنرل کوٹ کہ ساری فوج کا سردار تھا لکھنؤ کی طرف سے اور دو کرنیل صاحب بنگالہ سے آئے اور انھون نے گورنر اور فرانسیس صاحب کی تقصیر اور باہم صلح کروا کر دونون کو کونسل مین ملائے اوس وقت کلکتے مین خبر پہونچی کہ انگریزی فوج حیدر سے شکست پائی سب انگریز یہان سنکر بہت متفکر ہوے اور بہت سے روپے جمع کرکے فوج کی ترتیب کی اور [illegible] اور جرنیل کوٹ کو مندراج مین بھیجا اونکی انگلستان سے [illegible] ایک کمپنی کے قریب [illegible] کیا جرنیل کو [illegible] پلٹن [illegible] سنہ ۱۱۹۴ ہجری مین جہاز پر سوار ہو کر [illegible] مندراج [illegible] پہنچنے کے بعد حیدر کی فوج پر چڑھا یار لیکن [illegible] انگریزون کی دونون [illegible]

بعد جنرل مٹرو صاحب نے جنرل کورٹ کے منڈراج مین اپنی مدد کے واسطے آنے کی خبر سنکر پہلے ہی سے سب فوج سمیت حیدر کے بیٹے سے لڑائی شروع کی آخر بڑی لڑائی کے بعد پھر انگریزون کی شکست ہوئی اور جنرل مٹرو اور جنرل کے رفیق تلوار سے بچے میدان سے پھر کر قلعہ منڈراج مین داخل ہوئے ٭

حیدر نائک قلعہ گیرون سے لڑنا نامناسب جانتا اور یہ کہا کرتا تھا کہ کیا مین چار ہزار گز زمین کے واسطے ناحق جانین گنوا دون اگر خدا تعالی ہمین ملک دیوے اور انگریز مرین تو یہ ایک قلعہ کیا بہت سے قلعے مل جائینگے ٭

جنرل اپنی ہمراہی اور منڈراجی فوج اور بہت سے ساز و سامان سے وہان پہونچکر حیدر نائک کی فوج سے لڑا خدا کا کرنا پھر جنرل مٹرو کی کچھ پیش نہ گئی اور حیدر نائک ہی کی فوج پھر غالب ہوئی غرض کہ وہ منڈراج کے قلعے سے باہر سارے صوبہ کرناٹک پر غالب ہو گیا

کپتان پیپارس کی فوج کا منڈراج کی طرف جانا ملتوی رہنا اور کٹک سے مرہٹون کا کچھ احوال اور انگریزی اوس فوج کا حال جو گوہد کو گئی تھی

انگریزی فوج جسکا سردار کپتان پالر تھا اور رانا کی گوہد کی مدد کو گئی تھی چند روز رہ کر یہی کپتان بعضے قلعون کے لینے کی فکر مین پڑا جو حقیقت مین اسکے باپ دادون کے تھے اور اوس سے ہر جگہ اور مکان کا احوال پوچھا رانا نے کہا کہ جتنے میرے باپ دادون کے قلعے ہین اونمین سے گوالیار کا بھی ایک قلعہ ہے کہ اس سے قبل سلاطین بابریہ نے اوسے جبر اپنے قبضے مین کر لیا تھا اور جب سے وہ بادشاہی قلعہ مشہور ہے جب سلطنت کمزور اور مرہٹے قوی ہو گئے قلعدارون نے بادشاہ کی غفلت سے بہت سا روپیہ مرہٹون سے لیکر اوس قلعے کو اونھین دیدیا اوس وقت سے ابتک مرہٹون کے پاس ہے اور یہ معاملہ محمد شاہ کے بیٹے احمد شاہ کے وقت مین ہوا تھا گوہد کا رانا اس سبب سے کہ گوالیار اور گوہد مین تیرہ کوس کا فاصلہ ہے وہان کے حال سے بالکل واقف تھا اور شاید اوس قلعے کا ایک مخفی رستہ ایک پہاڑ پر ہو کر تھا اور تین طرفون سے قلعے کے اس طرف کی دیوار نیچی تھی یہ سب باتین رانا نے انگریزی سردارون سے ظاہر کین اور جو آدمی کہ اوس راہ سے واقف تھے اونھین لا کر حاضر کیا انگریزی فوج کے سردار نے مشہور کیا کہ گوہد سے کسی اور طرف کوچ ہے جب اوسکا لشکر قلعے سے پانچ چھ کوس کے فاصلے پر جا اترا اوسنے رات ہوتے ہی لشکر کو وہین چھوڑ دیا اور فقط فوج کو ساتھ لیکر زینے جو پہلے طیار کرا رکھے تھے اونھین لیے قلعے کی طرف چلا اور پچھلے پہر سے وہان پہونچکر قلعے پر چڑھ گیا اور قلعے کے محافظون پر توپین مارنا شروع کیا کہتے ہین کہ قلعہ دار مرہٹے نے غصے سے یا ڈر کے مارے اپنے بڑے بڑے رفیقون کو مار ڈالا اور یون بھی سنا ہے کہ بادشاہی وقت کا ایک قدیم نگہبان اس سبب سے کہ مرہٹون نے اوس سے اوسکا عہدہ نکال لیا تھا مین اونسے بغض رکھتا تھا اور اوپر کے دل سے اون سے سازش کر کے قلعے کے اندر رہتا تھا یہ کام اوسکی مدد سے ہوا غرض کہ قلعہ انگریزون کے تصرف مین آگیا اور ایسا بھی سنا گیا کہ مہاجی سیندیہ کہ مالوے اور اوجین اور گوالیار کے قلعے کا مالک تھا سنہ ۱۱۹۵ ہجری مین برسات کے موسم مین جب جنرل گاڈرڈ صاحب بندر سورت کو گیا تب اوسنے وہان آکر برسات کاٹی ایک بات ایسی معلوم ہوا کہ انگریزی فوج کی زیادتی اور قحط کے باعث اور غلہ کی کمی سے تنگ ہو گئے اور گوہد کے رانا سے بھی کچھ نفاق سا معلوم ہوا انھون جو ... اور اسکی

۱۷۸۰ء

اعانت چھوڑکر گوہد اور گوالیار کے قلعے کو اوسی کے اختیار مین رہنے دیا اور آپ مرہٹے سے صلح کرنا چاہا مہاجی سیندیہ نے بھی غنیمت جانکر
لڑائی موقوف کی انگریزی سردار وہان سے اولٹ کر کانپور اور کوڑے کی طرف آئے اور صلح کی امید پر عہد و پیمان جو دونون کو منظور
تھے استوار ہونے کے لیے الہ اباد کی حدون مین ٹھہرے اور انفصال کے منتظر رہے لیکن سیندیہ گوہد کے رانا سے جسنے قلعہ گوالیار کو
انگریزون کی مدد سے چھین لیا اور مرہٹون کے اکثر ملک لینے کا ارادہ کیا بہت دل مین پیچ و تاب کھاتا تھا اوسکے بگاڑنے کی فکر
مین پڑکے اوسکے ملک کو لوٹنا شروع کیا آخر رانا کا سارا ملک اور بڑے بڑے قلعے مہاجی سیندیہ نے چھین لیے اور رانا کے پاس
فقط گوہد اور گوالیار کا قلعہ رہگیا سیندیہ کی فوج نے ان دونون قلعون کو گھیر لیا اور رانا کو نہایت تنگ کیا راجہ چیت سنگھ بنارس کا زمیندار
بھی سیندیہ کی پناہ اور حمایت مین تھا اس راجہ نے انگریزون سے بہت سے مکر و فریب کیے تھے اور آخر انگریزون سے مغلوب ہوکر
بھاگا تھا گورنر بہادر نے جنرل کرناٹ کے چلتے وقت یہ اوس سے قرار کیا تھا کہ فوج کہنہ لڑا چکنا تو اونکو گنجام اور چکاکول کی طرف
کرنیل پیرس صاحب تلنگون کے قاعدے کے بموجب تمہارے پاس اور ہمراہی کے لیے خشکی کی راہ ہوکر بھیجی جائیگی جب سات گزر گئی
گورنر بہادر نے فوج کے بھیجنے کا ارادہ کیا اور ایک انگریز کو تین لاکھ روپیے کے اقرار سمیت وکیل جمناجی کے پاس جو رگھوجی کا
پوتا اور سردار لشکر اور کٹک مین مدار تھا فقط عہد کا مضمون اوسکو دکھلا کے بھیجا تاکہ فوج کو اس طرف ہوکر جانے کی جمناجی سے
پروانگی لے اوسنے بہت سی باتین ظاہر کرکے وہ عہد نامہ سے تحقیق کر لیے اور مطلب کے سوال جواب کے انفصال کے لیے باپ کو لکھا
جو اپنے دار الملک ناگپور مین تھا انجام کو وکیل ناگپور مین بھی بھیجا اور اس باپ بیٹے مین عرض کیا اوسنے یہ جواب دیا کہ انگریزون کا قول و قرار قابل
اعتماد نہین اسواسطے کہ اونھون نے بنگالے کے حاکمون اور شجاع الدولہ کی اولاد سے جیسی جیسی بدسلوکیان کین سب ظاہر ہین علاوہ
ہم دکن کے عمدہ سردارون کی مرضی کے تابع ہین خاص صلح اور لڑائی مین اپنی حدون سے فوج کے رستہ دینے مین ہمین کچھہ اختیار نہین
اور دکن کے سردارون کا مصلحت انگریزون کے روکنے بلکہ اونسے بنگالے اور عظیم اباد کی حدون مین لڑنے کا حکم ہی مگر ہمنے پہلے عہدون کا بہانہ کرکے
اس امر مین درنگ رکھی ہی ہم سے جتنا ہوسکا اوتنا ہی غنیمت جانو کیونکہ تنازع سے باز رہے گورنر نے یہ بات سنکر پیغام بھیجا کہ ہمارے تمہارے پہلے
صلح ہوچکا ٹھہر گیا جو تم اب ہماری موافقت کرو اور تین لاکھ روپیے مدد خرچ کے طور پر ماہواری جو پہلے مقرر ہی کے سوا ہمسے لیا کرو اور ہماری
فوج جو دکن کو جاتی ہی اوسکی موافقت کرو جمناجی اور اسکے باپ نے یہ بات قبول کی پر یہ کہلا بھیجا کہ خیر کچھہ مضایقہ نہین ہم اس شرط
سے تمہارے فیض بخشتے ہین کہ پہلے چوتھہ کی باقی جو قریب ساٹھہ لاکھ روپیے کے ہمین دینی ہی پہلے دیدو اور آیندہ کو ایک مہاجن ہمین تیار دو
اوس سے مہینے کے مہینے تین لاکھ روپیے لیا کرین گورنر بہادر نے ان باتون کو بہت گران جانا اور اوسکی باتون سے کچھہ دشمنی کی بو
پائی اس لیے قبول نکیا اور اس سبب سے کرنیل پیرس صاحب کی روانگی مین توقف ہوا اور جسطرح کہ انگریزی فوج پہلے سے اپنی اپنی
حدون مین اور مرہٹون کی فوج کے نہ آنے دینے کے واسطے بنگالے اور عظیم اباد مین تھی ویسے ہی رہی اور جمناجی کی فوج کٹک مین اپنی حد
پر مقیم رہی اور ایک دوسرے کی گھات مین ہوکر وقت کو تکتا رہا آخر کو ناگپور کے مرہٹے نے ان گفتگوؤن کو اپنے حصول مقصود کا وسیلہ سمجھا
اور چوتھہ کا روپیہ تمام دکھلا کر لیا اور اوسنے تحفے بھی انگریز وکیلون کو نذر دیے جاگیرین بعد اسکے اس سبب سے کہ اونکو برا ہم لوٹا اور رستار وغیرہ

کے سرداروں سے پہلے عداوت تھی چمناجی اپنے باپ کے پاس چلا آیا اور کرنیل ساپیر بہت سی فوج لیکر گنجام کے رستے سے مشدراج کے قلعے میں پہونچا اور جنرل کے ملنے سے متفق ہو کر پھر حیدر نایک سے لڑے اس مرتبہ بھی انکی کچھ پیش نہ چلی اور حیدر نایک بٹی شہو علی جی صوبہ ارکاٹ پر غالب ہو گیا لیکن مشدراج کا قلعہ اوسکے ہاتھ نہ لگا۔ ایک دفعہ کرنیل ساپیر جہاز قاصدی پر سوار ہو کر کلکتے میں آیا اور گورنر نے بہت سا روپیہ اپنی قوم سے بیتی کے طور پر ادھار کھا تھا اوسنے مشدراج میں لے گیا اور مشہور ہے کہ مشدراج میں گرانی غلہ اور سب چیز کی بہت ہی قلت تھی لیکن انگریزی سپاہی مضبوطی اور گورنر کی رسد پہونچنے سے وہان جمے رہے اور تین برس کے عرصے تک مشدراج کے قلعے کو اپنے ہاتھ سے جانے نہ دیا۔

دکن کے بعض حالات اور گورنر ہسٹنگ بہادر کا بعض مخفی مطالب کے سبب سے کلکتے سے مغرب کی طرف جانا

جب جنرل گاڈرڈ صاحب بہادر بسین کی فتح کرچکا اور بہت سے مرہٹوں کے استوار قلعوں میں سے تھانہ بھی لیتے پونا کا ارادہ کیا جو پیشوا کا دار سے جانا چاہا اپنی فوج لیکر کئی منزل پہونچا سے سمندر کے متصل جنرل کو آکر روکا لڑائی کا ہنگامہ شروع ہوا ایک دن میں کئی بار لڑائی ہوئی اور ہر طرح کی سعی اور تردد ہوئے آخر جب بہت آدمی مارے گئے جنرل کا لشکر شکست ہوا جنرل باقیماندوں کے ساتھ جو دو ہزار سے زیادہ نہیں سمندر کے کنارے اسباب اور توپخانہ چھوڑ کر جہاز پر جا چڑھا اور بمبئی کے قلعے پہنچا کر وقت کے منتظر رہا اور بعضے کہتے ہیں کہ سورت کے بندر میں چلا گیا۔ اوس وقت گورنر ہسٹنگ بہادر نے بنگالہ اور عظیم آباد جو اوسکے تصرف میں تھے اونکا بندوبست کرنا ضرور تر دیکھا باہم میں یہ صلاح دیکھی کہ نواب نجف خان اور بادشاہ اور جو شخص کہ لائق ہو سفیر اور خط بھیجکر اون سے آمیزش کرے اور ان میں فوقی کے بکھیڑے میں انکا اپنی طرف مائل کرے اور جو شخص کہ مالدار اور نالائق ہیں اور ان یعنی ناکون میں بہت سا روپیہ بصفت قرب کے لیں اور ان کو لڑنے کے واسطے حکمت عملی کرکے بہت سا روپیہ لیوے تا کہ دکن کی فوج اپنا غلبہ اپنے وطن میں جتنے کہیں فساد نہ کرے اور نواب نجف خان کہ لکھے ہوئے جواب اس حکایت سے اندیشہ مند ہوتا ہی کیونکہ نہ ... انہی مطلبوں کے واسطے گورنر بہادر نے ۱۱۹۵ ہجری میں رجب کے مہینے کلکتے سے کوچ کیا اور اکثر عقلمند انگریزوں کو جیسے اندرسن صاحب وغیرہ کے اپنی رفاقت میں لے لیا اور ہندوستانیوں میں سے علی ابراہیم خان کو اپنے ساتھ لیا جو ایک مدت سے مرشدآباد میں خانہ نشین تھا جو کہ منشی ان ہیں ... ہوکر بنارس لیکر روانہ ہوا شعبان کے شروع مہینے میں عظیم آباد میں پہونچکر گنگا پار رہنے کا قصد کیا اور اسی مہینے کی ۲۳ تاریخ بنارس میں پہونچکر کیفیت کا کیا کہ جلد وہان پہونچکر دل کا ارادہ ظاہر کرے۔

نواب فخر الدولہ کا حال

سنہ ۱۷۸۳ع ۱۱۹۷ ہجری میں نواب فخر الدولہ عظیم آباد کا صوبہ دار ہوا لیکن بہت مغرور اور بد مزاج تھا چنانچہ اوسنے اکثر شرفاء اور اہل قلم کو اور اہل سپاہ کو بے اسباب برباد کر دیا۔ نواب معتصم الملک صمصام الدولہ کا بھائی اسکی بدسلوکی سے شاہجہان آباد کو چلا گیا آخر صمصام الدولہ نے فخر الدولہ کو معزول کروا دیا اور عظیم آباد کو صوبہ بنگالہ میں ملا کر مؤتمن الملک شجاع الدولہ شجاع الدین محمد خان اسد جنگ

کو وہاں کی صوبہ داری کی سند دلائی۔ یہ شخص نواب جعفر خان کا داماد تھا فخرالدولہ موقوف ہو کر شاہجہان آباد کو آیا ❊

شجاع الدولہ کا ذکر

شجاع الدولہ برہانپور کا رہنے والا تھا جو صوبہ دکن کا علاقہ ہے اور اوسکی قوم افشار تک پہونچتی تھی جو خراسانی ترکون مین ایک فرقہ ہے اور جس دن کہ عالمگیر دکن مین تھا اوس وقت اوسکی شادی نواب جعفر خان کی لڑکی زیب النسا سے ہوئی جو بیٹی مرشد قلیخان مشہور تھی اور مرزا محمد علی وردی خان اور مہابت جنگ اور مرزا محمد اوسکا باپ اور حاجی احمد اوسکا بھائی یہ عالمگیر کے بیٹے اعظم شاہ کے رفیق تھے اور جب اونکا آقا مارا گیا یہ اپنے اپنے گھر بیٹھ رہے تھے اور اسی سبب سے مفلس ہو گئے تھے اور محمد علی وردی خان کی مان قوم افشار اور شجاع الدولہ سے قرابت رکھتی تھی اس لیے ان دونون بھائیون نے شجاع الدولہ کی رفاقت کا ارادہ کیا پہلے پہل مہابت جنگ کا باپ محمد شاہ کے شروع عہد مین شجاع الدولہ کے پاس جا کر رفیق ہوا مہابت جنگ جسکا نام مرزا محمد علی تھا بہت ہوشیار اور فراست والا تھا شجاع الدولہ نے اوسکی حسن خدمت اور جوہر دانائی معلوم کرکے بادشاہ کے حضور سے اوسکا خطاب محمد علی وردی خان منگالیا جعفر خان اپنے داماد شجاع الدولہ سے کچھ ناخوش رہتا تھا اسواسطے اوسنے اپنی آخر عمر مین یہ چاہا کہ بنگالے کی نظامت علاء الدولہ سرفراز خان اپنے نواسے کے نام مقرر کرے شجاع الدولہ نے واقف ہو کر ایک وکیل کی معرفت بادشاہ اور امیر الامرا کے حضور سے بنگالہ اور اوڑیسہ اور دیوانی وغیرہ کی سندین حاصل کر لینے مین سعی کی اور اپنے رفیقون کے ساتھ مرشد آباد کو چلا رستے مین جعفر خان کے مرنے کی خبر سنی اور صوبہ داری کی سندین بھی بادشاہ کے حضور سے پہنچین علاء الدولہ سرفراز خان ... باپ کی پابوسی کو گیا اور مبارکبادی کی نذرین گذرانین شجاع الدولہ نے ملکی اور مالی کامون کو اپنی عقل سے یہ کیا اور علی وردی خان اور حاجی احمد اور رای رایان عالم چند جو اوسکا پیشکار دیوان تھا اور جگت سیٹھ فتح چند کہ اوس ملک کا ساہوکار ... سے زیادہ تھی اور اپنے وقت کا یکتا تھا انکو اپنا مشیر بنایا اور عدالت کے کامون مین کسی قدر ... کرتا تھا اور جتنی المقدور آپ تحقیقات اور طرفین کے جواب سوال کی سماعت کرتا تھا اور صرف ... بنگالے کی دیوانی سرفراز خان کے نام مقرر کی اور محمد تقی خان دوسرے بیٹے کو اوڑیسے کی صوبہ داری دی اور جہانگیرنگر اور ڈھاکے کی فوجداری اپنے داماد مرشد قلیخان ... رستم جنگ کو اور رنگپور کی فوجداری سعید احمد خان اپنے منجھلے بھتیجے اور داماد مہابت جنگ کو اور اکبر نگر عرف مشہور راجمحل کی فوجداری زین الدین احمد خان بھتیجے اور داماد مہابت جنگ کو اور فوج کی بخشیگری نوازش محمد خان اور بڑے داماد مہابت جنگ کو سونپی اور سب بڑے بڑے ملکی اور مالی کامون مین محمد علی وردی خان اور حاجی احمد اور رای رایان عالم چند اور جگت سیٹھ فتح چند شجاع الدولہ کے مشیر ہو کر بخوبی انجام دیتے تھے ❊

صوبہ عظیم آباد کی نیابت شجاع الدولہ کی طرف سے علی وردی خان کو ہونا

شجاع الدولہ عظیم آباد کی صوبہ داری ہونے کے بعد یہ چاہتا تھا کہ اپنے دونون بیٹون مین سے کسی ایک کو اس صوبے کا نائب مقرر کرے سرفراز خان کی مان اپنے لڑکے کی جدائی نہین چاہتی تھی اور دوسرے لڑکے محمد تقی خان کو کسی سبب سے نکر سکا آخر محمد علی وردی خان کو عظیم آباد کی نیابت کی سند عنایت کرکے اور فوج مناسب ہمراہ دیکر صوبہ مذکور کے بندوبست کو رخصت کیا ❊

شجاع الدولہ کا مرنا اور مہابت جنگ کا سرفراز خان سے لڑنا اور سرفراز خان پسر شجاع الدولہ کا لڑائی میں مارا جانا اور مہابت جنگ کا تینوں صوبوں پر مسلط ہونا

شجاع الدولہ جو عظیم آباد اور اوڑیسے اور بنگالے کا صوبہ دار تھا جن دنوں کہ نادر شاہ شاہجہان آباد میں آیا تھا اپنی موت سے مرا اور علاء الدولہ سرفراز خان اسکا بیٹا اپنے باپ کی جگہ ہوا اور نادر شاہ کا فرمان جو پہلے شجاع الدولہ کے نام آیا تھا اسکے [illegible] سرفراز خان کے نام آیا مرزا محمد معروف بہ مہابت جنگ جو شجاع الدولہ کا نواسا اور بنگالے اوڑیسے کے [illegible] تھا سرفراز خان [illegible] میں لگا سرفراز خان اگرچہ نیک اور پرہیزگار تھا پر دور اندیش نہ تھا اور اکثر سرداروں سے بدسلوکیوں سے پیش آیا [illegible] مہابت جنگ کو اسکی بدسلوکیوں سے مطلع کیا مہابت جنگ نے جیسا مناسب سمجھا موتمن الدولہ محمد اسحاق خان [illegible] اپنا دوست اور بادشاہ کا مقرب اور معتمد تھا اوسکے وسیلے سے مخفی طور پر تینوں صوبوں کی سند چاہی اور ایک کروڑ روپیہ بطور نذر کے دینا کیا اور یہ بھی اقرار کیا کہ جو کچھ سرفراز خان کا مال ضبطی میں آویگا وہ حضور میں ارسال کرونگا اور [illegible] ارسال کی درخواست کی کہ بادشاہ کے حضور سے اس مضمون کا شقہ بھیجو دو کہ سرفراز خان سے لڑ کے اون تینوں صوبوں کو اوس سے چھین لے اوس وقت نادر شاہ کو ایران گئے ہوے دس مہینے ہوے تھے اور شجاع الدولہ کو مرے ایک برس اور ایک [illegible] بادشاہ کا شقہ مہابت جنگ کی خاطر خواہ آ پہنچا مہابت جنگ نے کوچ کر کے آہستہ آہستہ چلنا [illegible] ہوا اور مرشد آباد [illegible] شاہ آباد کے [illegible] اور [illegible] گڑھی کے نزدیک پہنچا اور ملاقات کے واسطے وہاں [illegible] کے دل میں کھٹکا تھا ۱۱۵۳ ہجری میں مرشد آباد سے نکل کر منزل گھریہ میں پہنچا وہاں مہابت جنگ نے ایلچی کی [illegible] اپنی عاجزی اور آرزو مندی قدمبوسی کی کہلا بھیجی اور چند سرداروں کے نکالے جانے کی شرائط کی جو ایسا ممکن نہ تھا اور [illegible] تھا آخر مقام [illegible] پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا اتفاقاً شروع لڑائی میں سرفراز خان بندوق کی گولی سے مارا گیا [illegible] ہمراہی میر کامل و میر گدائی اور میر محمد اور میر سراج الدین اور محمد ایرج خان کا بیٹا اور حاجی لطف علی خان اور [illegible] علی خان [illegible] میدان میں مارے گئے اور محمد غوث خان جو دریا کے اس طرف نند دلال سے لڑ رہا تھا [illegible] فیلبان مرشد آباد کو لیے جاتا تھا دیکھ کر [illegible] کہ سرفراز خان جیتا ہے بہت مضطرب ہو کر بھاگ گیا [illegible] آدمیوں کو [illegible] پیچھے [illegible] اون لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ سرفراز خان کا کام تمام ہو چکا اور ساتھی یاں [illegible] اوسکی لاش لیے جاتے ہیں [illegible] ہراسان ہوا اور مہابت جنگ سے جو پہلے دشمنی تھی اس سبب اپنی جان سے ناامید ہو گیا اور [illegible] بیٹوں سے کہا کہ اب آبرو مرنے ہی میں ہے غرض کہ وہ اور اسکے دونوں لڑکے مہابت جنگ کے غول میں جا کے لڑے اور مہابت جنگ کی سواری کے نزدیک پہنچ کر بہتوں کو مار ڈالا آخر اپنے آقا کا حق نمک ادا کر کے آپ بھی [illegible] سو ڈیڑھ سو آدمیوں سے [illegible] اور میر شرف الدین اور [illegible] سردار سرفراز خان کے مرنے کے بعد میدان جنگ میں مارے گئے مہابت جنگ نے فتح پا کر حاجی احمد کو مرشد آباد میں بھیجا کہ وہاں کی رعیت کو دلاسا دے اور بندوبست کرے اور کارخانوں کو ضبط کر کے سرفراز خان [illegible]

کے گھر کی قرقی کرے اور آپ دو دن کے بعد آہستہ آہستہ بڑی شان شوکت سے شہر مرشد آباد میں
اندر داخل ہوا اور مسند پر بیٹھنے سے پہلے شجاع الدولہ کی بیوی کے گھر گیا اور بیگم سے بہت عاجزی اور تواضع سے اپنے قصور معاف کروائے اور عرض کیا کہ دنیا میں مجھے کلنک کا ٹیکا لگا لیکن کچھ پروا نہیں اپنے جیتے جی سرکار کے ادنی نوکر سے بھی نافرمانی نہ کروں گا یہ کہکے شجاع الدولہ کے محل ستون میں مسند ریاست پر بیٹھا اور شادیانے بجنے لگے بادشاہی عملہ اور سردار اور رئیس شہر حاضر ہوئے مبارکباد کی نذریں گذرانیں اس حرکت سے جو مہابت جنگ نے اپنے خداوندزادے سے کی پہلے تو خلق کو بہت اوسکے ساتھ بیزاری اور دشمنی ہوئی پر آخر اوسکی نیک خلقی اور داد و دہش کے باعث اور اشراف کی عزت اور اپنے بیگانے سے شفقت اور نیکو کاروں پر داد و دہش اور زیردستوں پر رحم کرنے سے سبھوں نے اوسے پسند کیا

مہابت جنگ کا تینوں صوبوں پر مسلط ہونا اور سرفراز خان کا مال و خزانہ ضبط کرنا اور اپنے اقربا کو خدمتیں دینا

جب مہابت جنگ نے تینوں صوبوں پر تسلط پایا اور سرفراز خان اور شجاع الدولہ کے مال پر جسکی کروڑوں پر نوبت پہنچی تھی اپنا تصرف کیا تب ملکوں کے بندوبست میں مشغول ہوا اور بادشاہ کے حضور سے حسام الدولہ کا خطاب اور ہفت ہزاری منصب اور ماہی مراتب عنایت ہوا زین الدین احمد خان اپنے بھتیجے اور چھوٹے داماد کو عظیم آباد میں نائب چھوڑ کر مرشد آباد کو گیا تھا وہ صوبہ اوسی کو دیا اور خطاب ہیبت جنگ بہادر اور منصب ہفت ہزاری اور ماہی مراتب اور پالکی جھالردار اور نقارہ نشان بادشاہ کے حضور سے اوسکے واسطے منگایا غرض کہ سب خویش و اقربا کو بڑے بڑے عہدے اور منصب دیے اور ایک کروڑ روپیہ پیشکش دینے کا وعدہ کیا تھا بادشاہ کے حضور میں بھیجے اور موتمن الدولہ اسحق خان بہادر کے ذریعے سے خزانہ میں داخل ہوے اور سرفراز خان کی ضبطی کا مال اور بنگالہ کا ہر سال کا خزانہ لینے کے لیے بادشاہ کی طرف سے مرید خان بہادر مامور ہوا تھا اور بنگالہ میں آیا تھا مہابت جنگ نے اوسے بھی بادشاہ کے حضور ارسال کیا

مرشد قلیخان خمار الدولہ سرفراز خان کا مہابت جنگ سے لڑنا اور مہابت جنگ کا فتحیاب ہونا اور اوڑیسے کی صوبہ داری صولت جنگ کو ملنا

مرشد قلیخان خمار الدولہ سرفراز خان کا داماد اپنی جورو اور باقر علیخان اپنے داماد کے بہکانے سے خمار الدولہ کے بدلا لینے کو مہابت جنگ سے لڑنے پر چڑھا ہوا لیکن پہلے ہی مقابلے میں مرشد قلیخان کو ٹھہرنے کی تاب نہوئی باقر علیخان سمیت ایک دو کے جہاز پر سوار ہو کر بھاگا اور اوسکا سارا اسباب مہابت جنگ کے ہاتھ لگا

باقر علی خان کا صولت جنگ کو قید کرنا

جب مہابت جنگ مرشد آباد کو چلا گیا تب صولت جنگ لالچ کے مارے سپاہ کم کرنے لگا بلکہ اپنے بہتیرے ساتھیوں کو جواب دیا باقر علیخان مرشد قلیخان کا داماد تھوڑی سی جماعت سے کٹک کے قریب اپنا وقت کاٹ رہا تھا اس میں فوج کی موقوفی اور صولت جنگ

سے باقی نوکرون کی ناراضی سُنکر فریب کا جال بچھا کر حکمت عملی سے صولت جنگ کو قید کر لیا [illegible] جب مہابت جنگ نے
یہ خبر سُنی گھبرا گیا اور لشکر جرار لیکر صولت جنگ کے چھوڑانے اور باقر علیخان کے تباہ کرنے کو کٹک کی طرف روانہ ہوا [illegible]
جو صولت جنگ کو رتھ پر سوار کر کے دو مغل مسلح اوسپر بٹھا کر سو برقنداز اوسپر مقرر کیے تھے سب وسواس [illegible] رتھ سے نکالا
مہابت جنگ مرشداباد کو آتا تھا کہ مقام مدنی پور مین بھاسکر پنڈت مرہٹے کے آنے کی خبر سُنی ـ رگھوجی بھونسلا راجہ ستارا کے
چچا کا بیٹا مرہٹے کے سردارون مین عمدہ اور برار کا صوبیدار اور اوسکا دار الملک ناگپور تھا اوسنے سلطنت کے کاروباریون کی
غفلت یا نظام الملک کے کہنے سے بنگالے کی تسخیر یا چوتھ لینے کے لیے جو ساری ہند کی سلطنت مین رائج ہو گئی تھی بھاسکر
پنڈت اپنی سرکار کے مدار المہام کو پچیس ہزار سوار کا سپہسالار مقرر کر کے بھیجا وہ بردوان کی سرحد کے قریب پہنچا اور مہابت جنگ کو
اپنی معاودت کے لیے دس لاکھ روپیے بطور ضیافت دینے کا پیغام بھیجا جب اوسنے نمانا تب اوسے گھیر لیا مہابت جنگ مصطفی خان
کی مدد سے مرشداباد تک پہنچا اوسکے پہنچنے سے ایک روز پیشتر حبیب خان جو مہابت جنگ سے ناخوش ہو کر بھاسکر سے مل گیا تھا
سنہ ۱۱۵۵ھ چند ہزار سوار مرہٹے کے اپنے ساتھ لیکر مرشداباد کو دوڑ کی اور قریب تین لاکھ روپیے کے جگت سیٹھ کی کوٹھی سے لوٹ لیگیا اور راجہ [illegible]
مین [illegible] مہابت جنگ نے مرشداباد مین پہنچکر لڑائی کا اسباب اور فوج طیار کی اور اتفاق [illegible] اور سپہسالار [illegible]
اور کل فوج مرہٹے کی جو محمد شاہ کے حکم سے مہابت جنگ کی کمک کو بنگالے مین پہنچی تھی بھاسکر کو [illegible] نکال دیا

دوسری دفعہ بھاسکر پھر ملک بنگالہ مین آکر لوٹنے لگا مہابت جنگ نے مکر و فریب سے بلا کر اوسکا کام تمام کیا۔

مصطفی خان کا مہابت جنگ سے عظیم اباد مین لڑنا اور شکست کھا کر مارا جانا

مصطفی خان مہابت جنگ کی نوکری کے درجے سے گذر کر برابری بلکہ بڑائی کا دعوی کرنے لگا عظیم اباد کی صوبہ داری کا کہ مہابت جنگ
نے غرض کے وقت وعدہ کیا تھا تقاضا کیا آخر سنہ ۱۱۵۷ ہجری مین دربار مین مصطفی خان کی آمد و رفت موقوف ہوئی وہ مہابت جنگ کی طرف
سے بدگمان ہو کر نو ہزار سوار اور کئی ہزار پیادے اپنے متفق کر کے سرکشی کرنے لگا اور نوکری چھوڑنے کا پیغام بھیجا اپنی اور سپاہیون کی
کی بابت حساب تنخواہ تیرہ لاکھ روپیے مانگے مہابت جنگ نے بہتیری دلداری کی لیکن وہ کب مانتا تھا مہابت جنگ نے [illegible]
بھیجکر [illegible] مصطفی خان نے اسباب و بار برداری کو پہلے ہی مرشداباد سے روانہ کر کے کوچ کے دن [illegible]
راجمحل مین پہنچکر سکری گلی مین لوٹ مار کی اور [illegible] کر لیا اور پھر کھلا کھلی [illegible] لگا اور مونگیر کا قلعہ [illegible]
عبد الرسول خان اوسکا رفیق کہ بڑا بہادر تھا اوسکی برابر مارا گیا مصطفی خان بہت غمگین ہوا اور وہان سے [illegible] عظیم اباد کی
طرف مین پہنچکر ہیبت جنگ ناظم کے صوبہ دار سے مقابلہ کیا اوسکے سردار اور سپاہیون مین سے بہت آدمی [illegible] اور مصطفی خان کی
داہنی آنکھ مین گولی لگی کہ وہان سے بھی بھاگا ـ اسی عرصے مین مہابت جنگ بھی مرشداباد سے آ پہنچا دونون نے ملکر اوسکا تعاقب کیا
مصطفی خان ہٹتے ہٹتے قلعہ [illegible] مین پہنچکر لشکر کی طیاری اور فوج کی درستی اور ہتھیارون کے [illegible] جمع کرنے کی
سعی کرنے لگا اور پھر ہیبت جنگ بھی حکم [illegible] عظیم اباد مین پہنچا ہیبت جنگ نے عظیم اباد سے نکلکر [illegible]

پاؤں پاؤں اوتر کر ہنی میدان میں چکدیس اور آننت جنگل میں پہونچے رات کو دریاچہ کے کنارے پر کہ اوس میدان میں تھا ٹھہر کر صبح کو فوج کی ترتیب کرکے لڑنا شروع کیا دونوں طرف سے لڑائی ہونے لگی عین لڑائی میں بندوق کی گولی مصطفی خان کے سینے سے پار ہو گئی ہاشم قلی خان نے جھٹ اوسکی سواری کے ہاتی پر چڑھ کے اوسکا سر کاٹ لیا٭

ہیبت جنگ کا مارا جانا اور عظیم آباد کی صوبہ داری سراج الدولہ کو اور نیابت راجہ جانکی رام کو ملنا

جب رگھوجی اور مرہٹوں کے ہاتھ سے ولایت امن ہوا راجہ جانکی رام کا بیٹا جو کٹک میں بطور نیابت کے تھا قید ہوا تب یہاں کی نیابت میر محمد جعفر خان کو ہوئی اور مہابت جنگ نے سنہ ۱۱۵۸ ہجری میں برسات کے شروع کسی سبب سے شمشیر خان اور سردار خان سنہ ۱۱۵۸ھ
کو نوکری سے برطرف کرکے مرشدآباد سے نکال دیا یہ دونوں شخص اپنے ساتھیوں سمیت دربھنگے میں جا کر ٹھہرے اور وقت تکتے رہے یہاں تک ہیبت جنگ نے اونہیں نوکر رکھنے کے ارادے پر دلاسا اور تسلی و دلجمعی خاطرداری سے بلایا اور ان کمبختوں نے دغا سے ہیبت جنگ کو مار ڈالا اور سب اوسکا نقد و اسباب لاکھوں روپیہ سے بھی زیادہ کا تھا لوٹا عظیم آباد کے صوبے کو دبا بیٹھے اور ہیبت جنگ کی جورو اور لڑکے کو جسکا نام مرزا مہدی تھا اور لڑکی کو بے پردے رتھ پر سوار کرکے برہنہ سر بازار کی راہ اپنے لشکر میں لے گئے مہابت جنگ نے
ہیبت جنگ کے مرنے کی خبر سنی بہت ہی بیقرار ہوا اور لڑائی کا سامان جمع کرکے سنہ ۱۱۶۱ ہجری میں ربیع الاول کے شروع میں پندرہ سنہ ۱۱۶۱ھ
سولہ ہزار سوار اور آٹھ ہزار پیدل ساتھ لے عظیم آباد میں شمشیر خان اور سردار خان کو سزا دینے کے لیے چڑھ گیا اور جب موضع رانی پور میں جو شہر باڑہ سے کے پاس ہے پہنچا اس طرف سے شمشیر خان اور سردار خان بھی افغان وغیرہ سے چالیس ہزار سوار جمع کرکے آ پہنچے اور اسی موضع میں دونوں لشکروں کا مقابلا ہوا پہلی ہی لڑائی میں سردار خان کے توپ کا گولہ لگا کہ اوسکا سر اڑ گیا اوسکے مارے جانے سے لشکر کی پیٹھ ٹوٹ گئی کیونکہ آدھی فوج کا مالک اور شمشیر خان سے زیادہ مردانہ تھا لیکن یہ معلوم نہوا کہ شمشیر خان اپنے ہاتی سے کیونکر زمین پر گرا حبیب خان نے شمشیر خان کو زمین پر پڑا دیکھا اوسکا سر کاٹ لایا مہابت جنگ نے وہاں کا بندوبست کرکے سراج الدولہ کو عظیم آباد کی صوبہ داری کیا اور راجہ جانکی رام کو اوسکی نیابت میں مقرر کرکے عظیم آباد میں چھوڑا اور آپ سراج الدولہ اور آقا بابا کو ساتھ لے اپنے دارالامارۃ مرشدآباد کو کوچ کر گیا٭

مہابت جنگ اور مرہٹوں میں صلح ہونا اور میر حبیب کا مارا جانا اور راجہ جانکی رام کا فوت ہونا اور صوبہ عظیم آباد کی نیابت راجہ رام نرائن کو ملنا

جب سارا ایران چین سے بسر گیا پھر دن بعد حسب الحکم اوسکی جگہ بیدون مقرر ہوئے دیوانی کے خالصہ شریفہ کے امور کے انتظام میں مشغول ہوا اور تھوڑے دن بعد جسپت سنگہ کی بیماری سے مر گیا اوسکے بعد دیوانی کا خلعت اومید چند کو عنایت ہوا اور بیرا ایران عالم چند کا بیٹا تھا جو شجاع الدولہ کے عہد میں خالصہ شریفہ کا دیوان تھا اور اومید کو نیابت دیوانی ملی اور جب کہ چین بیرو رائے کو دیوانی اور سکے رایان کا خطاب ملا پھر ہزار مرہٹہ اور میر حبیب بہت ایذا اوٹھانے لگے تب

مہابت جنگ کا غلبہ دیکھکر اونھون نے مرزا صالح کو صلح کرنے کے لیے مہابت جنگ کے پاس بھیجا مہابت جنگ نے بھی رعیت کی بربادی سوچکر صلح قبول کی چنانچہ ۱۱۶۴ ہجری مین دونون طرف سے یہ بات ٹھہری کہ میر حبیب مہابت جنگ کا نوکر ہوکر اوسکی طرف سے کٹک مین نائب ناظم رہے اور جو کچھ وہان کا حاصل ہو وہ رگھو کی فوج کی تنخواہ مین دے اور اسکے علاوہ بارہ لاکھ روپیہ رگھو کے وکیلون کو سرکار سے اس شرط پر پہنچے کہ مہابت جنگ کی سرحد مین قدم نہ رکھین ؂

لیکن میر حبیب اس صلح کے بعد فقط چھ لاکھ روپیہ مرہٹے کو بھیجتا رہا ؂ آخر ۱۱۶۵ ہجری مین جانوجی رگھوجی کا بیٹا باپ کا نائب ہو مرہٹی فوج لیے اس صوبے مین آیا اور میر حبیب سے حساب کتاب مانگا میر حبیب جو اسقدر اختیار رکھتا تھا اوسکے کہنے کو خیال مین نہ لایا ؂ گفتگو ہوتے ہوتے ایسا طول کھنچا کہ لڑائی تک نوبت آپہنچی اور میر حبیب اکثر اپنے رفیقون کے ساتھ جو اوس وقت موجود تھے جانوجی کے آدمیون کے ہاتھ سے مارا گیا ؂ رگھوجی یہ حال سنکر بیٹے سے آزردہ ہوا اوسکے مرنے کے بعد مصالح الدین محمد خان کٹک کی نیابت مین رہے اور مہابت جنگ کی طرف سے مقرر ہوا اگرچہ اقتدار سب اپنا کھینچی سے گذرتی تھی ۱۱۶۸ کے آخر مین جانکی رام صوبہ عظیم آباد کا نائب مرگیا اوسکی جگہ رام نرائن اوسی کے دیوان رنگ لعل کا بیٹا مقرر ہوا ؂

مہابت جنگ کے تینون بھتیجے یعنی شہامت جنگ اور صولت جنگ اور ہیبت جنگ مزاج کی اور جوانمردی مین سب طرح لائق تھے بلکہ سراج الدولہ سے بھی بہتر تھے مگر خدا کی مرضی سے یہ تینون سردار مہابت جنگ کے مرنے سے پہلے گذر گئے اور اسی سال مین مہابت جنگ نے بھی اسی برس کی عمر مین استسقا کی بیماری سے رجب کی نوین تاریخ سنیچر کے دن وفات پائی اور خوشباغ مین اپنی مان کے قدمون تلے مدفون ہوا ؂

نواب سراج الدولہ کا تینون صوبون کی حکومت پانا اور کلکتے مین انگریزون سے لڑنا اور شوکت جنگ کا مارا جانا

نواب سراج الدولہ مہابت جنگ کی تعزیت سے فارغ ہوکر مسند پر بیٹھا اور صولت جنگ کے بیٹے سے پورنیہ کی فوجداری چھین لینے کا قصد کرکے راج محل کی سمت کوچ کیا اتنے مین خبر پہنچی کہ شہامت جنگ کے دیوان راج بلبھ کے بیٹے کشن بلبھ کی گرفتاری کے واسطے جو آدمی کہ ڈھاکے کو گئے تھے اونھون نے لکھا ہے کہ کشن بلبھ بھاگ کر کلکتے مین پہنچ وہان کے بڑے صاحب مسٹر ڈریک صاحب کی حمایت مین بیٹھا ہے اور انگریز اوسکے بچانے مین عذر کرتے ہین سراج الدولہ نے یہ خبر سنکر شوکت جنگ پر چڑھائی ملتوی کی کلکتے کی تسخیر کے ارادے پر روانہ ہوا چونکہ اسکے پاس فوج اور لڑائی کا اسباب بہت تھا تھوڑی مدت مین بزور لڑائی مین انگریزون پر غالب آیا مسٹر ڈریک صاحب سے کچھ نہ بن سکا آخر گھبرا کر تھوڑے ایک آدمیون سے جہاز پر سوار ہو کر کنارہ کر گیا اور جو رہ گئے تھے گولے بارود سے لڑکر آخر بعضے جان سے مارے گئے اور بعضے گرفتار ہوئے اور انگریزون اور ارمنیون کا بہت مال تجارت اور نقد و جنس لشکریون کے ہاتھ لگا یہ حال ۱۱۶۹ ہجری مین بیسوین رمضان کو مہابت جنگ

مہینے کچھ دو مہینے اور دس دن بعد ہوا اور واٹس صاحب وغیرہ جو کوٹھی قاسم بازار میں تھے جیتے پکڑے آئے اور چند انگریزی سپاہیان
مرزا امیر بیگ کے ہاتھ کلکتہ میں میر جعفر خان کا نیوتا تھا پر اس مرزا نے بڑی دیانت داری سے با اطلاع میر محمد جعفر خان کے اور
[illegible] سراج الدولہ سے [illegible] پہنچ گئے جہاں سرکار صاحب لشکر کا دستہ باہ کوس پر لشکر ڈالے پڑا تھا ۔

سراج الدولہ نے کلکتہ کو تباہ کر کے مانک چند راجہ بردوان کے دیوان کو پانچ چھ ہزار سوار سے اور آٹھ ہزار پیادے کلکتہ میں چھوڑ کے
خود مرشدآباد دار الامارۃ کو مراجعت کی اور چند روز بعد فوج شائستہ لیکر شوکت جنگ کی جنگ کو گیا میدان منہاری میں جنگ ہوئی
چونکہ شوکت جنگ بعض بیوقوف اور خود پسند تھا اپنی بے تدبیری سے فوج مغلوب کے سرداروں کی کچھ خبر گیری نہ کی اور بندوق کی گولی کھا کر
[illegible] ۱۱۷۰ ہجری میں [illegible] جب شوکت جنگ مارا گیا سراج الدولہ نے اوسکے مال و اسباب کی ضبطی کے واسطے مہن لعل سنہ ۱۷۵۶ء
کو پورنیہ [illegible] سب مال ضبط کر کے شوکت جنگ کی عورتوں اور اوسکے متعلقین کو بہت ذلت و حرمت سے سراج الدولہ کے پاس بھیجا ۳

سراج الدولہ کا دوسری بار انگریزوں سے لڑکر مغلوب ہونا

جب سراج الدولہ شوکت جنگ پر فتحیاب ہو کر اپنے دولتخانے کو پھر آیا مشہور ہے کہ تھوڑے ہی دنوں کے بعد مدراس سے [illegible] کلایو صاحب
[illegible] اور دوسرے صاحب تھوڑی سی فوج سے کہ تلنگے کی ایک پلٹن اور تین چار سو ولایتی گوروں کی کمپنیاں
[illegible] کلکتہ میں پھر کوٹھی بنانے کا ارادہ کر کے جہازوں کو سمندر کے راستے سے جہاں بھاگی رتی ملی ہے لنگر ڈلوا کر
سراج الدولہ کے پاس صلح کا پیغام بھیجا اور ڈریک صاحب کی تقصیرون کی معذرت کی اور کئی لاکھ روپئے دینے کا اس شرط پر اقرار کیا
کہ کلکتہ میں پہلی وضع پر کوٹھی پھر بنائی جاوے اور طرفین سے عداوت مٹ جاوے سراج الدولہ نے کرنیل کے پیغام پر کچھ توجہ نہ کی جب
کرنیل انتظار کرتے کرتے دل تنگ ہو گیا ناچار لڑنا اختیار کیا اور جنگی جہاز کو مانک چند کے محل کے سامنے دریا میں کھڑا کر کے
توپیں چلانا اور گولے برسانا شروع کیا اور مانک چند کی فوج سے لڑنے لگا مانک چند ایسا نامرد تھا مقابلے کی تاب نہ لایا آخر بھاگ گیا
کرنیل نے پایا کر اسباب اپنی کوٹھی کے گماشتوں سمیت اپنے پہلے مکانوں میں اوتارا سراج الدولہ مانک چند کے کلکتہ سے بھاگنے کی خبر سنکر
سنہ ۱۱۷۰ ہجری میں بارھویں تاریخ انگریزوں سے لڑنے کے ارادے پر مرشدآباد سے کلکتہ کو روانہ ہوا اور شہر کلکتہ کے نزدیک پہنچکر جا بجا
مناسب میں اپنا ڈیرہ کیا انگریزوں نے رات کو آن کر ڈیرہ پر چھاپا مارا کہ سراج الدولہ اور اوسکے ہمراہی گھبرا کر خواہان صلح ہوے
انگریزوں نے [illegible] اوس مال و اسباب کی طلب کی جسے سراج الدولہ کوٹھی سے لوٹ کر لے گیا تھا سراج الدولہ نے
[illegible] تو بالفعل دینا قبول کیا اور باقی کے عوض میں کلکتہ کے پیچھے گنے [illegible] اس شرط پر کہ جب وہ روپیہ ادا ہو جاوے
[illegible] پھیر دینے دونوں طرف سے دستاویزوں کی تحریر ہوئی سراج الدولہ وہاں سے روانہ ہو مرشدآباد میں داخل ہوا اگر
ایسا بادشاہ ایک [illegible] وقت عیش میں کہ میر محمد جعفر کی حویلی کے مقابل توپیں لگا دیتا تھا اور راجہ دولبرام کو مہن لعل کی اطاعت اور
فرمانبرداری کے لیے مقرر کرتا تھا اور جگت سیٹھ کو بیٹھک اور تمسخر سے بہت حیران کرتا تھا اور کبھی اوسکو ختنہ کروانے کا حکم سنا کر ڈرا دیتا
گو یا کہ [illegible] اور انگریزوں کے جو مناظع کیا اور ان دونوں قوموں میں پانسو چھ سو برس سے منازعت تھی کچھ فیصلہ کر لینے

تھے اور کبھی لڑائی کا سامان مہیا کیے کے جنگ و جدل کرتے تھے آب دکن میں جنگ کرکے انگریز فرانسیسوں پر غالب آئے اور فرانسیسوں
کی کوٹھی جو قاسم بازار میں تھی سو بھی اونکے ہاتھ سے نکل گئی موشیر لاس کہ فرانسیسوں میں عہدہ دار تھا اپنے ساتھیوں کو مع توپ
بندوق اور برقندازوں سمیت سراج الدولہ کی سرکار میں نوکر ہوا انگریزوں نے اپنا وکیل سراج الدولہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہماری تمھاری
اب کی صلح ہو گئی ہے اب جو ہم میں اور فرانسیسوں میں لڑائی ہوئی اور وہ لڑائی کھا کے تمھارے پاس گئے اور آپ انکی پرورش کرتے ہیں
یہ بات خلاف عہد نامے کے ہے سراج الدولہ نے ظاہری خیر خواہوں کے کہنے سے موشیر لاس کو عظیم آباد کی طرف رخصت
کیا اوسنے ہر چند اوسکے سرداروں کی بدنیتی اور اپنی خیر خواہی سے مطلع کیا لیکن اوسکا کہا کچھ موثر نہوا جب وہ مرشد آباد سے نکل گیا
محمد جعفر خان اور راجہ دولب رام سراج الدولہ کے برخلاف ہو گئے اور جگت سیٹھ اور گھسیٹی بیگم در پردہ اونکے ہر طرح مدد رسان ہو گئے

سراج الدولہ کا قید ہوکر مارا جانا اور تینوں صوبوں کی ریاست میر محمد جعفر خان کو ملنا

جتنے سردار کہ سراج الدولہ کے ہاتھ سے تنگ ہو گئے تھے اونھوں نے اپنی اپنی مہریں کرکے ایک محضر لکھا اور میر محمد جعفر خان
اور راجہ دولب رام اور جگت سیٹھ ان تینوں نے الگ الگ ہوکر کمپنی کے ہاتھ وہ محضر انگریزوں کے پاس بھیجا اور بہت روپیہ
دینے کا وعدہ کرکے لڑائی پر انگیخت کیا کرنیل کلیف صاحب جنگ نے اس بہانے سے لڑائی ٹھانی کہ کلکتے کی کوٹھی کا جو اسباب لوٹ
لیگئے تھے اور اوسکے ادا کا وعدہ کیا تھا سو ابتک نہیں دیا سراج الدولہ نے بھی لاچار ہو کر … مقابلے کے واسطے
مرشد آباد سے کوچ کیا غرض کہ مقام پلاسی میں دونوں لشکر ملے کہتے ہیں کہ انگریزوں کی فوج … تھی …
پانچویں شوال کو پنجشنبہ کے دن خوب لڑائی ہونے لگی میر محمد جعفر خان اور راجہ دولب رام اپنے ساتھیوں سمیت …
تھے مگر میر مدن اور موہن لعل جنگ و جدل اور گولہ بازی میں مشغول تھے … ایک گولہ میر مدن کے لگا …
سراج الدولہ اوسکے مرنے سے بہت گھبرایا جعفر خان اور صادق خان اور میرن کو … اپنے پاس بلا کر …
جعفر خان نے اپنا قابو دیکھ کر دغا دی اور لڑائی کو دوسرے دن پر موقوف کیا اور موہن لعل کو … استقلال … میدان سے
مبالغے اور تاکید سے بلوایا کلیف صاحب بہت گھبرایا اور یہ جانا کہ ان لوگوں نے دغا سے ہمیں بلایا آخر موہن لعل کے …
سپاہ درہم برہم ہو گئی جب سراج الدولہ نے کوئی اپنا نہ دیکھا لطف النسا اور بعض خاص محل عورتوں اور جواہرات کو لیکر
راہ … کشتی پر سوار ہوکر عظیم آباد کو چلا موشیر لاس کہ سراج الدولہ کے بلانے سے عظیم آباد سے روانہ ہوکر راج محل تک پہنچا تھا
اوسنے اوسکے بھاگ جانے کا حال سنا اوسی جگہ سے پھر گیا کرنیل کلیف نے میجر کوٹ کو اوسکے تعاقب کے واسطے مقرر کیا اس …
کرم … اوسکا پیچھا کیا پر موشیر لاس اوس سے ایک منزل آگے … صوبوں کی …
پھر میر محمد جعفر خان نے ایک … میں مقام کیا کہ کلیف اور انگریزی سرداروں سے ملاقات کی اور اپنے …
… گنج میں ۱۱۷۰ ہجری میں ساتویں شوال کو سنیچر کے دن جلوس کیا …
صوبوں کی اکثر مقامات میں تسلی اور تشفی کے شقے بھیجے اور میر محمد قاسم خان اپنے داماد کو مستعد …

گرفتار کرنے کو بھیجا اور میرداؤد اپنے چھوٹے بھائی کو بھی جو راج محل مین رہتا تھا اسی باب مین تاکید لکھی پس سراج الدولہ کو بھی جو لگی راج محل کے دریا کے اوس پار پہونچکر کشتی سے اوترا دانا شاہ نام ایک فقیر کے تکیے مین ٹھہرا اوس بے ایمان فقیر نے اوسکے دشمنون کو خبر دی میرداؤد اور میر محمد قاسم خان اپنے ہمراہی لیکر آ پہونچے اور سراج الدولہ کو کنبے قبیلے اور سب مال و اسباب سمیت گرفتار کرکے لے آئے اور شوال کی ۵ تاریخ مرشدآباد مین پہنچایا میرن جعفر خان کا بیٹا سراج الدولہ کے خون کا پیاسا تھا اوسنے ایک شخص محمدی بیگ کو اوسکے قتل پر تعین کیا یہ شخص ابتدا سے سراج الدولہ کے باپ کا تربیت اور پرورش یافتہ تھا آخر اوس بیدرد ستمگار نے بڑی بیرحمی کے ساتھ اوسے قتل کیا اوسکی لاش ہاتھی کے ہودے پر ڈالکر شہر مین پھرائی گئی اور اوسکی مان اور عورتون کو کٹھیان مار مار کر گھرون کے اندر کیا ❊

محمد جعفر خان نے ۱۱۷۱ ہجری مین ماہ صفر کے درمیان اپنی امارت کے پانچ مہینے بعد مرزا مہدی سراج الدولہ کے چھوٹے بھائی کو قتل کیا کہتے ہین کہ اس بیچارے کو دو تختے کے تختون مین ڈالکر ڈوریون کو اسطرح کھینچا کہ اوس شکنجے مین بیچارہ مرگیا اور اوسکی آدمیون مین سراج الدولہ کا مدارالمہام موہن لعل بھی جو بڑے استقلال سے انگریزون کے ساتھ لڑا تھا اور جسے قید کرکے اوسکا زبردستی مال لیا تھا اسی مصیبت مین گذر گیا ❊

راجہ شتاب راے کا حال اور اوسکا شاہجہان آباد سے صوبۂ عظیم آباد مین آنا

راجہ شتاب راے پہلے آقا سلیمان غلام کبھی خاندوران خان امیرالامرا کے گھر کا دیوانات نویس تھا اور امیرالامرا کے بیٹے صمصام الدولہ کا خانسامان ہوا آخر اپنے شعور سے بڑے بڑے مرتبون پر پہونچکر بیٹے آقا صمصام الدولہ کی سرکار مین اوسکا نائب مقرر ہوا آپ بھی اوسنے شاہجہان آباد کے اوضاع اور حال کو ابتر دیکھا اوس شہر مین رہنا نامناسب جانکر عظیم آباد کی دیوانی اور پٹنہ کی قلعداری اور صمصام الدولہ کی محالات کی خدمت اپنے نام حاصل کرکے میر محمد جعفر خان کے آنے کے بعد ایک شایستہ وضع سے عظیم آباد مین پہونچکر پہلے راجہ رام نرائن کی ملاقات کی پھر اوسکے ذریعے سے جعفر خان سے ملا اور اوسکے ساتھ مرشدآباد مین آیا اور راہ مین کرنیل کلیپ صاحب سے توسل پیدا کرکے خاطرخواہ اپنا کام نکال لیا اور راجہ رام نرائن کے نام کرنیل کلیپ اور میر محمد جعفر خان کی مہر و دستخط کی سند اور احکام مداخلت کے باب مین لکھوا کر عظیم آباد کو پھر گیا اور جیسا کہ چاہیے سب کامون مین دخیل ہو کر اپنی کاردانی سے راجہ رام نرائن کو بھی چند روز مین آپ سے راضی کیا اور اوسکے دل مین بیٹھکر بڑے چین سے اوقات بسر کرنے لگا ❊

محمد جعفر خان اور اوسکے بیٹے میرن کا بیان اور مہابت جنگ مرحوم کی آل و عیال کے ساتھ اونکی بدسلوکی کا ذکر

محمد جعفر خان اور اوسکا بیٹا میرن عیش و عشرت مین مشغول ہوگئے سوا ے چند ہزار سوار اور پیادے کے جو میرن کے نوکر تھے سپاہ و پیادہ کا حال تباہ ہوگیا تھا پہلے آدھی سراج الدولہ کی ہمراہی اور پیادے کیون سے ناراض تھے اور یہ جانتے تھے کہ جعفر خان جہانزیب اور بیدست تک مہابت جنگ کی خدمت مین ہاہی کیا ان تک خوش خلقی نہ ہوگا جیسا حاکم ہوا اوسکی حالتون میں کچھ فرق نہ ہوگا اور اوسکے بیٹے

میرن کی وضع دیکھ دیکھ افسوس کرتے تھے اور سراج الدولہ کو یاد کرتے تھے محمد جعفر خان جن دنون کہ مہابت جنگ کا بخشی تھا سارے سپاہ مین اسکی فیاضی مشہور تھی اور بعد تو بخل مین گویا قارون ہو گیا۔ انھین دنون مین مہابت جنگ کی بی بی اور گھسیٹی بیگم اور امینہ بیگم مہابت جنگ کی لڑکیون کو مع لطف النسا بیگم کے جو سراج الدولہ کی بی بی تھی اور اوسکی تین چار برس کی لڑکی سمیت مقید کر کے بڑی ذلت سے جہانگیر نگر کو روانہ کیا۔

محمد قلی خان کا شاہزادہ عالی گہر کو عظیم آباد پر چڑھا لانا اور ناکام پھر جانا

محمد قلی خان جو مرزا کوچک مشہور تھا مرزا محسن کا بیٹا وزیر صفدر جنگ الہ آباد کے ناظم کا بھتیجا تھا اوسنے بنگالے اور بہار اور اوڑیسے کی تسخیر کی ہوس شاہزادہ عالی گہر عالمگیر ثانی کے بیٹے کو ورغلا کے اپنے پاس بلایا شاہزادہ خوف سے عماد الملک غازی الدین خان وزیر کے شاہجہان آباد سے نکل کر نجیب الدولہ نجیب خان افغان کے پاس میران پور کٹرے مین رہتا تھا غرضکہ شاہزادے کو اپنا سردار بنا کر اور چند اشخاص نامور شاہزادے کے ہمراہیون کو ساتھ لے عظیم آباد کو روانہ ہوا۔ جب یہ شہر کے نزدیک پہونچے تب راجہ رام نراین عظیم آباد کا صوبہ دار جب تک انگریزی فوج آوے ہی آوے شاہزادہ محمد قلی کی اطاعت کے سوا چارہ نہ دیکھ کر پہلے محمد قلی کی ملاقات کو گیا اور اوسکے ذریعے سے شاہزادے کی ملازمت حاصل کی اور قسمت کی یاوری سے وہان سے سلامت اپنے گھر پھر آیا مگر شاہزادے اور اوسکے ساتھیون کو مفلس اور تباہ حال دیکھ کر اونکی طرف سے جو اوسکے دل مین خوف تھا سو جاتا رہا اور یہ بھی سمجھ کے قلعے مین بیٹھ کر انگریزی فوج کا منتظر تھا محمد قلیخان نے راجہ کے بیٹھ رہنے سے اس قلعے کی تسخیر مین بہت سی تدبیر کی پر کچھ نہ بن سکا اور طرفہ یہ کہ شجاع الدولہ الہ آباد کے قلعے کو جو محمد قلیخان کے تصرف مین تھا دغا سے قلعہ دار سے چھین کر آپ قابض ہو گیا محمد قلیخان یہ خبر سنکر پٹنہ گھیرا اور اس امید مین کہ شجاع الدولہ اوسکا چچازاد بھائی ہے ارادہ اوسکی طرف جانے کا کیا اتنے مین انگریزون اور میرن کی فوج کے آنے کی خبر سنکر گھبرا گیا اور شاہزادے کو ساتھ لے عظیم آباد سے نکل اپنے شہر کی طرف پھرا جب پہلواری کے قریب پہنچا موسیو لاس فرانسیسی نے دوسرے ملاقات کی اور سمجھایا کہ یہ کیا خیال باطل ہے جہان آپ نے اتنے دن تکلیف اوٹھائی ہے دو دن اور بھی ٹھہر جایئے مین بنگالے اور بہار سے دوڑا دوڑ یہان تک آیا ہون میری بھی جرأت اور تدبیر دیکھ لیجیے پھر آگے جو مناسب ہو سو کیجیے اوسنے ہرگز نہ مانا تب لاس لاچار ہو کے پھر گیا شجاع الدولہ نے محمد قلیخان کے آنے کی خبر سن راجہ بینی بہادر اور راجہ بلونت سنگ کو حکم دیا کہ جب محمد قلی خان بنارس کے [illegible] مین ہو کر آوے اوسے اس طرف مت آنے دینا مگر شاہزادے کو مت روکیو جہان اوسکا جی چاہے چلا جاوے [illegible] حدون پر آ پہونچے اور ویسا ہی کیا شاہزادے نے ایسے مخمصے سے اپنا نکل جانا غنیمت جانا اور [illegible] [illegible] مرزاپور کی راہ ہو کر [illegible] چھتر پور رہنے کے لیے چلا اور محمد قلیخان تھوڑے سے آدمیون سے شجاع الدولہ کے پاس پہونچ کر قید ہوا اور اوسکا لشکر اور مال [illegible] شجاع الدولہ کے لشکر نے دونون [illegible] نے لوٹ لیا

شاہزادہ عالی گہر کا موضع گہولی مین تخت سلطنت پر جلوس کرنا اور [illegible] عظیم آباد پر چڑھائی

شاہزادہ عالی گہر نے دوسری بار عظیم اباد کا قصد کیا جب نام سہ ندی سے پار ہو کر کئی کوس آگے بڑھا اسمین خبر آئی کہ عالمگیر ثانی
اسکے باپ کو عماد الملک غازی الدین خان نے فریب سے مار ڈالا اور محی الدین کام بخش کے بیٹے کو جسکا لقب شاہجہان کہا تھا تخت
سلطنت پر بٹھلایا شاہزادے نے اپنے دولتخواہون کی صلاح سے ۱۱۷۳ ہجری مین موضع کہولی مین تخت سلطنت پر جلوس کرکے
اپنا لقب شاہ عالم رکھا اور منیر الدولہ کو اپنا سفیر کرکے ابدالی کے پاس بھیجا اور شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ کے واسطے قلمدان اور خلعت
بھیجی کامگار خان اور دلیر خان اور اصالت خان افغانون نے جب یہ خبر سنی اپنی اپنی فوج وسپاہ لیکر بادشاہ کی ملازمت مین حاضر ہوے
کامگار خان سرکاری خرچ کا ذمہ لیکر جو حاصل کہ زمیندارون سے ملتا تھا بادشاہ کے یہان پہنچاتا تھا۔ وہان سے کوچ کرکے رام نراین سے
مقابلہ کیا جو پہلے سے فوج لیکر آ پڑا تھا اور اوسپر غالب آئے اور انگریزون و میرن کی فوج کے آنے کی خبر سنکر کامگار خان نے مع بادشاہ
اونکے استقبال کو مشرق کی طرف کوچ کیا پہلے میرن مقابلہ کرکے ہار گیا تھا کہ اسمین انگریزی فوج نے پہونچکر توپ و بندوق سے
کامگار خان کو تنگ کیا بادشاہ اور اوسکے ساتھی انگریزون سے مقابلے کی تاب نہ لاکر پیچھے ہٹے اور بہار مین تین چار مقام کرکے مرشد آباد
کے جانے کا ارادہ کیا کہ میر محمد جعفر خان کو سر کرین اس لیے سفر کا اسباب جسقدر ہو سکا موجود کرکے اور گاڑی چھکڑے جو پہاڑون مین نہین
جا سکتے تھے اونہین چھوڑ کر چیدہ فوج لے بادشاہ کے ساتھ پہاڑون کی راہ ہو کر مرشد آباد کا قصد کیا میر محمد جعفر خان نے جب
اوسکے ارادے کی آگہی پائی جو فوج کہ اوسکے پاس تھی جمع کرکے اور انگریزون سے مدد لے مرشد آباد سے نکلا اور یہ مقرر کیا کہ اوسکی سواری کا
ہاتی انگریزی فوج کے بیچ مین ہمیشہ رہا کرے اور ہندوستانی فوج آگے پیچھے دور دور چلتی تھی اور میر محمد قاسم خان جعفر خان کا داماد
بھی اوسکے حسب الطلب [illegible] سے کوچ کرکے دمودر ندی پر ٹھہرا اور پھر محمد جعفر خان سے جا ملا اور میرن بھی جھٹ پٹ اپنے
باپ کے پاس آ پہونچا اتنے مین [illegible] اور بابو خان مرہٹہ اور راجہ بشن پور بادشاہ سے مل گئے اسپر بھی کامگار خان نے فوج کا انجام
دیکھکر عظیم اباد کا قصد کیا جعفر خان اور میرن جب اونکی طرف سے مطمئن ہوے ہر دو ان کی طرف فوج مین بار ہم بیٹھے رہے اور کامگار خان
نے عظیم اباد پہونچکر قلعے کو گہیر لیا اور موسیو لاس بھی اس میلے مین کامگار خان کے شریک ہوا اور ہر رات کو ہلا کرکے جاتے تھے
[illegible] قلعے والون کو تنگ کر دیا قلعہ ٹوٹنے ہی کو تھا اور قریب تھا کہ رام نراین مغلوب ہو جاوے اسی بیچ کپتان
ناکس [illegible] تھوڑی سی فوج لے بردوان سے تیرہ دن کے عرصے مین رام نراین کی مدد کے لیے آ پہونچا کامگار خان اور موسیو لاس
[illegible] کامگار خان کو پھر عظیم اباد مین ٹھہرنے کی تاب نہوئی ناچار گیا [illegible] گیا اور [illegible] کا بندوبست
اور [illegible] کی تحصیل کرنے لگا بادشاہ موسیو لاس اور کامگار خان اور فوج کو لیکر راجہ سندر سنگہ وغیرہ کے ملک مین گیا اور [illegible]
کی [illegible] مین ٹھہر [illegible] اور امیران ہند کے نام ابدالی کا حکم پہونچنے کا منتظر رہا

خادم حسین خان کا پورنیہ کو لوٹنا اور انگریزی فوج اور میرن سے لڑکر مغلوب ہونا اور بہار کی طرف بھاگ جانا

[illegible] خادم حسین خان جعفر علیخان کا بھانجا بادشاہ کی مدد کرنے اور [illegible] جعفر علیخان کے نکالنے کا ارادہ [illegible]

پانچ چھ ہزار سوار اور سات ہزار بندوقچی اور کچھ اوپر چالیس توپین لیے دریا کی شمالی طرف سے عظیم اباد کا قصد کر کے حاجی پور کی طرف
مین پہونچا انگریز سلیں صاحب نے اپنی حسن تدبیری سے تھوڑی فوج سے اوسے شکست دیکر بھگا دیا بعد اسکے میرن سے مقابلہ ہوا لیکن
اوس سے بھی شکست پائی ٭ میرن نہایت ظالم تھا بہت سے سردارون بلکہ اونکی عورتون کو اوسنے مروا ڈلوایا تھا اوسنے عہد کیا تھا
کہ خادم حسین خان پر فتح پانے کے بعد وہ سو تین سو آدمیون کو مروا ڈالونگا ٭ امینہ بیگم اور گھسیٹی بیگم مہابت جنگ کی لڑکیون کو
دغا سے اوسنے دریا مین ڈبوانے کو بھیجا وہ عین وقت پر اوسکے ارادے سے مطلع ہوئین اور اوسکے حق مین بجلی پڑنے کی بد دعا دیکر از خود
دریا مین کود پڑین کہتے ہین کہ اوسی رات اوسپر بجلی پڑی اوسکی لاش راج محل مین لاکر دفن کی گئی ٭
میر محمد جعفر خان اپنے بیٹے میرن کے مرنے سے از بس بد حواس ہوا ایسا کہ ملک و سپاہ مین بالکل خلل آنے لگا میر محمد قاسم خان جو نقی خان
کا بیٹا نواب امتیاز خان کا پوتا خالص تخلص خاص ولایتی ایران کی پیدایش تھا محمد جعفر خان کی دامادی کے سبب علاوہ خدمت رنگپور کے
خدمت پورنیہ کی بھی اوسکے نام مقرر ہو کر بعضے سوال و جواب کے لیے کلکتے بھیجا گیا ٭
سنہ ۱۷۶۰ء ربیع الاول سنہ ۱۱۷۴ھ مین قاسم خان اپنی فطرت اور دانائی کے سبب و کلکتے کے گورنر کی موافقت سے تینون صوبون کا نایب کل اور
مختار ہو گیا اور جعفر خان اپنی غفلت اور نادانی سے ملک سے بیدخل کیا گیا آخر وہ اپنے عیال و اطفال سمیت بہت لاچار ہو کر بتقاضا کلکتے کو
روانہ ہوا فقط مرزا علام علی بیگ نے اوسکا ساتھ دیا - بادشاہ کے حضور سے قاسم خان کا خطاب نصیر الملک امتیاز الدولہ میر محمد قاسم خان
بہادر نصرت جنگ عنایت ہوا ٭

عظیم اباد کے حالات کا ذکر اور میجر کرناک کا بادشاہ سے لڑنا اور پھر صلح ہونا اور محمد قاسم خان کو حضور بادشاہ سے خلعت ملنا

میرن پر قہر الٰہی نازل ہونے سے پہلے بادشاہ دارنگ سے بہار کے آس پاس سیر کر رہا تھا - کرنیل کلیب کے جانے کے بعد ہالویل صاحب
کلکتے کا بڑا صاحب ہوا اسکے بعد شمس الدولہ مسٹر ونسٹرٹ صاحب کلکتے کی کونسل کا مدار المہام اور گورنر ہوا اور امیٹ صاحب اور کرنیل
کلیو سیف جنگ مع میجر کرناک اور سیسٹین صاحب و بعض سردارون کے عظیم اباد سے کلکتے مین آکر امیٹ صاحب تو کلکتے کا حکم بردار ہوا
اور شمس الدولہ سے کچھ فساد شروع کر کے اوسکی شکایت اور نالیاقتی ولایت کو لکھنے لگا شمس الدولہ نے بھی لاچار ہو کر یہی شیوہ اختیار کیا اور ظلم
نہین کیسیف جنگ اس سبب سے فوج کی ریاست سے موقوف ہو کر ولایت کو گیا اور اوسکی جگہ میجر کرناک ساری فوج کا سردار مقرر ہوا ٭
میر محمد جعفر خان کی موقوفی اور محمد قاسم خان کے تقرر کے بعد وہ سیسٹین صاحب سمیت عظیم اباد مین پھر آیا جب سات ہزار جو جنگی میجر کرناک مع فوج
انگریزی اور فوج میرن کے رام نرائن کو ساتھ لیکر بادشاہ سے مقابلہ کرنے گیا جو گیا مانپور کی اطراف مین تھا جب دونون لشکر کا مقابلہ ہوا
موسیو لاس نے تھوڑی فوج اور اسباب سے جو اوسکے پاس تھا انگریزی فوج کا خوب مقابلہ کیا اور فوج بادشاہ اور کامگار خان بہادر کی
اور فوج مین تیر لڑائی کا کامگار خان کچھ ٹھہرنے کی تاب نہ لا کر آخر بھاگا اور بادشاہ بھی اوسکے ساتھ میدان سے نکل گیا اور موسیو لاس کچھ آدمیون
نے جب یہ حال دیکھا کہ میدان کے سبب کامگار خان اور بادشاہ کی ہمراہی منظور کی موسیو لاس جب تن تنہا رہ گیا ایک توپ پر بیٹھ

پہونچا اور بھاگنے سے مرنا اچھا جانا مجر کرنک اور کپتان کس چال شکر چند سوار ساتھ لے مونشیر لاس کی ملاقات کی جسپر نے اوسکی جوانمردی کی بہت تعریف کی اور کہا کہ جو حق تمہاری سعی کا تھا ثمنے کیا غرضکہ باہم صفائی ہوگئی سر الوشناب سرائے کو بادشاہ کے پاس بھیجکر صلح اور ملاقات کا پیغام بھیجا بادشاہ نے پہلے لوکا مگارخان کے بہکانے سے قبول نکیا پھر آخر دو تنخواہون کی صلاح سے اور مناسب وقت کے دیکھکر صلح پر راضی ہوا مجر کرنک ورا اور انگریزی سرداروں نے سات کوس جمقام گیا مین آکر بادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور گیامان پور سے اونسے بہت عزت کے ساتھ عظیم اباد مین لائے اور بادشاہ انگریزون کی تجویز سے بادشاہون کی پرانی عمارتو مین اوترے قاسم خان نے یہ خبر سنکر مونگیر اور کھڑک پور کے کوہستان کی راہ سے بلا مار چلکر عظیم اباد مین پہونچ انگریزی سردارون کی وساطت سے بادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور ایک ہزار اشرفی اور جواہر اور طرح طرح کے لباس اور تحفے نذر گذرانے اور بادشاہ کے حضور سے چھ پارچے کا خلعت اور موتیون کی مالا اور سرپیچ اور کلغی اوسے عنایت ہوئی اور سوال جواب کے بعد تینون صوبون کی مالگذاری کے بابت چوبیس لاکھ روپیے دینا قبول کرکے جعفر خان کے باغ مین اپنے خیمہ گاہ مین آیا ؛

بادشاہ کا عظیم اباد سے اودھ اور لکھنؤ کی طرف جانا

اس عرصے مین کہ بادشاہ ان طرفون مین تشریف فرما تھے منیر الدولہ کا انتظار کرتا تھا جو ایلچی ہو کر احمد شاہ ابدالی کے پاس گیا تھا اور نجیب الدولہ اور شجاع الدولہ اور احمد خان بنگش اور روہیلہ افغانون کے حسب الطلب شاہ ابدالی بھی مرہٹون اور اونکے رئیسون کے اوکھاڑنے کے لیے ہندوستان مین آ پہونچا کہ جنھون نے ہند کی سلطنت کا ارادہ کرکے شاہجہان اباد کے آنے کا قصد کیا تھا اور غازی الدین خان نمکحرام عماد الملک نے عالمگیر ثانی شاہ عالم کے باپ کو مار کر ایک شاہزادے کو جسکا نام شاہجہان تھا تخت پر بٹھایا تھا غرضکہ شاہ ابدالی نے تو مہینے مرہٹون کی لڑائی سے فراغت حاصل کرکے شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ وغیرہ کو شاہ عالم کے بادشاہ کرنے اور متابعت دکھانے کی تاکید لکھا قندھار کو جو اوسکا دار الملک تھا معاودت کی اور اس عرصے مین منیر الدولہ شاہ ابدالی کے پاس سے ہندوستان کے سردارون کے نام شاہ عالم کی اطاعت کے باب مین اوسکے فرمان لایا نجیب الدولہ نے شاہ ابدالی کے جانے کے بعد جوان بخت شاہ عالم کے بیٹے کو بادشاہی تخت پر شاہجہان اباد مین بٹھلا کر شاہ عالم کے نام کا سکہ و خطبہ پڑھوایا اور شجاع الدولہ نے بھی اپنے ملک مین اوسی کے نام کا سکہ اور خطبہ جاری کیا بادشاہ عالم نے سنہ ۱۱۷۵ھ مین شوال کے آخیر اپنے جلوس کے دو برس بعد نجام طرح کوچ کیا جب کرم ناسے دریا سے پار اوترا شجاع الدولہ نے استقبال کرکے ملازمت کرنے اور نذرین گذرانے کے بعد بادشاہ کے ہمراہ اپنے صوبے کو گیا ؛ ۱۷۶۱ء

میر محمد قاسم خان کا راجہ رام نرائن کو قید کرنا اور مونگیر کے قلعے مین قیام فرمانا

جب قاسم خان کو بادشاہ کی طرف سے دلجمعی ہوئی راجہ رام نرائن کو محاسبے مین لا کر نظربند کیا اور چودہ پندرہ لاکھ روپیا اور جواہر ضبط کر لیے اور شتاب رائے سے بھی جو جھگڑے شروع کی آخر شتاب رائے انگریزون کی رعایت سے بچکر شجاع الدولہ کے ملک مین پہنچا اور رام نرائن بھی نسل سے بری ہوگیا ؛ قاسم خان بڑی شان و شوکت سے قلعہ عظیم اباد مین داخل ہوا عالمون اور فاضلون کی قدر دانی اور مسافر اور رعیت پروری بہت کرتا تھا ہفتے بھر مین عدالت کے لیے اوسنے دو دن مقرر کیے تھے کہ ان دنون مین کسی پر اعتماد نکرکے خود مقدمہ فیصل کرتا

سنہ ۱۱۷۴ ہجری کے شروع مین اوسنے شاہ عالم کے حضور سے اپنے واسطے ہشت ہزاری منصب اور عالیجاہ خطاب منگوایا جب سے اوسے نواب عالیجاہ کہا کرتے تھے ٭ سنہ ۱۷۵۸

شمس الدولہ ہنری ونسٹرٹ گورنر کا کلکتے سے مونگیر اور عظیم اباد مین آنا اور انگریز اور نواب عالیجاہ مین فساد آغاز ہونا

کلکتے کے گورنر شمس الدولہ ہنری ونسٹرٹ صاحب کو عالیجاہ کی ملاقات اور مونگیر اور عظیم اباد کی کوٹھی اور بہت سے شہر وغیرہ کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا چنانچہ کلکتے سے اس طرف کا قصد کرکے سنہ ۱۱۷۶ ہجری مین پانچوین جمادی الاولی کو مونگیر مین داخل ہوا عالیجاہ نے بہت تواضع اور تکلف سے ملاقات کی طرفین سے نذر و تحائف کی رسمین سلوک ہوئین ایک دن گفتگو مین عالیجاہ نے گورنر سے کہا کہ انگریزون کے نام سے سوداگر بہت سا مال لیجاتے ہین اور انگریزون کے تھوڑے سے فائدے مین میرا بہت سا نقصان ہوتا ہی اس لیے مین یہ چاہتا ہون کہ تم انگریزون سے محصول لینے کا حکم دو کہ کمپنی کا محصول معاف رہیگا گورنر نے کہا کہ ان لوگون کا محصول تو ہمیشہ سے معاف ہی اب ہم کیسے لے سکتے ہو اور بھلا خیر ابھی تم جلدی نکرو مین کلکتے مین جاکر کچھ تدبیر نکالدونگا غرض ہفتہ بھر کے بعد گورنر عالیجاہ سے رخصت ہوکر عظیم اباد گیا عالیجاہ نے اس عہد سے مطمئن ہوکر محصول کا لینا اپنے دل مین ٹھانا سوداگر لوگ رکنے لگے یہانتک نوبت پہنچی کہ چند انگریزی گماشتے عالیجاہ کے یہان قید ہوے اور عالیجاہ کے عاملون کو انگریزون کے گماشتون نے قید کیا یہ معاملہ کہ کلکتے مین پہونچنے سے پہلے ہوا اہل کونسل مین اسکی بدنامی ہوئی اور وہ عالیجاہ کا حمایتی خیال کیا گیا چنانچہ امیٹ صاحب اور حی سلیب کو مع ایک کمپنی سپاہی کے کونسل کی طرف سے سفیر کرکے عالیجاہ کے پاس بھیجا جب امیٹ صاحب کی معرفت اور تدبیر کچھ نہو سکی تو اونہون نے عظیم اباد کی کوٹھی کے بڑے صاحب مسٹر الس کو لڑائی کے باب مین لکھا اور آپ روانہ ہوا الس صاحب نے قلعے پر حملہ کرکے شہر لے لیا میر مہدی قلعدار بھاگ کر فتوحہ تک پہنچا تھا کہ فوج کمک کو آگئی اوسنے وہان سے لوٹ کر ایک ہی حملے مین شہر چھڑا لیا انگریزی فوج بھاگ گئی الس صاحب باوجود اسکے کہ اوسکے دو تین پلٹن تھین پر فتح کی صورت جو دیکھی کچھ نہو سکا آخر ارادہ بندی فوجدار سرکار سارن نے جو ایک پیغمبر بنگالی تھا اوسے قید کرلیا عالیجاہ اور بھی مغرور ہوگیا جا بجا انگریزون کے قتل کرنے کو حکم بھیجے جب یہ حکم مرشداباد مین پہنچا تو سو ارینگ اور عالیجاہ کے جمعدارون نے امیٹ صاحب اور اسکے ساتھیون کو گھیر کے دیجھ کی ۱۱ تاریخ انکا سر کاٹ عالیجاہ کے پاس بھیجدیا اور اوسی دن انگریزی کوٹھی جو قاسم بازار مین تھی لٹ گئی ٭

میر محمد قاسم خان کا انگریزون سے لڑنا اور انگریزون کا میر محمد جعفر خان کو بنگالے کی ریاست کے لیے اپنے ساتھ لانا

جب عالیجاہ نے دیکھا کہ اب سوائے لڑائی کے کوئی علاج نہین محمد تقی خان بہادر بیربھوم کے فوجدار اور سید محمد خان مرشداباد کے نائب ناظم کو انگریزون سے لڑنے کے لیے مع فوج بلایا گورنر کونسل والون کے ساتھ میر محمد جعفر خان کے پاس گیا جو کلکتے مین نظر بند تھا اور اوس سے کہا کہ تمہاری سرداری اور اپنے لشکر کے ساتھ رہنے کے واسطے لشکر یا جماعت و سامان لیا اور اوسے ساتھ لیکر عالیجاہ

لڑائی کے ارادے پر آئے ۔ محمد تقی خان بہادر نے بھاگیرتی کے اس طرف اپنی فوج لیکر حریف کا مقابلہ کیا آخر پیشانی مین گولی لگ کر مارا گیا اور جونہی اونکی شکست ہوئی اور انگریزی فوج فتحمند ہوئی دو تین دن تک تو وہین ٹھہری اور اسباب لڑائی کا طیار کر اور لشکر سدھار آگے بڑھی اور بارھوین محرم کو یکشنبہ کے دن میر محمد جعفر خان انگریزی فوج سمیت مرشداباد مین داخل ہو کر چھہ دن تک مہاجنگ کے گھر رہا ساتوین دن کو اٹھارہوین محرم کی تھی مع فوج انگریزی میر محمد قاسم سے لڑنے کے ارادے پر باہر نکلا ۔ کوسونی کے میدان مین میر محمد قاسم خان کی فوج نے پھر شکست کھائی یہ خبر سنکر اوسنے اپنی عورت فاطمہ بیگم یعنی محمد جعفر خان کی بیٹی کو مع مال و جواہر کے ناو اور چھکڑون اور ہاتی اور اونٹون پر بار کر کے میر سلیمان خان خانسامان اور راجہ نوبت راے اور بعضے معتمد نوکرون کے ساتھ کر کے رہتاس کے قلعے مین بھیجدیا اور آپ چوبیسوین محرم کو مونگیر کے قلعے سے نکلکر اپنی فوج جو اودھوا ندیا پر مقرر کی تھی اوسکی مدد کے واسطے کوچ کیا پہلی ہی منزل مین قیدیون کے مارنے کا حکم دیا ۔ راجہ رام نراین عظیم اباد کا ناظم راجہ راج بلبھہ نائب ناظم اور اوسکے کئی بیٹے اور راے رایان امید رام اور اوسکا لڑکا اور راجہ فتح سنگہ اور بنیاد سنگہ بکاری کے زمیندار اور شیخ عبد اللہ اور اور بہت سے زمیندار اور سردار جو اوسکی قید مین تھے سب کے سب مارے گئے کہتے ہین کہ راجہ رام نراین کے گلے مین پتھر باندھکر گنگا مین ڈبا دیا اور اگرچہ گرگین خان انگریزی قیدیون کے مار ڈالنے کے لیے بھی بہت ہٹ کرتا رہا لیکن عالیجاہ نے اس گمان سے کہ انکے جیتے رکھنے مین مصلحت ہو اوسکی بات نہ سنی ۔

عالیجاہ اور انگریزونکی اودھوا نالے پر جنگ ہونا اور انگریزون کا عالیجاہ پر فتح پانا

عالیجاہ کی فوج اودھوا جھیل کے مورچون پر اس خیال سے کہ وہ بہت مضبوط ہین بخاطر جمع انگریزی فوج کے دفعہ کرنے کے لیے اکٹھی ہوئی تھی اور یہ نالا ایک جھیل پایاب کے راستے سے ہو کر انگریزی فوج پر چھاپا مارتے انگریز حیران تھے کہ یہ لوگ کس راہ سے چلے آتے ہین آخر ایک سوار جو انگریزون کے یہان سے بھاگ کر عالیجاہ کے یہان نوکر تھا اوسکی مدد سے وہ اوس راہ سے واقف ہوے جہان چھاتی چھاتی اور جہان کمر کمر پانی تھا غرضکہ اوس جھیل سے پار ہو کر مورچون کے اوپر جا پہنچے اور غنیم کو غفلت مین پاکر مارنا شروع کیا کئی سردار مجروح اور مقتول ہوے ۔ میرزا نجف خان نے تھوڑے سے آدمیون سے سپاہ کا رستہ پکڑا اور جنکی زندگی تھی وہ عالیجاہ کے لشکر مین پہنچے چار گھڑی دن چڑھے عالیجاہ کی شکست ہو چکی اور انگریزون کی فتح دوسرے تیسرے دن یہ خبر عالیجاہ کو پہنچی سنکر نہایت پشیمان ہوا اور جون تون کا عالیجاہ کچھہ رات رہے مونگیر کو پھرا ۔

عالیجاہ کا مونگیر سے عظیم اباد کو جانا اور جگت سیٹھہ اور اوسکے بھائی کو قتل کروانا اور پھر پٹنہ کی انگریزون کو بھی قتل کروانا

عالیجاہ نے جب مونگیر مین پہنچکر اپنا اقتدار جاتے اور سپاہ کی موجودگی دیکھا عرب علی خان کو جو ایک شخص عربی بغداد کی طرف کا رہنے والا کاہل ہو گیا تھا اور نامرد تھا مونگیر کی قلعہ داری اور دو ہزار [illegible] آپ عظیم اباد کی طرف کوچ کیا اور [illegible] کو [illegible] ساتھ لیکر [illegible] منزل مین جگت سیٹھہ مہتاب راے اور مہاراجہ سروپ چند کو [illegible] عظیم اباد

قریب پہونچ جعفر خان سکو باغ میں رہا اور عظیم اباد کے قلعے کی خوب ہی مضبوطی کر کے محمد امین خان کو مع فوج وہان کی حفاظت کے واسطے رکھا چند روز بعد یہ سنا کہ انگریز قلعہ مونگیر پر غالب ہوگئے یہ سنکر بہت غصہ ہوئے اور صاحب کو جو قید انگریزون کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور سنہ ۱۱۷۷ھ میں ربیع الاول کے آخر یا ربیع الآخر کے شروع حاجی احمد خان مہابت جنگ کے بھائی کے گھر جہان انگریز قید تھے بندوق سے مار ڈالے سوائے ایک ڈاکٹر فلرٹن نام کے اونہیں سے کوئی جیتا نہ بچا یہ ڈاکٹر اکثر ادمیون کے علاج معالجے کیا کرتا تھا اسی سبب عالیجاہ کے بہت سے سردارون سے اوس سے موافقت ہوگئی تھی اور عالیجاہ بھی اوسے چاہتا تھا عالیجاہ نے مونگیر کی شکست سنکر غربی عظیم اباد کی جانب قصبہ پھلواری کے متصل ڈیرہ کیا عرب علی خان وہان کے قلعہ دار نے کچھ روپیا لیکر قلعہ انگریزون کے سپرد کیا اونھون نے اپنا قلعہ دار وہان چھوڑکر عظیم اباد کے لینے اور عالیجاہ کے نکال دینے کا قصد کر کے کوچ کیا عالیجاہ نے پھلواری میں ٹھہرنا مناسب نجانکر قصبہ بکرم میں جو شہر سے گیارہ کوس ہے ایک طرف ہر منزل کا اور ہمیشہ منوبہ کی راہ سے شہر کی خبر لیا کرتا تھا انہیں دنون میں ڈاکٹر علی ابراہیم خان کے اتفاق سے کشتی پر سوار ہوکر [illegible] میں جا ملا انگریزی فوج نے عظیم اباد میں پہونچکر قلعے کی دیوار کو ڈھا دیا اور قلعے والون کو توپون کی مار سے ہٹا دیا [illegible] مرلی [illegible] عالیجاہ کا چچا زاد بھائی اور میر [illegible] علی خان میر [illegible] کا بھائی کہ تین ہزار سوار سے قلعے والون کی مدد کے لیے تیار ہو گئے یا [illegible] کہ اتنی فوج بہت تھی بے اختیار رہا کہ جب عالیجاہ نے جانا کہ [illegible] تو مناسب جانا کہ شجاع الدولہ بادشاہ کے پاس جاوے چنانچہ ڈیڑھ لاکھ روپیا اور پانچ ہاتھی مرزا نجف خان کو دیکر شجاع الدولہ کے پاس [illegible] روانہ کیا [illegible] عالیجاہ [illegible] اس [illegible] میں مرزا شمس الدین [illegible] شجاع الدولہ [illegible] پہونچے عالیجاہ وہان سے کوچ کر کے [illegible] ملک میں جو شجاع الدولہ کی سرحد تھی گنگا کے کنارے [illegible]

عالیجاہ کا شجاع الدولہ کے پاس پہونچنا اور وزیر و بادشاہ کا عالیجاہ کی مدد کو لیے [illegible] سے انگریزون پر چڑھائی کرنا

عالیجاہ نے بنارس سے چھ سات کوس کے فاصلے پر ڈیرہ کیا اور میر سلیمان کو شاہ [illegible] شجاع الدولہ [illegible] شجاع الدولہ کے لینے نہایت تسلی [illegible] لیکر عالیجاہ کے پاس پھرا اور اوسکے آنے سے پیشتر مرزا شمس الدین بھی [illegible] اور بادشاہ کے [illegible] کے باب میں [illegible] آیا اور [illegible] وزیر کی طرف کوچ کر کے [illegible] کیا اور مرزا نجف خان [illegible] بندیل کھنڈ میں کیا وہان کے راجا [illegible] بہت سی تسلی اور تعظیم و تکریم کی عالیجاہ میر سلیمان اور مرزا شمس الدین کے آنے کے بعد [illegible] نہایت [illegible] بقدر کہ آدمی مطلوب تھے اونھیں نوکر رکھا اور جو آدمی کہ موقوف کیے [illegible] کو روانہ [illegible] کیا بادشاہ و وزیر بوندیل کھنڈ کے بندوبست کے واسطے گئے تھے غرضکہ عالیجاہ اور شجاع الدولہ میں بہت [illegible] ملاقات ہوئی عالیجاہ نے وزیر کے وسیلے سے بادشاہ کی ملازمت حاصل کی [illegible] جب عالیجاہ نے وزیر [illegible] کیا کہ [illegible] عالیجاہ نے اس مہم کو خود اپنے اوپر لیا [illegible]

۱۷۶۴ء لڑائی میں بند ہیلے محفوظ رہنے کے واسطے گھبرا کر یہ معاملہ آئے فیصلہ ہونے کے ۱۱۷۸ ہجری میں وزیر اور بادشاہ نے عالیجاہ سمیت بنارس آ کے
ڈیرہ کیا عالیجاہ نے وزیر کا گیارہ لاکھ روپے مہینا مقرر کیا بادشاہ سے گنگا کا پل بندھوا سب فوج اوتر گئی راجہ بلونت سنگھ بنارس کا زمیندار تین
ہزار سوار اور کئی ہزار پیادوں سمیت وزیر کے حضور میں حاضر ہو کر ساتھ ہوا اگرچہ اس لڑائی میں بہت سی فوج تھی مگر سرداروں کی آپس کی غفلت اور نا اتفاقی
تھی کہ آدھی بیچ لشکر میں اور کوچ کرتے ہوئے آپس میں لڑا بھڑا کرتے تھے آخر انگریزوں نے اپنی فوج کو کم اور شجاع الدولہ کو جوانمرد دیکھ کر
کر اور سیدھے میدان میں لڑنا مناسب نہ جانا اور قلعہ عظیم آباد میں ٹھہرنا قرین صلاح دیکھ کر میر محمد جعفر خان کو ساتھ لے بڑی بیقراری سے پٹنہ کو
چل عظیم آباد میں آئے بادشاہ اور شجاع الدولہ بڑے جوش و خروش سے عظیم آباد کی حدود میں پہنچ منزلیں کرتے چلے آتے تھے اور مغلی فوج
لشکر کے پانچ چھ کوس لوٹتی اور رعایا کو ستاتی تھی انگریزوں نے مع محمد جعفر خان کے شہر میں پہنچ فوج کو کمیلا چھاؤنی اور [illegible] کر
کے [illegible] کوس آگے بڑھے بادشاہ [illegible] عظیم آباد میں پہنچے اور توپیں قلعے کے برجوں پر چڑھا کر آپ بطرف پہاڑی
کے جلد ہی پہاڑی کی گھاٹی پر جو شہر کی اکثر طرفوں کو برسات میں گھیر لیتی ہی منزل کی اور مورچے لگا لئے اور میر محمد جعفر خان کو اس کے پیچھے
دکن طرف رکھا اور اپنے لشکروں کی گنجی کھینچی اور اس کی نگہبانی کے واسطے رکھیں شجاع الدولہ مع فوج منزلیں کرتا ہوا شہر کے قریب پہنچا
کی طرف [illegible] عظیم آباد سے مغربی رخ پر چار کوس ہی اور ایک دن ٹھہر کے دوسرے دن عالیجاہ کو ساتھ لے انگریزوں سے لڑائی کا ارادہ [illegible]

شجاع الدولہ کا انگریزوں سے لڑنا اور ناکام بکسر کی طرف پھرنا اور لڑائی میں توقف کر کے شہر پر چھاؤنی کر دینا

شجاع الدولہ سب فوج سمیت راجہ بلونت سنگھ اور روہیلے اور گوسائیں [illegible] سوار ہوا اور عالیجاہ پانچ چھ ہزار سوار لے [illegible] بائیں پہلو سے [illegible]
کے بائیں طرف کوئی ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر پہاڑی اور میر محمد جعفر خان کے مورچوں کے مقابل آیا اور اس سپاہ کا افسر [illegible] تھا [illegible]
توپوں اور بہت سامان سے لیا تھا توپ اور بان کی لڑائی شروع ہوئی شجاع الدولہ بڑی بہادری سے اپنی فوج کو لڑاتا تھا اور انگریز بھی
کمال دلیری سے گولے برساتے تھے انگریزوں نے کمال ہوشیاری کر کے ایسے گولے مارے کہ وزیر کی فوج تاب نہ لا سکی آخر اپنی جگہ پر آ
آئے پر بیٹھی [illegible] راجہ بلونت سنگھ اپنی جگہ سے نہ ہلے اس ہنگامے میں شیخ دین محمد جمعدار [illegible] شیخ مجاہد [illegible] کے [illegible] کا بیٹا کہ
مشہور بہادر تھا مارا گیا انگریزوں نے اس لڑائی کے بعد اپنی توپ کو ہٹا کر چند قدم آگے بڑھے آخر شجاع الدولہ اور عالیجاہ دو گھڑی دن
رہے توپ خانہ [illegible] کر کے اپنے لشکر کو گئے دوسری فوج وزیر کی سواری کی خبر مشہور ہوئی دو دن بعد پھر سنا کہ وزیر کے [illegible]
[illegible] میں [illegible] کے گولی لگی تھی اور [illegible] کا بہانہ کیا تھا جب اس سے آرام ہوا تب وہاں سے کوچ کر کے دریا [illegible]
عظیم آباد کے دکن رخ [illegible] خبر [illegible] شجاع الدولہ کے جی میں [illegible] کہ ایسا
ٹھہرنا مناسب نہیں بکسر میں چھاؤنی کیا چاہیے [illegible] گنگا کے کنارے غازی پور کے جو راجہ بلونت سنگھ بنارس کے زمیندار
کے علاقے میں [illegible] ہی اور برسات کے بعد جو کچھ مناسب ہو کیا چاہیے آخر عظیم آباد کے [illegible]
اور [illegible] کی راہ ہو کر بکسر کی طرف کوچ کیا۔

شجاع الدولہ کا عالیجاہ کو قید کرنا اور اوسکا سارا مال و اسباب چھین لینا

جب عالیجاہ کے پاس روپیا تھوڑا رہ گیا اور گیارہ لاکھ روپیا مہینا جو وزیر کا مقرر کر دیا تھا اوسکا تقاضا بہت ہونے لگا تب عالیجاہ نے یہ مناسب جانا کہ کسی ڈھب وزیر کے پاس سے نکل جاوین چنانچہ علی ابراہیم خان کی معرفت وزیر سے کہلا بھیجا کہ بندے کو مرشدآباد کی طرف رخصت دیجیے تا کہ وہان جا کر ملک کی تحصیل کرون اور انگریزون کے بندوبست مین خلل ڈالدون اور جو روپیا ملے وہ آپ کے پاس بھیجا دون وزیر نے کہا کہ اگر پھر عالیجاہ نہ آئے تو مین سمجھا کیا ہونگا علی ابراہیم خان نے عرض کی کہ عالیجاہ کو سوائے آپ کے اور کہان پناہ ہے وزیر نے کہا کہ اگر تم انکے ضامن ہو اور بعد اون کے میرے پاس ہو تو کچھ مضایقہ نہیں علی ابراہیم نے عرض کی کہ مین تو حاضر ہون پر روپیون کا ذمہ اپنے سر نہین لیتا البتہ جس جگہ عالیجاہ اپنے عامل بھیجین وہان آپ کے بھی ہزار لوگ رہین اور جو وصول ہو سو سرکار کے خزانے مین پہونچتا رہے وزیر نے کہا نہین یہ نہین ہوگا علی ابراہیم خان نے عرض کی کہ اور جو آپ کی مرضی ہو سو بہتر ہے اس امر مین جو برائی بھلائی ہوگی اوسکی شرم آپ پر ہے کچھ عالیجاہ پر نہین کیونکہ وہ تمھین اپنی پشت پناہ سمجھکر تو یہان آن پڑا ہے اب ایسی کچھ جسمین سلطنت کی حرمت اور آبرو رہے اور کہی ہو گئی پھر آوے وزیر نے کچھ ایک شرمندہ ہوکر کہا اچھا کچھ تجویز کرتا ہون یہ کہکر علی ابراہیم خان کو رخصت کیا اوسنے آکر سب ماجرا عالیجاہ سے کہا اس عرصے مین میر سلیمان عالیجاہ کو نشان نے وزیر کے سردارون سے آمیزش کرکے ایکبارگی دنیاداری چھوڑ کر معمولی کپڑے اوتار ایک درویشانہ کپڑے پہن یہ چاہا کہ اس بہانے سے کنارہ پکڑون عالیجاہ نے بہت سی مہربانیان کرکے دلاسا دیا اور پھر کپڑے پہنائے مگر وہ بے سبب عالیجاہ سے آزردہ ہو گیا تھا چنانچہ اکثر اوسکی عالیجاہ سے رنجش اور دشمنون سے آمیزش کا حال سنا جاتا تھا اور عالیجاہ بھی اپنے دربار مین اوسکی شکایت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ دیکھو فلانے نے ان بیبی بہادر جو مہر جیسے اپنے مجھے سے تھا اور فلانی انگوٹھی جو فلانے کے ہاتھ مین دیکھی ہے سو میرے ہی گھر کی ہے اور جن میر سلیمان کی تحویل مین سپرد کی تھی اسطرح کی باتین جو وہ اکثر اوسیون کے روبرو کہا کرتا تھا اس سے سلیمان اپنے دل مین آگ جلا آخر ایکدن عالیجاہ کے لشکر سے اوٹھکر لشکر وزیر مین علی بیگ خان نشتیچی کے ڈیرے جا رہا اس حال کے پانچ چھ دن بعد وزیر نے مہینے کے روپیون کے تقاضے کا پیغام عالیجاہ کے پاس پھر بھیجا عالیجاہ نے اپنی نادارگی و افلاس بیان کیا اکثر وزیر کا گلہ کیا کرتا لیکن علی ابراہیم خان اس بات سے اونہے منع کرتا اور خلق اللہ اور میر ابو وغیرہ جو عالیجاہ کے مقرب اور وزیر کے سردارون سے ملے ہوئے تھے یہ باتین وزیر کو سدا اونھین پہونچایا کرتے آخر یہ ہوتے ہوتے نوبت یہ پہونچی اور وہ تو کوئی بہانہ چاہتا ہی تھا یہ باتین گویا عالیجاہ سے بدعہدی کا بہانہ ہوئی تھین آخر وزیر نے کہلا بھیجا کہ بادشاہ بنگالہ وغیرہ کے معاملے کا باقی روپیا تم سے مانگتے ہین اوسکی فکر جلد ہی کرو عالیجاہ نے علی ابراہیم خان کو وزیر کے پاس جواب و سوال کے لیے بھیجا اوسنے جا کر عالیجاہ کی طرف سے کہا کہ مین اتنے دنون سے آپ کے دولتخانے پر آیا ہون اور جو کچھ مجھسے بن آیا اوسکے دینے مین کوتاہی نہین کی اب مجھ مین وسعت نہین رہی اور بادشاہ کا تقاضا بے سبب ہی ہے حضور بیبی بہادر کو فرمائیے کہ مجھسے اگر کچھ بھی بنتا ہے تو جتنا مجھسے بن سکے گا ادا کرونگا ہون ورنہ نہین تو آپ ہی کی سرن ہون نہ اب تک آزردہ ہو کر کہا کہ مجھے کیا پڑی ہے تم جانو اور بادشاہ جانین اور بیبی بہادر کون ہوتا ہے جب مجھے اور مین تو

کل شکار کو جاتا ہون پادشاہ جو مناسب جانین سو کرین گے علی ابراہیم ناامید ہو کر پھر آیا اور وزیر نے جو جواب دیا تھا عالیجاہ
کو کہ سنایا عالیجاہ دوسرے دن کہ آٹھوین تاریخ ذیحجہ سنہ ۱۲۱۵ ہجری کی تھی صبح کے وقت عالیجاہ نے مصاحبون کے کہنے سے ایک [illegible]
کفنی ڈال اور ٹوپی سر پر رکھ مسند کو چھوڑ کر خیمے مین ایک بوریا بچھا بیٹھا اور اوسکے نزدیک بیس ایک ساتھیون نے بھی فقیری لباس پہن لیے
یہ خبر وزیر کو پہونچی وہ بہت متفکر ہوا کہ اسمین میری بڑی بدنامی ہوئی اسلیے دوسرے دن علی بیگ خان کو اپنی اور اپنی ماں کی طرف
سے اوسکی دلجوئی اور عذر خواہی کے لیے عالیجاہ و علی ابراہیم خان کو اپنے پاس بلایا علی بیگ خان نے عالیجاہ کے پاس پہونچکر وزیر اور
اوسکی ماں کی طرف سے بہت سی عذر معذرت کی اور علی ابراہیم خان نے اگرچہ فقیری کپڑے تو نہین پہنے تھے پر ایک ذلیل سا
لباس اور ٹوپی اور چھوٹی سی پگڑی باندھی تھی اور اسی ہیئت سے علی بیگ خان کے ساتھ وزیر کے دربار کو چلا اوسنے کہا کیا اسی حال
سے وزیر کے حضور مین چلوگے جواب دیا کہ جب ہمارے آقا کی یہ صورت ہو تو اب ہم ان کپڑون کے سوا اور کیا پہنین غرض اسی طرح وزیر
کے پاس گیا وزیر نے بہت سی مہربانیان کر کے لباس اوتار ڈالنے کا سبب پوچھا اور اپنی پہلی گفتگو سے عذر خواہ ہو کر کہا کہ پادشاہ نے
تو ایک بات کہی تھی اور وہ مین نے آپ سے کہدی تھی اسکا جواب دینا چاہیے تھا ناحق لباس بدل ڈالا اوسنے مجھے بدنام کیا علی ابراہیم خان
نے عرض کی کہ عالیجاہ تو آپکے بہروسے کی امید پر آیا تھا جب آپکے منہ سے بے توجہی کی باتین خصوصاً پادشاہ کے آگے [illegible]
مین سنتے ہی ناچار ناامید ہو کر دنیا سے ہاتھ اوٹھا لیا اب جیسا آپ اچھا جانیے سو کیجیے وزیر نے کہا مین سمجھا تم چلو مین بھی آتا ہون
علی ابراہیم خان نے یہ حال جا کر عالیجاہ سے کہا اتنے مین وزیر بھی پہونچا اور عالیجاہ کی بہت سی دلجوئی کی اور پہلا لباس پہننے کو کہا عالیجاہ
اسکا کہا مانکر ویسا ہی کیا دو تین دن بعد شہر سے اپنی پلٹن سمیت وزیر کی رخصت عالیجاہ کے خیمون کو گھیر کے [illegible]
طلب کیا عالیجاہ نے اوسکا تنخواہ ادا کر کے کہلا بھیجا کہ اب ہمین بہت آدمیون کے رکھنے کا مقدور نہین [illegible]
[illegible] خانسامانی مین جا کر [illegible] شہر [illegible] وزیر سے مل [illegible]
کہ اسلیے [illegible] اوسکی [illegible] کے پاس [illegible] آ پہنچا خیمہ اوٹھا وزیر کے لشکر مین جا اوترا اور نوکر ہو گیا [illegible]
ایک دن [illegible] وزیر کی فوج نے عالیجاہ کے خیمے گھیر لیے اور زنانی خالون اور کار خالون پر چوکیان بٹھا دین [illegible]
[illegible] عالیجاہ کو ہاتھی پر سوار کر کے [illegible] سوارون کے ہجوم مین وزیر کے لشکر مین لیجا کر کسی [illegible] خیمہ مین [illegible] اور
شام کے وقت وزیر کے چند [illegible] نے علی ابراہیم خان کے خیمے کو نظربند رکھا اوسنے اپنے احوال کی ایک [illegible] وزیر کے حضور
مین بھیجی وزیر اوس وقت محل کے اندر بیٹھا اور زنانخانے کی ڈیوڑھی پر جو عورتین تھین اور وہ اس سبب کہ اونکی معرفت جواہرات اور
وزیر کی عورت اور ان کے پاس پہنچتے تھے علی ابراہیم خان سے واقف تھین اونھون نے اوسکے حال پر ترس کھا کر وہ عرضی وزیر کو پہونچا دی
اور وزیر کی طرف سے ایک خواجہ سرا نے آکر سوارون سے بہت تاکید کی اور کہا کہ دور سے دیکھتے رہو کچھ بے ادبی مت کرو اور اوسکی عرضی
[illegible] لکھا کہ تم سے کچھ تعرض نہین فقط کئی باتین پوچھنی ہین کچھ اندیشہ مت کرو دوسرے دن علی ابراہیم خان [illegible] کپڑے اور ایک
[illegible] پالکی مین سوار [illegible] سوارون کے ساتھ [illegible] وزیر کے پاس گیا اور [illegible] جا کر دیکھا کہ سہیل علی خان [illegible]

فیلخانے کا داروغہ اور حافظ اسرار خان منشی اور عالیجاہ کے بعضے محلے وہان موجود تھے ابراہیم خان نے ایک اشرفی نذر گذران کر وزیر کی
ملازمت حاصل کی اور بدون حکم کے بیٹھ گیا بینی بہادر اور شجاع قلی خان اور یاقوت خان بھی بیٹھ گئے وزیر کہ ولایتی لباس پہنے اور ہاتھ میں
تیر لیے بڑی شان و شوکت سے مسند پر بیٹھا تھا علی ابراہیم خان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ کیوں صاحب بھلا میں نے عالیجاہ سے کیا ایسی
برائی کی تھی کہ ایسا بہانہ سمجھی کی لڑکی تک کے دن ہم دونون سے اوسنے کہا کہ جب انگریزون پر فتح پا چکیں اور میری سواری وزیر کے روبرو ہو کر جلد پتا امید
بار بار بھیجو علی ابراہیم خان نے عرض کی کہ مجھے یہ حال معلوم نہیں پر افسوس ہی عالیجاہ کے حال پر کہ ایسے شخص کا برا چاہتے جو اپنے ملک کو چھوڑ کر
اوسکی مدد کو اور اپنے مسند پر بٹھانے کے لیے انگریزون سے دشمن کے ساتھ لڑنے کو طیار ہو جاے وزیر نے خفا ہو کے کہا کیا میں جھوٹ بولتا
ہوں اگر سات آٹھ روز کو عالیجاہ کے سامنے بلا کر پوچھوں دونوں علی ابراہیم خان نے بھی آزردہ ہو کر کہا کہ میں آپ کو جھوٹا تو نہیں کہتا میں تو پہلے ہی کہ چکا
کہ مجھے خبر نہیں اور میں تو اپنی لاعلمی بیان کرتا ہوں نہ جناب عالی کی تکذیب اور عالیجاہ کا نواب یہان تک رتبہ کیونکر پہنچا ہی کہ ایک ادنی ساہوکار بھی اوسکا مقابلہ
کر سکتا ہی ہر تو کچھ مرتبہ بھی رکھتا ہی وزیر شرمندہ ہو کر اوسکی ہجو اور عالیجاہ کی عیب گوئی کرنے لگا اور کہا کہ تم بہت خوب آدمی ہو اور وہ تمہارے
ساتھ بھی ہیچ اٹھا اور اپنی محفل میں میرے گلے شکوے کیا کرتا تھا اور تم سنا کیا کرتے تھے اور یہ نہیں جانتا تھا میں نہیں جانتا کہ وہ تم سے رفیق سے
کیوں بگڑ رہا تھا علی ابراہیم خان نے عرض کی کہ میں نے تو اپنی دانست میں کوئی قصور نہیں کیا مگر عظیم آباد سے نکلتے وقت شیرون کی راے میں
اختلاف ہوا تھا بہت سے تو وہ ہستے اور کچھ کے سردارون کے پاس جانا اچھا جانتے تھے اور میں سوا اس گھر کے عالیجاہ کے لیے اور کوئی پناہ
نہیں سمجھتا تھا انہیں شنکر ... اور اوسکو بہت سا دلاسا اور بڑھاوا دیکر زنانہ میں اوٹھ گیا اور چلتے وقت اپنے مقربون سے علی ابراہیم خان
کی طرف اشارہ کر کے کہ گیا شجاع قلی خان اور دوسرے رفیقون نے علی ابراہیم خان سے کہا کہ نواب صاحب آپکو اپنے پاس رکھا چاہتے ہیں فرما گئے ہیں کہ تم
عالیجاہ کے ... خدا اچھی ہے اگرچہ بعضے لوگون کے رفیقون کی امانت بنارس کے مہاجنون کے یہان معلوم ہوئی ہی لیکن تمہاری امانت
کہیں ظاہر نہیں ہوئی اور لوگ کہتے ہیں کہ چالیس ہزار اشرفی تمہارے سپرد کی ہیں اگر سچ ہو اور کسی کو سونپی ہوں تو ظاہر کردو وزیر کی تمہارے
حق میں بڑی مہربانی ہوگی علی ابراہیم خان نے کہا کہ کسی نے ابتک یہ باتیں مجھ سے نہیں پوچھی تھیں اور اب جو اس بات کا تقاضا ہی تو جو کچھ معلوم
ہی عرض کروں گا ... تھو سنگھ سرکار ... شمرو کے رفیقون میں سے تھا اور ان چالیس ہزار اشرفیون کا علی ابراہیم خان کی تحویل میں ہونا اوسنے کہا
تھا اوسے بلا کر کھڑا کیا اور یہ بات سنکر ایک شخص نے اون میں سے اوٹھ وزیر کو خوشخبری پہنچائی کہ اب بہت سے روپیہ کا کھوج لگیگا آدمی
علی ابراہیم خان کی طرف متوجہ ہو کر یوں پوچھنے لگے اوسنے کہا کہ اس کارخانہ شمرو کے جوہرون کے سپرد تھا اور لاکھ اشرفی اوسکے حوالے ہوئی
تھیں مجھ کو معلوم کہ کہاں ہیں تو پوچھیں یا نہیں یہ سنکر آدمی تھو سنگھ کی طرف دیکھنے لگے اوسنے انکار کر کے کہا کہ سب جھوٹ ہی علی ابراہیم خان نے
کہا کہ جب سے مجھے معتمد اور امین جانتے ہو تو میری بات کا یقین لانا چاہیے اور درحالیکہ میری ہی بات جھوٹ ہو تو ایسے بیوقوف غیر معتمد کا کہنا
کب ماننے کے قابل ہی بینی بہادر نے علی ابراہیم خان کی یہ بات وزیر کو کہلا بھیجی اور یہ کہا کہ جو شخص جو ایسا میرا الزام لگا دے اور یہ بھی کہے
میں نہیں جانتا ہوں پھر اوسکا مقابلہ کروانا فضیحت ہی یہ وزیر نے اوسے دلاسا دیکر رخصت کیا اور عالیجاہ کا مال عورتون اور خواجہ سراؤن اور
اور کارخانون کے عملے سے بمشکل تحقیق ہو کر ضبط ہوا انگریزی ... اسباب و جواہر عالیجاہ نے اپنے ایک نوکر شیخ محمد عاشق کی معرفت نجیب اللہ ولد

سکے ملک مین بہیج دیا تہا وہین بچ رہا اور اوسکی تباہی کے دنون مین کام آیا ❊

میر محمد جعفر خان کا بکسر کی لڑائی سے پہلے کلکتے اور مرشدآباد کی طرف چلے جانا اور اور سوانح جو اوس عصر مین ہوے

جب شجاع الدولہ اور عالیجاہ مع بادشاہ کے عظیم اباد کے محاصرے سے دست بردار ہوکر بکسر مین ٹہہرے اور موسم برسات آلگا میر محمد جعفر خان نے کچھہ جواب سوال کرنے کو کلکتے کے جانے کا ارادہ کیا اور اپنے بہائی میر محمد کاظم خان کو بدستور عظیم اباد کی نیابت مین چھوڑکر اور دھیرج نرائن رام نرائن کے بہائی کو باوجود اسکے کہ وہ کسی کام کی لیاقت نہین رکھتا تہا اس صوبے کا دیوان کرکے کلکتے کا رستہ پکڑا اور وہان پہونچکر کونسل والون سے سوال جواب مین مشغول ہوا ❊ شمس الدولہ ہنری وانسٹارٹ گورنر میر محمد جعفر خان کی نادانی سے بخوبی واقف تہا اور نہین چاہتا تہا کہ مرشدآباد مین اوسے خودمختار رکھے اسیواسطے سوال جواب کو کونسل پر رکہا اور وہ کہتا ہی جاتا تہا کہ نندکمار جیسا اوسکا دیوان و مختار کل ہی اسیطرح بحال رہے اور میرے ساتھہ کلکتے سے نکل آوے پر اوسکی بدیون سے گورنر بہت واقف تہا اور یہ جانتا تہا کہ جعفر خان اوسکے بہکانے سے اکثر عزت حرمت والون کو ستاویگا اس لیے اوسکے لیجانے پر راضی نہین ہوتا تہا آخر طبعی آرزو منت سے پہلے تو میر محمد جعفر خان پہر وہ رخصت ہوکر مرشدآباد مین پہونچ اپنے کامون مین لگے اور شمس الدولہ گورنر نے نندکمار کے عیبون اور بدیون کی ایک کتاب طیار کی تہی وہ نندکمار کا ایسا اقرار تہا کہ میر محمد جعفر خان اوسکا تابعدار ہوگیا تہا میر محمد جعفر خان شجاع الدولہ کی جو انکے ساتھی اور اوسکی فوج کے خوف سے صلح کیا چاہتا تہا اور شاید انگریز بہی زبردستی کی دلیری کی شہرت اور بادشاہ سے لڑنے کی بدنامی سے یہ چاہتے تہے کہ اگر اس طرح صلح ہوجاے جسمین اونکی تجارت مین خلل نہ پڑے تو بہتر ہی اور عظیم اباد کو وزیر اور بادشاہ کے اختیار مین رکہکر بنگالے کی مالگزاری کا بھی عہد کرتے تہے پر شجاع الدولہ غرور اور نادانی کے مارے نہین مانتا تہا اور سب ملکون کے چہین لینے پر ہٹ کرتا تہا کہ اس سے کچھہ بن آتی تہی اور جو خیرخواہ تہے اونکی بات نہین مانتا تہا میر محمد جعفر خان مرشدآباد مین بیمار ہوکر دن بدن گہٹنے لگا اور سنہ ۱۱۷۸ ہجری مین چودہوین شعبان کو منگل کے دن اوسنے وفات پائی ❊ سنہ ۱۷۶۵ع

شجاع الدولہ کا بکسر پر انگریزون سے لڑنا اور انگریزون کا فتح پانا اور شجاع الدولہ کا بہاگنا اور اوس وقت کے اور سوانح

جبتک شجاع الدولہ کی طرف سے سوال جواب معقول ہوتے رہے تب تک تو کونسل والون نے میجر منرو کو وزیر سے لڑنے کا حکم نہین دیا پر جب اوسکے چند خط غرور اور نادانی کے لکہے آئے اوس وقت سنہ ۱۱۷۸ ہجری مین میجر منرو کو وزیر سے لڑنے کا حکم ہوا چنانچہ اوسنے لڑائی کا سامان اور توپخانہ وغیرہ لیکے جنگ کے ارادے پر بکسر کو چلا ❊ وزیر نے فوج مغلیہ کو انگریزی فوج کے مقابلے کے لئے بہیجا اور آپ بھی پیچھے پیچھے اور کچہہ تو ادہر اودہر مین ایسا لگا کہ گویا اپنے ملک مین سیر و شکار کے واسطے آیا تہا مگر ورکا وہی جہیل سے گنگا کے کنارے تک مورچے لگا کر اوسکی آڑ مین لڑا چاہتا تہا آخر میجر اپنی فوج سمیت جہیل کے کنارے پر تین کوس کے فاصلے سے آپڑا اور فقط جہیل ہی دونون لشکرون کے بیچ آپڑی تہی پہر کسیقدر وزیر اوس آڑ کو چہوڑکے لڑائی کے ارادے سے باہر سے نکلا مغلی فوج اور شمرو بیگم یورپین ہدایت کی جو عالیجاہ سے نمکحرامی کرکے

وزیر کے نوکر تھے پیچھے آٹھ پلٹن اور آٹھ توپ سے انگریزی فوج کے مقابل ہوئے اور شجاع قلی خان جو میان عیسی کر کے مشہور تھا
چھ سات ہزار سوار پیادون سے اونکی پشت پر تھا وزیر اپنی فوج سمیت میان عیسی کی داہنی طرف اور بینی بہادر عیسی کی بائین طرف
گنگا کے کنارے پر آیا وہی سے باہر ٹھہرے دونون طرف سے توپ گولے کی لڑائی شروع ہوئی اور ہر طرف کے آدمی زخمی ہوتے اور
مارے جاتے تھے وزیر مغلی فوج سے انگریزی لشکر پر پیہم حملہ کرتا تھا اور درانی سوار بھی انگریزی سوارون سے لڑتے تھے چنانچہ سمرو اور
موسیٰ مدک کی توپ اندازی اور روز بروز کے حملون سے انگریزی فوج کا حال تنگ ہوگیا پھر سنا اپنی طرف کا یہ حال دیکھکر ایک کپتان کو
کچھ فوج کا افسر بنا کے گنگا کی طرف بھیجا تاکہ بینی بہادر پر حملہ کرے وہ فوج جہان بینی بہادر ٹھہرا ہوا تھا وہان پہونچکر صفین باندھکر توپین
چلانے لگے شیخ غلام قادر اور لکھنو کے شیخزادے جو بینی بہادر کے … تھے اپنے بھائیون اور ہمراہیون سمیت بہت کوشش اور
جانفشانی کرتے رہے پر کچھ نہو سکا آخر لڑتے مارے پڑے اور باقی جان کے ڈر سے لڑائی کا میدان خالی چھوڑ گئے تو بینی بہادر گھبرا کر عالیجاہ
اور میر جمال الدین خان سمیت میدان سے گھوڑے پر بھاگ نکلے اور شجاع قلی خان نے جو انگریزون اور شیخزادون پر قندازی توپون کی
تڑاک سنی یہ جانا کہ بینی بہادر غالب ہوا بہت گھبرایا کہ اگر شاید بینی بہادر نے فتح پائی تو مین اپنے آقا کے روبرو شرمندہ ہونگا اس
بیقراری کے مارے بینی بہادر کا کچھ حال نہ پوچھا سمرو اور موسیٰ مدک کے … کیچ مین کود پڑا اسکے بیچ مین آڑے ہونے سے سمرو کی توپین
جو اولون کی طرح دشمنون پر گولے برساتی تھین ٹھنڈی ہوگئین اور … انگریزون نے … سے گولے برسانا شروع کیا کہ فوج پر
قیامت سی گذر گئی اور شجاع قلی خان سے تو مع اوسکے چند رفیقون کے مفت ہی مین ٹکڑے ٹکڑے اوڑ گئے اور باقی اوسکے ساتھی بھاگ گئے تو پہلے
آدمیون کے بھی اونکے ساتھ پاؤن اوکھڑ گئے اور انگریزون کے تلنگے جو بینی بہادر کے مقابل تھے موجون کی طرح آگے بڑھ لشکر مین گھس پڑے
اور یارون کے مارے ایسا مضطرب ہوا کہ کسی کو اپنا مال و اسباب اوٹھا کر لیجانے کی بھی مجال نہوئی … آپ کو بھاگ نکلے کسی کے
پاؤن تھمے اور سارے لشکر کی شکست ہوگئی مغلیہ اور درانی اپنے ہی لشکر کے مال و اسباب لوٹنے کے لالچ سے وزیر کا ساتھ چھوڑ …
لگے وزیر تھوڑی دیر یہ تماشا دیکھکر کچھ فوج سے جو اوسکے ساتھ رہگئی تھی اون بھگوڑون کے پیچھے پیچھے بھاگ نکلا اور وزیر اور سرداران اور
مدارون اور سوداگرون کا مال و اسباب اور توپین اور خیمہ انگریزون کے ہاتھ لگا اور خود وہان کے لشکر والے آپس کا مال لوٹ کھسوٹ
جو جسکے ہاتھ لگا لے بھاگا اس لڑائی سے ایک روز پیشتر شجاع الدولہ نے عالیجاہ کو ایک ہتنی دیکر خلاص کر دیا تھا شکست کے وقت
عالیجاہ اوسپر سوار ہوکر اس آفت سے نکلا اور اگلے دن علی ابراہیم خان اپنا اسباب اپنے بھائی علی … خان کے ساتھ ناؤ پر لیکر پار ہو گیا اور
جھیل سے اوتار کر بادشاہ کے لشکر مین جو جھیل کے … پار اوترا ہوا تھا … گیا تھا … جھیل پر پہونچا دیکھا کہ پل … ٹوٹ گیا
دریا مین گھوڑا ڈالکے اوتر گیا … جہان بھاگے ہوؤن کا ایک ہجوم رہا تھا تو دیکھا کہ کچھ انگریزی فوج وہان پہونچکر توپین
مین … اس گروہ کی طرف دریا کے دونون سمت مارتے ہین بھاگے ہوؤن مین ایک قیامت مچ گئی بہت سے لوگ … جھیل
… گئے اور … جان بچا کر … گئے اور تھوڑے سے … مصیبت سے … گئے … پہونچکر
گویا دوبارہ … عالیجاہ … آگے چلکر ٹھہر گیا اور راجہ بینی بہادر زخمی

حکم بموجب یہین ٹھہرا تا لیکہ بادشاہ کو گنگا کے کنارے بنارس کے سامنے جہان بادشاہ کے خیمے لگے تھے لیجا دے ملا علی ابراہیم خان حسن بارہ آدمیون کیسے خستہ حال بینی بہادر کے لشکر کے متصل دریا کے کنارے ٹھہرا رہا اور وزیر جو راجہ کو بادشاہ کے لانے کے لیے چھوڑ گیا تھا اس لیے وہ بادشاہ کے کوچ کرنے مین جلدی کرتا تھا اور بادشاہ کہ وزیر سے آزردہ ہوتا تھا اسواسطے بینی بہادر کی رفاقت سے انکار کرکے بہانے کرتا تھا اور یہین ٹھہرنے اور انگریزون سے ملاقات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا انگریز بھی بادشاہ سے خط و کتابت شروع کرکے اپنی رفاقت اور مدد کی اوسے ترغیب دیتے تھے اور بہتیرے دل سے وزیر سے بھی صلح کرنے کا ارادہ رکھتے تھے اور اسیواسطے بینی بہادر سے بھی ملاقات کیا چاہتے تھے کہ وہ وزیر کا رفیق اور عالیجاہ کا دشمن تھا اس عرصے مین راجہ بینی بہادر بادشاہ کے چلنے مین ڈھیل دیکھکر لاچار ہو کر لشکر سمیت گنگا پار ہوا +

انگریزون کا بادشاہ سے لڑنا اور وزیر کا دوسری دفعہ انگریزون سے لڑکر مقابلہ کرنا

جب بینی بہادر گنگا پار اوترا بادشاہ نے مع منیر الدولہ مقام کرکے انگریزون کو بلوایا انگریز بادشاہ کی ملازمت حاصل کرکے بادشاہ سمیت گنگا کے پار ہوئے اور بینی بہادر کو بھی اپنی طرف بلایا اوسنے آکر انگریزون سے ملاقات کی اور انگریزون نے اوس سے وزیر سے صلح کرنے کا ارادہ ظاہر کیا اس شرط پر کہ عالیجاہ اور شمرو کو انکے حوالے کردے بینی بہادر نے عرض کی کہ شمرو تو فوج والا ہی اور اسکا لڑائی مین وہ کچھ نہین کرتا ہی اسکا پکڑنا تو بہت مشکل ہی مگر عالیجاہ کا پکڑنا سہل ہی اگر اس بات کو وزیر منظور کریگا تو کوتاہی نہوگی علی ابراہیم خان نے اوسکا مانی الضمیر معلوم کرکے نمک حلالی سے عالیجاہ کو اس حال سے آگاہ کیا جو چھ سات کوس بینی بہادر کے لشکر سے آگے پڑا تھا عالیجاہ یہ سنتے ہی وہان سے کافور ہو گیا اور الہ آباد مین پہونچکا اپنے متعلقون کو جمع کرکے آگے بڑھا جو بینی بہادر کے آنے کے بعد وزیر نے اوسکے مشورہ پر کہ انگریزون سے صلح کرنے کے باب مین افغانون اور راو ملہار کی مدد کے بھروسے پر اوسنے یہ سمجھا کہ میری قدر و منزلت محفوظ رہے اور بغاوت کا نام و نشان نہ ڈھونڈے اوسکی صلاح کو پسند نکیا اور اوسے لکھنو کو رخصت کیا اور آپ بلا بنگش مین جا رہا بنگش اور حافظ رحمت خان اور دوسرے افغانون اور غازی الدین خان عماد الملک جو اتفاقا وہان آیا ہوا تھا ان سب سے صلاح و مشورہ لیا سبھون نے اوسے یہی صلاح دی کہ راو ملہار ہیٹے سے مدد لو کہ دکن کا بڑا سپہسالار ہی اور راو ملہار کا حال یہ تھا کہ احمد شاہ ابدالی کی لڑائی مین جو مرہٹون نے بڑی شکست کھائی تھی اور اونکا سب مال و اسباب لٹ گیا تھا سو وہ گوالیار کی طرف ون مین اوقات گزاری کرتا تھا اور اسکے پاس کچھ بہت ہتھیار بھی نہ تھی شجاع الدولہ نے اپنے معتمدون کو راو ملہار کے پاس بھیجکر اپنی رفاقت کے لیے بلوایا اور انگریزون پر فتح ہونے پر کچھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا وہ قبول کرکے آیا اور شجاع الدولہ کے لشکر مین شامل ہوا اور راجہ بینی بہادر نے لکھنو جاکر بادشاہ کو لکھا کہ جو شرطین انگریزون کو منظور تھین اون پر شجاع الدولہ راضی نہین اور پھر لڑنے کا ارادہ رکھتا ہی اور عالیجاہ اوسکے ہاتھ سے نکل گیا اور شمرو بھی اوسکے ہاتھ نہین لگ سکتا ہی کچھ اچھا انجام نہین نظر آتا اسلیے انگریزون سے ملا چاہتا ہون بادشاہ نے کہا تو انگریزون کا بہت معتقد تھا اور عالیجاہ کے نکال دینے کے وقت جو بینی بہادر نے ان سے سلوک کیے تھے اونکا بہت احسانمند تھا بینی بہادر کی بات کو جنرل کرناک سے کہا تب لشکر کا سردار اور میجر منرو صاحب کی جگہ سپہ سالار

کرنک سے کہا جو پہلے لشکر کا سردار اور اب میجر منرو صاحب کی جگہ سب فوج کا سردار تھا جرنیل نے اوسکے بلانے کے باب مین ایک خط بہت تعظیم اور بڑی تکریم کا لکھا اور اوسے شتاب راے کی معرفت بلایا بینی بہادر نے انگریز جرنیل سے ملاقات کی اور معاملات مین اوسے کچھ اختیار بھی حاصل ہو گیا اوسنے اپنی دانائی سے چند روز دونون طرف کو خوش رکھا یہان تک کہ شجاع الدولہ مع مرہٹون کے کوڑے کی طرف آ پہنچا بینی بہادر نے ایک فقیر کی زبان سے جسکا وہ بہت معتقد تھا یہ سنکر کہ شجاع الدولہ کی فتح ہو گی اوسکے پاس جانیکا ارادہ کیا اور اس بھید کو شتاب راے سے بھی چھپایا اور کوئی فرصت کا وقت تکتا رہا ایک وقت کسی چال کے بندوبست کرنے کے بہانے سے انگریزی لشکر سے دور نکل گیا اور شجاع الدولہ کے لشکر کی جانب جا پہنچا تلنگون کی کمپنی جو اوسپر متعین تھی باوجودیکہ وہ اوسے منع کیا لیکن پر وہ اپنی فوج ملے شجاع الدولہ کی فوج سے جٹ جا ملا جو جرنیل کرنک صاحب بینی بہادر کے جانے سے بہت حیرت مین آیا اور شجاع الدولہ کے آنے کی خبر پاکر اپنی اوس فوج کو بلایا جسے قلعہ چنار کی تسخیر کو بھیجا تھا اور وہ فوج شکست کھا کر وہان ہی پڑی تھی اس عرصے مین مرزا نجف خان بھی بعد بدل کھنڈ سے کر انگریزون کے ساتھ ہوا اور انگریزی سردارون نے میجر اسٹرٹ صاحب کو بعضی فوج کا سردار کر کے لکھنؤ کو بھیجا تاکہ صوبہ اودھ اور وہان کی دولت سے خبردار رہے اور جرنیل کرنک سب فوج اور مرزا نجف خان اور شتاب راے کو اپنے ساتھ لے الہ آباد مین پہنچ وہان کے قلعے کے لینے مین لگا اور مرزا نجف خان کے بتانے سے بڑی بڑی توپین جو وزیر کے لشکر سے لوٹ مین اوسکے ہاتھ لگی تھین قلعے کی طرف جہان ٹیلہ تھا لگا کر گولون کے مارے وہان کی دیوار کو توڑ ڈالا وزیر کا قلعہ دار علی بیگ خان جان لیکر بھاگ نکل گیا جب وزیر کے آنے کی خبر پہنچی تب جرنیل نے مرزا نجف خان اور شتاب راے کو اپنے ساتھ لیے اور عالموت کو مع تھی فوج کے جا پہنچا چھوڑ وزیر سے لڑنے کا قصد کیا اور وزیر بھی ملہار راؤ کو لیکر آگے بڑھا اور پٹھانون کی جماعت نے جو وزیر کے ساتھ رہنے کا وعدہ کیا تھا اور سارے شہر مین خبر اڑا رکھی تھی جب کام آ پڑا تو ایک قدم بھی نہ اوٹھایا بلکہ عماد الملک تو تھوڑے سے آدمیون سے اگر تماشا دیکھ رہا تھا نہ اسمین کچھ زور تھا اور نہ اس سے کچھ بن سکتا تھا پیٹھے سے بھی انگریزی توپون کے صدمے نہ اوٹھا سکے ہاتھ پاؤن مار کے آخر وہ اپنے مقام کو اپنا کر چلا گیا شجاع الدولہ بھی اپنے نوکرون کی گرم گرمی دیکھ لاچار ہو کر پھر گیا علی ابراہیم خان نے پہلے بینی بہادر کی اطلاع سے چاہا کہ وزیر کے لشکر سے اکون شہر سے نکلکر کہین کو چلا جاتا کہ اسمین وزیر کی دوسری دفعہ شکست کھانے کی خبر پائی لاچار ہو کر پھر اور کوئی دنون تک اسی حالت مین چھپا رہا جب وزیر اور انگریزون سے صلح ہو گئی اور جھگڑا فساد دب گیا تب وہان سے نکلکر مرشدآباد کو گیا

شجاع الدولہ اور انگریزون مین صلح ہونا اور شجاع الدولہ کا اپنے صوبے کو جانا

شجاع الدولہ اس دفعہ بھی شکست کھا کر پھر فرخ آباد کی طرف گیا احمد خان بنگش باوجودیکہ اوس سے پرانی دشمنی تھی پر اوسنے شجاع الدولہ سے صاف صاف کہا کہ پٹھانون مین سے تو تمہارے کام کوئی نہ آویگا اور تمہارے پلے جو تھوڑا سا روپیہ ہے اسی میدان سپاہ کے خرچ مین اوٹھ جائیگا اور آخر کو تباہ ہو جاؤ گے اور یہی لوگ پھر تمہاری ہنسی کرینگے اور دور سے تماشا دیکھین گے میرے خیال مین تو بہتر دو ہی صورتین ہین یا یہ کہ جبتک تمھین بھروسا پٹتا ہو اونھین اپنے ساتھ لے دشمن پر زور کرو اگر زندگی ہے تو فتح پاؤ گے نہین تو میدان مین مارا جانا بڑی عزت ہے یا یون کرو کہ تن تنہا انگریزون کے پاس چلے جاؤ اور ایسا سنتا ہون کہ وہ جو کام کرتے ہین عقلمندی اور جوانمردی سے کرتے ہین چاہیے تو یہ کہ وہ تجھسے دغا نکرینگے اور یہی توقع ہے کہ پہلے سے بیش آوینگے ۔ اسی میان مین چنار کے قلعہ دار نے وزیر کی دوسری شکست کے بعد امید ہو کر

اور لڑائی کا اسباب کم دیکھکر قلعہ انگریزون کی سپرد کیا تھوڑے تو پادشاہ کے نوکر ہے اور تھوڑے سے وزیر کے پاس سے چلے گئے
تب وزیر نے خوب غور کرکے دیکھا تو احمد خان بنگش کی صلاح سبکی صلاحون سے بہتر اور اسب جانی اور چند رفیقون کو
ساتھ لیکر پالکی مین سوار ہو دس بارہ سوار سے انگریزی لشکر کو چلا جنرل کرنک کو خبر ہوئی کہ وزیر اس حال سے آتا ہے وہ سنتے ہی ایک دفعہ
تحیر مین آگیا اور تحقیق کرکے سوارونکو اور نشان بردارے کو اپنے ساتھ لیکر وزیر کے استقبال کو آیا وزیر جنرل کو آتا دیکھ پالکی سے اوتر کر اوس سے
ملا اور جنرل اور اوسکے ہمراہی نے تدریج لیکر وزیر کی پالکی کے ساتھ پیدل چلکر وہ خیمہ اوسکے لیے کھڑا کیا تھا وہان لا کر اوتارا اور ضیافت
میہمانی مین کچھ کمی نہین کی شجاع الدولہ وہین کھانا کھا کر سو گیا اور جب جاگا تو جس جگہ کہ خیمہ گاہ ٹھہرائی تھی وہان تین سو چار سو آدمیون
سے پہونچکر منزل کی اور تین چار دن کے عرصے مین دونون طرف کے ایلچیون نے حکم شتابرائے کی معرفت صلح سے وجہہ پایا کہ انگریزون
کا حاکم لیکر اپنی سب فوج کو بلا لیا اور راجہ بلونت سنگھ بنارس کا زمیندار جو پادشاہ اور انگریزون کے پاس ہوکر شجاع الدولہ کے کچھ کام نہ آیا
انگریزون نے اوسکی تقصیرون کو معاف کروایا شجاع الدولہ کو روپیے کے ادا کرنے کے سوا اور کچھ نہ بن پڑا اور اوس روپیے کے جمع کرنے کی
فکر مین لگا اور اپنے رفیقون سے ہر ایک سے مقدور کے موافق روپیا طلب کیا اور اپنی ماں اور عورت اور اور رشتہ دار کے پاس خط روپیے کی
طلب کے باب مین لکھے اور یہ بھی لکھ بھیجا کہ میری عزت تمہارا جب ہوگی کہ اسقدر روپیا ادا کرو نگا لیکن ثابت ہوا کہ جس جس سے وہ جسقدر
امید رکھتا تھا فی الواقع وہ اوتنا دے سکتا تھا پھر ایک نے اپنی خوشی سے آدھا یا تہائی چوتھائی دینے کا اقرار کیا یہان تک کہ
اوسکی ماں اور اوسکی سالون اور غلامون اور اوسکے نمک پروردہ نوکرون نے بھی یہی کیا اوسکی عورت نے جو کچھ اوسکے پاس نقد اور
جواہر اور زر اور سونے چاندی کا گہنا اور جو اوسکی لونڈیون کا زیور تھا وہ سب یہان تک کہ اپنی ناک کی نتھ موتی سمیت اتار کے اپنے
خاوند کے واسطے بھیجدی باوجود اسکے کہ نتھ کا اوتارنے سے لوگ کتنا ہی منع کرتے کیونکہ یہ شگون تھا اور جو کوئی ایسے منع کرتا تو وہ کہتی
تھی کہ جو میرے پاس ہے میرے خاوند کی سلامتی تک میرے کام کا ہے اگر وہ ہو گا تو مین اس سب کا لیا کیا کرونگی اسکے بعد
شجاع الدولہ بھی جو کچھ خرچ ضروری سے اسکے پاس بچتا تھا اپنی عورت کے حوالے کرتا تھا غرض کہ اس طرح جسقدر روپیا ادا ہوسکے
ہوسکا ادا کیا اور باقی کے عوض مین بڑے بڑے بیش قیمت جواہر انگریزون کے پاس رہن رکھ دیے اپنے سب کنبے قبیلے کو افغانون کے ملک سے
بلا لیا اور قلعہ چنار کو انگریزون سے لیکر پادشاہ اور انگریزون سے رخصت ہوکر پادشاہ کے میر آتش کی نیابت مین اپنی طرف سے ایک
شخص کو چھوڑ گیا اور یہ عہدہ اوسکا موروثی تھا اور اپنے دار الملک فیض آباد کو روانہ ہوا ۔

نجم الدولہ کا بنگالے کی نظامت پر مقرر ہونا اور شمس الدولہ گورنر کا ولایت کو جانا اور لارڈ کلیف کا اوسکی جگہ گورنر ہونا اور نند کمار کی معزولی اور نواب مظفر جنگ کا عروج

جب میر محمد جعفر خان مر گیا اور شمس الدولہ مسٹر وانسٹارٹ کلکتے کے گورنر نے لارڈ کلیف ثابت جنگ کی خبر ولایت انگلنڈ سے کلکتے کی
گورنری کے لیے سنکر اوسکے آنے سے پیشتر ولایت کو روانہ ہوا اور باقی کونسل والے اپنے قدیمی عہدون پر بدستور رہے میر محمد جعفر خان کے مرنے
کے بعد کونسل مین یہ ٹھہرا کہ نجم الدولہ جو میر جعفر کا رشتہ دار مشہور تھا میر محمد جعفر خان کا بڑا بیٹا کہ منی بیگم سے پیدا ہوا تھا اپنے باپ کی جگہ بیٹھایا گیا کونسل

والون کی صلاح سے مالگزاری کے کام کرنے پر مقرر ہوا چنانچہ جانسٹن صاحب اور مڈلٹن صاحب نے مرشدآباد مین آکر نجم الدولہ کو اپنے سامنے تینون صوبون کی گدی پر بٹھلایا نجم الدولہ نے بطور تواضع کے کچھ اونکی نذر کیا اور چند روز نجم الدولہ بنگالے کا ناظم اور نندکمار دیوان المہام رہے اور میر محمد کاظم خان محمد جعفر خان کا بھائی عظیم آباد کا نائب ہوا اور وہان کا دیوان مہاراجہ دھیرج نراین اور شتاب راے اون صوبے کا بادشاہی دیوان ہوا شمس الدولہ گورنر نے نندکمار کی بدعملی اور عیبون کی ایک کتاب طیار کر کے اپنے بھائی جارج ونسٹرٹ ہوشیار جنگ کے حوالے کی کہ لارڈ کلیف کے سامنے پڑھے اسواسطے چلتے وقت اوسنے تاکید کی تھی اس لیے نندکمار کونسل کے حسب الطلب کلکتے کو گیا اور کونسل والے لارڈ کلیف کے انتظار مین اوسے کلکتے سے رخصت نہین کرتے تھے اور نہ موقوف کرتے تھے اور جن دنون لارڈ کلیف کرنیل تھا اور سراج الدولہ کا زوال ہو کر میر محمد جعفر خان کا اقبال یاور ہوا تھا تب نندکمار لارڈ کا دیوان اول و منشی تھا اس لیے اپنے گمان مین لارڈ کے آنے پر ترقی کی امید رکھتا تھا آخر لارڈ کلیف بہادر ثابت جنگ کلکتے مین داخل ہوا اور ہوشیار جنگ نے وہ کتاب کونسل والون کے سامنے پڑھکر لارڈ کو سنائی ہرچند نندکمار پر لارڈ نہایت مہربان تھا پر شمس الدولہ اوسکے عیب اور برائیان ایسی لکھ گیا تھا کہ اوسکو خواہ مخواہ موقوف ہی کرنا پڑا اور حکم ہوا کہ کلکتے مین رہے اور نندکمار کی موقوفی کے بعد حکیم ہادی علی خان عرف تقی کی خیرراسی کا بیٹا محمد رضا خان جو میر محمد جعفر خان کے عہد مین جہانگیر نگر کا نائب تھا نجم الدولہ کی نیابت پر مقرر ہوا اور صوبہ بنگالہ کی نظامت کا اختیار اوسکے متعلق ہوا اور محمد رضا خان بہادر مظفر جنگ خطاب پایا لارڈ کلیف انگریزی اور ہندوستانیون مین کسی کو خیال مین نہین لاتا تھا کونسل والون کے کہنے مین بہت تھا اور پہلے ہی پہل اوسنے اپنا اختیار جتانے کو جانسٹن اور مڈلٹن صاحب سے لڑائی ٹھانی اور کہا کہ اگرچہ نجم الدولہ کا اوسکے باپ کی جگہ بٹھا دینا بہت معقول اور مناسب تھا پر اوس سے روپیا لینا بیجا اور چوری ہے اس لیے وہ روپیا سرکار کمپنی مین داخل کرو اون دونون سردارون نے استعفا دیکر کہلا بھیجا کہ ہمین نوکری کے دنون مین تمہارا کہا کرنا لازم تھا پر اب ہم نوکری سے دست بردار ہین تمہارا کچھ حکم ہم پر نہین چلے گا اگر کچھ دعوی ہو تو بادشاہی عدالت مین ہمارے نام پر نالش کرو اور تمنے جو پہلے نجم الدولہ کو سراج الدولہ کی جگہ بہت سا روپیا لیکر بٹھا دیا ہے جب تم اسقدر زر کثیر پھیر کر سرکار مین داخل کروگے تو ہم بھی وہ تھوڑا سا روپیا جو اوسکے بیٹے سے لیا ہے پھیر دینگے جب اونھون نے اپنی نوکری سے استعفا بھیجدیا اور لارڈ نے اونکے ایسے کلام سنے تب پھر اوس گفتگو کا کسیکا آخر جیب ہو رہا اور جانسٹن صاحب ولایت کو چلا گیا اور مڈلٹن تھوڑی مدت تک مستعفی رہا اور پھر نوکر ہوکر مرشدآباد کا بڑا صاحب مقرر رہا یہی تھا کہ عظیم آباد اور مرشدآباد کے درمیان مین شاہ آباد کے متصل جو ایک مقام ہے وہان اپنی موت سے مر گیا اور اوسی جگہ دفن ہوا

لارڈ کلیف کا الہ آباد مین وزیر و بادشاہ کے پاس جانا اور تینون صوبون کی دیوانی کی سند کمپنی انگریز کے نام حاصل کرنا اور صوبون کی تحصیل ہندوستانیون کے ہاتھ سے نکل جانا اور انگریزون کی حکومت ہونا

جب لارڈ کلکتے مین آیا اور ضروری باتون سے واقف ہوا تب جو مطلب کہ اوسکے دل مین تھا اوسکے لیے الہ آباد کو کوچ کیا شجاع الدولہ بھی لارڈ اور جنرل کرنک کی اطلاع دینے اور شتاب راے کے عرض کرنے سے اپنی دار الامارۃ فیض آباد سے الہ آباد کو چلا اور شاہ عالم بھی وزیر اور بادشاہ سے ملازمت حاصل کی دونون طرف سے ضیافتین ہوئین اور تحفے تحائف نذر ہوئے لارڈ نے بادشاہ سے تینون صوبون کی دیوانی کی سندون کا ذات کمپنی کے نام لکھا جانا مانگا جو بادشاہ اور وزیر اس جماعت سے ہر طرح سے دلیری اور رعایا [illegible] مطلوب تھے جانا چاہا اونھون نے قبول کیا اور تینون صوبون

کی دیوانی کی سند اور فرمان کمپنی کے نام لکھ دیے اور چوبیس لاکھ روپیا تینون صوبون کی مالگزاری کا مقرر ہوا اور سمجھو کمپنی قبولیت کی دستاویز بادشاہی دفتر مین داخل ہوئی اور لارڈ صاحب اپنا مطلب حاصل کر کے کلکتے کو پھرا اور کرنیل اسمٹ صاحب کو انگریزی فوج کا سردار بنا کے الہ آباد مین بادشاہ کی خدمت مین چھوڑا اور پھر عظیم اباد مین پہونچکر کاظم خان کو عظیم اباد کی نائب صوبہ داری سے موقوف کر کے دھیرج نرائن کو اوسکی جگہ مقرر کیا اور کاظم خان کا لاکھ روپیا سالانہ کر دیا کاظم خان کی طبیعت عیش طلب بہت تھی راج محل اپنے موطن و مولد مین بڑے آرام سے زندگی بسر کرنے لگا اور دھیرج نرائن کو کوئی دن حقیقت مین وہ کام سے موقوف ہوا اور آخر اوسی حسرت مین مر گیا لارڈ چند روز عظیم اباد مین رہکر کلکتے کو روانہ ہوا جب کلکتے مین پہونچا وہان کے کامون کے انصرام کے لیے سکس صاحب کو جہانگیر نگر کا بڑا صاحب اور مالی ملکی بندوبست مین جسارت خان کا شریک کیا اور بردوان کو ہندوستانیون کے ہاتھ سے چھوڑا کے دو تین انگریزی سردارون کے سپرد کیا اور ملک پورینہ کو مع اوسکے متعلقات کے بدستور سراج الدین حسین خان بہادر جنگ کے پاس رکھا اور اوسکی مالگزاری کہ پانچ لاکھ روپیے سے زیادہ تھی جب وہ پہلے وقت مین نظامت بنگالہ مین داخل تھی ویسی ہی رہی اور جاگیرین اور ملک جو مہابت جنگ کے وقت سے چلی آتی تھین بدستور رہین اور یہ مقرر ہوا کہ جو مکان یا زمین جسکے پاس ہے وہ اوسی کے پاس اور بعد اوسکی اولاد کے لیے مقرر رہے اور پہلے جو بادشاہ کے تلون مزاجی اور متصدیون کی خیانت سے جو تبدیل و تغیر ہوا کرتی تھی وہ بھی موقوف ہوئی ❊

حب نجم الدولہ لارڈ صاحب کو پہونچا کر گھر مین داخل ہوا ایکایک اوسے ہیضہ ہوا اور سنہ ۱۱۸۰ ہجری مین اوسکا انتقال ہوا اور اوسکا چھوٹا بھائی سیف الدولہ اوسکی بجاے گدی پر بیٹھا سیف الدولہ بہت خلیق اور خلق پر بڑی مہربانیان کرتا تھا چند روزہ زندگی اور حکومت مین بہت نیکنام رہا اگرچہ بہت اقتدار اوسے نہ تھا پر جہانتک اوس سے بنتا تھا نیکی کرنے مین کچھ کسر نہین کرتا تھا ❊ ۱۷۶۶ء

شتاب راے کا عظیم اباد کی نیابت پر عروج پانا اور دھیرج نرائن کا ازراہ حماقت دل تنگ ہونا

جب شتاب راے لارڈ صاحب کے حسب ایما کلکتے مین پہونچا جنرل کرنک کے جتانے اور اوسکی تیز رائی سے مہاراجگی اور بہادری کا خطاب اور پانچ ہزاری منصب اور پچیس ہزار روپیے ماہیانہ نظامت کے خرچ کی بابت اور پانچ ہزار روپیا ذات کے علاوہ اون جاگیرون کے جو عظیم اباد مین اوسکی تھین اور دھیرج نرائن سے شرکت اور انتظام معاملات مین ملکی عظیم اباد کے بڑے صاحب کے ساتھ اوسکے نام شراکت مقرر ہوئی اور مہر سیف الدولہ تینون دیوان کے ناظم کی مہر اوسکے حوالے ہوئی اسقدر ترقیان پا کر وہ عظیم اباد کو روانہ ہوا جب وہان پہونچا بادشاہی قلعے مین اوسنے حکم مقرر کیا جہان ہمیشہ سے معاملے اور کچہری والون کے جمع ہونے کی جگہ تھی اور مقرر ہوا کہ بڑا صاحب معمولی وقت مین وہان آکر کرسی پر بیٹھے اور اوسکی کرسی کے سامنے ایک لمبی سی مسند بچھائی جاوے کہ ایک طرف اوسکے دھیرج نرائن بیٹھے اور دوسری طرف شتاب راے اور دونون کے واسطے ایک ایک تکیہ لگا اور جو سند یا پروانہ لکھا جاوے اوسکی تمامی پر دھیرج نرائن دستخط سبز کرے اور اوسکی پشت پر سیف الدولہ کی مہر کرکے شتاب راے اپنے ہاتھ سے صیغہ دستک کا لفظ لکھ دے پر دھیرج نرائن کو نادانی اور راجہ رام نرائن کے بھائی ہونے کا غرور بہت تھا یہ طریقہ اوسے گران گذرا شتاب راے پر اوسکی خیانت بھی ظاہر ہوئی بندوبست کے طور و انداز مین باہم نفاق ہونے لگا شتاب راے نے دانائی سے اوسے ہر چند سمجھایا لیکن وہ اپنی حرکات سے کب باز آتا تھا غرض کم ہمت کہلانے سے لارڈ کلیب اور انگریزی سردارون تک نوبت پہونچی اونھون نے پہلے تو چاہا

بھیجکر اس غفلت سے آگاہ کیا کہ شتاب رای کے کہنے مین چلو اور اپنے ذمّے کی باقی ادا کرو وہ ہر دفعہ عذر بیہودہ لکھا کرتا تھا اتنے مین لارڈ کلیف کا ارادہ ولایت جانیکا مقرر ہوا اور شجاع الدولہ سے از سر نو عہد کرنا اور بعض کامون کا صاف کرنا خصوصاً راجہ بلونت جو شجاع الدولہ سے نہایت خوفناک تھا اوسکے مقدمے مین ضرور آن پڑا شجاع الدولہ کو بھی اکثر کام اوس سے تھے اس لیے دونون کی ملاقات کی جگہ چھپرا گانو ٹھہرا اور لارڈ کلیف تو کلکتے سے اور شجاع الدولہ فیض آباد سے اور منیر الدولہ بادشاہ کا ایلچی ہو کر الہ آباد سے اور راجہ بلونت سنگہ بنارس سے یہ سب چھپرے کو روانہ ہوئے

دھیرج نرائن کا معاتب ہونا اور راجہ شتاب رای کا اقتدار پانا

جب لارڈ کلیف عظیم آباد مین پہنچا مہاراجہ شتاب رای اوسکے استقبال کے لیے اور دھیرج نرائن بھی پیشوائی کے ارادے سے نکلے اور پیش کش دینے کے ادا کرنے سے لارڈ کی خوشنودی خاطر ہوئی اور اسکی کچھ بھی تسلی نہ کی اور اس سے پہلے دھیرج نرائن کو حکم ہوا تھا کہ بدون روپیہ ادا کیے ملنے کو نہ آئے جس وقت کہ ان دونون کی سواری دو رستے دکھلائی دی لارڈ نے خفا ہو کر کسی کو بھیجا کہ دھیرج نرائن کو حضور مین آنے سے منع کرے اور اس طرف کو وہ قدم بھر بھی نہ بڑھنے پاوے چنانچہ اوسے زبردستی لوٹا دیا اور اوسکی لوگون مین بڑی خفت ہوئی اور شتاب رای نے لارڈ کی ملاقات کی اور آخر دھیرج نرائن نے کسی نہ کسی طرح روپیے بہم پہنچا لارڈ سے ملاقات کی اور لارڈ اور جرنل اور شتاب رای چھپرے کو روانہ ہوئے سنہ ۱۱۸۰ھ مین محرم کے دنون شجاع الدولہ اور منیر الدولہ اور لارڈ اور جرنل اور بلونت سب اکٹھے ہوے بہت گفتگو کے بعد راجہ بلونت کی تقصیرین معاف ہوئین اور شجاع الدولہ کی سرکار مین جو پچاس لاکھ روپیہ مالگزاری کی بابت ٹھہرے اور ظلم و دغا نکرنے کے عہد و پیمان ہو گئے اور وزیر اور بادشاہ اور انگریزون کے درمیان اور وزیر اور بادشاہ کے بیچ اور وزیر و بلونت کے بیچ مین پھر از سر نو عہد و پیمان مستحکم ہو کر لکھے گئے اور سب اپنے اپنے وطنون کو پھرے مہاراجہ شتاب رای نے اپنے عملے کی نارسائی اور خیانت اور معاملون مین خلل آنے کا سب احوال لارڈ صاحب سے ظاہر کیا اور نواب مظفر جنگ کے بلانے کی التجا کی لارڈ نے شتاب رای کے التماس کو قبول کر کے اوس پر بہت مہربانیاں کین اور دھیرج نرائن کو نالایقی کے سبب سے موقوف کرنا اور شتاب رای کو مقرر کرنا اپنے دل مین ٹھانکر مرشد آباد کو روانہ ہوا

مظفر جنگ کا عظیم آباد پہونچنا اور مسٹر ورلیس کا گورنری پر مقرر ہونا

لارڈ کلیف نے مرشد آباد مین پہنچ مظفر جنگ کو انتظام کے واسطے عظیم آباد مین بھیجا مظفر جنگ نے وہان آکر دھیرج نرائن کے عملے کو چشم نمائی کر کے نظر بند رکھا اور وہ جو بدری ثابت ہونے اور عدم لیاقتی کے باعث ایسے بڑے نیابت کے عہدے سے موقوف ہوا اور روپیہ جو اسکے ذمے نکلا اوسکے عوض مین اوسکی جاگیر کا حاصل بند ہو گیا اور یہ ٹھہرا کہ جبتک سرکاری زر وصول نہو تب تک اوسکی جاگیر کا سارا روپیہ خزانہ نظامت مین داخل ہو اور کچھ تھوڑا سا اوسکے خرچ کے لیے اوسے ملا کرے مظفر جنگ اوس صوبے کے معاملون سے فراغت پا کر مرشد آباد کو روانہ ہوا اور راجہ شتاب رای کلکتے کی کونسل سے صوبہ عظیم آباد کے انصرام کے لیے کیل مقرر ہو کر کاروبار کرنے لگا اور نیول صاحب عظیم آباد کی کوٹھی کے بڑے صاحب اور شتاب رای کی شراکت مین اور سکس صاحب مرشد آباد مین مظفر جنگ کی مشارکت مین مقرر ہوئے لارڈ کلیف نے قصد کیا اور چاہا کہ گورنمنٹ شمس الدولہ بہادر کی تقصیرین کچھ ثابت ہو سکین تو انکو ولایت اونکو بھیجے اور لارڈ اور جرنل کرنک اور ورلیس صاحب گورنر اور جرنل اسمٹ صاحب کو ساری فوج کا سردار بنا کر ولایت کو روانہ ہوا بادشاہ کہ الہ آباد مین انگریزون سے خلطہ رکھتا تھا اوسکے حضور سے مظفر جنگ نے اپنے واسطے

خانخانان مبارز الملک سیف الدولہ کا خطاب مع پالکی اور ماہی مراتب کے اور ستاب رائے نے ممتاز الملک منصور جنگ کا خطاب اپنے
۱۷۷۲ء واسطے بادشاہ کے حضور سے منگایا اور یہ دونون عیش و عشرت زندگی کرنے لگے ۱۱۸۶ ہجری مین ستاب رائے درس صاحب کی ملاقات کو جو
ابھی گورنر ہوا تھا کلکتے کو گیا اور گورنر نے اوس سے بخوبی ملاقات کی اور یہ مقرر ہوا کہ ستاب رائے عظیم آباد مین اور مظفر جنگ مرشداباد مین حسب الحکم
جہانگیر مین ملکی کام جیسے مناسب جانین کیا کرین یہ ہفتے بھر مین دو دفعہ جو کچھ تجویز کی ہو اپنے مشیر انگریز سے مفصل کہا کرین کچھ دنون
مین وہ کام اس انگریز کے روبرو ہوا کرین اور ہر ایک کی جمع خرچ کے کاغذ حساب یہان کا نائب اس انگریز کے دستخط کروا کر جیسا کہ پورا
ہو چکے کلکتے مین کمپنی کے دفتر خانے مین داخل کیے اور عجیب ہے کہ عدالت انصاف مین اس کام کا دارو غہ چھوٹے چھوٹے مقدمات کو جیسا
مناسب اور حق جانے فیصلہ کیا کرے اور بڑے بڑے کام اونکے دونون مین نائب اور اوس انگریز کے روبرو ہوا کرین
سید الکزنڈر کا عظیم آباد مین اور مسٹر مڈلٹن کا مرشداباد مین مقرر ہونا اور سیف الدولہ کا مرنا اور مبارک الدولہ کا تین جگہون کی نظامت پر مقرر ہونا اور رضی الدین حسین خان کا پورنیہ مقرر ہونا
۱۷۷۶ء سنہ ۱۱۹۰ ہجری مین الکزنڈر صاحب بنیل صاحب کی جگہہ عظیم آباد مین اور مڈلٹن صاحب کی جگہہ مرشداباد مین مقرر ہوئے اور اسی سال
کے آخر مین کال پڑا اور سیف الدولہ کی بیماری پھیلی اور اسی سنہ مین ذیقعدہ کی سوہوین تاریخ سیف الدولہ بنگالے کا ناظم اسی بیماری سے مر گیا اوسکے
مرنے کے بعد میر محمد جعفر خان کا تیسرا بیٹا نواب مبارک الدولہ بنگالے کی گدی پر بیٹھا اور مظفر جنگ کی تجویز سے علی ابراہیم خان اوسکے گھر کی دیوانی
یعنی بنگالے کی نظامت کے عہدے پر مقرر ہوا اور چونکہ دیباچہ ملک اور ساہو مظفر جنگ کے بڑا چالاک تھا مبارک الدولہ کی گدی پر بیٹھتے
ہی چاہا کہ منی بیگم کو ذلیل و خفیف کرے باوجودیکہ اس سے پہلے سے دوستی و عہد پیمان تھے اور بہو بیگم مبارک الدولہ کی مان سے کچھ سبب بنا کر
دوستی پیدا کی اور بہو بیگم کو منی بیگم سے جھگڑا لگا کے بہکایا آخر یہان تک کیا کہ دونون مین کشیدگی ہو گئی منی بیگم کے پاس نقد و جواہر بہت تھا
اور عقلمند بھی نہایت تھی ان باتون سے آزردہ ہو کر گفتگو مناسب نہ کر تا کہ کانسٹ چیف کسی اور تھوڑے سے جیسے بہو بیگم کا کچھ اقتدار رہا
ان دنون مین انگریز اس ملک کے سرداروں سے بہت سا اختیار رکھنے لگے اور ہندوستانیون سے مال لیو کچھ بہت کھیتان بنا کر ان کو
ملکی کامون پر واقف ہو گئے رضی الدین حسین خان بہادر جنگ پورنیہ کا حاکم بہت بے پروا اور عیاش و خود پسند و فضول خرچ تھا اور
دن رات مستی کے سبب اپنے کام سے غافل رہتا اور مرشداباد کی مالگذاری میں نہیں پہونچتے کہ سبب ان کی نظامت کے مارے والا اس سے
ناخوش ہو کر گلہ کیا کرتے تھے اس لیے مظفر جنگ نے پورنیہ کے روپیہ کے دیر سے پہونچنے کی تقصیر کونسل کو اون سے ظاہر کر کے اوسے موقوف کیا
اور راجہ سچیت کو اوسکی جاگیرون کا وہ دار کیا اور بارہ ہزار روپیہ کونسل سے اوسکے واسطے اور مقرر ہوئے ایک برس کے بعد سچیت رائے بھی موقوف
ہوا اور رضی الدین محمد خان یہان کا حاکم ہوا
ہستن گورنر کا ولایت کو جانا اور تینون صوبون کا چھ ضلعون میں تقسیم ہونا اور مسٹر شور کا عظیم آباد کی کونسل مین مقرر ہونا
۱۷۸۵ء سنہ ۱۱۹۹ ہجری کے شروع مین ہستن گورنر ولایت کو روانہ ہوا اور میکفرسن صاحب کرچک کا دوسرا ممبر تھا
کلکتے کا گورنر ہوا اور جب کونسل والون نے دیکھا کہ صوبون کا حاصل کم ہی اور اخراجات زیادہ ہے تو ہوا کہ مالگذاری کی نسبت

چھوٹی چھوٹی باتین اور بندوبست کا طریق معلوم کرین چنانچہ چارج وینسٹرٹ ہوشیار جنگ بہادر مقرر ہوا اور پہلے ہی کل ضلع دیناج پور مین متعین ہوا وہ وہان پہونچکر اکثر باتون سے مطلع ہوا جو بنگالے مین بہت ہی بے انتظامی اور خرابیان ظاہر ہوئین اس نے بجائے ایک صاحب کے چار انگریز مقرر ہوئے اور تینون صوبون کے چھہ ضلع کرکے ضلعدار رکھے اور ہر ضلع مین ایک ایک کونسل مقرر کی اور چھہ ضلع اس طرح منقسم ہوئے

ضلع کلکتہ ۔ ضلع بردوان ضلع راجشاہی مرشداباد ضلع جہانگیرنگر ضلع دیناج پور ضلع عظیم اباد ٭

ہوشیار جنگ اور مسٹر بارلک کا عظیم اباد مین وارد ہونا اور اس حال کا ذکر جو راجہ شتاب راے اور دونون صاحبون مین واقع ہوا

جب ہوشیار جنگ کے آنے اور کونسل کے ہر ضلع اور عظیم اباد مین مقرر ہونے کی خبر مشہور ہوئی شتاب راے کے بدخواہون نے اوسکے الزام کے لیے موقع پایا لیکن وہ اپنی ہوشیاری اور ایمانداری سے ہر امر مین صاف نکلا ہوشیار جنگ نے بہوجب اوسکا ہر طرح امتحان لیا آخر اوسکی ایمانداری اور دانائی پر فریفتہ ہوکر دوستی پر آگیا اوسنے بھی تحقق تواضع سے خوش کیا اور اس عرصے مین ایلکنینڈر صاحب موقوف ہوا اور جنکل صاحب عظیم اباد کا بڑا صاحب مقرر ہوا تھوڑے دنون بعد وہ بھی موقوف ہوگیا اور اوسکی جگہ باروِل صاحب ہوا اس کا حسب ولایت مین بڑا درجہ تھا اور عقلمند بھی بہت تھا اسلیے ہوشیار جنگ سے ناموافقت رکھتا تھا اور شتاب راے کو اپنا کروفر دکھا دیتا رہتا تھا کہ ہوشیار جنگ سے الگ ہوکر تجھے بلاتے ہیں اور وہ رسوات کا عذر کرتا تھا کہ بدون تقصیر اور بے سبب ہوشیار جنگ کے کیسے کنارہ کشی کرون اور بہالون ہی ہو تو پھر آپ کو میری دوستی کا کیا اعتماد ہوگا بارول صاحب بہت تیز مزاج تھا اس حکم کے سننے سے اوس سے آزردہ ہوگیا چند روز بعد تھا والدو لہ ہسٹنگ صاحب بہادر جلادت جنگ جو نہایت درجے کا منتظم اور تقریر و تحریر مین بے نظیر تھا ولایت سے کلکتے مین آیا اور بارول صاحب کو حکم ہوا کہ کلکتے مین پہونچکر وہان کی کونسل کمیٹی مین بھرتی ہو جسمین کہ پانچ شخص ہندوستان کے بندوبست کے واسطے بیٹھے ہین چنانچہ بارول کلکتے کو سدھارا اور ہوشیار جنگ عظیم اباد کا بڑا صاحب ہوا اور باتفاق چار کونسل والون یعنی انسن صاحب مِرِ ووڈ صاحب ایلاوی صاحب مہاراجہ شتاب راے کی ایک کمیٹی کا کام اجرا پاتے تھے ٭

عماد الدولہ مسٹر ہسٹنگ بہادر جلادت جنگ کا کلکتے کی گورنری پر آنا اور ایک تقلا واقع ہونا

جب لارڈ کلایو بہادر ولایت مین پہونچا اور اوسکی تقصیرون کا ولایت کی کونسل مین چرچا ہوا وہ تو بڑا ہوشیار اور بردبار تھا ہزار ہزار دلیلون سے بدگویون کو لاجواب کردیا اور اپنی حسن خدمت کونسل والون پر ظاہر کی اور جن باتون کی کہ اوسپر تہمت لگائی گئی تھی انکو دلیل معقول اور وثائق کی رو سے رد کیا دانا دون کو اوسکی سب بات بہت پسند آئی اور جنبانیدون کی بڑی خفت ہوئی غرض کہ جب بدگویون کو اوسنے سب طرح چپ کیا اور صاحبان ولایت کی یہی صلاح ٹھہری کہ اب بھی یہان کے واسطے اس سے بہتر اور کوئی نہین اوسکی بہت منت سماجت کرکے اس ملک کے انتظام کے واسطے روانہ کیا اور اوسکے پیچھے کچھ حکم لکھکے بھیجے تھے راستے مین اوسکی جو بیماری کا بہانہ ایسا گم ہوا کسی کو اوسکا پتا اور ٹھکانا نہ لگا جب ولایت والون کو یہ خبر پہونچی تب اوسکی بارے مین یہ پایا کہ شمس الدولہ کے لوئے کے ہسٹنگ صاحب کے سوا کوئی اور نہین ہے سو اوسکی جگہ مقرر کیا چاہیے یہ صاحب اوس وقت مدراس کی دکھن کا بڑا صاحب تھا چنانچہ

اوسکو کلکتے مین جانے کا حکم ہوا اور لکھ بھیجا کہ وہان پہونچکر اپنے تئین اوس جگہ کا مالک و مختار سمجھنا اور وہ جو شمس الدولہ کے نام کا مراسلہ گیا ہی جو جو مناسب جانو اوسپر عمل کیجیو اور ایک حکم کلکتے کو لکھ بھیجا کہ وہ لفافہ موسومہ شمس الدولہ کا بمہر بحفاظت رکھا رہے جب ہیسٹنگ صاحب وہان پہونچے کھولکر پڑھے جب یہ صاحب پونہچا تین مہینے تک وہان کے کاغذات اور کلکتے کے اوس مراسلے کو مطالعہ کیا اور اوس وقت اون ہاسٹنگز گورنر صاحب تھا جب یہ مدت کہ شاید گورنر صاحب کی موقوفی کا معین وقت تھا طی ہوئی اس صاحب سے گورنری کا کام موقوف ہوا اور ہیسٹنگز صاحب گورنر ہوا تھوڑے دنون بعد اوسنے جان کرام مرشداباد کے بڑے صاحب اور ہوشیار جنگ عظیم اباد کے بڑے صاحب کو خفیہ لکھ بھیجا کہ نواب مظفر جنگ اور راجہ شتاب راے کو پہرے مین کرکے کلکتے مین بھیجدو ۞

مظفر جنگ کا انگریزی سپاہیون کے پہرے مین قید ہونا

جان کرام صاحب نے گورنر کے لکھنے کے موافق مظفر جنگ کو یکبیک نظربند کروایا اور سپاہ اپنے جو کی پہرے بٹھال دیے اگرچہ کچھہ رنگ ڈھنگ نہ تھی یہ وقت بالکل پلٹ گیا اور منی بیگم کہ مظفر جنگ سے دل مین کدورت رکھتی تھی اوسکی یہ نوبت ہونے سے بہت پھولکر اوسکے بگڑنے مین سعی کرتی تھی یہ دانائی کی راہ سے اوسکی مجلس کے لیے بھی بہت سی تہمتین کرتی تھی اور اسیطرح گورنر ہیسٹنگ سے یکزبان ہوکر جنرل کلاورن سے موافقت نکی اور یہی کام لیے جو ہر دو ان سے ہوسکے مظفر جنگ کی موقوفی کے بعد نظامت کا سارا کام اپنے اوپر لیکر مبارک الدولہ کی بڑی اور اتالیق بن بیٹھی اور اعتبار علیخان خواجہ سرا اپنے نوکر کو جو حسن الدولہ محمد اسحق خان کے غلامون مین سے تھا مبارک الدولہ کا نائب ناظم کیا اور اوسکی صلاح سے مبارک الدولہ کو لڑکی باتیجو بیگم سمیت اپنے تابع مین کر لیا اور باوجود اسکے کہ منی بیگم بہو بیگم کے باپ کی بیاہی ہوئی تھی پر چونکہ بہو بیگم اور اوسکے بیٹے مبارک الدولہ کو مجلس سے اختیار کر رکھا تھا ۞

مظفر جنگ اور شتاب راے کا انگریزی قید مین کلکتے کو جانا اور سررشتہ ملکداری کا انگریزون کے ہاتھ آنا

مظفر جنگ انگریزی پہرے مین بیم و امید مین و دل اچھا تھا کہ ناگہان گورنر ہیسٹنگ بہادر کا دوسرا حکم جان کرام مرشداباد کے بڑے صاحب کے نام اوسکو کلکتے مین بھیجنے کے باب مین پونہچا اوسنے شتاب راے اچھا جیسا کہ وہ پہرے مین تھا ویسے ہی کلکتے کو روانہ کیا ایک خلقت جو شہر سے مقام بابا ستی تک اوسکے پونہچانے کو گئی مظفر جنگ پر کمپنی کی خفگی کے سبب ایک عرصہ گذر گیا اور جان کرام صاحب مظفر جنگ کا دوست اور شتاب راے بیچارہ تھا اوسکی دوستی نبھانے کے لیے شتاب راے کے حق مین بھی یہی حکم عظیم اباد کو بھیجا اور شاید اسکے باب مین ولایت سے حکم نہین آیا تھا پر ہوشیار جنگ نے کلکتے جانے کی تاکید کی دونون کے اس معاملے مین ایک مہینے کا فاصلہ ہوا شتاب راے پہرے پر بٹھلا کر بحفاظت ایک کمپنی کے کلکتے کو روانہ ہوا عظیم اباد اور مرشداباد کی کونسل والون کو کونسل کی طرف سے یہ حکم آیا کہ شتاب راے اور مظفر جنگ بادشاہی ملک کے بندوبست اور تحصیل کی خدمت سے موقوف ہیں اور اون مقامون مین کونسل والے اون دونون کے کام پر مقرر ہین ہوشیار جنگ نے اس حکم کو تھوڑے دنون مین سب کو سناکر مطلع کیا۔ اوس وقت سے کونسل والے خالصہ کے کاروبار آپ ہی بھگتایا کرتے تھے اور کوئی ہندوستانی نائب اونکا شریک نہ تھا ۞

سنہ ۱۷۸۵ع | سنہ ۱۱۹۹ھ میں جب ہسٹنگ گورنر آیا تب سے مالی اور ملکی کاموں میں ہندوستانیوں میں سے نہ کوئی نائب رہا اور نہ کسی کا اونکو اعتبار رہا ۔

شتاب راے کا باقی حال

سنہ ۱۷۷۲ع | جب مظفر جنگ اور شتاب راے گرفتار ہو کر کلکتے میں پہنچے تب گورنر ہسٹنگ صاحب انتظام کے لیے مرشداباد کو چلا اور سنہ ۱۱۸۶ھ میں تمام عمل ہوا اور دو مہینے تک رسم کر معاملون کا بندوبست اور مظفر جنگ کے آوردون کی موقوفی ہوا لیکن جب مناسب سمجھا گیا اور پہلے کہ صاحبان نظامت کا مالگزاری ستائیس لاکھ روپیا ہوتا تھا سو تخفیف کرکے سولہ لاکھ کیا جب گورنر کلکتے میں آیا اہل کونسل نے شتاب راے کا نوکا مقدمہ صاف صاف پایا اس لیے اوسکا معاملہ تو ایک برس کئی مہینے میں طے ہو کر مخلصی ہو گئی کوئی تقصیر یا تہمت اوسکے ذمے نہ لگی کمیٹی والون نے اوسکی بہت خاطر اور مہربانیان کین اور عذر خواہی کرکے ایک سند و تنخواہی اور بعد ہم تہنیت خلعت کی لکھ دی گران قیمت خلعت دیکر یاقی اور ہتھیار عنایت کیے اور بدستور سابق عظیم اباد کی کونسل میں نیچ لکھکے رخصت کیا اور ابو برکت ہمارے شتاب راے کو غیرت کے مارے اور کلکتے کی اب و ہوا کی ناموافقت کے باعث ضعف سدہ کی بیماری ہو کر دست لگ گئے تھے غرض وہان سے رخصت ہو کر عظیم اباد آیا اس عرصے میں ہسٹنگ صاحب شجاع الدولہ کی ملاقات کو بنارس گیا اور سنہ ۱۱۸۷ھ میں شتاب راے کو اپنے ساتھ لیجانا چاہا لیکن وہ بیماری سے مجبور تھا گورنر دو دن عظیم اباد میں ٹھہر کر بنارس کو گیا اور شجاع الدولہ سے ملاقات کرکے سوال جواب کیے اور راجہ بلونت بنارس کا زمیندار اوسکے جانے سے پہلے ایک دن پہلے چل گیا تھا اوسکے بیٹے چیت سنگہ سے بھی ملاقات کی اور اوسکے راج کو مستحکم کرکے عظیم اباد کو لوٹ کا قصد کیا اس عرصے میں جمادی الاخری سنہ ۱۱۸۷ھ میں شتاب راے نے بھی گذر گیا اوسکا اور اوسکے بیٹے کا طریقہ درست ہندوان کا سا تھا بلکہ مسلمانا کی طرف مائل تھا اوسکے مذہب والون کی ترشی سے دیسے آگ میں جلا گورنر نے عظیم اباد میں پہنچکر تھوڑے دن ماتم کیا اور شتاب راے کے نابالغ بیٹے کلیان سنگہ کو اوسکی جگہ مقرر کرکے وہی راجہ اور جاگیر و خدمت عنایت کی اور اوسکی عورت کا بھی کچھ وظیفہ مقرر کر دیا لیکن نظامت کے خرچ سے پچیس ہزار روپیہ درماہہ کم کر دیا اور آپ جلدی سے کلکتے کو کوچ کیا ۔

مظفر جنگ کے اہل عملہ خائف اور وہ خود بیخبر تھا لیکن علی ابراہیم خان کی مدد اور حسن تدبیر سے وہ بھی رہا ہوا اور امیدواری میں ایک مدت تک کلکتے میں پڑا رہا ۔

گورنر اور عہدہ داران انگریزی میں نااتفاقی ہونا

سنہ ۱۷۷۴ع | سنہ ۱۱۸۸ھ میں ارکان بادشاہ اور کونسل کے حضور سے جنرل کلاورن اور کرنیل منسن اور مسٹر فرانسیس صاحب اور بارویل صاحب گورنر ہسٹنگ صاحب کے معاملات کی تحقیق کے واسطے مقرر ہو کر کلکتے میں آئے تحقیقات شروع ہوئی گورنر کے دشمن علی الخصوص نندکمار گورنر کی تخریب میں لگے بارویل صاحب گورنر صاحب سے موافق ہوا اور پانچون صاحبون میں نااتفاقی کے سبب یہانتک نوبت پہونچی کہ بارویل صاحب اور جنرل میں باہم گالی ہو گئی لیکن دو تینون کی کثرت رائے سے دونون پر غالب آئے انھین کی راے پر اکثر معاملات ہونے لگے جنرل نے اپنی تجویز سے مرشداباد و عظیم اباد و بنارس لکھنو کے

چار بڑے صاحب مقرر کیے نواب مبارک الدولہ نظامت کے کامون مین مختار ہوا اسی طرح بہت عزل و نصب عمل مین آئے گورنر دانائی سے ادنی باتون اور جزئیات مین کاوش نکرتا تھا غرض کونسل ایک مدت مین بعد جواب و سوال کے اپنے بداندیشون سے تہمت کا الزام اور اپنی حسن رائی اور نیک نیتی ثابت کرکے سرخرو ہوا۔

نندکمار کا گورنر ہسٹنگ سے معارضہ کرنا اور نندکمار پر جرم ثابت ہوکر گران جوری کی تجویز سے پھانسی پانا

گورنر ہسٹنگ بہادر جب باتون مین سچا نکلا اور اوسکے دشمن جھوٹے ٹھہرے تب نندکمار کے عیب ظاہر کرنے لگا اور اوسکے قصور ثابت کر دیے غرضکہ نندکمار کے قصورون کے تحقیق کے واسطے گران جوری مقرر ہوئی اور پھر تبدیل ہوئی اور اوسکی تحقیق مین ایک مدت تک سماعت ہوئی آخر ثابت ہوا کہ نندکمار مجرم اور واجب القتل ہے اور اوسکی سزا یہی ہے کہ وہ پھانسی دیا جاوے پر ایسے بیوقوف اور مغرور کو جرنیل نے ایسے وقت دھمکا دی رکھی تھی کہ کوئی تیرا کچھ نہین کر سکتا ہے اگر تجھے سولی تک بھی لیجاوین تو بھی مت ڈرنا اور گورنر کا قصور ہی ثابت کرنا کہتے ہین کہ اونکا ایسا کہنا اس سبب سے تھا کہ تند مزاج تھا اور دوسرے یہ کہ گورنر سے عداوت رکھتا تھا اور پھر جرنیل کے بہکانے سے ہوا کے گھوڑے پر سوار تھا اپنی ہی بہتری سے گورنر کے لیے بنیش پی کرتا رہا پر گورنر نے سب کو رد کر کے اوسکے بڑے بڑے قصور ثابت کیے اور ان دونون قصورون کے جواب سوال کی ایک بڑی کتاب تیار ہوکر اوسکی نقلین انگریزون مین پھیل گئین آخر سنہ ١١٨٩ھ مین اوسے پھانسی دی گئی اور جو کچھ اوسکا نقد اور مال تھا سب سنہ ١٧٧٥ع
اوسکے بیٹے راجہ گرو داس کے حوالے ہوا کہتے ہین کہ باون لاکھ روپیہ نقد اور اتنی ہی قیمت کی جنس اوسکے مرنے کے بعد نکلی اور اوسنے جو بڑے بڑے آدمیون کے نام کی مہرین جعلی بنائی تھین وہ بھی اوسکے صندوقچون مین نکلین اور اوسکی جعلسازی سب جگہ مشہور ہو گئی۔

مظفر جنگ کا عدالت فوجداری کے کام پر اور نظامت مین مبارک الدولہ کی نیابت پر مقرر ہونا اور علی ابراہیم خان کا نظامت کی دیوانی پر مقرر ہوکر پھر مظفر جنگ کی عداوت سے معزول ہونا

جب ظاہر مین جرنیل کلاورن صاحب غالب معلوم ہوا مظفر جنگ کہ مغرور اور مستقل مزاج تھا جرنیل سے ملنے لگا علی ابراہیم خان دوراندیشی سے اوسے منع کیا کرتا لیکن وہ کب مانتا تھا گورنر نے آزردہ ہوکر جرنیل پر چھوڑ دیا جرنیل نے اوسکے واسطے مبارک الدولہ کی نیابت اور عدالت فوجداری کی خدمت نیابت مقرر کرکے اوسکی بڑی تنخواہ کر دی اور اوسکو اور اوسکے لڑکون کو کونسل کے حضور سے خلعت دلایا اور سنہ ١١٨٩ھ مین اوسے رخصت کیا۔ علی ابراہیم خان کے حقوق مظفر جنگ پر ثابت تھے اس لیے اوسکو نظامت کا دیوان کیا اور فوجداری کے نائب اپنی طرف سے ہر جگہ بھیجے۔ مظفر جنگ نے حاکم ہوتے ہی مبارک الدولہ کے مقربون سے دغا ہونا شروع کیا۔ علی ابراہیم خان بڑا دیندار تھا نہ تو رشوت آپ لیتا اور نہ کسی کو لینے کا روادار ہوتا لوگ کہ نظامت کے پیشے کو لوٹ سمجھتے تھے اس سے آزردہ ہوکر مظفر جنگ سے اوسکی غیبت کرنے لگے۔ منی بیگم نے اوسے اپنا بھائی قرار دیکر مکر و فریب سے اپنی ایک لونڈی کے ساتھ اوسکی آشنائی کرائی اور ایسے بدنام کر کے اسی امر کو اوسکی موقوفی کا ایک سبب سمجھا اور کہتے ہین کہ اوسپر فقط تہمت تھی آخر مظفر جنگ نے دربار نظامت مین اس امر کی شکایت کئی بار کی سنہ ١١٩١ھ مین علی ابراہیم خان کو نظامت کے کام سے موقوف کیا اور اپنے بڑے بیٹے میرزا جنگ کو

مین مبارک الدولہ کے لیجا کر اوس خدمت کا نمود ہے لایا علی ابراہیم خان سے دوست آشنایون سے ملاقات ترک کر کے گوشے مین ہو بیٹھا ۔

گورنر ہسٹنگ اور جنرل کلاورن مین عداوت پڑنا اور جنرل کا فوت ہونا اور مظفر جنگ کا عدالت فوجداری کے کام سے عزل اور صدر الحق خان کا اوس کام پر مقرر ہونا

گورنر ہسٹنگ اور جنرل کلاورن مین ایک مدت تک بہت سے جھگڑے رہے ایسا کہ آپس کی شکایتین ولایت تک پہنچین انھین دنون مسٹر منسن صاحب مر گیا اور ولایت سے حکم دربارۂ روانگی گورنر کی ولایت کو آیا اور یہ بھی اوسمین لکھا تھا کہ گورنر وقت معاودت جنرل کو بجائے اپنی مقرر کرے جنرل سے شتابزدگی سے قبل از تقرر اپنے تئین گورنر سمجھا جس سے آخر بہت شرمندہ ہوا ایک مدت بعد دونون مین صلح ہوگئی اور جنرل کچھ عرصے بعد ایک بیماری سے مر گیا اوسکے مرتے ہی اوسکے بہت سے سردار انگریزی موقوف ہوئے راجہ گورداس کہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد جنرل کی خاطر سے پہلے مبارک الدولہ کا دیوان ہوا اور پھر خالصے کی دیوانی پر مقرر ہوا تھا باوجودیکہ وہ اوس کام کے لائق نہ تھا اور جنرل کے مرنے کے بعد کیا بلکہ کرنیل منسن صاحب کے مرتے ہی گھر لگا بیٹھا تھا اب منی بیگم کی استدعا سے مبارک الدولہ کا دیوان نظامت مقرر ہوا ۔ مظفر جنگ کو جنرل کے مرنے سے نہایت قلق ہوا لیکن کار دیگر مین خلل آنے لگا گورنر ہسٹنگ بہادر بعضی باتون مین اوسے معتمد نہین سمجھتا تھا اس لیے اوسکو موقوف کرکے صدر الحق خان کو عدالت فوجداری کے کام پر مقرر کیا منی بیگم تو اسی کو خدا سے چاہتی تھی یہ چاہا کہ صدر الحق خان کو بھی مبارک الدولہ کے یہان منہ دے لیکہ عدالت فوجداری کی بھی آپ ہی مختار ہو اس لیے اپنے دیوان کو گورنر کے پاس کلکتے مین بھیجا اور اس امر کی درخواست کی کئی روز تک تو دونون مین رد و بدل ہوتی رہی آخر جو گورنر چاہتا تھا وہی ہوا پر کچھ منی بیگم اور مبارک الدولہ کی بھی رعایت کی اور ۱۱۹۳ھ مین صدر الحق خان مرشدآباد مین داخل ہوا یہ شخص بہت بھولا تھا اور بڑھاپے کے سبب ایسا ضعیف ہوگیا تھا کہ آمد و رفت دربار اور نشست برخاست کی بھی طاقت نہ تھی اور حضور مین مبارک الدولہ کے بعضی ایسی حرکتین اوس سے ہوئین جنسے اوسکی ہنسی اور خفت ہوئی غرض جون تون ایک برس اور چار مہینے اور پچیس دن نام کو فوجداری کا حاکم رہا اور ۱۱۹۳ھ مین اس دنیا سے رحلت کر گیا اسی سال مین جن دنون مین کہ مظفر جنگ موقوف ہوا منی بیگم رابعہ بیگم کی لڑکی اجمانے علت کی بیماری سے مر گئی اوسکے یہان مال بہت سا تھا سو سب ظاہر مین مظفر جنگ کے تحت و تصرف مین آیا ۔

ذکر اون امور کا جنکے سبب تجویز خدمات نیابت ناظم و عدالت فوجداری مین دیر لگی اور آخر مظفر جنگ ہی پر قرار پائی

گورنر ہسٹنگ بہادر مظفر جنگ سے دلو وضع کو نہین پسند کرتا تھا اور منی بیگم بھی اوسکا مختار ہونا نہین چاہتی تھی اور مبارک الدولہ ایک طرف نہ تھا اس لیے جب صدر الحق خان مر گیا خدمتون کے تعین مین کچھ دیر لگی گورنر بہادر نے علی ابراہیم خان کو اس کام کے لائق دیکھکر اوسکے نام ایک خط ان خدمتون کے قبول کرنے کے باب مین بھیجا اور مرشدآباد کے بڑے صاحب کے پاس بھی مراسلہ گیا علی ابراہیم خان نے کئی سبب سے اون عہدون کا قبول کرنا مناسب نہ سمجھا اور ایک عذر معقول سا کیا جسمین وہ خوش بھی رہا اور اوسکا انکار بھی آئین نکلا آیا اگرچہ گورنر نے جنرل کے مرنے کے بعد جان بریسٹو صاحب کو صوبۂ اودھ اور الہ آباد کے اختیارات سے موقوف کر دیا لیکن جب شاہ خود وہان پہنچا تو یہی اعتماد اور نیکخدمتی دیکھا کے نئے سرسے اپنے لیے اور مظفر جنگ کے واسطے جنرل کی سعی سے بھی فوجداری کی بحالی کا حکم اور بعضا اپنے دوستون

اور دکیلون کے واسطے لیکر آیا اس عرصے مین پٹن کی لڑائیان درپیش ہوئین انگریزی فوج مغلوب ہی تھی مظفر جنگ مسٹر وڈ کر یل ہتا
سے جو دیوان اول تھا دسیل رکھتا تھا اس صاحب نے گورنر اور سیس صاحب کو سمجھایا کہ یہ وقت لڑائی اور جھگڑے کا نہین ہے جب دشمن
مغلوب ہو لین تب تھا جی چاہے سو کیجیو اور مسٹر بارول صاحب کسی کام کے واسطے ولایت کیجانے کو تھا مشورہ گورنر اور فرانسیس صاحب
مین اسی شرط پر کہ گورنر فرانسیس کا کچھ کہنا مانے صلح ہوگئی چنانچہ اون مین سے مظفر جنگ کا بھی نظامت کے کام پر بحال کرنا
مشروط تھا گورنر نے اوسکی خاطر کر کے مظفر جنگ کو ۱۷۹۰ء مین اوسی خدمت پر مقرر کیا

مظفر جنگ کو فوجداری کا کام ملنا اور ضلع عظیم آباد سے کونسل موقوف ہونا اور اس ضلع کا مہاراجہ کلیان سنگہ اور اوسکے نائب خیالی رام کے ذمے ہونا

سنہ ۱۷۹۲ء کے بیچ مین جبکہ الون لا عظیم آباد کا ٹیلر صاحب اپنے کام سے موقوف ہوکر سنہ راج مین ہو ولایت کو روانہ ہوا اور اوسکا
ساتھی مسٹر مکسول صاحب باتفاق کونسل والون کے وہان کا کام کرتا تھا کونسل والون سے بنک صاحب کا مزاج بہت تیز و تند تھا او
اوسکا دیوان رام لوچن بنگالی بڑا ہی کج طبع اور بدکار تھا راجہ خیالی رام اور بعضے اور بھی جن پر مسٹر لا صاحب بڑی مہربانیان کرتا تھا
اور اسی سبب وہ لوگ بنک صاحب کی طرف رجوع کم لاتے تھے اس سبب سے یہ صاحب اونسے آزردہ رہتا تھا جس وقت کہ الون لا صاحب
چلا گیا بنک صاحب بارول صاحب کی وساطت اور گورنر کی مہربانی سے سب کونسل والون پر غالب ہوگیا اور لا صاحب کے کامون مین مختار
ہوکر جو چاہتا تھا سو کرتا تھا راجہ خیالی رام نے لاچار ہوکر اوس ضلع کی اور بہت روپے دینے کا وعدہ بعضے پرگنون کے کرکے اوسے آپسے
خوش کر چاہا پر سمسرام اور سرس کٹنبہ کے معاملات کا مختار اور مالک ہوا جب ویسے کے موافق زر داخل نہوا تب بنک صاحب بہت خفا ہوا
اور رام لوچن نے اوسے یہان تک تنگ کیا کہ اوسنے اپنی حرمت اور جان سے ڈر کے کلکتے کو جانے اور گورنر سے رجوع لانے کا ارادہ کیا
عظیم آباد سے اوسنے نکلنا متعذر سمجھ کے گورنر کی خدمت مین عرضیان بھیجین اور عرض کیا کہ اگر حضور مین بلایا جاؤن تو اس بلا سے نجات پاکر
حضور کی خیر خواہیان کرون اور مہاراجہ شتاب رائے کے بیٹے کلیان سنگہ نے بھی اس بات مین اوسکی تائید اور سفارش گورنر کو لکھی گورنر نے
اسبات کی دریافت کر راجہ خیالی رام کو اپنے حضور مین طلب کیا اوسنے یہان سے اپنی تخلصی غنیمت جانکر کلکتے کا قصد کیا جب وہان پہنچا گورنر نے بہت مہربانیان کین
اور سب احوال عظیم آباد کے معاملات مین خلل آنے اور رام لوچن کی خیانتون اور ظلم کا گورنر سے کہا گورنر نے راجہ خیالی رام کی ہوشیاری اور گفتگو سے
اوس ضلع کا انتظام اوسکی رائے پر رکھا اور سارا کام راجہ کے سپرد ہوا اوسنے مہاراجہ شتاب رائے کے حقوق اور راجہ کلیان سنگہ کی مہربانیون پر نظر کرکے
اوس ضلع کی مدار المہامی کی سند راجہ کلیان سنگہ کے نام اور بعضے پرگنون مین اوسکا ذمہ اور تھوڑے گانو اپنے واسطے لیکر معاودت کی
۱۷۹۳ء کے شروع مین عظیم آباد کے کونسل والے موقوف ہوئے اور یہ دونون راجے وہان کے انتظام کے واسطے مقرر ہوئے یہان کی خلقت کو اپنے ہم قوم
ہونے سے آسودگی کی امید بڑی تھی پر مہاراجہ کلیان سنگہ جوانی کے غرور اور لوگون کے بہکانے سے یا جو کچھ کہ خیالی رام نے محنت اور خیرخواہیان کی تھی اوسیسا
نہ ہوا اور گورنر کو اوسکی شکایت لکھی اور عظیم آباد کے بڑے صاحب سے بھی اوسکی برائیان کرنے لگا گورنر کے نزدیک اوسکی گفتگو زبان معتبر
تھی بلکہ راجہ خیالی رام کو مہاراجہ کلیان سنگہ کی نیابت کا خلعت دیکے سب کام اوسکے مدار المہام مقرر کیا

تمام شد